

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہر آفاق کتاب مکمل سلیش اردو ترجمہ و روشنی

صحیح مسلم شریف

الجامع لصحیح مسلم بن الحجاج القشیری

الامام الحافظ ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن اُصیدی قادیانہ صہلوی

جدید حواشی از فتح الہم و کلمہ فتح الہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ضلخص فی الافاق جامعۃ العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمد اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاد الحدیث جامعہ ارا العلوم کراچی

الخان المساکین لاہور کراچی

صحیح مسلم شریف
ترجمہ عربی
اردو
جلد سوم

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

عربی
اردو

الحاج المصنف للإمام المسلمانی

الامام الحافظ أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ - فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن اُستدِ قی کاغذِ হলوی

جدید حواشی از فتح المہم و مکلفہ فتح المہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ضل تخصیص فی الافاق جامعۃ العلوم کراچی
تقریظ

مولانا مفتی محمد اشرف عثمانی دامادِ کرامت

مفتی و استاذِ احدثت جامعۃ ارا العلوم کراچی

ادارۃ الامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

©
پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں
خلاف ورزی پر متعلقہ فرد یا ادارے کے خلاف
قانونی کارروائی کی جائے گی

نام کتاب
صحیح مسلم شریف
نام مصنف
الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری
اشاعت اول
ربیع الاول ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارۃ ایسی پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناٹھ میٹن، مال روڈ، لاہور فون ۳۲۲۳۲۱۲ فیکس ۷۳۲۳۷۸۵-۷۳۲۳۷۸۴-۹۴۴
۱۹۰- اتارکلی، لاہور- پاکستان..... فون ۷۳۵۳۲۵۵-۷۳۳۳۹۹۱
موہن روڈ، چک اردو بازار، کراچی- پاکستان..... فون ۲۷۲۲۳۰۱

ملنے کے پتے
ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳
مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چک سبیلہ، کراچی
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد سوم

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۲	عورتوں سے کس طرح بیعت لینی چاہئے۔	۲۰		کِتَابُ الْأَمَارَةِ	
۶۳	حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔	۲۱	۱۷	لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔	۱
۶۳	سن بلوغ۔	۲۲	۲۱	خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔	۲
۶۴	جب اس بات کا خوف ہو کہ قرآن کریم کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔	۲۳	۲۲	امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔	۳
۶۵	گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔	۲۴	۲۴	بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔	۴
۶۶	گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر اور فضیلت رکھی ہوئی ہے۔	۲۵	۲۵	حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔	۵
۶۹	گھوڑے کی کوئی قسمیں بری ہیں؟	۲۶	۳۰	مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام اور سخت ترین گناہ ہے۔	۶
۷۰	جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۷	۳۱	سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔	۷
۷۳	اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۲۸	۳۵	بادشاہ یا حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو کہ گناہ نہ ہوں اور امور معصیہ میں اطاعت حرام ہے۔	۸
۷۵	صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۹	۴۲	امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔	۹
۷۶	مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا درجہ تیار کئے ہیں؟	۳۰	۴۲	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔	۱۰
۷۶	جو راہ خدا میں مارا جائے قرض کے علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	۳۱	۴۵	حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔	۱۱
۷۸	شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے۔	۳۲	۴۶	قتلوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔	۱۲
۸۰	جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنے کی فضیلت۔	۳۳	۵۰	مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔	۱۳
۸۱	قاتل اور مقتول دونوں کس صورت سے جنت میں داخل ہوں گے۔	۳۴	۵۱	دو خلیفوں سے بیعت واجب ہے۔	۱۴
۸۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اور پھر نیک عمل پر قائم رہے۔	۳۵	۵۲	خلافت شرع امور میں حکام پر تکلیف واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے رہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔	۱۵
۸۳	راہ خدا میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔	۳۶	۵۳	اچھے اور برے حاکم۔	۱۶
۸۴	غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنا۔	۳۷	۵۴	لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا انتخاب اور	۱۷
۸۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔	۳۸	۵۹	بیعت رضوان کا بیان۔	۱۸
				جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اسی جگہ آ کر وطن بنانا حرام ہے۔	۱۹
				فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور خیر پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ رہنے کا مطلب۔	

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۱۱۸	کے گوشت کی حرمت۔	۵۸	۸۷	معذورین پر جہاد فرض نہیں۔	۳۹
۱۲۱	دریا کے مَرے ہوئے جانور کی اباحت۔	۵۹	۸۸	شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔	۴۰
۱۲۶	شہری گدھوں کے کھانوں کی حرمت۔	۶۰	۹۱	جو شخص دین کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے تو وہی	۴۱
۱۲۷	گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت۔	۶۱		راہ خدا میں لڑتا ہے۔	
۱۲۷	گاوہ کے گوشت کا حکم۔	۶۲	۹۳	ریاء اور شہرت کے لئے لڑنے والا جہنمی ہے۔	۴۲
۱۳۳	مڈی کا کھانا درست ہے۔	۶۳	۹۴	جس غازی کو غنیمت ملی اور جسے نہیں ملی، دونوں کے	۴۳
۱۳۴	خرگوش کا کھانا حلال ہے۔	۶۴		ثواب کا تفاوت۔	
۱۳۵	شکار اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے ان	۶۵	۹۵	حضور کا فرمان اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ جہاد کو بھی	۴۴
	سے مدد حاصل کرنے کی اباحت اور دو انگلیوں کے			شامل ہے۔	
	درمیان کنکریاں رکھ کر مارنے کی کراہت۔	۶۶	۹۶	راہ خدا میں طلب شہادت کی فضیلت۔	۴۵
۱۳۶	ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے اور ایسے ہی چھری کا	۶۷	۹۷	جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں	۴۶
	تیز کرنا۔			جہاد کی امنگ بھی نہ ہو، اس کی مذمت و برائی۔	
۱۳۷	جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔	۶۸	۹۸	جو بیماری و دیگر کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس	۴۷
۱۳۹				کے ثواب کا بیان۔	
	كِتَابُ الْاَضَاحِي		۹۹	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔	۴۸
۱۳۹	قربانی کا وقت۔	۶۹	۱۰۰	راہ خدا میں پہرہ دینے کی فضیلت۔	۴۹
۱۴۲	قربانی کے جانوروں کی عمر۔	۷۰	۱۰۱	شہیدوں کا بیان۔	۵۰
۱۴۵	قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور	۷۱	۱۰۲	تیر اندازی کی فضیلت۔	۵۱
	تکبیر کہنا مستحب ہے۔	۷۲	۱۰۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میری امت کا	۵۲
۱۴۷	دانت اور ہڈی کے علاوہ ہر ایک اس چیز سے جو کہ	۷۳		ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت	
	خون بہا دے، ذبح کرنا درست ہے۔	۷۴		اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔	
۱۴۹	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت	۷۵	۱۰۷	سفر میں جانوروں کی مراعات اور رات کو راستہ میں	۵۳
	اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک			اُترنے کی ممانعت۔	
	طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔	۷۶	۱۰۸	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور فراغت امور کے بعد گھر	۵۴
۱۵۲	فرع اور عتیرہ۔	۷۷		جلدی واپس ہونا۔	
۱۵۴	جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ	۷۸	۱۰۸	مسافر کو رات کے وقت گھر واپس آنے کی کراہت۔	۵۵
	سے ناخن اور بال نہ کٹوائے۔	۷۹	۱۱۰	كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِح	
۱۵۶	جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جانور	۸۰	۱۱۰	سکھلائے کتوں سے شکار کرنا۔	۵۶
	کاٹے تو وہ شخص ملعون اور ذبیحہ حرام ہے۔	۸۱	۱۱۵	ہر ایک دانت والے درندے اور پنجہ والے پرندے	۵۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۱۷	شور با کھانے کا جواز اور کدو کھانے کا استحباب۔	۹۲	۱۵۸	کِتَابُ الْأَشْرَبَةِ	
۲۱۹	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے دعا کرنا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعا کرنا۔	۹۳	۱۵۸	شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب انگور اور کھجور وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔	۷۵
۲۱۹	کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔	۹۴	۱۶۳	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۷۶
۲۲۰	کھانے کے وقت تواضع اور کھانے کے لئے بیٹھنے کا طریقہ۔	۹۵	۱۶۵	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔	۷۷
۲۲۰	جماعت کے ساتھ دو دو کھجوریں کھانے یا دو دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔	۹۶	۱۶۵	کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جائے وہ بھی خمر ہے۔	۷۸
۲۲۱	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا۔	۹۷	۱۶۶	کھجور اور انگور کو ملا کر بھگوانا۔	۷۹
۲۲۲	مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔	۹۸	۱۷۰	روغن قیر ملے ہوئے برتن اور توبے اور سبز گھڑے اور ایسے ہی لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کے حکم کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۸۰
۲۲۳	کھنسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔	۹۹	۱۸۰	ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک شراب حرام ہے۔	۸۱
۲۲۳	پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔	۱۰۰	۱۸۳	جس نبیذ میں تیزی نہ پیدا ہوئی اور نہ اس میں نشہ آیا تو وہ حلال ہے۔	۸۲
۲۲۵	سرکہ کی فضیلت اور اسے سالن کی جگہ استعمال کرنا۔	۱۰۱	۱۸۸	دودھ پینے کا جواز۔	۸۳
۲۲۷	لہسن کھانے کا جواز۔	۱۰۲	۱۹۰	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مکینزوں کا معہ باندھنے، اور دروازہ بند کرنے ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا استحباب۔	۸۴
۲۲۸	مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت۔	۱۰۳	۱۹۳	کھانے اور پینے کے آداب۔	۸۵
۲۳۵	قلیل کھانے میں مہمان نوازی کی فضیلت۔	۱۰۴	۱۹۹	کھڑے ہو کر پینے کی کراہت۔	۸۶
۲۳۶	مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔	۱۰۵	۲۰۱	پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب۔	۸۷
۲۳۹	کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہئے۔	۱۰۶	۲۰۲	دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔	۸۸
۲۴۰	مرد اور عورت کو سونے اور چاندی کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال حرام ہے۔	۱۰۷	۲۰۳	انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب۔	۸۹
۳۳۲	کِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّيْنَةِ		۲۰۸	اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی آجائیں تو مہمان کیا کرے۔	۹۰
۲۴۲	مردوں اور عورتوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور عورتوں کو اس کی اجازت۔	۱۰۸	۲۱۰	معتد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	۹۱
۲۵۵	مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت۔	۱۰۹			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
	کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔		۲۵۶	مردوں کو عصر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی کراہت۔	۱۱۰
۲۹۹	اُن عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے نکلی ہیں، خود راہ راست سے ہٹ گئی ہیں اور شوہروں کو بھی ہٹا دیتی ہیں۔	۱۳۱	۲۵۸	وہاری واری یعنی چادروں کی فضیلت۔	۱۱۱
۳۰۰	غریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو اس کے اظہار کی ممانعت۔	۱۳۲	۲۵۸	لباس میں تواضع اور خاساری اختیار کرنا اور موٹا اور سادہ لباس پہننا۔	۱۱۲
۳۰۱	کِتَابُ الْأَدَابِ		۲۶۰	قالین یا سوزنیوں کا جواز۔	۱۱۳
۳۰۱	ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔	۱۳۳	۲۶۱	حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔	۱۱۴
۳۰۵	برے نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۳۴	۲۶۱	تکبر اور غرور سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت۔	۱۱۵
۳۰۷	برے ناموں کے بدلنے کا استحباب اور برہ کا زینب وغیرہ نام تبدیل کرنا۔	۱۳۵	۲۶۵	کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔	۱۱۶
۳۰۹	ملک الفلاک یعنی شاہنشاہ نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۳۶	۲۶۶	مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔	۱۱۷
۳۱۰	بچہ کی تحنیک اور اس کی ولادت کے بعد کسی صالح آدی کے پاس تحنیک کے لئے لے جانے کا استحباب اور ولادت ہی کے دن نام رکھنے کا جواز اور عبداللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء کرام کے ناموں کے موافق نام رکھنے کا استحباب۔	۱۳۷	۲۷۳	جوتے پہننے کا استحباب۔	۱۱۸
۳۱۲	جس کے کوئی لڑکا نہ ہو اسے اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔	۱۳۸	۲۷۳	واپس پیر میں پہلے جوتا پہننے اور پائیں پیر سے پہلے اتارنے کا استحباب اور ایک جوتا پہن کر چلنے کی کراہت۔	۱۱۹
۳۱۲	کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا استحباب۔	۱۳۹	۲۷۴	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتیاء کی ممانعت۔	۱۲۰
۳۱۵	اجازت طلب کرنے کا استحباب۔	۱۴۰	۲۷۶	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت۔	۱۲۱
۳۲۰	آواز دینے والے کو، کون ہے کے جواب میں میں میں کہنے کی کراہت۔	۱۴۱	۲۷۶	بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے ساتھ خضاب کرنے کا استحباب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔	۱۲۲
۳۲۰	اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔	۱۴۲	۲۷۷	جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت۔	۱۲۳
۳۲۲	کسی لختیہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔	۱۴۳	۲۸۹	سفر میں گھنٹی اور کتار رکھنے کی ممانعت۔	۱۲۴
۳۲۳	کِتَابُ السَّلَامِ		۲۹۰	اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ڈالنے کی ممانعت۔	۱۲۵
۳۲۳	سوار پیادہ کو اور تھوڑے آدی زائد آدمیوں کو سلام کریں۔	۱۴۴	۲۹۰	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۱۲۶
			۲۹۱	جانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔	۱۲۷
			۲۹۲	سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔	۱۲۸
			۲۹۳	راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔	۱۲۹
			۲۹۴	مصنوعی بال لگانا اور گلوٹا اور گودنا اور گھانا اور پلکوں سے خوبصورتی کے لئے بال نوچنا اور نچوانا اور دانتوں	۱۳۰

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۵۴	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنے کا احتساب۔	۱۶۴	۳۲۳	راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔	۱۴۵
۳۵۵	نماز میں شیطان کے دوسرے سے پناہ مانگنا۔	۱۶۵	۳۲۴	مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔	۱۴۶
۳۵۶	ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۱۶۶			
۳۶۴	طاعون، بدقالی اور کہانت۔	۱۶۷	۳۲۵	اہل کتاب کو ابتداء بالسلام کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر کس طرح انہیں جواب دیا جائے؟	۱۴۷
۳۷۰	بیماری لگ جانا اور بدھگوئی اور ہامہ اور صفر اور نوہ اور غول کی کوئی اصل نہیں۔	۱۶۸	۳۲۸	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔	۱۴۸
۳۷۴	شگون اور نیک فال کا بیان، اور یہ کہ کن چیزوں میں نحوست ہو سکتی ہے۔	۱۶۹	۳۲۹	طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت متعین کرنے کا جواز۔	۱۴۹
۳۷۸	کہانت اور کانہوں کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۷۰	۳۳۰	عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے ٹکنا جائز ہے۔	۱۵۰
۳۸۱	جداۓ وغیرہ سے بچنا۔	۱۷۱	۳۳۱	احتیاب عورت کے ساتھ خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۵۱
۳۸۲	سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔	۱۷۲	۳۳۳	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے، تاکہ اُسے بدگمانی نہ ہو۔	۱۵۲
۳۸۸	گرگٹ کے مارنے کا احتساب۔	۱۷۳			
۳۹۰	چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۴	۳۳۵	جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔	۱۵۳
۳۹۱	بلی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۵			
۳۹۲	جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔	۱۷۶	۳۳۷	اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے کسی وجہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زائد حقدار ہے۔	۱۵۴
۳۹۴	کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ		۳۳۷	مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔	۱۵۵
۳۹۴	زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔	۱۷۷	۳۳۹	اگر کوئی اجنبی عورت راستہ میں تھک گئی ہو تو اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔	۱۵۶
۳۹۵	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔	۱۷۸	۳۴۰	تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔	۱۵۷
۳۹۶	عبدیالمتہ یا مولیٰ یاسید کے استعمال کا بیان۔	۱۷۹	۳۴۲	علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔	۱۵۸
۳۹۸	خبثت نفسی یعنی میرا نفس خبیث ہو گیا کہنے کی ممانعت۔	۱۸۰	۳۴۳	جادو کا بیان۔	۱۵۹
۳۹۸	مٹک کا استعمال نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔	۱۸۱	۳۴۵	زہر کا بیان۔	۱۶۰
۴۰۰	کِتَابُ الشَّعْرِ		۳۴۶	مریض کو جھاڑنے کا احتساب۔	۱۶۱
۴۰۳	زوشیر یعنی چوسر کی حرمت	۱۸۲	۳۴۹	نظر اور نملہ اور بچھو کی جھاڑ کرنے کا احتساب۔	۱۶۲
۴۰۳	کِتَابُ الرُّوْيَا		۳۵۳	قرآن کریم یا ادعیہ ماثورہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینا۔	۱۶۳
۴۰۳	خوابوں کا بیان				

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۴۵۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو اور اس کی نری۔	۲۰۳	۴۱۶	کِتَابُ الْفَضَائِلِ	
۴۵۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔	۲۰۴	۴۱۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	۱۸۳
۴۵۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر۔	۲۰۵	۴۱۷	تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔	۱۸۴
۴۶۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔	۲۰۶	۴۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔	۱۸۵
۴۶۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان۔	۲۰۷	۴۲۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔	۱۸۶
۴۶۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔	۲۰۸	۴۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم و ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا اس کی مثال۔	۱۸۷
۴۶۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔	۲۰۹	۴۲۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔	۱۸۸
۴۷۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زائد جاننے والے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔	۲۱۰	۴۲۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔	۱۸۹
۴۷۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔	۲۱۱	۴۲۸	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔	۱۹۰
۴۷۲	بلا ضرورت کثرت سوال کی ممانعت۔	۲۱۲	۴۲۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور آپ کی صفات۔	۱۹۱
۴۷۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ کے اپنی رائے سے جو بات فرمادیں اس میں اختیار ہے۔	۲۱۳	۴۳۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملائکہ کے ساتھ قتل کا اعزاز۔	۱۹۲
۴۷۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت۔	۲۱۴	۴۳۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور بہادری۔	۱۹۳
۴۷۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۵	۴۴۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔	۱۸۴
۴۸۱	حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۶	۴۴۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق۔	۱۹۵
۴۸۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۷	۴۴۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت۔	۱۹۶
۴۹۱	حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۸	۴۴۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل۔	۱۹۷
۴۹۲	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۹	۴۴۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔	۱۹۸
۴۹۲	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۲۰	۴۴۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تقیم اور حسن معاشرت۔	۱۹۹
۵۰۰	کِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ		۴۵۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنا۔	۲۰۰
۵۰۰	فضائل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔	۲۲۱	۴۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کی تواضع۔	۲۰۱
			۴۵۲	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی کے لئے انتقام لیتے تھے۔	۲۰۲

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۵۸۲	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۴۸	۵۰۶	فضائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔	۲۲۲
۵۸۳	فضائل حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔	۲۴۹	۵۱۳	فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔	۲۲۳
۵۸۷	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۰	۵۱۸	حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے فضائل۔	۲۲۴
۵۹۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۱	۵۲۵	فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔	۲۲۵
۵۹۵	فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔	۲۵۲	۵۳۰	حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۲۶
۵۹۷	اصحاب شجرہ یعنی بیعت الرضوان والوں کے فضائل۔	۲۵۳	۵۳۳	فضائل حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔	۲۲۷
۵۹۸	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے مناقب۔	۲۵۴	۵۳۴	حضرت حسنؓ اور حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۲۸
۶۰۰	اشعری لوگوں کے فضائل۔	۲۵۵	۵۳۶	زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کے فضائل۔	۲۲۹
۶۰۱	حضرت ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۵۶	۵۳۷	فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ۔	۲۳۰
۶۰۱	حضرت جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیسؓ اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔	۲۵۷	۵۳۹	فضائل ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔	۲۳۱
۶۰۳	حضرت سلمانؓ و صہیبؓ اور بلالؓ کے فضائل۔	۲۵۸	۵۴۲	ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔	۲۳۲
۶۰۴	انصار کے فضائل۔	۲۵۹	۵۵۲	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔	۲۳۳
۶۰۹	قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، حزیقہ، تمیم، دوس اور طہنی کے فضائل۔	۲۶۰	۵۵۷	ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔	۲۳۴
۶۱۵	بہترین حضرات۔	۲۶۱	۵۵۸	ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل۔	۲۳۵
۶۱۶	قریش کی عورتوں کے مناقب۔	۲۶۲	۵۵۸	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل۔	۲۳۶
۶۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔	۲۶۳	۵۵۹	حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۳۷
۶۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صحابہ کرام کے لئے باعث امن و برکت تھی اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔	۲۶۴	۵۶۲	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ کے مناقب۔	۲۳۸
۶۲۰	صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت۔	۲۶۵	۵۶۷	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔	۲۳۹
۶۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو اس وقت صحابی موجود ہیں، سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔	۲۶۶	۵۶۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۴۰
۶۲۷	صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔	۲۶۷	۵۷۰	حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہؓ کے مناقب۔	۲۴۱
۶۲۸	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۶۸	۵۷۰	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل۔	۲۴۲
۶۳۰	اہل مصر کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔	۲۶۹	۵۷۱	حضرت جلیب رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۴۳
			۵۷۲	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۴۴
			۵۷۸	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۴۵
			۵۸۰	فضائل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔	۲۴۶
			۵۸۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۴۷

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۶۴	غیبت کی حرمت۔	۲۹۲	۶۳۱	عنان والوں کی فضیلت۔	۲۷۰
۶۶۴	جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی، اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔	۲۹۳	۶۳۱	ثقیف کا کذاب اور ظالم۔	۲۷۱
۶۶۵	جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس کے ساتھ مدارات کرنا۔	۲۹۴	۶۳۳	فارس والوں کی فضیلت۔	۲۷۲
۶۶۶	رفق اور نرمی کی فضیلت۔	۲۹۵	۶۳۳	انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے کہ سو میں بھی ایک سواری کے قابل نہیں ملتا۔	۲۷۳
۶۶۷	جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔	۲۹۶	۶۳۳	کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ	
۶۷۰	جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہیں تھا تو یہ اس کے لئے باعث اجر و رحمت ہوگئی۔	۲۹۷	۶۳۴	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور انہیں حسن سلوک میں مقدم رکھنا۔	۲۷۴
۶۷۴	دور نے شخص کی مذمت اور اس کے افعال کی حرمت۔	۲۹۸	۶۳۶	نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔	۲۷۵
۶۷۵	جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی شکلیں۔	۲۹۹	۶۴۰	والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت۔	۲۷۶
۶۷۶	چغلی کی حرمت۔	۳۰۰	۶۴۱	بھلائی اور برائی کے معنی۔	۲۷۷
۶۷۷	جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور اس کی فضیلت۔	۳۰۱	۶۴۲	صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔	۲۷۸
۶۷۸	غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے جاتا رہتا ہے۔	۳۰۲	۶۴۳	حد، بغض اور دشمنی کی حرمت۔	۲۷۹
۶۸۰	انسان کی تخلیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔	۳۰۳	۶۴۶	تین شبانہ روز سے زائد اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کرنے کی حرمت۔	۲۸۰
۶۸۱	چہرے پر مارنے کی ممانعت۔	۳۰۴	۶۴۷	بدگمانی، جاسوسی اور حرص و طمع کی حرمت۔	۲۸۱
۶۸۲	انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید۔	۳۰۵	۶۴۸	مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا، اس کی آبرو ریزی کرنا سب حرام ہیں۔	۲۸۲
۶۸۳	مسجد یا بازار وغیرہ میں تیر لے کر نکلنے کے وقت اس کی بوریاں پکڑ لینی چاہئیں۔	۳۰۶	۶۴۹	کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔	۲۸۳
۶۸۵	کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔	۳۰۷	۶۵۰	حب فی اللہ کی فضیلت۔	۲۸۴
۶۸۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔	۳۰۸	۶۵۱	مریض کی عیادت کی فضیلت۔	۲۸۵
۶۸۷	بلی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں انہیں ستانے کی حرمت۔	۳۰۹	۶۵۳	مومن کو بیماری یا غم و پریشانی لاحق ہونے پر ثواب۔	۲۸۶
۶۸۸	کبر و غرور کی حرمت۔	۳۱۰	۶۵۷	ظلم کی حرمت۔	۲۸۷
۶۸۸	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔	۳۱۱	۶۶۱	مسلمان بھائی کو اپنے مسلمان بھائی کی ہر حال میں خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔	۲۸۸
۶۸۸	ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔	۳۱۲	۶۶۲	مومنین کو باہم متحد اور ایک دوسرے کا معین و مددگار ہونا چاہئے۔	۲۸۹
۶۸۹	لوگ تباہ ہو گئے، اس جملہ کے استعمال کی ممانعت۔	۳۱۳	۶۶۳	گالی گلوچ کی حرمت۔	۲۹۰
۶۸۹	ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کرنا۔	۳۱۴	۶۶۴	عنوا اور تواضع کی فضیلت۔	۲۹۱

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۷۲۵	آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظاہر ہونا۔	۳۳۳	۶۹۱	ملاقات کے وقت خوش روئی کے ساتھ پیش آنے کا استجاب۔	۳۱۵
۷۳۰	جو اسلام میں اچھا یا برا طریقہ جاری کرے یا ہدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔	۳۳۳	۶۹۱	امور جائزہ میں شفاعت کا استجاب۔	۳۱۶
۷۳۲	کِتَابُ الذِّكْرِ		۶۹۲	صلیٰ کی صحبت اختیار کرنا اور بروں کی صحبت سے بچنا۔	۳۱۷
۷۳۲	ذکر الہی کی ترغیب۔	۳۳۵	۶۹۲	لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔	۳۱۸
۷۳۳	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔	۳۳۶	۶۹۳	بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔	۳۱۹
۷۳۷	چشتی کے ساتھ دعا مانگے اور اسے مشیت الہی پر معلق نہ کرے۔	۳۳۷	۶۹۶	جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امینؑ کو بھی اس چیز کا حکم ہوتا ہے، پھر تمام آسمان والے اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔	۳۲۰
۷۳۵	مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرنی چاہئے۔	۳۳۸	۶۹۸	تمام روحیں اجتماعی شکل میں تھیں۔	۳۲۱
۷۳۶	جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔	۳۳۹	۶۹۸	انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔	۳۲۲
۷۳۹	ذکر و دعا اور تقرب الی اللہ کی فضیلت۔	۳۴۰	۷۰۱	نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔	۳۲۳
۷۴۰	آخرت کے عوض دنیا ہی میں نزول عذاب کی دعا کرنے کی ممانعت۔	۳۴۱	۷۰۲	کِتَابُ الْقَدْرِ	
۷۴۱	مجالس ذکر کی فضیلت۔	۳۴۲	۷۰۲	حکم مادر میں آدمی کی تخلیق کی کیفیت، موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔	۳۲۴
۷۴۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے۔	۳۴۳	۷۱۰	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔	۳۲۵
۷۴۳	لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔	۳۴۴	۷۱۳	اللہ تعالیٰ جس طرح وہ چاہے قلوب انسانی کو پھیر دیتا ہے۔	۳۲۶
۷۴۶	درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔	۳۴۵	۷۱۴	قضا و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں۔	۳۲۷
۷۴۸	استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔	۳۴۶	۷۱۵	ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔	۳۲۸
۷۴۹	توبہ کا بیان۔	۳۴۷	۷۱۵	ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔	۳۲۹
۷۵۰	مواقع مشروعہ کے علاوہ آہستہ ذکر کرنے کا حکم۔	۳۴۸	۷۲۰	مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی کی نہیں ہوتی۔	۳۳۰
۷۵۲	دعوات اور تعویذ۔	۳۴۹	۷۲۱	تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔	۳۳۱
۷۵۵	سوتے وقت کی دعا۔	۳۵۰	۷۲۲	کِتَابُ الْعِلْمِ	
۷۵۹	دعاؤں کا بیان۔	۳۵۱	۷۲۲	مقدمات قرآن اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔	۳۳۲
۷۶۵	علی الصبح اور سوتے وقت تسبیح پڑھنا۔	۳۵۲			
۷۶۷	مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا مانگنے کا استجاب۔	۳۵۳			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۸۳۹	شق قمر۔	۳۷۳	۷۶۷	مصیبت کے وقت کی دعا۔	۳۵۴
۸۴۱	کفار کا بیان۔	۳۷۴	۷۶۸	سبحان اللہ وجمہ کی فضیلت۔	۳۵۵
۸۴۳	مومن کو نیکیوں کا بدلہ دینا و آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا ہی میں ملے گا۔	۳۷۵	۷۶۹	مسلمانوں کے لئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔	۳۵۶
۸۴۵	مومن اور کافر کی مثال۔	۳۷۶	۷۷۰	کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استحباب۔	۳۵۷
۸۴۶	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔	۳۷۷	۷۷۱	جب تک کہ غلبت میں اظہار شکایت نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔	۳۵۸
۸۴۸	شیطان کا برا بیعت کرنا اور لوگوں کو فتنہ اور فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔	۳۷۸	۷۷۲	اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہوں گی۔	۳۵۹
۸۵۱	جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔	۳۷۹	۷۷۵	اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔	۳۶۰
۸۵۳	اعمال صالحہ کی کثرت اور عبادت الہی میں کوشش کی ترغیب۔	۳۸۰	۷۷۷	کِتَابُ التَّوْبَةِ	
۸۵۵	وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔	۳۸۱	۷۸۱	استغفار کی فضیلت۔	۳۶۱
۸۵۶	کِتَابُ الْحَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا (جنت اور جنت کی نعمتیں اور جنت والوں کا بیان)		۷۸۲	دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔	۳۶۲
۸۶۲	جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔	۳۸۲	۷۸۳	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ سے بہت ہی زائد ہے۔	۳۶۳
۸۷۶	دنیا کے فنا ہونے اور روزِ محشر کا بیان۔	۳۸۳	۷۸۹	توبہ قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے۔	۳۶۴
۸۷۹	قیامت کے دن کی حالت۔	۳۸۴	۷۹۰	اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم فواحش۔	۳۶۵
۸۸۰	کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب نار کو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔	۳۸۵	۷۹۲	فرمان الہی اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔	۳۶۶
۸۸۳	میت پر جنت یا دوزخ کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔	۳۸۶	۷۹۶	قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔	۳۶۷
۸۸۹	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم۔	۳۸۷	۷۹۷	مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی سبقت اور دوزخ سے چھٹکارے کے لئے ہر ایک مسلمان کے عوض ایک کافر کا فدیہ میں دیا جانا۔	۳۶۸
۸۹۱	کِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ (فتنہ اور علامات قیامت)		۷۹۹	کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔	۳۶۹
۹۲۶	ابن صیا و کا بیان۔	۳۸۸	۸۰۹	حدیث الکلب اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔	۳۷۰
۹۳۳	سج و جال کا بیان۔	۳۸۹	۸۱۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔	۳۷۱
۹۴۷	دجال کے جاسوس کا بیان۔	۳۹۰	۸۱۹	کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنافِقِينَ (یعنی منافقین کی صفات اور ان کے احکام)	
			۸۲۸	قیامت اور جنت دوزخ کے احوال۔	۳۷۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۹۱	دجال کے بیان کے متعلق بقیہ احادیث۔	۹۵۳	۴۰۰	زبان کی حفاظت۔	۹۸۰
۳۹۲	فتنہ اور فساد کے زمانہ میں عبادت الہی کی فضیلت۔	۹۵۵	۴۰۱	جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود عمل پیرا نہ ہو	۹۸۰
۳۹۳	قرب قیامت۔	۹۵۵		اس کا عذاب۔	
۳۹۴	نفس خستین کے درمیان وقفہ۔	۹۵۸	۴۰۲	انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔	۹۸۱
			۴۰۳	چھینکنے والے کا جواب دینا اور جمائی لینے کی ممانعت۔	۹۸۲
			۴۰۴	احادیث متفرقہ۔	۹۸۴
			۴۰۵	کسی کی اتنی زائد تعریف کرنے کی جس سے اس کے	۹۸۶
				فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو، ممانعت۔	
۳۹۵	دیار قوم شموذ پر سے روتے ہوئے گزرنے کا حکم۔	۹۷۵	۴۰۶	حدیث کو سمجھ کر پڑھنا اور کتابت علم کا حکم۔	۹۸۹
۳۹۶	بیوہ، یتیم اور مسکین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کی	۹۷۶	۴۰۷	اصحاب اُحدود کا واقعہ	۹۸۹
	فضیلت۔		۴۰۸	قصہ ابو الیسرؓ اور حضرت جابرؓ کی طویل حدیث۔	۹۹۲
۳۹۷	مسجد بنانے کی فضیلت۔	۹۷۶	۴۰۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ۔	۱۰۰۰
۳۹۸	مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۹۷۷		کتاب التفسیر	۱۰۰۳
۳۹۹	ریاء اور نمائش کی حرمت۔	۹۷۸			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابُ الْأَمَارَةِ

(۱) بَابُ النَّاسِ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي

قُرَيْشٍ *

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ اس معاملہ (حکومت و خلافت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان ان کے قریش کے مسلمانوں کے اور کافران کے قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنِيَانَ الْحِزَامِيُّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرُو رَوَايَةُ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ *

۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس امر میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریش کے مسلمانوں کے اور کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعَ لِكَافِرِهِمْ *

۳۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ خیر اور شر میں

۳ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے تابع ہیں۔ (۱)

۴۔ احمد بن عبد اللہ یونس، عاصم بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ امر (خلافت) قریش ہی میں رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں میں دو ہی آدمی باقی رہ جائیں۔

۵۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے (دوسری سند) رفاعہ بن یثیم، خالد بن عبد اللہ الطحان، حصین، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلفاء نہ ہو جائیں، پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ سب قریش ہی میں ہوں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کسی نے اس کے خلاف نہیں کیا، صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک خلافت قریش ہی میں ہے اور اسی پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے، اور ان بارہ خلیفوں سے خلافت عامہ مراد ہے اور پھر بارہ میں انحصار نہیں اور خلافت نبوت بفرمان اقدس میں سال رہی، اور اس میں امام حسن سمیت پانچ خلیفہ ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کی حکمرانی بارہ آدمی کریں (۲)،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ * ۴ - وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ *

۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَمُضِيَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ

(۱) خلیفہ کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ اہل علم اور فقہاء کے مابین مختلف فیہ رہا ہے۔ اتنی بات طے ہے کہ خلافت کی شرائط جب کسی قریشی میں پائی جائیں تو وہی خلافت کا سب سے زیادہ اہل ہوگا اور اگر قریشی میں یہ شرائط نہ پائی جائیں کسی غیر قریشی میں پائی جائیں تو وہ غیر قریشی ہی خلافت کا اہل ہوگا۔

(۲) ان بارہ خلفاء سے کون مراد ہیں؟ احادیث میں تو تعین نہیں ہے شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوراً بعد کے بارہ خلفاء مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آخری زمانہ میں یعنی قیامت سے پہلے یہ بارہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جو میں نے نہیں سنی، پھر میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ برابر یہ کام چلتا رہے گا۔

۸۔ ہداب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا، پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، شعبی، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ہمیشہ بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے کہا، کیا فرمایا، وہ بولے یہ کہا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۱۰۔ نصر بن علی جعفی، یزید بن زریع، ابن عون (دوسری سند) احمد بن عثمان نوقلی، ازہر، ابن عون، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میرے ساتھ میرے والد بھی تھے، آپؐ نے فرمایا یہ دین بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ غالب

تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَّا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا *

۸- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَّا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَّا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۱۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(بقیہ گزارشہ صفحہ) عادل خلفاء ہوں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ابتداء اسلام سے لے کر قرب قیامت تک کے بارہ نامور عادل خلفاء مراد ہیں۔ ان اقوال میں اتنی بات طے ہے کہ اس سے شیعوں کے بارہ امام بہر حال مراد نہیں کیونکہ حدیث میں بارہ حکام یا خلفاء کا ذکر ہے جبکہ شیعوں کے مروجہ بارہ اماموں میں سے اکثر کو خلافت یا حکومت نہیں مل سکی۔

اور مضبوط رہے گا، پھر آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا، جو لوگوں نے مجھے سننے نہیں دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا، کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا، یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمْنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۱۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسمار، حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور اپنے غلام نافع کے ہاتھ روانہ کیا کہ مجھ سے بیان کریں جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے جمعہ کی شام کو جس دن ماعز اسلمی رجم کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور سب کے سب قریش میں سے ہوں، اور نیز میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (۱)، اور میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے تو ان سے بچنا اور سنا فرما رہے تھے کہ جب اللہ تم سے کسی کو دولت عطا کرے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور نیز میں نے سنا کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصْبِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ابن ابی ذئب، مہاجر بن مسمار، عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابن سمرہ عدویٰ کی طرف اپنے غلام کو بھیجا کہ ہم سے بیان فرمائیے، جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو انہوں نے کہا میں نے آپؐ سے سنا فرما رہے تھے اور حاتم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپؐ کی اخبار صادقہ میں سے ایک ہے آپؐ نے جس طرح خبر دی تھی بعد میں اسی طرح فتح ہوئی اور یہ فتح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔

نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ *

(۲) بَابُ السِّتْخْلَافِ وَتَرْكِهِ *

۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثَرُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلَفَ فَقَالَ أَتَحْمَلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوْ دِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ اسْتَخْلَفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكْكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ *

باب (۲) خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔

۱۳۔ ابو کریم، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عمرؓ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس تھا، حاضرین نے ان کی تعریف کی، اور فرمایا جزاک اللہ خیراً، انہوں نے کہا کہ لوگ مجھ سے امیدوار بھی ہیں اور ڈرتے بھی ہیں۔ میں اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؓ کسی کو خلیفہ کر جائیے، وہ بولے کہ میں تمہارا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی بوجھ اٹھاؤں، میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے مجھے اتنا ہی ملے کہ نہ مجھ پر کوئی وبال ہو اور نہ مجھے کچھ ثواب ہو، اور اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو یہ ہو سکتا ہے کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکرؓ وہ مجھے خلیفہ کر گئے، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کر گئے۔ عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ خلیفہ جس وقت انتقال کرنے لگے تو اسے درست ہے کہ کسی کو خلیفہ کر دے یا ویسے ہی مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خلیفہ کروینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور خلافت کو جماعت کے اوپر چھوڑنا بھی باجماع اہل اسلام صحیح ہے اور مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا تقرر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس گیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے، میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے انہوں نے کہا، وہ ایسا کریں گے، میں نے قسم کھالی کہ میں اس بارے میں ان سے گفتگو کروں گا، پھر میں خاموش رہا اور دوسرے دن صبح کو بھی

۱۴- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحَقُ وَعَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ أَعْلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلَفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ

ان سے تذکرہ نہیں کیا لیکن میرا حال (قسم کھانے کی وجہ سے) ایسا تھا کہ جیسے کوئی پہاڑ تھ میں لئے ہوں۔ آخر میں لوٹا، اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں بیان کرتا رہا، پھر میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ سے ضرور اس کا تذکرہ کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو پھر وہ آپ کے پاس ان اونٹوں اور بکریوں کو چھوڑ کر چلا آئے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے ان جانوروں کو ضائع کر دیا تو لوگوں کی نگہبانی تو بہت ضروری ہے، میرے اس کہنے سے انہیں خیال ہوا اور کچھ دیر تک وہ سر جھکائے رہے، پھر میری جانب سر اٹھایا اور فرمایا، اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کیا تھا، اور اگر میں خلیفہ کروں تو ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا تھا، عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے، اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) گو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہیں تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی زیادہ مقدم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دونوں باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بین بین طریقہ اختیار فرمایا کہ خلیفہ بھی مقرر نہیں کیا اور ایک اعتبار سے خلیفہ کا تعین بھی فرمادیا۔

باب (۳) امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔

(۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا*

۱۵۔ شیان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبد الرحمن امارت کی درخواست مت کرو، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ملی تو تیرے سپرد کردی جائے گی (امداد خداوندی نہ ہوگی) اور اگر

۱۵ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أُكِلَتْ إِلَيْهَا وَإِنْ

بغیر درخواست کے ملی تو تیری (منجانب اللہ) مدد کی جائے گی۔
۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور، حمید (تیسری سند) ابو کامل جحدری، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان، حسن، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جریری کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

أَعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا *
۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ملک اللہ نے آپ کو دیئے ہیں ان میں سے کسی ملک کی حکومت ہمیں دے دیجئے اور دوسرے نے بھی یہ کہا، (۱) آپ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم کسی کو اس امر کا حاکم نہیں بناتے، جو اس حکومت کی درخواست کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرض کرے۔

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ *

۱۸۔ عبد اللہ بن سعید، محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے، ایک میرے دائیں اور دوسرے بائیں اور دونوں نے حضور سے کام کی درخواست کی، اور آپ مسواک فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا، اے ابو موسیٰ، یا اے عبد اللہ بن قیس، تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا، قسم ہے اس

۱۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ

(۱) منصب امامت یا قضا یا کسی دوسرے منصب کو از خود مانگنا اور اس کا سوال کرنا نااہل کے لئے تو مطلقاً ممنوع ہے اور اس منصب کا اہل اگر حب مال یا حب جاہ کے لئے اس عہدے کو طلب کرتا ہے تو اس کے لئے بھی ممنوع ہے اور اگر وہ لوگوں میں اصلاح اور عدل کے لئے اور اس کام کے فضائل حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے خاص طور پر جبکہ وہ بلاشبہ دوسروں سے زیادہ اہل اور مستحق ہو تو پھر طلب کرنا جائز ہے۔

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے اپنے دل کی بات مجھے نہیں بتائی اور میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ آکر کام کی درخواست کریں گے، گویا کہ (اس وقت) میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونٹ کے نیچے ٹھہری ہوئی تھی، آپ نے فرمایا، ہم اس کو یہ کام (حکومت) کبھی سپرد نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ، اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس، چنانچہ آپ نے مجھے یمن کا حکمران بنا کر بھیج دیا، اور میرے پیچھے معاذ بن جبل کو بھی روانہ کر دیا، جب معاذ وہاں پہنچے تو ابو موسیٰ نے فرمایا، اترئیے اور ایک گدا ان کے لئے بچھا دیا گیا، بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ایک آدمی رسیوں میں جکڑا ہوا میرے پاس موجود تھا، معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ یہودی تھا اور مسلمان ہو اور پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ آیا، اور یہودی ہو گیا، معاذ نے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا، تاوقتیکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کیا جائے، میں نے کہا، اچھا بیٹھے تو، معاذ بولے میں نہیں بیٹھوں گا۔ یہی اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تین مرتبہ یہی ہوا، پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا، چنانچہ وہ قتل کیا گیا، اس کے بعد دونوں میں قیام اللیل کا تذکرہ ہونے لگا، معاذ بولے، میں تو رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، اور جس چیز کا نماز کی حالت میں امیدوار ہوں، اسی کا اپنے سونے کی حالت میں امیدوار ہوں۔

الْعَمَلِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفْتِهِ وَقَدْ قَلَصْتُ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبُ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقِ لَهُ وَسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثِقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكُرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ أَمَا أَنَا فَأَنَا وَمُؤْمِنِي وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مرتد کے قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہے اب اس بات میں اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے گی یا نہیں، تو جمہور علمائے سلف و خلف کا قول یہ ہے کہ توبہ کرائی جائے گی اور ابن قتیر نے اس بات پر صحابہ کرام کا اجماع نقل بھی نقل کیا ہے اور توبہ کرنا واجب ہے۔ اب فی الفور توبہ کرائی چاہئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین دن کی مہلت دیں گے، یہی قول ہے، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور شافعی و احمد کا۔ اور اپنے سونے میں بھی اسی چیز کا امیدوار ہوں، مطلب یہ کہ قوت حاصل کرنے کے لئے سوتا ہوں تاکہ نماز کی طاقت باقی رہے تو جس ثواب کی نماز کی حالت میں امید ہے اسی ثواب کی سونے کی حالت میں امید رکھتا ہوں۔

باب (۴) بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔

۱۹۔ عبد الملک، شعیب، لیث بن سعد، یزید بن زریج، بکر بن

(۴) بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ *

۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ

عمرو، حارث بن یزید حضری، ابن حجر، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے عامل نہیں بناتے۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے شانے پر مارا، اور فرمایا، ابوذر تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے، اور قیامت کے دن اس سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جو اس کے حقوق ادا کرے اور جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہیں انہیں پورا کرے (۱)۔

۲۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، مقری، عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، عبید اللہ بن ابی جعفر قرشی، سالم بن ابی سالم حیثانی، بواسطہ والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، لہذا دو آدمیوں پر بھی امیر مت بن اور نہ یتیم کے مال کا متولی بن۔

باب (۵) حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔

۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصاف کرنے والے اللہ عزوجل کے پاس پروردگار کے داہنی منبروں پر ہوں گے، اور اللہ رب العزت کے دونوں ہاتھ یمن (دائیں) ہیں اور یہ انصاف کرنے والے وہ حضرات ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے

حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبٌ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا *

۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقَرَّرِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْحِثْيَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمَرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ *

(۵) بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْحَاثِرِ *

۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يَنْبَلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ

(۱) اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص امارت اور قضا جیسی ذمہ داریاں پوری کرنے میں اپنے آپ کو کمزور پائے تو یہ ذمہ داریاں نہ لے اور یہ ذمہ داریاں قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث اس شخص کے لئے ہوں گی جو ان کا اہل نہ ہو یا اہل تو ہو مگر انصاف نہ کرے۔ جو اہل بھی ہو اور پوری طرح انصاف بھی کرے تو اس کے لئے احادیث میں فضائل بیان ہوئے ہیں۔

مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّمَا يَدَيْهِ يَمِينِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا *
ہیں، اور اپنے بال بچوں اور عزیز و اقارب میں، اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے، ان میں انصاف کرتے ہیں، (اپنے اور بے گانے کا لحاظ نہیں کرتے)

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے، اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں، کہ ان احادیث کے ظاہری معنی مروا نہیں ہوتے، بلکہ جیسا کہ اللہ رب العزت کی شان کے لائق و مناسب ہیں، اور یہی ہمارا اعتقاد ہے، اور بس اس میں کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں ہے، اور اعتقاد میں نہ کیفیت معلوم کرنے کی حاجت ہے، کیونکہ اس کی ذات تو ایسے کمال شے ہے، جس ان صفات متشابہ کے بیان کرنے سے مقصد اتنا ہے کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے خالق کو پہچان سکیں، اس کی شان اس سے برتر ہے، کہ کسی عقلی یا حسی شے کو اس پر قیاس کر سکیں، لیکن تقریب الی الفہم کے لئے ان کی زبان اور محاورات میں اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هَذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْبُعِيرِ فَيُعْطِيهِ الْبُعِيرُ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةُ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَحْيَى أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقُّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَارْفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ *

۲۲- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، حرمہ، عبد الرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت عائشہ کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے گیا، انہوں نے فرمایا، تو کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں سے، انہوں نے کہا کہ تمہارے حاکم کا اس لڑائی میں کیا حال تھا۔ میں نے کہا۔ کہ ہم نے ان کی کوئی برائی نہیں دیکھی، ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو وہ اسے اونٹ دیتے ہیں، اور غلام مر جاتا ہے تو غلام دے دیتے ہیں اور نفقہ کا محتاج ہوتا ہے تو نفقہ اور خرچ دے دیتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا میرے بھائی محمد بن ابو بکر کا جو حال ہوا، وہ مجھے اس بات کی اطلاع کر دینے سے نہیں روکتا، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کمرے میں سنا ہے، الہی جو میری امت میں سے کسی بھی شے کا والی اور حاکم ہو، اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر، اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا حاکم ہو، اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر نرمی کر۔

۲۳- مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَ

۲۳- محمد بن حاتم، ابن مہدی، جریر بن حازم، حرمہ مصری، عبد الرحمن بن شماسہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، لہذا جو لوگوں کا امیر ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی نگران ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور غلام اپنے مالک کے مال کا راعی ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

(فائدہ) حتیٰ کہ جو مجر دے وہ اپنے نفس اور اعضاء کا محافظ ہے، اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔

۲۵۔ ابو بکر بن شیبہ، محمد بن بشر،

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، خالد بن حارث

(چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ

(پانچویں سند) ابو الریبع، ابو کامل، حماد بن زید (چھٹی سند) زہیر

بن حرب، اسماعیل، ایوب، (ساتویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی

فدیک، ضحاک بن عثمان

(آٹھویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسماء، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیٹ کی روایت کی طرح

حدیث مروی ہے، اور ابواسحاق بھی بواسطہ حسن بن

بشر، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے لیٹ عن نافع کی روایت کی طرح حدیث نقل

کرتے ہیں۔

۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن

جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ
بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ
عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فكلُّكُمْ
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ

الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا

الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ

هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ *

۲۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن شہاب زہری کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے، اور اس سے اس کی باز پرس ہوگی۔

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْتُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۲۷۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی معنی میں حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۷- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمَّرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۲۸۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، حسن بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی عیادت کے لئے آئے، جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو تم سے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جسے اللہ نے کسی رعیت کا نگران بنایا ہو، اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا ہو، تو اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

۲۸- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارَ الْمُزَنِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گئے، اور ابوالاھب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اتنی زیادتی ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث

۲۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجَعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ. وَزَادَ قَالَ أَلَا كُنْتُ

مجھے پہلے کیوں نہ بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں بیان کی، یا میں تم سے کیوں بیان کرتا۔

۳۰۔ ابو غسان سمعی، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو یلیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گیا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر موت کی حالت میں نہ ہوتا تو ہر گز بیان (۱) نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو حاکم مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار ہو، اور ان کے فائدے کی کوشش نہ کرے، اور ان کی خیر خواہی نہ کرے، تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۱۔ عقبہ بن مکرم عی، یعقوب بن اسحاق، سوادہ بن ابی الاسود، ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار بیمار ہو گئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد بیمار پرسی کرنے کے لئے آیا اور حسن عن معقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۲۔ شیمان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن بیان کرتے ہیں کہ عائد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے، اور فرمایا، بیٹا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بدترین چرواہا ظالم بادشاہ ہے، لہذا تو ان میں سے نہ ہو، عبید اللہ بولا، بیٹھ جاؤ، تم بیٹھ جاؤ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بہوسی تھی، انہوں نے کہا کہ کیا ان کے لئے بہوسی تھی، بہوسی تو بعد والوں اور غیر لوگوں میں ہے۔

حَدَّثَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأَحَدٍكَ *

۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أَحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ *

۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرَضَ فَاتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُوذُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ *

۳۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِدَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيُّ بُنَيِّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَيَاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَحَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ

(۱) حضرت معقل بن یسار نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ عبید اللہ بن زیاد کے بارے میں اندازہ تھا کہ انہیں نصیحت کرنا نفع مند نہیں ہوگا نیز اس کی طرف سے ضرر پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ دوسری طرف کتمان علم سے بھی ڈرتے تھے اور عبید اللہ بن زیاد کی موت قریب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے ضرر کا امکان کم تھا اس لئے یہ ارشاد سنایا۔

لَهُمْ نُحَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ *

(فائدہ) یہ بھی ابن زیاد کی گستاخی تھی، جیسا انسان ہوتا ہے اسے دوسرے بھی ویسے ہی نظر آتے ہیں، صحابہؓ کی شان تو یہ ہے، اصحابی کالنجوم فباہیم اقتدیتم اھتدیتم رضی اللہ عنہم۔

(۶) بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ *
باب (۶) مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام سخت گناہ ہے۔

۳۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کو بیان کیا، اور اس کا بہت بڑا گناہ ہونا بتلایا، اور فرمایا کہ میں تم میں سے قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں، کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا رہا ہو، پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے، میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں، میں تجھ کو احکام الہی پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو ایسی حالت میں نہ پاؤں، کہ گھوڑا تمہاری گردن پر سوار ہو، اور وہ ہنہارہا ہو اور تم کہہ رہے ہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں، میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں تمہیں پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو اس حال میں نہ پاؤں کہ تمہاری گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منمنار ہی ہو، اور تم کہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام الہی پہنچا چکا، میں قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ کوئی جان شور کرتی تمہاری گردن پر سوار ہو، اور تم کہو، یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو حکم پہنچا دیا، کسی کو قیامت کے دن میں اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہوں جو حرکت کر رہے ہوں، پھر کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے، میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام پہنچا چکا، میں کسی کو تم میں سے قیامت

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمَحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاخٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ *

کے روز اس حالت میں نہ پاؤں کہ سونا چاندی اس کی گردن پر لدا ہوا ہو، وہ آئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے اور میں جواب دوں کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے احکام الہی پہنچا دیئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غنیمت کے مال میں خیانت کرنا اور چرالینا حرام اور سخت گناہ ہے، حدیث کا مضمون کلام اللہ کی تشریح ہے، اللہ فرماتا ہے، وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ اگر اب کوئی مال لے لیا ہے تو اسے واپس کرے، ایسے شخص کو امام جو مناسب سزا سمجھے دے سکتا ہے، لیکن اس کے سامان کو نہ جلائے، امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ، صحابہ کرامؓ اور تابعین کا یہی قول ہے۔

۳۴۔ ابو بکر بن شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، ابو حیان، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، ابو حیان، عمار بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسماعیل بن ابی حیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۵۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن سعید، ابو زرہ، عمرو بن جریر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ بتایا اور حسب سابق حدیث بیان کی، حماد کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے یحییٰ سے خود سنی تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا، جیسا کہ ایوب نے۔

۳۶۔ احمد بن حسن بن خراش، ابو معمر، عبد الوارث، ایوب یحییٰ بن سعید بن حیان، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث کی روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۷) سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن

۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ وَعُمَارَةُ بْنُ الْقُعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ * ۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بَنَحُو مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ *

۳۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثِهِمْ *

(۷) بَابُ تَحْرِيمِ هِدَايَا الْعُمَّالِ *

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ فَأَلَوْا
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
 عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ
 يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتْبِيَةِ قَالَ عَمْرُو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
 عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي
 أَهْدِي لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ
 مَا بَالُ غَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا
 أَهْدِي لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ
 أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ
 مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا
 جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ
 رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُهُمْ ثُمَّ رَفَعَ
 يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غُفْرَتِي يُنْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ
 هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ *

۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
 حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ
 السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ابْنَ اللَّتْبِيَةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ
 فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ
 لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا
 قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَيْيِكَ وَأَمَّا فَتَنْظُرُ أَيُّهُدَى
 إِلَيْكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَاطِبِيًّا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

عمینہ، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص کو جسے ابن
 اللتبیہ کہتے تھے زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، جب یہ اپنی
 خدمت مفوضہ سے واپس آیا تو کہنے لگا، یہ مال تو آپ کا ہے اور
 یہ مال مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر
 تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا وجہ ہے کہ
 بعض لوگوں کو میں حاکم بنا کر بھیجتا ہوں، اور وہ واپس آ کر کہتے
 ہیں، کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے۔ آخر وہ
 اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ معلوم ہو جاتا اس
 کے پاس ہدیہ آتا ہے، یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے
 قبضہ میں محمد کی جان ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا مال نہ لے گا
 مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لاد کر لائے گا،
 اونٹ ہوگا تو بڑبڑا رہا ہوگا، گائے چلا رہی ہوگی، بکری منمنارہی
 ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتار بلند اٹھایا کہ ہمیں
 آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آگئی، پھر آپ نے دو مرتبہ
 فرمایا، الہی میں نے تیرے احکام کی پوری پوری تبلیغ کر دی ہے۔

۳۸- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،
 زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
 ہیں کہ قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن اللتبیہ نامی کو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ بنا کر بھیجا، جب ابن اللتبیہ مال لے
 کر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال
 پیش کر کے کہنے لگا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مال بطور تحفہ کے
 مجھے ملا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد
 فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر معلوم ہوتا
 کہ ہدیہ ملتا ہے یا نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
 کے لئے کھڑے ہوئے بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح
 بیان کی ہے۔

۳۹- ابو کریم محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى
صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأَثَبَةِ فَلَمَّا جَاءَ
حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ
فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ
كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ حَاطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ
عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِيَنِي فَيَقُولُ هَذَا
مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي
بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ
صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا
بَغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِحِمْلِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفْنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ بِحِمْلٍ
بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِنْطِئِهِ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعْتُ أَذُنِي *

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص ابن العنبرہ کو
بنی سلیم کی زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا، جب وہ واپس آیا تو حضور
نے اس سے حساب لیا تو اس نے کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ
ہے (جو مجھے ملا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے
ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، کہ تیرا ہدیہ وہیں آجاتا، پھر
آپ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد
فرمایا، خدا نے جس کام کا مجھے والی بنایا ہے اس میں سے بعض
حصوں کا میں تم سے کسی کو والی بنا کر بھیجتا ہوں، مگر وہ مجھ سے
آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے (۱) اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے،
اگر وہ سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس
کے پاس وہیں ہدیہ آجاتا، خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی ناحق چیز
لے گا قیامت کے دن جب اس کا خدا سے سامنا ہوگا تو وہ چیز
اس پر لدی ہوگی اور میں بچانوں گا، تم میں سے اس شخص کو کہ
اللہ سے اونٹ اٹھائے ہوئے ملے گا، اور وہ بڑبڑاتا ہوگا، یا گائے
اٹھائے ہوگا جو چلاتی ہوگی، یا بکری اٹھائے ہوئے جو منمنارہی
ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے
کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، اور فرمایا الہی میں نے تیرے
احکام پہنچا دیئے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ یہ میری آنکھوں
نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

۴۰۔ ابو کریب، عبدہ، ابن نمیر، ابن معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان۔

(تیسری سند) ابن عمر، سفیان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ

۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَابْنُ نُمَيْرٍ
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عامل کو اور کسی عہدے پر فائز شخص کو اپنی ذمہ داری کے دوران کسی سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے ہاں
البتہ وہ شخص جو اسے اس کے عامل بننے سے پہلے بھی ہدیہ دیا کرتا تھا اور اس کی پہلے سے یہ عادت تھی تو اس سے سابقہ عادت کے مطابق
ہدیہ لینا جائز ہے۔ کسی اور سے ہدیہ قبول کرنا اس لئے جائز نہیں ہے کہ ظاہر ہی ہے کہ وہ اس کے صاحب منصب ہونے کی وجہ سے ہدیہ
دے رہا ہے اور یہ عامل ہدیہ قبول کر کے اس سے نری کا برتاؤ کرے گا تو خطرہ ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس لئے
یہ ہدیہ رشوت کی طرح ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوگا۔

بعض روایتوں کے الفاظ میں معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث روایت کی گئی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو حمید نے کہا کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور کہا کہ زید بن ثابتؓ سے دریافت کر لو کیونکہ وہ اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِةَ وَأَبْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمَنَّ وَاللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيَ *

۳۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، شیبانی، عبد اللہ بن ذکوان، ابو الزناد، عروہ بن زبیر، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ آپؐ کی ہیں اور یہ مجھے تحفہ میں ملی ہیں، حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا تھا؟ وہ بولے آپؐ کے دہن مبارک ہی سے میرے کانوں تک پہنچا۔

۴۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدِي إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي *

۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے تم میں سے جس شخص کو ہم کسی چیز کا والی بنائیں اور وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا، یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام مجھ سے واپس لے لیجئے، آپؐ نے فرمایا، کیوں کیا بات ہے؟ وہ بولے میں نے آپؐ کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا میں اب بھی وہی کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے کسی چیز کا عامل بنایا وہ چھوٹی بڑی ہر چیز لے کر حاضر ہوگا، اس کے بعد جو اسے دیا جائے لے لے اور

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمْنَا مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْ عَنِّي عَمَلِكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَحِمْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نَهِيَ عَنْهُ

انتهی *

جو نہ دیا جائے اس سے باز رہے۔

۴۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۴۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، فضل بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ الکندی سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۴۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

باب (۸) حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو گناہ نہ ہوں اور امور معصیت میں اطاعت حرام ہے۔

(۸) بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ *

۴۵۔ زبیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ آیت یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم عبد اللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا تھا، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یہ چیز مجھ سے یعلیٰ بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر ابن عباس سے نقل کی ہے۔

۴۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ *

(فائدہ) جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک اولی الامر سے مسلمانوں کے حاکم اور امیر مراد ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک علماء مراد ہیں، اور بعض کے نزدیک علماء اور امراء دونوں مراد ہیں اور مترجم کے نزدیک بھی یہی قول زیادہ انسب ہے کیونکہ حاکم اور امیر کو بھی عالم ہونا چاہئے اور خیر القرون میں اکثر علماء ہی حکام ہوا کرتے تھے باقی علماء سے علماء سوء مراد نہیں، نہ اہل بدعت۔

۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی، ابوالزناد اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی

۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو حاکم پابند شرع کی اطاعت کرے، اس نے میری اطاعت کی اور جو ایسے حاکم سے نافرمانی کرے، اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۷۔ زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں یہ نہیں کہ جس نے ایسے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۴۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا اور رسولؐ نے امیر کی اطاعت کا حکم دیا، لہذا ایک دوسرے کے ساتھ تلازم ثابت ہوگا، مترجم کہتا ہے اور آپؐ کا امیر وہی ہو سکتا ہے جو کہ پابند شرع اور عادل و منصف ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۹۔ محمد بن حاتم، مکی بن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

۵۰۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، یعلیٰ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ در منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ یعلیٰ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعُصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعُصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعُصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي *

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً *

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عُلْقَمَةَ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ حَدِيثِهِمْ *

۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيَّوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ وَلَمْ يَقُلْ أَمِيرِي وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۵۱- ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۵۲- ابو الطاہر، ابن وہب، حیوہ، ابویونس مولیٰ ابو ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی بلکہ صرف امیر کی اطاعت کا ذکر ہے اور اسی طرح ہمام بن منبہ کی روایت میں ہے۔

۵۳- سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابو حازم، ابوصالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا، (امیر عادل اور پابند شرع کی) لازم ہے، تکلیف میں بھی اور راحت میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور جس وقت تجھ پر کسی اور کو ترجیح دیں۔

۵۳- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ *

۵۴- ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن براد اشعری، ابوکریب، ابن ادریس، شعبہ، ابو عمران، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے غلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا ہوا حاکم ہو۔

۵۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *

۵۵- محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) اسحاق، نصر بن شميل، شعبہ، ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس کے یہ الفاظ ہیں کہ اگرچہ ایک جھٹی ہو، جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں، تمہارا حاکم ہو۔

۵۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبْشِيًّا مُجَدَّعَ

الْأَطْرَافِ *

۵۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ ابن ادریس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۷۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی دای سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ اگرچہ تم پر ایک غلام کو حاکم بنادیا جائے، جو تم پر اللہ کی کتاب کے موافق حکم کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(فائدہ) مقصود تمام احادیث کا یہی ہے کہ اگر کتاب اللہ اور سنت رسول کے موافق حکمرانی کرنے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت واجب نہیں ہے ”لا طاعة للخلق فی معصیۃ الخالق“ بلکہ اطاعت حرام ہے۔

۵۸۔ ابن بشار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں حبشی غلام کا ذکر ہے۔

۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ حبشی غلام جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔

۶۰۔ عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں حبشی ہاتھ، پاؤں کٹے کا ذکر نہیں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منی یا عرفات میں سنا۔

۶۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن عیین، معقل، زید بن ابی امیہ، یحییٰ بن حصین، اپنی دای ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کا حج کیا تو آپ نے بہت سی باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے، اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ سیاہ رنگ کا غلام ہی

۵۶۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ

قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ

الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ

يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۵۸۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا *

۵۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ

عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا *

۶۰۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا

بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ

حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى أَوْ بِعَرَفَاتِ *

۶۱۔ وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي

أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ

الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَّجْتُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ

قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیر ہو، جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمہاری قیادت کرے تو اس کی بات سنو، اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

۶۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان آدمی پر (حق بات کا) سنا، اور اطاعت کرنا واجب ہے، خواہ اسے پسند ہو یا نہ ہو، لیکن اگر گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سنا چاہئے اور نہ ماننا۔

۶۳۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنادیا، چنانچہ اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ، بعض حضرات کا ارادہ ہوا کہ اس میں گھس جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر آئے ہیں (اسلام لائے ہیں) غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپؐ نے ان سے جنہوں نے گھسنے کا ارادہ کیا تھا فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور جو گھسنے پر راضی نہ تھے ان کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیک کام میں ہے۔

(فائدہ) یعنی شریعت کے خلاف جو بات ہو اسے ہرگز نہ ماننا چاہئے، بادشاہ نہیں، بادشاہ کا باپ حکم دے دے، سب مل کر ایسے بادشاہ اور حاکم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر مجبور کریں، نہیں مانتا تو معزول کر دیں کیونکہ وہ بھی اور انسانوں کی طرح ہے اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ اصل مقصود تو شریعت کی اطاعت ہے تو جب تک وہ شریعت کے موافق قیادت کرے تو درست ہے ورنہ کرسی اس کے اوپر اور وہ نیچے ہے۔

قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ حَسِبْتَهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ *

۶۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطْبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۵- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو سعید اشجی، وکیع، اعمش، سعد بن عیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنادیا، اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی بات سننے کا حکم دیا، پھر ان لوگوں نے انہیں کسی بات سے غصہ دلایا، انہوں نے کہا لکڑیاں جمع کرو سب نے لکڑیاں جمع کیں، انہوں نے کہا آگ جلاؤ، سب نے آگ جلا دی پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، سب نے کہا بیشک انہوں نے کہا تو اس میں داخل ہو جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہیں، وہ اسی حال میں رہے حتیٰ کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی جب لوٹ کر آئے تو حضور سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا اگر آگ میں گھس جاتے تو اسی میں رہتے، اطاعت تو صرف امر معروف میں واجب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، انہوں نے یہ بات بطور امتحان کی تھی یا بطور مذاق، بہر حال خلاف شریعت امور میں حاکم اور سرداری کی اطاعت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرِهِ عَلَيْنَا

۶۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، عبادہ بن ولید، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی کی حالت میں بیعت کی ہے اور گو ہمارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اس امر پر کہ ہم اس شخص کی سرداری میں

جو اس کا اہل ہے جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں بھی ہوں گے
سچ بات کہیں گے، اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی
لامت سے نہیں ڈریں گے۔

۶۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، ابن عجلان، عبید اللہ بن
عمر، یحییٰ بن سعید، عبادۃ بن الولید سے اسی سند کے ساتھ اسی
طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۹۔ ابن ابی عمر، عبد العزیز در اور دی، یزید بن الہاد، عبادہ بن
ولید، ولید بن عبادۃ، حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ابن ادریس کی
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۰۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب بن مسلم، عبد اللہ بن وہب،
عمر بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، جنادہ بن ابی امیہ بیان کرتے
ہیں کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے، تو ہم
نے کہا، ہم سے حدیث بیان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا کرے،
ایسی حدیث جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو، جو کہ تم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، کہ ہمیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت
کی، اور آپ نے جو عہد لئے ان میں سے یہ بھی تھا کہ ہم بات
سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے ہیں، خوشی، ناخوشی، سختی
اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم اس شخص
کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو جھگڑا نہیں کریں گے ہاں اگر
(ان کے حکم میں) تم کو کھلا ہوا کفر نظر آئے جس کی واضح دلیل
خدا کی طرف سے تمہارے پاس ہو۔ (۱)

وَعَلَىٰ أَنْ لَا تُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَىٰ أَنْ نَقُولَ
بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا ئِمٌ *

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي
ابْنَ إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ
فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۶۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ
أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسٍ *

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ
عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ
دَخَلْنَا عَلَىٰ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ
فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَايَعَنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا
وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ
قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ
فِيهِ بُرْهَانٌ *

(۱) امام کے فاسق ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا فاسق جو اس کی ذات پر بند ہو لوگوں کی طرف متعدی نہ ہو ایسے فاسق کی بنا پر اس کے خلاف
خروج کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا ایسا فاسق جو متعدی ہو پھر اس کی بہت سی اقسام ہیں بعض میں خروج جائز نہیں اور بعض میں خروج جائز
ہے۔ اس موضوع پر تحقیقی مواد کے لئے حضرت مولانا شرف علی تھانوی کی تحریر جزل الکلام فی عزل الامام کا مطالعہ مناسب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کفر سے مراد معاصی ہیں، مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت خاموش نہ رہو، اور اس سے کہہ دو، اور حق بات بیان کر دو، باقی مسلمان حاکم سے لڑنا، اور بغاوت کرنا، باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو ظالم ہو، حرام ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک امام فاسق سے معزول نہیں ہوگا، ہاں نماز پڑھنا چھوڑ دے یا کسی بدعت کو ایجاد کرے۔

(۹) بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ * باب (۹) امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔

۷۱۔ زہیر بن حرب، شاہد، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، امام ڈھال ہے، اس کے پیچھے سے مسلمان لڑتے ہیں، اور اس کے ذریعے سے بچاؤ کیا جاتا ہے، اب اگر امام تقویٰ اور انصاف کے ساتھ حکم دے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے خلاف حکم دے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

باب (۱۰) جس خلیفہ سے پہلے بیعت کی ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔

۷۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات قزاز، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پانچ سال تک بیٹھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغمبر قائم رکھتے تھے، ایک نبی کے بعد دوسرا نبی ان کا جانشین ہوتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا پھر آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو، اور ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کیا، اس کی باز پرس ان سے خود کر لے گا۔

۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براد اشعری، عبد اللہ بن ادريس، حسن بن فرات اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ، اسی طریقے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرُ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ * (۱۰) بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِنَبِيَّةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ *

۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِنَبِيَّةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ *

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت کریں تو اول ہی کی

بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے، اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو۔

۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، وکیع۔

(دوسری سند) ابو سعید ان، وکیع۔

(تیسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ابو معاویہ۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش۔

(پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب میرے بعد حق تلفیاں ہوں گی اور ایسے امور ہوں گے جو تم کو ناگوار ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں سے جو شخص اس زمانہ میں ہو اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا جو حق تم پر واجب ہے، اسے پورا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔

۷۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، زید بن وہب، عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور آدمی ان کے پاس جمع تھے، میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا کہنے لگے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے ایک پڑاؤ پر اترے، بعض حضرات اپنا خیمہ درست کرنے لگے اور بعض تیر مارنے لگے، اور بعض اپنے مویشیوں ہی میں موجود رہے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے ہم سب آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو نبی گزرا ہے، اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو اپنے علم کے موافق بھلائی کا راستہ بتائے، اور جو چیز اس کی نظر میں ان کے لئے بری ہو اس سے ڈرائے، اب تمہاری اس امت کی

۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ*

۷۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَفَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَتَنَصِّلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي حَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ

أَمَّتْهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أَمَّتْكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَرَقُّ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْخَرْ عَنِ النَّارِ وَيَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِئْتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَثَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطِيعْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنِهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمَّتِكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

عافیت اس کے ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کے اخیر میں مصائب ہیں اور ایسے امور پیش آئیں گے جو تمہیں ناگوار گزریں گے اور ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کر دے گا ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ میری تباہی کو لے کر آیا ہے، پھر یہ فتنہ جاتا رہے گا، پھر دوسری مصیبت آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت لے کر آئی ہے، لہذا جو شخص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو لازم ہے کہ اس کا انتقال اسی حالت میں ہو، اور خدا اور روز قیامت پر اس کا ایمان ہو اور جو سلوک اپنے ساتھ ہونا پسند کرتا ہے، وہی لوگوں سے کرے، اگر کسی نے امام کی بیعت کر لی ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا ثمرہ دے چکا ہے تو بقدر امکان اس کی اطاعت کرے، اگر کوئی دوسرا امام اس کا مقابل کھڑا ہو جائے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ یہ حدیث سن کر میں عبد اللہ کے قریب ہوا اور کہا کہ آپ کو خدا کی قسم دے کر میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے خود حضور سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا، میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے محفوظ رکھا۔ میں نے عرض کیا آپ کے یہ چچا زاد بھائی معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں بیجا طور پر مال کھائیں اور اپنی جانیں قتل کریں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا تاكلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منکم ان تكون تجارة عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان الله كان بکم رحیمًا ان الله کان بکم رحیمًا، یہ سن کر عبد اللہ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی فرمانبرداری کرو، اور معصیت الہی میں ان کی نافرمانی کرو۔

۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو سعید اشج، وکیع (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

(۱۱) بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوَلَاةِ وَاسْتِثْنَائِهِمْ *

۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانَا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

۷۹- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۷۷- محمد بن رافع، ابوالمنذر اسماعیل بن عمر، یونس بن ابی اسحاق ہمدانی، عبداللہ بن ابی السفر، عامر، عبدالرحمن بن عبدالرب الکعبہ صائدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا اور اعمش کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

باب (۱۱) حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔

۷۸- محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا کہ حضورؐ نے جس طرح فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، مجھے بھی حاکم بنا دیجئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تمہیں اپنے نفسوں پر دوسرے آدمیوں کی ترجیح نظر آئے گی، تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

۷۹- یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ بن الحجاج، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت اسید بن حضیر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۰- عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں علیحدہ ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۸۱- محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

نقل کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہؐ فرمائیے، اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو اپنے حقوق کا تو مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق نہ دیں تو اس وقت آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے اعراض فرمایا، سلمہ نے پھر وہی سوال کیا، آپؐ نے پھر ان سے اعراض فرمایا (۱) پھر دوسری باتیں سیری مرتبہ سلمہؓ نے یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس نے انہیں کھینچ لیا تو حضورؐ نے فرمایا، تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا، کیوں کہ ان کا باران پر ہے اور تمہارا باران تم پر ہے۔

۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ، شعبہ، ساک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور بیان کیا جب اشعث بن قیس نے انہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا کیونکہ ان کا باران پر ہے اور تمہارا باران تم پر ہے۔

باب (۱۲) فتنوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔

۸۳۔ محمد بن ثنّی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بسر بن عبید اللہ الحضرمی، ابو اور لیس خولانی، حذیفہ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ اور لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں آپؐ سے بری چیزوں کو دریافت کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جہالت اور برائی کی حالت میں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، اس شر کے بعد کیا کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں،

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدٍ الْجُعْفِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا نَأْمُرُهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَجَدَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَدَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

(۱۲) بَابُ الْأَمْرِ بِالزُّوْمِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَتَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ *

۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُذَرَّ كُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ

(۱) یہ اعراض فرمانا یا تو وحی کے انتظار کی بنا پر تھا یا اس لئے کہ سائل کے انداز سے آپؐ سمجھ گئے تھے کہ وہ اپنے امراء کے خلاف خروج کی اجازت مانگ رہا ہے تو انکار کرنے کے لئے آپؐ نے اعراض فرمایا کہ خروج کی اجازت نہیں ہے۔

شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنْتُونَ بَغَيْرَ سُنَّتِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكَرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْصَى عَلَى أَصْلٍ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذَرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ *

لیکن اس میں کچھ آمیزش اور کدورت ہوگی، میں نے عرض کیا، وہ آمیزش و کدورت کیا ہے؟ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا دوسروں کا راستہ اختیار کریں گے، ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد برائی ہوگی، آپؐ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ جو جہنم کے دروازوں کی طرف لوگوں کو بلائیں گے، جو ان کی بات ماننے لگا انہیں جہنم میں جھونک دیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی حالت بیان فرمائیے، آپؐ نے فرمایا ان کا رنگ ہم جیسا ہوگا اور ہماری زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کرو، آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا، میں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو، فرمایا، تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تم کو مرتے دم تک درخت کی جڑ چبانا پڑے۔

(فائدہ) یعنی جنگل میں چلا جائے اگرچہ کچھ کھانے کو نہ ملے، اور پھر ان بے دینوں سے نہ ملے، اس حدیث میں خوارج اور قرامطہ وغیرہ گمراہ فرقوں کی پیش گوئی ہے اور کدورت والا زمانہ بنو امیہ کی خلافت کے بعد ہوا، گو اس زمانہ میں بھلائی بھی تھی، مگر بدعات اور رسومات پھیل گئی تھیں اور اس کے بعد سر اسر بے دینی اور گمراہی اور نیچرت کا دور شروع ہو گیا۔

۸۴۔ محمد بن سہل بن عسکر تمیمی، یحییٰ بن حسان (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ہم برائی میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے، آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد بھی بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا، میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں

۸۴۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بَشَرٌ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَتَخَنُّ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَنْتُونَ

جیسے ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ایسے زمانے کو پالوں تو کیا کروں، آپ نے فرمایا حاکم کی بات سن اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کر، اگرچہ وہ تیری کمر توڑ دے، اور تیرا سب مال چھین لے پھر بھی تو اس کی بات سن، اور اس کی فرمانبرداری کئے جا۔

(فائدہ) کیونکہ اجر اور سلامتی خاموشی اور اطاعت میں ہے اور ایسے مواقع پر بولنا تو اپنے کو ہلاکت میں ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تلقوا ابایدیکم الی التهلكة، باقی یہ اطاعت اور لزوم جماعت امور غیر معصیت میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۸۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، غیلان بن جریر، ابو قیس بن ریح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ غصہ ہو عصیت کی وجہ سے یا بلاتا ہو عصیت کی طرف، یاد دکر تا ہو عصیت کی (اور خدا کی رضامندی مقصود نہ ہو) پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی اور جو میری امت پر دست درازی کرے کہ اچھے بروں کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہے اس کا عہد بھی پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا۔

۸۶۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، حماد بن زید، ایوب، غیلان بن جریر، زیاد بن ریح القیس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جریر کی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں ”لا یتحاش“ الف مقصورہ کے بغیر ہے۔

۸۷۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، زیاد بن ریح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے باہر ہو گیا اور اسی

بَسْتَنِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ *

۸۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضِبُ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقَتِلَ فَقِتْلَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ *

۸۶۔ وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا *

۸۷۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ
ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ
فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى
أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مِنْ
مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي *

حال میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مر اور جو شخص کسی ایذا
دہندہ جھنڈے کے نیچے مارا جائے، جو قوم کی وجہ سے غضبناک
ہو اور قوم ہی کے لئے لڑتا ہو، وہ میری امت میں سے نہیں،
اور جو شخص میری امت سے میری امت کے خلاف اٹھا کہ ان
کے نیک و بد سب کو مارنے لگا، مومن تک کو نہیں چھوڑا اور
معاہدہ والوں کے معاہدہ کو بھی پورا نہیں کرتا، تو اس کا مجھ سے
کوئی تعلق نہیں ہے۔

۸۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ
بْنِ جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ
بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَوِ حَدِيثَهُمْ *

۸۸- محمد بن ثنّی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن
جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی
ہے، ابن ثنّی راوی نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
روایت میں ذکر نہیں کیا ہے، باقی ابن بشار نے اپنی روایت میں
بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
اور انہیں کی طرح روایت مروی ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّادِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا
يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَيْئًا
فَمَاتَ فَمِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۸۹- حسن بن ربیع، حماد بن زید، جعدی عثمان، ابورجاء حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حاکم کی طرف
سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص
جماعت سے ایک بالشت ہٹ کر مرے گا وہ جاہلیت کی موت
مرے گا۔

۹۰- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحَجَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ
فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ
شَيْئًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۰- شیبان بن فروخ، عبد الوارث، جعد، ابورجاء، عطاردی،
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسے حاکم کی
طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچ جائے تو چاہئے کہ اس پر صبر
کرے، کیونکہ جو شخص بادشاہ سے ایک بالشت بھی جدا ہو کر
مرتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۹۱- حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
مِجَلِّزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ

۹۱- ہریم بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو مجلز،
جندب بن عبد اللہ بحلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھا دھند

جھنڈے کے نیچے لڑ کر مارا جائے کہ وہ تعصب قومی کی طرف بلاتا ہے یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا ہے تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔

۹۲۔ عبید اللہ بن معاذ غنیری، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن محمد بن زید، زید بن محمد، نافع بیان کرتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے زمانے میں حرہ کا واقع ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے، مطیع نے کہا، ابو عبد الرحمن کے لئے (یہ ان کی کنیت ہے) گدیلا ڈال دو، ابن عمرؓ نے کہا کہ میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ ایک حدیث سنانے آیا ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت سے نکال لے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی، اور جو اس حالت میں مرے کہ کسی سے بیعت نہ کی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

۹۳۔ ابن نمیر، یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر، لیث، عبید اللہ بن ابی جعفر، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن مطیع کے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۴۔ عمرو بن علی، ابن مہدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلة، بشر بن عمر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمرؓ کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳) مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔

۹۵۔ ابو بکر بن نافع، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةٌ *

۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأَحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقِيَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيهِ غُنْقُهُ بَيْعَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ *

(۱۳) بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ *

۹۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفجہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے اور فساد بہت قریب ہیں تو پھر جو شخص اس امت کے کام (اتفاق) کو بگاڑنا چاہے گا تو اسے تلوار سے مارو، چاہے کوئی بھی ہو۔

بَشَّارٌ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّا مَنْ كَانَ *

(فائدہ) یعنی اگر سمجھانے اور تنبیہ کرنے کے باوجود وہ اپنے کام سے باز نہ آئے تو اس کا خون ہدر ہو گیا، اب اتفاق امور دین کا بہ نسبت امور دنیا کے زیادہ اہم ہے اس اتفاق کو جو بھی بگاڑے۔ اس کا یہی حکم ہے۔

۹۶۔ احمد بن خراش، حبان، ابو عوانہ۔

(دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شبان۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مصعب بن مقدم، ثعمی، اسرائیل۔

(چوتھی سند) حجاج، عارم بن الفضل، عبد اللہ بن مختار، زیادہ بن علاقہ، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایتیں مروی ہیں، باقی ان تمام روایتوں میں ”فاقتلوا“ کا لفظ ہے، یعنی ایسے آدمی کو مار ڈالو۔

۹۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَبَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ رَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ *

۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعفور بواسطہ اپنے والد، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہوئے ہو اور وہ تم میں پھوٹ اور جدائی ڈالنا چاہے تو اسے مار ڈالو۔

۹۷۔ وَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ *

باب (۱۴) دو خلیفوں سے بیعت۔

۹۸۔ وہب بن بقیہ واسطی، خالد بن عبد اللہ، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۴) بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ * ۹۸۔ وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوِيعَ لِحَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا *

فرمایا کہ جب دو خلیفوں کی بیعت ہو جائے تو جس کی آخر میں بیعت ہوئی ہے، اسے مار ڈالو۔

(فائدہ) یعنی اگر بغیر قتل کے کوئی چارہ کار نہ ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا ہونا درست نہیں اور جب ایک خلیفہ سے بیعت کر لی گئی، تو دوسرے خلیفہ کی بیعت باطل ہے۔

(۱۵) بَابُ وَجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذَلِكَ *

باب (۱۵) خلاف شرع امور میں حکام پر نکیر واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے ہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيءٌ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا *

۹۹۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حسن، ضبہ بن مخصن، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے، کہ تم ان سے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی ان کے برے کام پہچان لے وہ بری ہوا، جس نے برے کام کو برامانہ وہ بھی بچ گیا لیکن جو برے کام پر راضی ہوا اور تابعداری کی وہ برباد ہوا، صحابہ نے کہا ہم ان سے جنگ کریں، فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے ہیں۔

۱۰۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ الْعَنْزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيءٌ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا أَيُّ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ *

۱۰۰۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن بشار، معاذ بن غسان، ہشام دستوائی، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، ضبہ بن مخصن، عنزی، ام سلمہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن سے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے، وہ گناہ سے بچا اور جس نے اس کام کو برا کہا وہ بھی بچا، لیکن جس نے خوشی ظاہر کی، اور ان امور کی پیروی کی، وہ ہلاک اور برباد ہوا، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے جہاد کیوں نہ کریں، فرمایا، نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں (برا سمجھنے سے مراد دل میں برا سمجھنا، اور انکار سے دل کا انکار مراد ہے)۔

(فائدہ) یعنی جس میں ہاتھ اور زبان سے امور منکرہ کے بدلنے کی طاقت نہ ہو، اور پھر اپنے ہی دل میں ان چیزوں کو برا سمجھے اور ان پر نکیر کرے، تو وہ گناہ سے بچ جائے گا، لیکن ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے گنہگار ہوں گے۔

۱۰۱۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، معلى بن زیاد، ہشام، حسن، ضبہ بن محسن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسب سابق روایت ہے، لیکن اس میں ہے کہ جس نے نکیر کی وہ بری ہو گیا اور جس نے برا سمجھا، سالم رہا۔

۱۰۲۔ حسن بن ربیع الجلی، ابن مبارک، ہشام، حسن، ضبہ بن محسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت مروی ہے۔ ”من رضی وتابع، کا تذکرہ نہیں ہے۔“

باب (۱۶) اچھے اور برے حاکم۔

۱۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یزید بن یزید بن جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تمہیں چاہتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو، وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم ایسے حاکموں کو تلوار سے کیوں نہ دفع کر دیں، فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں، اپنے حاکموں سے جب کوئی بری بات نظر آئے تو ان کے اعمال کو برا سمجھو، مگر اطاعت سے دست کٹی مت کرو۔

(فائدہ) آج کل حکام تو کیا دیگر حضرات بھی نماز نہیں پڑھتے، لہذا علت تدافع بالقتل کی اب باقی نہیں رہی۔

۱۰۴۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک الشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

۱۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَهَيْشَامُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَوِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَأَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ *

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ *

(۱۶) بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ *

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قِرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ *

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي مُوَلَّى بَنِي فِزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ أَنَّهُ

اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لئے دعا کرتے ہو، اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے برے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں، تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ایسے برے حاکموں کو ہم دور نہ کر دیں، آپؐ نے فرمایا، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں، لیکن جب کوئی کسی حاکم کو برا کام کرتے دیکھے تو اسے برا جانے، جو کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا کام کر رہا ہے مگر اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو، ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب رزق بن حیان نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے کہا، ابو مقدام خدا کی قسم دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم سے یہ حدیث مسلم بن قرظہ نے بیان کی (یاسنی) اور آپؐ نے عوف بن مالک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے یہ سن کر رزق گھٹنوں کے بل جھک پڑے، اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا، بے شک مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے سنی ہے اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنی ہے۔

۱۰۵۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور انہوں نے رزق بن موسیٰ بنی فزارہ سے کہا ہے، امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

باب (۱۷) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت

سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرْظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَايِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالْأَمْرَ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرِهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ حِينَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ اللَّهُ يَا أَبَا الْمُقْدَامِ لِحَدَّثَنِكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلْنَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقُ بْنُ مَوْلَى بَنِي فِزَارَةَ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۱۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ

لینے کا استحباب اور درخت کے نیچے بیت رضوان کا بیان۔

۱۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد (دوسری سند) محمد بن رافع، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے نیچے تھے اور یہ سمرہ کا درخت ہے اور ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی اور موت پر۔

۱۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ (دوسری سند) ابن نمیر، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، بلکہ (جہاد سے) نہ بھاگنے پر ہم نے آپ سے بیعت کی۔

۱۰۸۔ محمد بن حاتم، حجاج، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرہ کے درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی۔ وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

(فائدہ) منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی تھی اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔

۱۰۹۔ ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد الاغور، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی، انہوں نے کہا نہیں، صرف آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حدیبیہ میں جو درخت ہے اس کے علاوہ آپ نے اور کسی درخت کے نیچے بیعت نہیں

الْجَيْشِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ *

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ *

۱۰۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعَنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اخْتَبَأَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ *

۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَغُورُ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى

لی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الزبیر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنویں پر دعا کی (اس کا پانی بڑھ گیا)۔

۱۱۰۔ سعید بن عمرو اشعثی، سوید بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن تم سب زمین پر رہنے والوں سے افضل اور بہتر ہو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر میری بیٹائی ہوتی، تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھلا دیتا۔

بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْحُدَيْبِيَّةِ *
۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ *

(فائدہ) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا، حضرت عمرؓ نے جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں، تو انہوں نے اسے کٹوا دیا تھا کہ کہیں لوگ اس چیز کو ثواب کہنا شروع کر دیں اور شریعت نے جس چیز کو ثواب یا باعث خیر و برکت قرار نہیں دیا، اسے اپنی رائے سے ثواب اور باعث خیر و برکت سمجھنا ہی بدعت ہے، اور جو شخص بدعت ایجاد کرتا ہے، تو وہ دین کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، تو کیا دین کامل نہیں ہوا، جو اسے ان رسومات اور بدعات ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بدعت کو گمراہی اور دوزخ میں لے جانے والی فرمایا ہے اور بدعت ایجاد کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ بدعت پر عمل کرنے سے ایک تو بدعت پر عمل کرنے کا گناہ اور دوسرا بڑا گناہ اسے ثواب سمجھنا ہے، اسی لئے بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، سچ ہے کافر کا مسلمان ہونا آسان، پر بدعتی کا توبہ کرنا مشکل ہوتا ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔

۱۱۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اصحاب شجرہ کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی بھی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔

۱۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ *

(فائدہ) جس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم حدیبیہ پہنچے ہیں، تو اس کے کنویں میں ایک تسمہ کے بقدر بھی پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تھوک اور برکت کی دعا کی، چنانچہ سب نے پانی پیا اور سیراب ہو گئے بعض روایات میں تیرہ سو کی تعداد آرہی ہے، اور بعض میں پندرہ سو کی اور اکثر روایات میں چودہ سو کی اور صحیح یہ ہے کہ چودہ سو سے زائد تھے، تو بعض نے کسر کو پورا کر کے پندرہ سو کہہ دیا، اور بعض سے کسر کو حذف کر کے چودہ سو لکھ دیا، اور جن کو صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی تو انہوں نے تیرہ سو کہہ دیا۔

۱۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، (دوسری سند) رفاعہ بن یثیم، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پھر بھی وہ پانی ہم سب کو کفایت کر جاتا، مگر ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

۱۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم اس روز (حدیبیہ کے دن) کتنے تھے؟ انہوں نے کہا، چودہ سو۔

۱۱۴۔ عبد اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور اسلم (ایک قبیلہ کا نام) کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۱۱۵۔ ابن ثنی، ابو داؤد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، حضرت نضر بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، خالد، حکم بن عبد اللہ بن اعرج، معقل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں اس درخت کی ایک شاخ کو آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا، اور ہم چودہ سو تھے، ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی، بلکہ نہ بھاگنے پر کی ہے۔

۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً *

۱۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ *

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثَمَنُ الْمُهَاجِرِينَ *

۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ *

۱۱۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۸۔ حامد بن عمر، ابو عوانہ، طارق، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ کے پاس بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، پھر جب آئندہ سال ہم حج کو آئے تو اس کی جگہ معلوم نہیں ہوئی اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

(فائدہ) اس وقت اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ کہیں لوگ اس کی خیر و برکت دیکھ کر اس کی پرستش نہ شروع کر دیں اور اس کا چھپ جانا یہ اللہ کی رحمت تھی۔

۱۱۹۔ محمد بن رافع، ابو احمد، نصر بن علی، ابی احمد، سفیان، طارق بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جس سال شجرہ کی بیعت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور پھر دوسرے سال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کو بھول گئے۔

۱۲۰۔ حجاج بن شاعر، محمد بن رافع، شبابہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شجرہ رضوان کو دیکھا تھا، مگر پھر جو اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

۱۲۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، مولیٰ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی؟ انہوں نے کہا میں نے کہا میں نے کہا۔

۱۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، یزید، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے حدیث مروی ہے۔

۱۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم، عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا، کہ یہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، انہوں نے کہا، کس چیز پر

۱۱۸۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ *

۱۱۹۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوها مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ *

۱۲۰۔ وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا *

۱۲۱۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۲۲۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۳۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ

آتِ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ
عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَى هَذَا
أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بیعت لے رہا ہے، وہ بولا موت پر، تو انہوں نے جواب دیا کہ
میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد موت پر کسی
سے بیعت کرنے والا نہیں ہوں۔

(فائدہ) مسلم بن حنظلہ نے یزید کی بیعت توڑ کر عبد اللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی تھی اور لوگوں سے اس لشکر کے قتال کے لئے بیعت کی جا
رہی تھی، جو یزید نے مسلم بن عقبہ مری کی قیادت میں حرہ کے دن روانہ کیا تھا، مجاشع بن مسعود کی روایت میں ”علی السلام والجمہاد“ اور
حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ”علی السمع والطاعة“ ہے اور مسلم کے علاوہ دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں بیعت
علی الصبر کا ذکر آیا ہے، علماء نے فرمایا ہے، سب کے معنی ایک ہی ہیں، مقصود یہ ہے کہ میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے، یا کامیابی حاصل
ہو جائے، یا پھر شہید ہو جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۸) بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى
اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ *

باب (۱۸) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر
جائے پھر اسے وطن بنانا حرام ہے۔

۱۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ
تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ *

۱۲۴- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید بیان
کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع حجاج کے پاس گئے، تو وہ
بولے، اے ابن اکوع (عیاذ باللہ) تو مرتد ہو گیا، پھر جنگل میں
رہنے لگا، سلمہ بولے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا حرام ہے اور سلمہ اپنے
وطن نہیں گئے ہوں گے، بلکہ کسی اور مقام پر جنگل میں رہتے ہوئے، دوسرے یہ کہ مدینہ میں رہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
موجودگی میں فرض تھا، یا فتح مکہ سے قبل اس کی فرضیت تھی، کیونکہ مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد تھی اور جب مکہ مکرمہ فتح
ہو گیا تو اب اس کی حاجت باقی نہ رہی، اسی لئے آپؐ نے فرمادیا، لا ہجرۃ بعد الفتح۔

(۱۹) بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى
الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا
هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ *

باب (۱۹) فتح مکہ مکرمہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور
خیر پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ
رہنے کا مطلب۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ
عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ
مَسْعُودٍ السَّلْمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵- محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم الاحول، ابو عثمان
نہدی، مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت پر
بیعت کرنے کے لئے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین کے لئے گزر گئی ہے لیکن اب اسلام، جہاد اور نیکی کے کاموں پر بیعت کرو۔

وَسَلَّمَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ *

(فائدہ) یعنی جس فضیلت والی ہجرت کا فتح مکہ سے قبل حکم ہوا تھا، اس کا ثواب تو مہاجرین حاصل کر چکے اب تو اس کا حکم باقی نہیں رہا ہے واللہ اعلم بالصواب

۱۲۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم، ابو عثمان، مجاشع بن مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو مکہ فتح ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے، آپ نے فرمایا، ہجرت تو مہاجرین کے ساتھ ہو چکی، میں نے عرض کیا، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت کریں گے؟ فرمایا، اسلام، جہاد اور امور خیر پر، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں ابو سعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا قول نقل کیا، انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۱۲۶- وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السَّلْمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتْ الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تَبَايَعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں مجاشع کے بھائی سے ملنے کا تذکرہ ہے، ان کے بھائی ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبُدٍ *

۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

۱۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَأَنْفِرُوا *

(فائدہ) امام نووی دار الحرب سے دار الاسلام تک تو قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے قائل ہیں، مقصود یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ وہ دار الاسلام ہو گیا، یا یہ کہ وہ خصوصی اور فضیلت والی ہجرت جس کا صحابہ کو حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس فضیلت کو حاصل کر لیا، اب وہ باقی نہیں رہی۔

۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، (دوسری

۱۲۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

(سند) اسحاق بن منصور، ابن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہملہل (تیسری سند) عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۳۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین، عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں جانے کے لئے کہا جائے تو چل پڑو۔

(فائدہ) اعرابی نے اہل و عیال اور اسباب چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقارنت چاہی تھی، آپؐ نے اس وجہ سے یہ فرمایا کہ کہیں اس سے اس پر عمل نہ ہو سکے اور پھر یہاں سے چلا جائے۔

۱۳۱۔ ابو بکر بن خلاد باہلی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی، ابن شہاب زہری، عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، ارے ہجرت بہت مشکل ہے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا، جی ہاں! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ بولا جی ہاں! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسندروں کے پار عمل کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تیرے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

۱۳۲۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا، باقی اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب وہ پانی پینے آتے ہیں، تو ان کا دودھ دھوتا ہے، وہ بولا جی

کَرِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيَع عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهْمَلٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۳۰۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا *

۱۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَغْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

۱۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَوْزَاعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ

تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ *
(۲۰) بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ *

ہاں۔

باب (۲۰) عورتوں سے کس طرح بیعت لینی
چاہئے۔

۱۳۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں تو آپ اس آیت کے ذریعے ان کا امتحان لیتے، یا ایہا النبی الخ، یعنی اے نبی جب تیرے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی اور نہ زنا کریں گی (آخر تک) حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں پھر ان مسلمان عورتوں میں سے جو کوئی ان باتوں کا اقرار کرتی تو گویا بیعت کا اقرار کرتی، اور جب اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے جاؤ، بس اب میں تم سے بیعت لے چکا، خدا کی قسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے بیان کے ذریعہ بیعت لیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کبھی بھی کسی چیز کا اقرار نہیں لیا ہے مگر جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی، بلکہ جب وہ اقرار کر لیتیں تو آپ زبانی فرمادیتے کہ جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا۔

۱۳۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنَنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمُخَنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَرَّرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہئے، ان کا ہاتھ چھونے اور پکڑنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور مردوں سے زبان سے بھی اور ہاتھ پکڑ کر بھی بیعت لینی چاہئے آج کل جو دستور چلا آ رہا ہے کہ پیر صاحب مریدی کا ہاتھ پکڑتے ہیں، پردہ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور نیز پیر صاحب کی صاحبزادی سے مریدوں کو پردہ واجب نہیں اور نہ مریدی کو پیر صاحب وغیرہ ذلک، یہ تمام چیزیں ناجائز، ضلالت اور گمراہ ہیں، ایسے پیر صاحب سے بیعت کس خوبی کی جائے کہ جس کی ابتداء ہی معصیت اور گمراہی پر ہے۔

اللهم احفظنا۔

۱۳۴۔ ہارون بن سعید ایلی، ابو الطاہر، ابن وہب، مالک ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی بیعت کے متعلق فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ آپ زبانی عہد لیتے، پھر جب زبانی عہد لیتے اور وہ اسے منظور کر لیتیں تو آپ فرماتے جاؤ، میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

باب (۲۱) حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔

۱۳۵۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمان سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی کہو، کہ جتنا مجھ سے ہو سکے گا۔

باب (۲۲) سن بلوغ۔

۱۳۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لڑائی کے لئے پیش ہوا اور میں چودہ سال کا تھا، آپ نے مجھے اجازت نہ دی اور پھر خندق کے دن پیش ہوا، اور اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپ نے مجھے اجازت دیدی، نافع بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں عمر بن عبد العزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے سامنے آکر یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا یہی بالغ اور بچے کی حد ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھ دیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ لگائیں اور جو اس سے کم کا ہو اسے بچوں ہی میں شمار کریں۔

۱۳۴۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةٌ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكَ *

(۲۱) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ *

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ *

(۲۲) بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ *

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزِئَنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكُتِبَ إِلَى عُمَالِهِ أَنْ يَفْرَضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَهُ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ *

۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، عبد الرحیم بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ بھی ہے کہ میں چودہ برس کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

۱۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرْنِي *

باب (۲۳) جب اس بات کا ڈر ہو کہ قرآن مجید کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔

(۲۳) بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُضْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وَقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ *

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں قرآن کریم دشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ *

۱۳۹۔ قتیبہ، لیث (دوسری سند) ابن رمح، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

۱۳۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

۱۴۰۔ ابوربیع عتکی، ابوکامل، حماد، ایوب، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن لے کر نہ جاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے، ایوب بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ تم سے جھگڑا کرنا شروع کر دیں۔

۱۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوهُمْ بِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے ادبی نہ کریں اور اگر اس کا خدشہ نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔

۱۴۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) ابن ابی

۱۴۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

عمر، سفیان، ثقفی، ایوب (تیسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں ”فانی اخاف“ کا لفظ ہے اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی روایت میں ”مخافة ان ینا لہ الحد“ کا لفظ ہے۔

إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُم عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَةَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةٌ أَنْ يَنَالَ الْعَدُوُّ *

باب (۲۴) گھوڑ دوڑ (۱) اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔

(۲۴) بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرُهَا *

۱۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جو کہ دوڑ کے لئے تیار کئے تھے، مقام حقیاء سے مدینہ سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کرائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دوڑ کرائی۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا نَبِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ النَّبِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا *

(فائدہ) مقام حقیاء اور مدینہ الوداع کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے اور ایسے ہی مدینہ الوداع اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے، بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں اس مسافت کا بیان ہے، امام نووی اور امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ، گھوڑوں کو دوڑ کے لئے تیار کرنا باجماع امت جائز ہے، امام قرطبی فرماتے ہیں اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور گھوڑوں کی تضمیر یہ ہے کہ ان کا دانہ چارہ کم کر کے اور ایک گرم جھول پہنا کر بند کو ٹھری میں بند کر دیں تاکہ اسے خوب پسینہ آئے اور گوشت کم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوڑنے میں تیز ہو۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۳۲) عینی جلد ۴ ص ۵۸ اور جلد ۱۴ ص ۱۶۰

(۱) گھوڑ دوڑ بلا عوض ہو تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر بالعوض ہو تو پھر اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) عوض اور انعام کسی ایسے شخص کی طرف سے ہو جو مقابلہ میں شریک نہ ہو جیسے امام یا کوئی اور شخص جیتنے والے کے لئے یا سب کے لئے درجہ بدرجہ انعام مقرر کر دے تو یہ صورت بھی بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) مقابلہ میں شریک حضرات میں سے کسی ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو دوسروں کی طرف سے نہ ہو جیسے دو مقابلہ کرنے والوں میں سے ایک کہے کہ اگر توجیت گیا تو میں تمہیں کچھ انعام وغیرہ دوں گا اگر میں جیت گیا تو تیرے ذمہ کچھ نہیں، یہ صورت بھی ائمہ اربعہ کے ہاں جائز ہے۔ (۳) مقابلہ میں شریک افراد میں سے ہر ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو کہ جو ہار گیا اس کے ذمہ کچھ عوض وغیرہ واجب ہے جو بھی ہار گیا جیتنے والے کے ذمہ کچھ نہیں۔ یہ بالاتفاق حرام ہے اور یہ صورت قمار اور جوا ہے۔

۱۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) خلف بن شہام، ابو الریح، ابو کامل، حماد بن زید،
ایوب۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(چھٹی سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(ساتویں سند) علی بن حجر اور احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان،

اسماعیل بن اسیمہ۔

(آٹھویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن

عقبہ۔

(نویں سند) ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، اسامہ، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی

طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت جو بواسطہ حماد اور

ابن علیہ کے ہے، اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے

فرمایا میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

باب (۲۵) گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر

(فضیلت) رکھی گئی ہے۔

۱۴۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور برکت قیامت تک موجود

ہے۔

۱۴۵- قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) ابو بکر بن

ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبد اللہ بن نمیر، (تیسری سند) ابن

۱۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ

رُمَح وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ

حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّيِّعِ وَأَبُو كَامِلٍ

قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو

بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا

يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ ح وَ

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَابْنُ

أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ

عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ

هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ

حَمَادٍ وَابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا

فَطَفَفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ *

(۲۵) بَابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي

نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۵- وَحَدَّثَنَا قَتِيبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ

سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ (پانچویں سند) ہارون بن سفید ایلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مالک عن نافع“ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۴۶۔ نصر بن علی جہضمی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابو زرہ بن عمرو بن جریر، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے خیر اور برکت وابستہ ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔

۱۴۶- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ *

۱۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد) زکریا، عامر، عروۃ باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر و برکت گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے وابستہ ہے یعنی اجر و ثواب اور غنیمت۔

۱۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ *

۱۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، ابن ادریس، حصین، شعبی، عروۃ باری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی

۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہوئی ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کس وجہ سے آپ نے فرمایا، ثواب اور غنیمت ہے، قیامت تک کے لئے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بَنَوَصِي
الْخَيْلَ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَلِكَ قَالَ
الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) اس لئے قیامت تک جہاد باقی رہے گا، اور کسی بھی وقت خیر و برکت اس سے جدا ہونے والی نہیں ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے جہاد کے لئے گھوڑا رکھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اور دیگر احادیث میں جو آیا ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہے، اس سے وہ گھوڑے مراد ہیں جو جہاد کے لئے نہ ہوں، یا بعض گھوڑے مبارک ہیں اور بعض منحوس، مترجم کہتا ہے جن حضرات کو گھوڑا رکھنے کا شوق ہو اور ان کے پاس گھوڑا نہ ہو اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہوں، تو انما الاعمال بالنیات، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں بھی ثواب سے محروم نہیں فرمائے گا۔

۱۵۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
عُرْوَةُ ابْنُ الْحَجَّادِ *

۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں عروہ بن جعد کہا ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ
هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي
الْأَخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ
أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ
شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ
وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ
الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاخص (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، شیبہ بن غرقہ، عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، باقی اس میں اجر و ثواب کا تذکرہ نہیں ہے اور سفیان کی روایت میں لفظ ”عن“ کے بجائے ”سمیع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۵۲۔ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، بِوَاسِطَةِ ابْنِهِ (دوسری سند) ابْنِ
مُثَنَّى، ابْنِ بَشَّارٍ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، شُعْبَةُ، ابْنِ إِسْحَاقَ، عُمَيْرُ بْنُ
حَرِثٍ، عُرْوَةُ بْنُ جَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ آنَحَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ يَهُی رَوَايَتِ مَرُی هِی، بَاتِی اس مِی ثَوَابِ اور
غَنِیْمَتِ کَا تَذْکَرِہ نَہِی ہِے۔

۱۵۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْعُمَيْرِ بْنِ حَرِثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الْحَجَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا
وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ *

(فائدہ) عروہ بن جعد اور عروہ بارقی دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۵۳۔ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ بِوَاسِطَةِ ابْنِهِ (دوسری سند) مُحَمَّدُ بْنُ
مُثَنَّى، ابْنِ بَشَّارٍ، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس

۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۱۵۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حسب سابق بیان کیا۔

باب (۲۶) گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

۱۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، سلم بن عبد الرحمن، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اشکل گھوڑے کو برا تصور فرماتے تھے۔

۱۵۶۔ محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، عبد الرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبد الرزاق کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو، یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

(فائدہ) اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں گھوڑے کے اپنے رنگ کا، یا تین ہم رنگ اور ایک سفید، اور ابن ورید بیان کرتے ہیں کہ اشکل وہ ہے جس کے ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہو، یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر، مترجم کہتا ہے کہ حضور کا اشکل گھوڑے کو اچھا نہ سمجھنے کی ممکن ہے یہ وجہ ہو کہ اس کو رکھنے کے بعد آپ نے اس میں کوئی خوبی محسوس نہ فرمائی ہو، واللہ اعلم۔

۱۵۷۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر (دوسری سند) محمد بن ثقفی، وہب بن جریر، شعبہ، عبد اللہ بن یزید غنوی، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حسب سابق بیان کیا۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرْكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ * ۱۵۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۲۶) بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ صِفَاتِ الْخَيْلِ * ۱۵۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ *

۱۵۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشَّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى *

(۲۶) بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ صِفَاتِ الْخَيْلِ * ۱۵۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

وسلم سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی وہب کی روایت میں ”عبداللہ بن یزید“ کا لفظ ہے اور نخعی کا تذکرہ نہیں ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثٍ وَكَيْفَ وَقِيَ رَوَايَةً وَهَبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيدٍ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ *

(۲۷) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب (۲۷) جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۵۸۔ زہیر، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلے اور نہ نکلے مگر میرے راستہ میں جہاد کے لئے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہو، اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو، اللہ فرماتا ہے ایسا شخص میری حفاظت میں ہے، یا تو میں اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر کی طرف ثواب اور غنیمت دے کر واپس کروں گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، کوئی زخم بھی ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل میں آئے گا جیسا کہ دنیا میں لگا تھا، اس کا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اگر مسلمان پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی بھی ایسے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ مسلمانوں کو سواریاں دوں اور نہ ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور مسلمانوں پر یہ شاق ہوگا کہ وہ میرے ساتھ نہ چلیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں، پھر مارا جاؤ، پھر جہاد کروں، پھر مارا جاؤ، پھر جہاد کروں اور پھر مارا جاؤں

۱۵۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَلِيْمَانًا بِي وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْ نُفِ لَوْ نَفْسُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَحَدٌ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ *

(فائدہ) یعنی بار بار راہ خدا میں جہاد کروں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ ہوں، پھر شہید ہوں، اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور نیز معلوم ہوا کہ اس کے برابر اور کوئی دوسری عبادت نہیں ہے نیز حدیث سے بشریت رسول بھی ثابت ہو گئی کیونکہ شہادت ملائکہ کی

شان نہیں ہے، ملائکہ تو امداد کے لئے اترے ہیں، شہادت انبیاء کریم اور دوسرے انسانوں ہی کو حاصل ہوا کرتی ہے۔

۱۵۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

سبب نہ ہوتا تو میں راہ خدا میں لڑنے والے کسی دستہ فوج سے پیچھے نہ ہوتا، لیکن مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ سب مسلمانوں کو سواریاں دوں، اور ان میں بھی اتنی وسعت نہیں کہ سب میرے ساتھ جائیں اور یہ بھی انہیں گوارا نہیں ہے کہ وہ سب میرے بعد بیٹھے رہیں۔

۱۶۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر مسلمانوں کو دشواری نہ ہوتی تو میں ہر لشکر کے ساتھ چلتا، بقیہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری آرزو ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں جیسا کہ حدیث ابوزرہ عن ابی ہریرہ میں مضمون گزر چکا ہے۔

(فائدہ) موت و حیات کا طاری ہونا اور اس بات کی تمنا و خواہش کرنا، یہ سب بشریت کے خواص اور لوازمات میں سے ہیں، ملائکہ کے اندر تو یہ جذبات اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کئے اس حدیث سے بھی صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی فضیلت ثابت ہو گئی۔ اور نیز آپ کی تمنا اور خواہش بتا رہی ہے کہ انبیاء کرام کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے، ان الحكم الا الله۔

۱۶۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں کسی بھی لشکر سے پیچھے رہنا پسند نہ کرتا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اس کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے (یہاں تک) کہ آپ نے فرمایا میں کسی بھی لشکر سے جو کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے، پیچھے

فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي *

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۶۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

نہ رہتا۔

باب (۲۸) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، شعبہ، قتادہ، حمید، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور خدا کے ہاں اس کے لئے کوئی درجہ خیر بھی ہو تو وہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں لوٹ کر جائے اور نہ دنیا و مافیہا لینا پسند کرتا ہے، البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور پھر مارا جائے۔

۱۶۷۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا، اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اسے مل جائیں، البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے تو آرزو اور خواہش کرتا ہے کہ لوٹ کر جائے اور دس مرتبہ پھر (خدا کی راہ میں) شہید کیا جائے۔

۱۶۸۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر بھی کوئی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا لوگوں میں اس چیز کی طاقت نہیں ہے، صحابہ نے دو یا تین مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپؐ نے فرمایا، اس کے برابر (عمل کرنے کی) کسی میں طاقت نہیں، تیسری مرتبہ فرمایا، مجاہد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ سے واپسی تک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ صائم الدھر شب زندہ دار ہو، ہر وقت احکام الہی کی

باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالیٰ *

۱۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَسْرُهَا أَنَّهَا تَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ *

۱۶۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ *

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مِثْلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

تقیل میں مصروف ہو، روزہ اور نماز سے کسی قسم کی سستی بھی نہ پیدا ہوتی ہو۔

۱۶۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہیل سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا ایک شخص بولا کہ مسلمان ہو جانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے میں اور کسی عمل کو اتنا نہیں سمجھتا، دوسرا بولا میں مسلمان ہونے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے اور اسے تعمیر کرنے کے علاوہ اور کسی عمل کو اس کے برابر نہیں سمجھتا، تیسرا بولا کہ تم لوگوں نے جو کچھ کہا، اس سے جہاد فی سبیل اللہ افضل ہے، حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آوازیں مت بلند کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، اور جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمہارے آپس کے اختلاف کو حضورؐ سے دریافت کر دوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الآخر و جاهد فی سبیل اللہ، آخر آیت تک۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۱۷۰۔ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنِبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا أَتَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخِرُ مَا أَتَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخِرُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنِبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا *

(فائدہ) یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۷۱۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، زید، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور ابو توبہ کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۱۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنِبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ *

(۲۹) بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا جَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَإِسْحَقُ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقَرَّرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

بَاب (۲۹) صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۷۲- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۳- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابو حازم، بواسطہ اپنے والد، سہل بن سعد الساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت میں بندہ کا راہ خدا میں نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو ایک مرتبہ نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۱۷۵- ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ذکوان بن ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے اور حدیث بیان کی اور اس کے بعد آخر میں فرمایا، راہ خدا میں شام کو صبح کو نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، زہیر بن حرب، مقرئ عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شریح بن شریک معافری، ابو عبد الرحمن بن حبلی، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت

آب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں ایک مرتبہ صبح نکلتا یا ایک مرتبہ شام کو نکلتا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب نکلتا ہے، یا غروب ہوتا ہے۔

۷۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاق، علی بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سعید بن ابی ایوب، حیوہ بن شریح، شریح بن شریح، ابو عبد الرحمن جبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۰) مجاہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیا کیا درجات تیار کئے ہیں۔

۷۸۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، ابویہ خولانی، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو سعید جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہے، ابو سعید کو یہ فرمان بہت عمدہ معلوم ہوا، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ پھر فرمائیے، حضور نے پھر فرمایا، اور فرمایا ایک بات اور بھی ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان، میں نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ، فرمایا جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ۔

باب (۳۱) جو راہ خدا میں مارا جائے، قرض کے

أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ *

۱۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهَزَادَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحْيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سِوَاءَ *

(۳۰) بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ *

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةً دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۳۱) بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۱۷۹۔ قتیہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کرام کے مجمع میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ سب سے افضل اعمال ہیں، یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ فرمائیے، اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں، تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگر راہ خدا میں مارے جاؤ، اور ایمان پر جمے رہو اور ثواب کی امید رکھو، دشمن کی جانب متوجہ رہو، اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں بشرطیکہ تم جھے رہو، ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے دشمن کی جانب متوجہ رہو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، مگر قرض معاف نہیں ہو گا کیونکہ جبریل نے مجھ سے ابھی یہی کہا ہے۔

۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن شعث، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابی سعید مقبری، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا، کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں اور لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۔ سعید بن منصور، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن قیس (دوسری سند) محمد بن عجلان، محمد بن قیس، عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ کی زیادتی کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ

كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلَّا الدِّينَ *

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكْفُرَ عَنِّي بِخَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَكْفُرَ عَنِّي بِخَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ *

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اگر میں اپنی تلوار سے مارا جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ اور بقیہ روایت مقبری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۸۲۔ زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفضل بن فضالہ، عیاش بن عباس قتیبی، عبد اللہ بن یزید، ابی عبد الرحمن حملی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضُرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبَرِيِّ *

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفْضَلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقَتَبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

(فائدہ) معلوم ہوا حقوق اللہ کی معافی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی (تووی جلد ۲ ص ۳۵)

۱۸۳۔ زہیر بن حرب، عبد اللہ بن یزید مقبری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن عباس قتیبی، ابو عبد الرحمن حملی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، راہ خدا میں مارا جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقَتَبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

باب (۳۲) شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے رب کے نزدیک رزق دیئے جاتے ہیں۔

۱۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، اعمش (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر اسباط، ابو معاویہ، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے آیت ”وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ“ کی تفسیر دریافت کی، تو

(۳۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ *

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بَن مَّرَّةً عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) قَالَ أَمَّا إِنَّا فَدَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرَكُوا *

فرمایا کہ ہم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی چیز دریافت کی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا، ان کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں، ان کے لئے کچھ قندیل عرش میں آویزاں ہیں، جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں یہ پرندے سیر کرتے ہیں، پھر لوٹ کر ان قندیلوں کے پاس آجاتے ہیں، ان کا پروردگار ان کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اور فرماتا ہے، کسی اور چیز کی خواہش ہے، وہ عرض کرتے ہیں کہ اب ہم کس چیز کی خواہش کریں، جنت میں جس جگہ چاہتے ہیں، سیر کرتے ہیں۔ ان کا رب ان کے ساتھ تین مرتبہ یہی فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بغیر درخواست کے چارہ نہیں ہے، تو عرض کرتے ہیں کہاے رب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم پھر دوبارہ تیری راہ میں مارے جائیں، جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتا ہے کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے، تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(۶۵) ترجمہ آیت مذکورہ فی الحدیث کا یہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے، اور وہ خوش ہیں، اس چیز سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔ حضرت حکیم الامت بیان القرآن جلد اول ص ۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں، گو اس کی نسبت یہ کہنا، کہ وہ مر گیا، صحیح اور جائز ہے، لیکن اس کی موت کو دوسرے مردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد گو برزخی زندگی ہر ایک شخص کی روح کو حاصل ہے۔ اور اسی سے جزا و سزا کا ادراک ہوتا ہے۔ لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے، اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اس کی یہ حیات آثار میں اور لوگوں سے قوی ہے۔ حتیٰ کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر برخلاف معمولی مردوں کے اس کے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسد باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور مثل جسد زندہ کے صحیح و سالم رہتا ہے۔ جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں، پس اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا۔ اور اس کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی ہے اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، حتیٰ کہ بعد موت ظاہری کے سلامت جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مثل ازواج احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا، اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا اور اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء ہیں، پھر شہداء اور پھر معمولی مردے، البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں۔ سو مجاہدہ نفس میں مرنے کو بھی معنی شہادت میں داخل سمجھیں گے۔ اس طرح سے وہ بھی شہداء ہوئے، یا یوں کہا جائے کہ تخصیص شہداء کی عام مردوں کے اعتبار سے اضافی ہے ان خواص کے اعتبار سے حقیقی نہیں۔ نیز جلد ۲ ص ۷۲ پر تحریر فرماتے ہیں اور رزق ملنے کی کیفیت

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ان کی ارواح قنادر عرانی میں رہتی ہیں اور جنت کی انہار سے پانی پیتے ہیں اور اس کے اثمار سے کھاتے ہیں، رواہ احمد والبوداؤد والحاکم عن ابن عباس مرفوعاً کذا فی لباب النقول، نیز تحریر فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ حصہ انہار و اثمار کا کسی ایسے مقام سے مل جاتا ہوگا، جو جنت کے متعلق ہوگا، پھر یہ اشکال لازم ہی نہیں آتا کہ جنت میں جا کر پھر حشر کے وقت کیسے نکالے جائیں گے، انتہی کلامہ، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت موجود ہے اور اسی جنت سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے، یہی اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے البتہ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی، اور آدم علیہ السلام جس جنت سے نکالے گئے وہ اور تھی، اور نیز معلوم ہوا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں اختلاف ہے، اکثر علمائے کرام فرماتے ہیں، ہندوؤں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں، قل الروح من امر ربی اور تمام اقوال میں واضح یہ ہے کہ ارواح اجسام لطیفہ ہیں، جو بدن میں سائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہوتے ہیں، تو آدمی مر جاتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۳۶)

(۳۳) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ *
باب (۳۳) جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنیکی فضیلت۔

۱۸۵۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، محمد بن الولید زبیدی، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرے، اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے، اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن یوسف، ابوزاعی، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں صرف ”رجل“ ہے ثم رجل نہیں ہے۔

۱۸۵ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ لَدَى رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ.

وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ *

۱۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُنْسِكَ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَنَغَّى الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مِطَانَهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ *

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَذَرٍ وَقَالَ فِي شُعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَابِ خِلَافَ رَوَايَةِ يَحْيَى *

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ *

۱۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، ہجہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، آدمیوں میں بہترین زندگی اس شخص کی زندگی ہے جو راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر اڑا جا رہا ہو۔ جہاں دشمن کی آہٹ یا خوفناک آواز سنتا ہے۔ اسی طرف اڑ جاتا ہے۔ اور ہر قتل گاہ میں موت کا طالب رہتا ہے، یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریاں لئے ان پہاڑوں میں کسی کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ سوائے بھلائی کے لوگوں کے کسی جھگڑے میں نہیں ہوتا۔

۱۸۹- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابو حازم، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”عن ہجہ بن عبد اللہ بن بدر“ ہے اور ”شعبۃ من هذه الشعاب“ کے الفاظ مروی ہیں۔ یعنی یحییٰ کی روایت کے برخلاف۔

۱۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اسامہ بن زید، ہجہ بن عبد اللہ جہنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور ابو حازم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں ”شعب من الشاب“ کا لفظ ہے۔

(فائدہ) حدیث میں دو شخصوں کو افضل قرار دیا ہے ایک مجاہد جاثرا کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقتہً جب فساد کا زمانہ ہو، جیسا یہ زمانہ تو عزت افضل ہے۔ اور حدیث اسی زمانہ پر محمول ہے اور اگر قتل سے حفاظت ہو سکے اور اس کی عزت سے لوگوں کو نقصان ہو، تو پھر اختلاط ہی افضل ہے۔

(۳۴) بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا بَابُ (۳۴) قَاتِلٍ أَوْ مَقْتُولٍ دُونِ كَيْسٍ صَوْرَتِ

سے جنت میں داخل ہونگے

الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ *

۱۹۱۔ محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور پھر دونوں جنت میں گئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ کس طرح؟ فرمایا، یہ اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور پھر شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کے) قاتل پر رحمت فرمائی اور وہ مشرف باسلام ہوا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا پھر وہ بھی شہید ہو گیا۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَشْهَدُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ہنسنے سے مراد رضا و ثواب اور ان کی تعریف ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ہنسنے سے اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی مراد ہے کیونکہ انسان جس وقت خوش ہوتا ہے تو ہنستا ہے، لہذا بطور استعارہ کے یہ استعمال کیا گیا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ طبری سے نقل کیا ہے کہ ”یضحک“ کا صللہ ”الی“ لانا، یہ دال ہے انبساط اور توجہ علی العبد پر، کہا جاتا ہے، نضحتک الی فلان“ یعنی فلان کی طرف متوجہ ہوا، اور خوش اخلاقی سے پیش آیا۔

۱۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان چند مرویات سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ چنانچہ چند احادیث کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا، اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح؟ فرمایا یہ قتل کیا جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے، پھر اللہ دوسرے پر توجہ فرماتا ہے۔ اسے اسلام کی توفیق دیتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے پھر شہید کر دیا جائے۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرَ فَيُهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهَدُ *

(۳۵) بَاب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ *

باب (۳۵) جو کافر کو قتل کرے اور نیک عمل پر قائم رہے۔

۱۹۴۔ یحییٰ بن ایوب قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا مسلمان ہمیشہ دونوں دوزخ میں نہیں رہیں گے۔

۱۹۵۔ عبد اللہ بن عون الہلالی، ابواسحق فرزاری، ابراہیم بن محمد، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ دونوں جہنم میں اکٹھا نہ ہونگے، جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادیں۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے اور پھر نیکی پر قائم رہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس پر یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان جو کہ نیکی پر قائم ہو۔ وہ تو دوزخ میں جائے گا ہی نہیں، پھر کیجانبہ ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ روایت سے غلطی ہو گئی ہو۔ مضمون یہ ہو کہ جو کافر کسی مسلمان کو قتل کرے، اس کے بعد وہ مشرف باسلام ہو جائے جیسا کہ اس سے پہلے باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ ایمان پر تو قائم ہو، لیکن اور گناہوں سے نہ بچے، تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے، لیکن اس کافر کے ساتھ نہ رہے گا، قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ ایسے مسلمان کو کسی اور طریقہ پر اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے نہیں۔

(۳۶) بَاب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب (۳۶) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

۱۹۶۔ اسحق بن ابراہیم حنظلی، جریر، اعمش، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا، اور بولایہ اللہ کے راستہ میں دیتا ہوں رسالت تآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں جن کے نکیل پڑی ہوگی ملیں گی۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ *

۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زائدہ، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۷) غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن ابی عمر، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب میری مدد کیجئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری نہیں ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں اسے وہ شخص بتلا دوں، جو اسے سواری دیدے، آپ نے فرمایا، جو نیکی کا راستہ بتلا دے، اس کو نیکی کرنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس بن مالک (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس مسلمان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان کیا تھا، مگر وہ بیمار ہو گیا۔ وہ نوجوان اس کے پاس آیا، اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ وہ سامان جہاد جو تم نے تیار

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَغْنِي ابْن جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۷) بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ *

۱۹۸۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَبْدَعُ بِي فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذْلُهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ *

۱۹۹۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۰۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَلَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ أَتَيْتَ فَلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کیا تھا وہ مجھے دیدو، انہوں نے (اپنی بی بی سے) کہا اے فلائی وہ سب سامان اسے دے دے، اور کوئی اس سے نہ رکھ، بخدا جو چیز تو اس میں سے رکھ لے گی، اس میں برکت نہیں ہوگی۔

۲۰۱۔ سعید بن منصور، ابوالطاهر، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن انث، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی غازی کا سامان کر دیا، اس نے بھی جہاد کیا، اور جس نے غازی کے گھریار کی خیر رکھی، اس نے بھی جہاد کیا (۱)۔

۲۰۲۔ ابوالریح الزہرانی، یزید بن زریج، حسین معلم، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، بسر بن سعید حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غازی کا (جہاد کے لئے) سامان تیار کر دیا، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھریار کی خبر رکھی اس نے جہاد کیا۔

۲۰۳۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسعید مولے مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لویان کی طرف، جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے، ایک لشکر روانہ کیا اور ارشاد فرمایا، ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرُوكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُنَارِكَ لَكَ فِيهِ *

۲۰۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي

(۱) مجاہد کے لئے سامان مہیا کرنے والا اور اس کے جانے کے بعد اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا مجاہدین کے زمرے میں لکھا تو جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بالفعل جہاد کرنے والے کے اجر کے برابر اجر و ثواب بھی حاصل کر لے اس لئے کہ مشقت میں پڑنے، خطروں میں کود پڑنے اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے جیسے اعمال شاقہ کے اعتبار سے اجر و ثواب بھی مختلف ہو گا۔ حاصل یہ کہ مجاہدین میں شمار تو سب کا ہو گا البتہ اجر و ثواب ہر ایک کو اس کے عمل اور محنت کے اعتبار سے حاصل ہو گا۔ اس لئے اجر و ثواب میں برابری ضروری نہیں ہے۔

ایک مرد نکلے، اور ثواب دونوں کو ملے گا۔

لَحْيَانٍ مِنْ هَذَيْنِ فَقَالَ لَيَنْبَغْتَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدَهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا *

۲۰۴۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۴- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعَثًا بِمَعْنَاهُ *

۲۰۵۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شبیان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۵- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ شَبَّانٍ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۰۶۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، یزید بن ابی سعید، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، اور فرمایا، ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے، پھر رہنے والے سے فرمایا، جو بھی تم میں سے جانے والے کے گھر کی خبر و خوبی سے خبر رکھے، تو اس کو جہاد میں جانے والے کے آدھے ثواب کے بقدر ملے گا۔

۲۰۶- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَتَيْكُمْ خَلْفَ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ *

باب (۳۸) مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔

(۳۸) بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِمْ *

۲۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، علقمہ بن مرہ، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجاہدین کی عورتوں کی حرمت، گھروں میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسا کہ ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص بھی گھروں پر رہنے والوں میں سے کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے، اور پھر اس میں خیانت کرے، تو وہ قیامت دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے عمل

۲۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

میں سے جو چاہے گالے لے گا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مجاہد کو اگر کہا جائے گا، تو وہ کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے، چاہے اپنی نیکیاں زیادہ کر لو اور چاہے جو ہیں ان کو بھی لٹا دو، تاکہ عاری رہ جاؤ۔

۲۰۸۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۹۔ سعید بن منصور، سفیان، قعنب، علقمہ بن مرثد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے تو جو چاہے، لے لے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، پھر تمہارا کیا خیال ہے۔

باب (۳۹) معذورین پر جہاد فرض نہیں ہے۔

۲۱۰۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت لایستوی الخ یعنی گھر بیٹھنے والے اور لڑنے والے مسلمان برابر نہیں، کی تفسیر میں بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو حکم دیا کہ وہ ایک شانہ کی ہڈی لے کر آئیں، اور اس پر یہ آیت لکھیں۔ تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے اپنی بینائی کی شکایت کی، تو اس وقت ”غیر اولے الضرر“ کا لفظ اور نازل ہوا یعنی جو لوگ معذور نہیں ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد بن ابراہیم نے ایک آدمی کے واسطے سے، حضرت زید بن ثابت سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح یہ روایت بیان کی ہے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن رجل عن زید بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

۲۰۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ *

۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَقَتْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

(۳۹) بَابُ سُقُوطِ فَرَضِ الْجِهَادِ عَنِ

الْمَعْذُورِينَ *

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكُفٍّ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رَوَايَتِهِ سَعْدُ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثابت*

۲۱۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ
مُسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) كَلِمَةً
ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ) *

(۴۰) بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ *

۲۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْجَعِيُّ
وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ
أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ
فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ
وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ *

۲۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ
زَكَرِيَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ
حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ
هَذَا يَسِيرًا وَأَجَرَ كَثِيرًا *

۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي
النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَاظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ
الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۲۱۱- ابو کرب، ابن بشر، مسعر، ابو اسحاق، حضرت براء رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لایوسی الخ
نازل ہوئی، تو ابن ام مکتوم نے آپ سے گفتگو کی، اس کے بعد
”غیر اولی الضرر“ کا لفظ نازل ہوا۔

باب (۴۰) شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔

۲۱۲- سعید بن عمرو اشجعی، سدید بن سعید، سفیان، عمرو حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں، تو کہاں ہوں گا۔ آپ
نے فرمایا، جنت میں، یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے
ہاتھ میں تھیں پھینک دیں، پھر لڑا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا،
اور سدید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک آدمی نے
حضور سے یہ عرض کیا تھا۔

۲۱۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زکریا، ابو اسحاق، حضرت
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (دوسری سند) احمد
بن حنبل المصیبی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابو اسحاق، حضرت
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی
نمیت کا ایک شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ اشهد ان لا اله الا الله و
انک عبده ورسوله، پھر آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہو گیا۔ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے عمل تو بہت
کم کیا۔ لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

۲۱۴- ابو بکر بن نصر بن ابی النضر، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن
رافع، عبد بن حمید، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سفیان
کے قافلہ کی خبر لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، چنانچہ وہ لوٹ کر آیا، اور اس

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْرِي مَا اسْتَنْتَى بَعْضُ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ جَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمْ فِي غُلُوِّ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ جَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى جَنَّةِ عَرْضِهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةُ عَرْضِهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْنَ أَنَا حَيْثُ حَتَّى أَكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ *

وقت گھر میں میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی کس بی بی کا ذکر کیا، چنانچہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ایک بات کی طلب ہے، تو جس کی سواری موجود ہو، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو جائے، یہ سن کر کچھ لوگوں نے مدینہ کے بالائی حصہ سے اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کی۔ ارشاد فرمایا نہیں، صرف وہی حضرات چلیں، جن کی سواریاں (یہاں) موجود ہیں، بالآخر حضور اور صحابہ چل دیئے اور مشرکین سے پہلے چاہ بدر پہنچ گئے، اور مشرک بھی آگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے، جب مشرکین قریب ہی آگئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب اس جنت میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ، جس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے، عمیر بن حمام انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ جنت کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، عمیر نے کہا واہ، واہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس واہ واہ کہنے کی کیا وجہ، عمیر بولے، خدا کی قسم، یا رسول اللہ میں نے یہ بات اس امید پر کہی تھی کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاتا آپ نے فرمایا، تم جنت والوں ہی میں سے ہو، عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ چھوہارے اپنے ترکش سے نکالے، اور انہیں کھانا شروع کیا، پھر کہنے لگے کہ اگر میں ان چھوہاروں کے ختم کرنے تک زندہ رہوں گا، تو یہ بڑا وقت ہو جائے گا، چنانچہ انہوں نے جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، وہ پھینک دیں، اور کفار سے اتالڑے کے شہید ہو گئے۔

۲۱۵- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، قتیبہ بن سعید، سلیمان، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

۲۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ

نقل کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں، یہ سن کر ایک فرسودہ لباس والا آدمی کھڑا ہو گیا، اور بولا، اے ابو موسیٰ (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، یہ سکر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور بولا میں تم کو ”السلام علیکم“ کہتا ہوں پھر تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور مارتے مارتے شہید ہو گیا۔

۲۱۶۔ محمد بن حاتم، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہمیں قرآن وحدیث سکھلائیں، آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاریوں کو کر دیا، جنہیں قراء کہتے تھے، ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے، یہ انصاری قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن کریم کے درس و تدریس اور سیکھنے میں مصروف رہتے اور دن میں پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور (جنگل) سے لکڑیاں لا کر فروخت کر کے کھانا خرید کر اہل صفہ اور دیگر فقراء کو کھلایا کرتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روانہ کر دیا، تو منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہی کفار نے انہیں مار ڈالا۔ اس وقت ان شہداء نے کہا۔ الہی تو ہمارے نبی کو اطلاع پہنچا دے کہ ہم اللہ سے ملائی ہو گئے پس ہم اس سے راضی ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ اسی واقعہ میں میرے ماموں حرام کے پیچھے سے ایک شخص نے آکر نیزہ مارا کہ آپ مار نکل گیا۔ حرام بولے رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، غرضیکہ آنحضرت نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تمہارے بھائی شہید ہو گئے، اور انہوں نے کہا ہے کہ

يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ *

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحْيُونَ بِالمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَخْطُبُونَ فَيَسْمَعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصَّفَةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَّضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَآتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فَرُتُ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ

وَرَضِيتَ عَنَّا *

الہی ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

(فائدہ) یہ خبر آپ کو جبریل نے پہنچائی، اسی کا نام اطلاع غیب ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ آپ حاضر و ناظر تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا اس لئے انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور میں درخواست کی کہ ہمارا یہ پیغام پہنچا دیجئے۔

۲۱۷۔ محمد بن حاتم، بہز، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا، وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہیں تھے، اور یہ غیر حاضری انہیں بہت شاق گزری تھی، کہنے لگے، پہلا معرکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور میں غیر حاضر تھا، خیر آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں کوئی دوسرا معرکہ دکھایا، تو خدا تعالیٰ بھی دیکھ لے گا، میں کیا کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کلمات کہنے سے ڈرے، الغرض جنگ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معرکہ میں حاضر ہوئے اور سامنے سے سعد بن معاذ آتے نظر پڑے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرف؟ مجھے تو احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آرہی ہے پھر وہ کافروں سے لڑے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر اسی سے کچھ اوپر تلوار اور نیزہ اور تیر کے زخم موجود تھے ان کی بہن یعنی میری چھوٹی بہن بنت النضر نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی لاش انگلیوں سے پہنچائی، اور یہ آیت نازل ہوئی رجال صدقوا لعلی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پورا کر دکھایا، بعض تو ان میں سے اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار میں ہیں، صحابہ کہتے ہیں کہ یہ آیت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

باب (۴۱) جو شخص دین کا بول بالا ہونے کیلئے لڑے، تو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ عَمِّي الَّذِي سُمِّيَتْ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهَ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَيْنَ فَقَالَ وَاهَا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجْدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ وَتَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٌ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُ عَمَّتِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحَبِّي إِلَّا بَيْنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (رَجَالَ صَلَّوْا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ *

(۴۱) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۱۸۔ محمد بن ثنیٰ ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آدی مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور بعض نام آوری کے لئے لڑتے ہیں اور بعض اظہار دلیری و شجاعت کے لئے لڑتے ہیں تو ان سب میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہے؟ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کا بول بالا ہو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے یا اپنی قوم اور خاندان کی عزت کی وجہ سے لڑتا ہے یا نمائش کی وجہ سے، ان میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ راہ خدا میں ہے۔

۲۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کہ یا رسول اللہ! آدی شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ آدی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور انسان اپنی قوم کی طرفداری کی وجہ سے لڑتا ہے، چنانچہ آپ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَنْعَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَكِّرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۲۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ

نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا کیونکہ وہ کھڑا تھا اور ارشاد فرمایا،
کہ جو اس لئے لڑے تاکہ اعلاء کلمۃ اللہ ہو تو وہی راہ خدا میں
لڑنے والا ہے۔

باب (۴۲) ریاء اور شہرت کے لئے لڑائی کرنے
والا جہنمی ہے۔

۲۲۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریج، یونس
بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے متفرق ہوئے تو
شامیوں میں سے نائل نامی ایک شخص نے کہا، اے شیخ مجھ سے
ایک حدیث بیان کرو جو کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی، ابو ہریرہ نے کہا، اچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن جس کا سب سے
پہلے فیصلہ ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو کہ شہید ہو گیا ہو گا، اسے
طلب کیا جائے گا اور جو نعمتیں اس کو دی گئی تھیں وہ اسے دکھائی
جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا۔ پھر ارشاد ہو گا کہ تو نے ان
نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا، وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ
میں قتال کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے
تو اس لئے لڑا تھا کہ تاکہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ ہو گیا پھر اس
کے متعلق حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے منہ کے بل کر
دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک اور شخص ہو گا جس نے دین کا
علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا ہو گا، اس کو اللہ کے حضور
میں حاضر کیا جائے گا اور تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی وہ انہیں
پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟ وہ
کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خوشنودی کے لئے
قرآن کریم پڑھا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے صرف اس لئے
علم سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور اس لئے قرآن کریم پڑھا
کہ تجھ کو قاری کہا جائے، چنانچہ وہ کہا جا چکا، پھر حکم ہو گا اور
اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک

حَمِيَّةٌ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ
إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً
اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۴۲) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ
اسْتَحَقَّ النَّارَ *

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ
نَائِلٌ أَهْلُ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدَّثْنَا حَدِيثًا
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً
فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ
حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ
لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ
عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ
الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً
فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ
وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ
وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ
الْقُرْآنَ لِيقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ
فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ
وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ
الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا
عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ
أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ

اور شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دیا ہو گا وہ بھی اللہ کے پاس لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی تمام نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا، ارشاد ہوگا کہ تو نے ان نعمتوں کا کس طرح استعمال کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے لئے جن طریقوں میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا، اسی طریقہ پر خرچ کیا، کوئی طریقہ باقی نہیں چھوڑا، ارشاد ہوگا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے یہ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے، تو وہ ہو چکا، پھر ارشاد ہوگا، اور منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۲۲۳۔ علی بن خشرم، حجاج بن محمد، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفرق ہو گئے تو ایک شام کے رہنے والے آدمی نے جس کا نام نائل تھا ان سے کہا، اور بقیہ حدیث خالد بن حارث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

باب (۴۳) جس غازی کو غنیمت ملی اور جسے غنیمت نہیں ملی، دونوں کے ثواب کا تفاوت۔

۲۲۴۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن یزید، ابو عبد الرحمن، حیوہ بن شریح، ابوبانی، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لشکر راہ خدا میں لڑے اور غنیمت کا مال کمائے تو اسے ثواب اخروی کے دو حصے تو فوراً مل جاتے ہیں اور ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے اور جس کو غنیمت کا مال نہ ملے تو سب کا سب ثواب آخرت ہی میں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ مجاہد کو اگر جہاد سے غنیمت نہ ملے تو یہی اس کے حق میں بہتر ہے)۔

۲۲۵۔ محمد بن سہل التمیمی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابوبانی، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر یا جہادی دستہ جہاد کرتا مال غنیمت لوٹتا، اور سالم رہتا ہے

وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ *

۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ الشَّامِيِّ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ *

(۴۳) بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ *

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلثِي أَوْ خُمُسُهَا مِنَ الْآخِرَةِ وَيَتَّقَى لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ *

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

تو اسے فوری طور پر ثواب کا دو تہائی حصہ (دنیا میں) مل جاتا ہے (۱) اور جو لشکر یا جہادی دستہ خالی ہاتھ آتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے، تو اس کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلِمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثِي أَجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُحْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ *

(فائدہ) جو مجاہدین سالم رہیں اور غنیمت بھی حاصل کریں تو انہیں بہ نسبت ایسے مجاہدین کے جو خالی ہاتھ آئیں اور سالم رہیں، یا سالم بھی نہ رہیں ثواب کم ملے گا۔

باب (۴۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک کہ ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے“ اور یہ چیز جہاد کو بھی شامل ہے۔

(۴۴) بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ *

۲۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِي مَا نَوَيْتُ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصَيِّبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

۲۲۷۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث۔

(دوسری سند) ابوالریع عتکی، حماد بن زید۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب الثقفی۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو خالد احمد، سلیمان بن حیان۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَ

(۱) اجر و ثواب مصیبت اور مشقت کے بقدر حاصل ہوتا ہے اس لئے جس مجاہد نے مال غنیمت اپنی جان کی سلامتی کے ساتھ حاصل کر لیا اسے آخرت میں صرف دخول جنت حاصل ہو گا اور جس نے مال غنیمت حاصل نہ کیا اس کو اس کے بقدر مزید اجر حاصل ہو گا اور اسی طرح جسے سلامتی حاصل نہ ہوئی اسے بھی اس کے عوض اجر حاصل ہو گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں سلامتی، مال غنیمت اور دخول جنت۔ دخول جنت تو ہر ایک مجاہد کے لئے ہے اور پہلی دو چیزیں یا ان میں سے ایک اگر دنیا میں حاصل نہ ہوئیں تو ان کے عوض مزید اجر حاصل ہو گا۔

(پانچویں سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، یزید بن ہارون۔

(چھٹی سند) محمد بن علاء الہمدانی، ابن مبارک۔

(ساتویں سند) ابن ابی عمر سفیان، یحییٰ بن سعید سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مذکور ہے، باقی سفیان کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر یہ فرمان بیان کر رہے تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء کا اتفاق ہے، امام شافعی فرماتے ہیں یہ حدیث ثلث ایمان ہے اور فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربیع اسلام کہا ہے، عبد الرحمن بن مہدی، اور امام بخاری نے فرمایا ہے جو کوئی کتاب تصنیف کرے تو اولاً اس حدیث سے ابتدا کرے اور امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں سات جگہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس حدیث کو ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں، یحییٰ، محمد، اور علقمہ اور یحییٰ پر آکر یہ حدیث پھیلی ہے اور دوسو محدثین سے زائد اس کے نقل کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے میں کتاب الایمان میں اس کے متعلق لکھ چکا۔

(۴۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۲۲۸ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِيبْهُ *

۲۲۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرَمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ *

۲۲۸ - شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اسے شہادت کا ثواب دیا جاتا ہے، خواہ اسے شہادت نہ نصیب ہو۔

۲۲۹ - ابو الطاہر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، سہل بن ابی امامہ، بواسطہ اپنے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص دل سے اللہ رب العزت سے شہادت کا طلب گار ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بھی شہید کے مرتبہ پر پہنچا ہی دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے۔

باب (۴۶) جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں جہاد کی امنگ بھی نہ ہو، اس کی مذمت و برائی۔

۲۳۰۔ محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانطاکی، عبد اللہ بن مبارک، وہیب بن عمر بن محمد بن منکر، سہمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے اور جہاد کرنے کا دل میں ارادہ بھی نہ ہو تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی، ابن سہم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے متعلق تھا۔

(فائدہ) باقی حدیث کا حکم عام ہے، یعنی وہ منافقوں کے مشابہ ہو گیا، اس لئے کہ ترک جہاد نفاق کا ایک شعبہ ہے۔

باب (۴۷) جو بیماری یا کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس کے ثواب کا بیان۔

۲۳۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم جہاں کہیں سفر کرتے ہو اور جس وادی کو طے کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ہیں، مگر مرض نے انہیں روک لیا ہے۔

۲۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے پاتی وکیع کی روایت ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(۴۶) بَابُ ذِمَّةٍ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ *

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۴۷) بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عَذْرٌ آخَرُ *

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرَجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَاَدْيَا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ *

۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ *

باب (۴۸) دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

۲۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے، اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام بنت ملحان، عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر مبارک سے جوئیں نکالنے بیٹھ گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس بات سے ہنسی آرہی ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ جہاد کرنے والے میرے سامنے پیش کئے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر متمکن (۱) ہوتے ہیں، یا بادشاہوں کی طرح تخت پر، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ، خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس میں شامل فرمادے، آپ نے دعا فرمائی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ مجاہدوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جیسے پہلے فرمایا تھا، ام حرام بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، فرمایا تم پہلے لوگوں میں ہو، چنانچہ ام حرام بنت ملحان، حضرت معاویہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد سواری پر سے گر کر انتقال کر گئیں۔

باب فضل الغزو فی البحر *

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ يَشْكُ أَبَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتِ أُمُّ حَرَامِ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَائِيهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

(۱) ”بادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہوں گے“ اس سے مراد یا تو ان کی آخرت کی حالت کو بیان کرنا ہے کہ جنت میں اس طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے یا غزوہ کے بعد کثرت غنائم کی بنا پر آسودگی کی حالت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ فتوحات اور غنیمتوں کی کثرت کی بنا پر عمدہ سواریاں عمدہ لباس اور عمدہ رہائش گاہوں اور عمدہ مجلسوں والے ہوں گے۔ یا ان کی جہاد کے موقع کی حالت بیان کرنا مقصود ہے کہ پانیوں پر کشتیوں اور جہازوں میں انتہائی سکون کے ساتھ بیٹھ کر جہاد کریں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۲۳۴- حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهَرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكَ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقِظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَعَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرْبَتْ لَهَا بَغْلَةً فَرَكِبَتْهَا فَصَرَ عَنَتَهَا فَاَنْدَقَتْ عَنْقَهَا *

۲۳۴- خلف بن ہشام، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک، ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، انس بن مالک کی خالہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، اور آپ نے ہمارے ہی ہاں قیلولہ فرمایا، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسا کہ بادشاہ تخت پر متمکن ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے، فرمایا تو ان میں سے ہے، بیان کرتی ہیں کہ آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے وجہ پوچھی، آپ نے وہی جواب دیا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے اللہ مجھے ان سے کر دے، فرمایا تو پہلے گروہ میں سے ہے، اس کے بعد عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور لوگوں نے سمندر میں جہاد کیا، عبادہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے گئے جب واپس آئیں تو ایک خنجر ان کے سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور شہید ہو گئیں۔

۲۳۵- محمد بن ریح بن مہاجر، یحییٰ بن یحییٰ، لیث، یحییٰ بن سعید، ابن حبان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خالہ ام

۲۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ”فی زمن معاویہ“ سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت معاویہؓ حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ملک شام کے امیر تھے۔

اس حدیث میں دو بحری غزوؤں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور صحیح بخاری کی روایت کو سامنے رکھا جائے تو اس روایت میں بیان کردہ دوسرے غزوے کی تعیین بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ پہلے لشکر ہو گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس غزوے کے شرکاء کے لئے جنت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔ اور زیادہ تر تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوے میں یزید بن معاویہ بھی شریک تھے بلکہ اس لشکر کے امیر تھے۔ اس روایت کی بنا پر بعض حضرات یزید بن معاویہ کی منقبت اور فضیلت پر استدلال پکڑتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مغفرت کی بشارت مشروط ہے اس کے مٹائی کاموں کے نہ پائے جانے کی شرط کے ساتھ۔ اور اس لئے بھی کہ جہاد سابقہ گناہوں کی مغفرت کا تو ذریعہ بنتا ہے نہ کہ بعد والوں کے لئے بھی اور اس غزوے میں شرکت کے بعد یزید سے بڑے گناہوں کا صدور ہوا جن کی وجہ سے اب اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حرام بنت ملحان سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قریب ہی سو گئے پھر آپ جاگے تو آپ ہنس رہے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اس بحرِ اخضر پر سوار ہو رہے تھے، پھر حماد بن زید کی طرح روایت بیان کی۔

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامَ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ يَرَكْبُونَ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ *

۲۳۶۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خالہ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنا سر مبارک ان کے پاس رکھ دیا اور حسب سابق بقیہ روایت اسحاق بن ابی طلحہ، اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۳۶۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالََةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ *

(فائدہ) یہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ تھیں اور یہ جہاد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت امیر معاویہ کی سرداری میں ملکِ روم ۳۷ھ میں ہوا ہے۔ اور نیز معلوم ہوا کہ محرم کے ساتھ خلوت درست ہے۔

باب (۴۹) خدا کے راستہ (۱) میں پہرہ دینے کی فضیلت۔

(۴۹) بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۳۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام الدارمی، ابو الولید الطیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، مکحول، شریح بن سبط، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن اور رات کا پہرہ دینا ایک

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمُطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دینا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ”رباط مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے مشروع ہے جبکہ جہاد کافروں اور مشرکوں کا خون بہانے کے لئے مشروع ہے اور مجھے مسلمانوں کے خون کی حفاظت مشرکوں کے خون بہانے سے زیادہ محبوب ہے۔“ اس بنا پر کئی حضرات نے رباط کو جہاد سے افضل عمل قرار دیا ہے۔

مہینہ بھر روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے افضل ہے، اور اگر مر جائے گا تو اس کا وہی عمل جاری رہے گا جو کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور قبر کے فتنہ سے مامون رہے گا۔

۲۳۸۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عبد الرحمن بن شریح، عبد الکریم بن حارث، ابو عبیدہ بن عقبہ، شرحبیل بن سمط، حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن ایوب بن موسیٰ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۵۰) شہیدوں کا بیان۔

۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سکی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جارہا تھا اس نے راستہ میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ دیا اور اس کی مغفرت فرمادی اور فرمایا شہید پانچ ہیں، جو طاعون میں مرے، جو پیٹ کے عارضے میں مرے، جو ذوب کر مرے، جو دب کر مرے، جو راہ خدا میں شہید ہو جائے۔

يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةُ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفِتَنَ *

۲۳۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ شَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْيُثَيْبِ بْنِ مُوسَى *

(۵۰) بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ *

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْمُو رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرَقُ وَصَاحِبُ الْهَذَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(فائدہ) شہداء کی تعداد امام مالک کی روایت میں سات اور ابن ماجہ کی روایت میں آٹھ اور ایک دوسری روایت میں نو اور ایک تیسری روایت میں گیارہ آئی ہے، امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ یہ تعداد میں اختلاف باعتبار اختلاف وحی کے ہے، امام نووی فرماتے ہیں مقتول فی سبیل اللہ کے علاوہ، دوسرے شہداء کو شہداء فی سبیل اللہ کے برابر ثواب ملے گا، باقی دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز بھی پڑھی جائے گی، اور شہید فی سبیل اللہ کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو جانتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، آپؐ نے فرمایا، تب تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ

پھر شہید کون کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، اور جو راہ خدا میں (حج وغیرہ کو جاتے ہوئے) مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں تیرے باپ کے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے جو ڈوب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۱۔ عبد الحمید بن بیان الواسطی، خالد، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھے عبید اللہ بن مقسم نے ابو صالح سے روایت کیا کہ میں تیرے بھائی پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ زیادتی بھی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۲۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن مقسم نے ابو صالح سے نقل کیا اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۳۔ حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن ابی عمرہؓ کا کس عارضہ سے انتقال ہوا؟ میں نے کہا، طاعون سے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، طاعون ہر ایک مسلمان کی شہادت ہے۔

۲۴۴۔ ولید بن شجاع، علی بن مسہر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔
باب (۵۱) تیر اندازی کی فضیلت۔

۲۴۵۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو علی ثمامہ بن شفی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبُطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ *

۲۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَحِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ *

۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ *

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۲۴۴۔ وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *
(۵۱) بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ *

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثَمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ *
 عليه وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے ”واعدوا لهم ما استطعتم من قوة“ قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے مرو تیر اندازی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے جہاد کے لئے تیر اندازی کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اسی پر ہر ایک ہتھیار اور اسلحہ کی مشق کہ جیسا کہ بندوق وغیرہ قیاس کر لینا چاہئے اور ایسے ہی گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ جب کہ جہاد کی نیت سے ہو، اور اگر کسی کو یہ چیزیں میسر نہ ہوں اور نہ ہی استطاعت رکھتا ہو تو صرف شوق اور تمنا ہی پر، جیسا کہ سابقہ روایات عدم شوق جہاد کی مذمت پر دال ہیں، ثواب ملتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهَوْ بِأَسْهُمِهِ *
 ۲۴۶- ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث ابو علی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ عنقریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہے، لہذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق کو نہ چھوڑے۔

۲۴۷- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *
 ۲۴۷- داؤد بن رشید، ولید، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، ابو علی ہمدانی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۸- مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ مَهْجَرٍ، لَيْثٌ، حَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ بَيَانُ كَرْتِے هِیں كَهْ فَقِیمُ النِّخْمِ بِنَ عَقْبَہِ بِنَ عَامِرٍ سَے كہا تَم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو، بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشكل ہوتا ہوگا، عقبہ بن عامر نے کہا کہ میں نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا، حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ سے کہا، وہ کیا بات تھی، انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے، پھر اسے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں، یا وہ گناہ گار ہے۔

باب (۵۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب (۵۲) قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ *

فرمان، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۲۴۹۔ سعید بن منصور، ابوالریح عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، ابواسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق (۱) پر قائم رہے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ اسی حال پر ہوں گے اور قتیبہ کی روایت میں ”وہم کذلک“ (یعنی وہ اسی حال پر ہوں گے) نہیں ہے۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّيْحِ الْعَتَكِيُّ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قَتِيبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ *

۲۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع، عبدہ، اسماعیل بن ابی خالد (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان فزاری، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

۲۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ *

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ امراد ہے جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ امام بخاری فرماتے ہیں، اہل علم کا ہے اور امام احمد فرماتے ہیں، اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں، مترجم کہتا ہے، اور علمائے دیوبند کے اہل سنت والجماعت ہونے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے، اور نہ شبہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۵۱۔ محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما

۲۵۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

(۱) یعنی ایسا طائفہ ہمیشہ رہے گا جو مخالفوں پر غالب رہے گا۔ قوت کے ساتھ یا دلیل کے ساتھ اور حق کے ساتھ متصف ہوگا۔ اس طائفہ سے کون مراد ہیں راجح یہ ہے کہ ایمان والوں کی مختلف انواع کے لوگ اس طائفہ میں داخل ہیں، ان میں مجاہدین بھی داخل ہیں اور فقہاء، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے اور خیر کے دوسرے کاموں میں مشغول لوگ بھی داخل ہیں۔

رہے تھے اور مروان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ
مَرْوَانَ سَوَاءً *

۲۵۲۔ محمد بن ثنّی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر قیامت قائم ہونے تک (مخالفین سے) مسلمانوں کی ایک جماعت لڑتی رہے گی۔

۲۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۵۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن شاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمیشہ میری امت سے میں سے ایک گروہ حق پر قیامت تک لڑتا رہے گا اور قائم رہے گا۔

۲۵۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) چنانچہ علماء دیوبند، اہل باطل اور اہل بدعت کی تردید اور لمحہ دین کے زندہ ثابت کرنے سے عرصہ دراز سے مصروف ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔

۲۵۴۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرنا چاہے وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ *

۲۵۵۔ اسحاق بن منصور، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہ بن ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے سنا، میں نے ان کے علاوہ کسی کو منبر پر

۲۵۵- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ وَهُوَ ابْنُ بَرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کرتے نہیں سنا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گا۔

۲۵۶۔ ابن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، عبد الرحمن بن شماسہ مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص بھی تھے، عبد اللہ کہنے لگے کہ قیامت ایسی شریہ اور بدتر مخلوق کے زمانے میں آئے گی جو اہل جاہلیت سے بھی زیادہ بدتر ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے جس چیز کی دعا مانگے گی اللہ ان کی دعا رد فرمادے گا اسی سلسلہ گفتگو میں عقبہ بن عامر بھی آگئے مسلمہ نے ان سے کہا عقبہ سنئے، عبد اللہ کیا کہہ رہے ہیں، عقبہ بولے یہ زیادہ واقف ہیں مگر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ برابر امر الہی پر لڑتا رہے گا، اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، مخالفین انہیں ضرر نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اسی حالت پر قیامت آجائے گی، عبد اللہ نے فرمایا بیشک اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور بدن کو لگنے میں وہ ریشم کی معلوم ہوگی جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اسے بغیر روح قبضہ کئے نہ چھوڑے گی، اس کے بعد سب شریہ لوگ رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

۲۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیشہ اہل غرب حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعُهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۵۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُسْلِمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهَ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلٌ ثُمَّ يَنْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسْهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِنْقَالٌ حَبَّةٌ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى

الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ*

(فائدہ) علی بن المدینی بیان کرتے ہیں کہ غرب سے مراد عرب ہیں اور غرب بڑے ڈول کو بولتے ہیں، کیونکہ یہ خصوصیت اکثر ان ہی کو حاصل ہے بوجہ فیضان معرفت کے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، غرب سے مراد سختی والے حضرات ہیں کیونکہ غرب ہر ایک چیز کی انتہا اور کمال کو بولا جاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بیت المقدس والے ہیں، اور معاذ فرماتے ہیں کہ شام والے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں کہ حق پر غالب آنے والی جماعت کی بہت سی قسمیں ہیں، جیسا کہ مجاہدین، فقہاء، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے، اور دیگر اصحاب خیر تو یہ سب کو شامل ہے اور ان سب جماعتوں کا ایک مقام پر جمع ہونا بھی ضروری نہیں اور اس میں اجماع امت کے حجت ہونے پر بھی دلیل ہے۔

باب (۵۳) سفر میں جانوروں کی مراعات، اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موسم بہار میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو اور جب قحط کے زمانہ میں سفر کرو تو ان پر جلدی چلے جاؤ اور جب رات کو کہیں اترو تو راستہ سے ہٹ کر اترو، کیونکہ وہ موذی جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔

۲۵۹۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم سبزہ زار میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو، اور خشک سال میں سفر کرو تو تیز چلو، تاکہ اونٹوں کی قوت فنا (۱) نہ ہو جائے اور اگر اخیر شب میں کہیں قیام کرو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو، کیونکہ راستہ رات میں چوپاؤں کی گزرگاہ اور کیڑے مکوڑوں کا مسکن اور پناہ گاہ ہوتی ہیں۔

باب (۵۴) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور

(۵۳) بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي

السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ *

۲۵۸ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ *

۲۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفْيَهَا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ *

(۵۴) بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں چنانچہ آپ نے لوگوں کو سوار یوں پر سوار ہونے کے آداب اور اونٹ، گھوڑے، گدھے وغیرہ سوار یوں کی رعایت رکھنے کے بھی آداب سکھائے اور انھیں ان کی ہمت سے زیادہ کسی کام کا مکلف بنانے سے اور زیادہ بوجھ لاوانے سے منع فرمایا۔ جب جانوروں کی اتنی رعایت رکھنے کا اہتمام ہے تو اپنے ان ملازموں کا جو انسان ہوں ان کے کھانے، پینے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے جس سے بہت سے اہل ثروت حضرات غافل ہیں۔

فراغت امور کے بعد گھر جلدی واپس ہونا چاہئے۔

وَاسْتَحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ
بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ *

۲۶۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، اسماعیل بن ابی اویس، ابو مصعب زہری، منصور بن ابی مزاحم، قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، مالک، سبی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، سونے، کھانے اور پینے سے تم کو روک دیتا ہے، اس لئے تم میں سے جب کسی کا کام پورا اور ختم ہو جائے تو اپنے گھر آنے میں غلت کرے۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ وَاسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ *

(فائدہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری مرفوعہ روایت مروی ہے کہ سفر کرو، تندرست رہو گے، چنانچہ ابن جوزی سے دریافت کیا گیا کہ سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں فرمایا، انہوں نے کہا اس لئے کہ سفر میں احباب سے جدا ہوتی ہے، لہذا ان دونوں روایتوں میں کسی قسم کا تعارض نہیں کیونکہ مشقت اور محنت سفر میں ضرور ہوتی ہے اس وجہ سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

باب (۵۵) مسافر کو رات کے وقت گھر واپس آنے کی کراہت۔

(۵۵) بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا *

۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ دن کے وقت صبح یا شام کو تشریف لاتے۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً *

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”لا یدخل“ کا لفظ ہے۔

۲۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ *

۲۶۳- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْنٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ *

۲۶۳- اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب واپس مدینہ آئے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے، آپ نے فرمایا ٹھہرو، رات کو یعنی شام کو داخل ہوں گے تاکہ پرانندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا شوہر غائب ہے، وہ اپنا بٹاؤ سنگار کر لے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جو لمبے سر پر گیا ہوا ہو۔ اس کے لئے اچانک گھبرا کر آنا مکروہ ہے ہاں پہلے سے اطلاع کر دینی چاہئے اگر کہیں قریب ہی گیا ہو اسے تو بیوی کو صبح شام میں آنے کی توقع ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، باقی یہ کراہت تنزیہی ہے۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ *

۲۶۴- محمد بن مثنیٰ، عبد الصمد، شعبہ، سیار، عامر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سفر سے واپس آئے تو (اچانک) رات کو اپنے گھر والوں میں نہ جا پہنچے اتنی مہلت دے کہ جس کا شوہر غیر حاضر تھا وہ اپنی اصلاح کر لے اور پرانندہ بالوں والی کنگھی چوٹی کر لے۔

۲۶۵- یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ، شعبہ، سیار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۵- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۶۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا *

۲۶۶- محمد بن یحییٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک رات کو گھر آنے سے منع کیا ہے۔

۲۶۷- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۷- یحییٰ بن حبیب، روح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۶۸- أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَكِيعٌ، سُفْيَانُ، مُحَارِبٌ، جَابِرُ بِيَانُ كَرْتِے ہں كہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ

۲۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

کوئی شخص طویل سفر سے رات کو اپنے گھر والوں پر جا پہنچے اور ان کے حالات کا متلاشی اور خیانت کاریوں کا متجسس ہو۔
۲۶۹۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ آخری الفاظ بھی حدیث میں ہیں یا نہیں۔

۲۷۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محارب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو اچانک گھر آنے کی کراہت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ * .
۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي هَذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ *
۲۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصيد والذبائح

باب (۵۶) سکھلائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا۔
۲۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لئے پکڑ کر روک رکھتے ہیں اور میں (ان کو چھوڑتے وقت) بسم اللہ بھی کہہ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے تو کھا، جو وہ شکار کرے، میں نے کہا، اگرچہ وہ مار ڈالے، آپ نے فرمایا، اگرچہ وہ مار ڈالے، بشرطیکہ کہ کوئی غیر کتا اس کے ساتھ مل نہ گیا ہو، میں نے عرض کیا کہ میں بغیر پر کاتیر شکار کے مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے، آپ نے فرمایا جب تم بغیر

باب (۵۶) الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ *
۲۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكُنَّ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ الْمُعَلَّمُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ

بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُهُ *

پر کا تیر شکار کے مارو، اور تیر پار ہو جائے تو شکار کو کھا سکتے ہو اور اگر تیر کے عرض سے شکار مر جائے تو پھر اسے مت کھاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے اور کتاب و سنت اور اجماع امت کے بکثرت دلائل اس کی اباحت پر دال ہیں، اور ہر ایک شکاری کتے کا شکار حلال ہے، جب کہ اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہے، امام ابو حنیفہ، مالک اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اگر سدا ہوا نہ ہو یا سدا ہوا تو ہو مگر بغیر چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار بالا جماع حرام ہے، اور تیر کے شکار کے متعلق جیسا کہ حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا، باقی کوئی وغیرہ کا شکار مطلقاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، بیان، شععی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کتوں سے شکار کھیتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب تم اپنے شکاری کتے کو چھوڑو اور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ تو جو شکار کتوں نے تمہارے لئے روک رکھا ہے، خواہ اسے قتل کر دیا ہو، تم کھا سکتے ہو اور اگر کتا بھی اس جانور سے کھالے تو پھر نہ کھاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ شاید کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو، اور اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور دوسرے کتے بھی مل جائیں، تب بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

۲۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ غنیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شععی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے شکار کا حکم دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو کھا لو اور جو عرض سے مرا ہو تو موقوفہ ہے (اور حرام ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کا حکم دریافت کیا، فرمایا جب تم شکار پر کتے چھوڑو اور بسم اللہ کہہ لو تو شکار کھا سکتے ہو، لیکن اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہوگا، اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ دوسرا شریک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کتے نے شکار کیا ہے، فرمایا نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ بَيَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ *

۲۷۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتْلَ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِيتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شععی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۵۔ ابو بکر بن نافع العبدی، غندر، عبد اللہ بن ابی السفر، شععی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، عامر عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اور اگر پٹ لگے تو وہ مروارہ ہے، اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا، فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اسے کھا لے اس لئے کہ اس کا ذبح کتے کا پکڑنا ہی ہے، اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی دیکھے، اور تجھے اس بات کا خوف ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو پھر اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے، دوسرے کے کتے پر نہیں لیا۔

۲۷۷۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا بن ابی زائدہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۔ محمد بن ولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، شععی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ہمارے ہمسایہ اور شریک کار تھے مقام نہرین میں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۷۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بَحْدَهُ فَكُلُّهُ وَمَا أَصَابَ بَعْرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلُّهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا حَارًا

وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِيتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۲۸۰- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شَجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرِكْهُ حَيًّا فَادْبَحْهُ وَإِنْ أَذْرِكْهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَذْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَحْذِ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ *

سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اور شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے، اب نہیں معلوم کہ شکار کس نے پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا، مت کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔

۲۷۹- محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۸۰- ولید بن شجاع السکونی، علی بن مسہر، عاصم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ تیرے شکار کو روک لے اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر لے اور اگر وہ مار ڈالے، لیکن اس سے کھائے نہیں تو بھی اس سے کھالے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی پائے اور جانور مارا گیا تو مت کھا، اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا ہے اور اگر تو تیرا مارے تو بھی بسم اللہ کہہ لے پھر اگر اس کے بعد تیرا شکار ایک دن تک غائب رہے اور تو اس میں اپنے تیر کے علاوہ اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو اگر چاہے تو کھالے، اور اگر پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

(فائدہ) اگر تیر مارنے کے بعد شکار غائب رہے اور پھر وہ تلاش کے بعد پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو اس کا کھانا باقی علماء کرام حرام ہے (قال النووی) کیونکہ احتمال ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر گیا ہو کیونکہ اصل حرمت ہے اور حلت تیر لگنے کی بناء پر ہے اور شک کی وجہ سے حلت ختم ہوگئی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۱- یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن مبارک، عاصم، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا جب تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ کہو، پھر اگر اسے مرا ہوا

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ

پاؤ تو اسے کھا لو مگر یہ کہ وہ پانی میں پڑا ہوا طے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ ڈوب کر مرایا تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے۔

۲۸۲۔ ہناد بن سری، ابن مبارک، حیوہ بن شریح، ربیع بن یزید دمشقی، ابودار لیس، عائذ اللہ، ابو ثعلبہ خثنی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہیں ہے تو فرمائیے، ان میں سے کون سا شکار ہمارے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا کہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر اور برتن نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ، اور یہ جو تم نے بیان کیا کہ ہم شکار کے ملک میں ہیں تو جو تم نے اپنی کمان کے ساتھ شکار کیا ہے تو اگر اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھا لو اور جو تمہارا سکھایا ہوا کتا شکار کرے تو (چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام لو، اور پھر اسے کھا لو اور جو غیر سکھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر اس کو ذبح کر تو کھا لو (ورنہ نہیں)

سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي الْمَاءَ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمَكَ *

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ وَأَرْضُ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَأَخْبَرَنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَادْكُرْ ذَكَاتَهُ فَكُلْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی اور ہے کہ وہ اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سو رکھتے ہیں اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں، اب اگر ان برتنوں کی نجاست یقینی ہے تو انہیں دھونا واجب ہے ورنہ مستحب، اور دھونے کے بعد فقہاء کے نزدیک خواہ اور برتن طے یا نہ طے ان کا استعمال جائز ہے اور یہ حکم بطور احتیاط اور تقویٰ کے ہے اور فتویٰ جواز پر ہے اور فقہاء کی مراد ان برتنوں سے وہ ہے جن میں اس قسم کی نجاست کا استعمال نہ ہوتا ہو، واللہ اعلم۔

۲۸۳۔ ابوالطاهر، ابن وہب، (دوسری سند) زہیر بن حرب، مقری حیوہ سے اس سند کے ساتھ، ابن مبارک کی روایت کی حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن وہب کی روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۸۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَيَّوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ

يَذْكُرُ فِيهِ صَيْدُ الْقَوْسِ *

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَذْرِكْهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يَبْتِنِ *

۲۸۴- محمد بن مهران رازی، ابو عبد اللہ حماد بن خالد الخياط، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے اور اس کے بعد ملے تو اس کو کھا سکتے ہو، بشرطیکہ بدبودار نہ ہو جائے۔

(فائدہ) یہ حکم استنباطی ہے اور ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شکار کے متعلق بھی یہی حکم آیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے نہ کہ کراہت تحریمی پر۔

۲۸۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَذْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ فُكْلِهِ مَا لَمْ يَبْتِنِ *

۲۸۵- محمد بن احمد بن ابی خلف، معن بن عیسیٰ، معاویہ، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس کو تین روز سے غائب ہونے کے بعد شکار ملا ہو، فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ بدبودار نہ پیدا ہوئی ہو۔

۲۸۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نَوْتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ إِلَّا أَنْ يَبْتِنَ فَدَعَاهُ *

۲۸۶- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء، مکحول، ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں، ابن حاتم، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، ابو الزاہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاء کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن اس میں بوکا تذکرہ نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ اگر کتے کا مارا ہوا شکار تین دن کے بعد ملے تو کھا سکتے ہو، ہاں اگر اس میں بدبودار ہو گئی ہے تو چھوڑ دو۔

(۵۷) بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ

باب (۵۷) ہر ایک دانت والے ورنڈے اور بچے والے پرندے کے گوشت کھانے کی حرمت۔

۲۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان

بن عیینہ، زہری، ابودریس، ابوثلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ ملک شام میں آنے تک ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا۔

۲۸۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابودریس خولانی، ابوثلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے یہ حدیث اپنے علماء سے حجاز میں نہیں سنی، یہاں تک کہ مجھ سے ابودریس نے بیان کی، اور وہ فقہاء شام میں سے تھے۔

۲۸۹۔ ہارون بن سعید ایلیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابودریس خولانی، حضرت ابوثلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۰۔ ابوطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، وغیرہم۔ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر۔ (تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، یوسف بن یحییٰ۔

(چوتھی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، ابو صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر صالح اور یوسف کی روایت میں

إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ زَادَ إِسْحَقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهِذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ * ۲۸۸ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ *

۲۸۹ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ *

۲۹۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ ح وَحَدَّثَنَا الْخَوْلَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

صرف ہر ایک دانت والے درندے کی ممانعت ہے۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ
وَعَمَرُو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ
فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ *
۲۹۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَفْيَانَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ *

۲۹۱- زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مالک، اسماعیل بن ابی حکیم، عبیدہ بن سفیان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے متعلق فرمایا کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

۲۹۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
۲۹۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ
مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ
وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۲- ابو الطاہر، ابن وہب، حضرت انس بن مالک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔
۲۹۳- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور پنچہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹۴- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
۲۹۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ وَأَبُو بَشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ
وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۴- حجاج بن شاعر، سہل بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔
۲۹۵- احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد، ابو عوانہ، حکم، ابو بشر، میمون بن مہران، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور پنچہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ أَبِي بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبُو بَشْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ
بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى ح وَ
حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۲۹۶- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابو بشر۔
(دوسری سند) احمد بن حنبل، ہشیم، ابو بشر، میمون بن مہران، ابن عباس۔
(تیسری سند) ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ *
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور شعبہ عن
الحکم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں امام شافعی امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد اور داؤد اور جہور علمائے کرام کے مذہب کی دلیل موجود ہے۔ کہ ہر ایک درندہ دانت سے شکار کرنے والا اور ہر ایک پرندہ نیچے سے شکار کرنے والا حرام ہے، امام عینی فرماتے ہیں کہ حدیث عام ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صاف طور پر ارشاد ہے ”اکلہ حرام“ اور گوہ بھی دانت والی ہے، اس لئے اس کا کھانا بھی حرام ہے، اور حضرت جابر کی روایت میں جو اباحت موجود ہے، وہ حدیث مشہور نہیں اور پھر محمل ہے اور محرم کو محمل پر ترجیح ہوا کرتی ہے، اس لئے گوہ کا کھانا حرام ہی ہے اور یہی حسن بصری، سعید بن مسیب، اوزاعی، ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف، اور امام محمد کا مسلک ہے۔

باب (۵۸) دریا کے مرے ہوئے جانور کی اباحت۔
۲۹۷- احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند)
یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت
قریش کے قافلہ سے ملنے کے لئے روانہ کیا اور ایک بوری
چھاروں کی زاوراہ کے طور پر دی، اور اس کے علاوہ اور کوئی
چیز نہیں دی۔ ابو عبیدہ ہم کو ایک کھجور (یومیہ) دیا کرتے، ابو
الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا
کرتے تھے، بولے بچہ کی طرح اسے چوس لیتے تھے اور پھر اس
پر پانی پی لیتے۔ وہ ہمیں سارا دن کافی ہوتی اور لاطھیوں سے
درخت کے پتے جھاڑ کر پانی میں تر کر کے بھی کھاتے تھے اور
ساحل سمندر پر چلے جاتے تھے کہ اتفاق سے ساحل پر ریت
کے ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز نظر آئی، ہم
اس کے پاس گئے، دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے غبر بولتے
ہیں۔ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ مردہ ہے، پھر کہنے
لگے کہ نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اللہ
کے راستہ میں نکلے ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بیقرار ہو،
لہذا اسے کھاؤ، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں ایک مہینہ

(۵۸) بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ *
۲۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَى عِيرًا لِقُرَيْشٍ
وَزَوَدَنَا جَرَابًا مِنْ تَمَرٍ لَمْ يَحْدِ لَنَا غَيْرُهُ فَكَانَ
أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ
كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ
الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا
يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِينَا الْحَبِطَ
ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَتَأْكُلُهُ قَالَ وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى
سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَفَعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ
كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ الضَّخْمِ فَاتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ
تُدْعَى الْعَبْرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا
بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْنَا فَكَلَّوْا
قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى
سَمِنَا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْتَرَفُ مِنْ وَقَبٍ عَلَيْهِ

رہے اور ہم تین سو آدمی تھے، کھاتے کھاتے موٹے ہو گئے، مجھے یاد ہے کہ مشکوں سے بھر بھر کر ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے سے چربی نکالی تھی اور اس میں سے تیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے غرضیکہ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے تیرہ آدمیوں کو لیا، تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑکی کی، پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا، تو وہ اس کے نیچے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے توشہ کے لئے وشائق (ابلا ہوا گوشت) بنا لئے، جب ہم مدینہ منورہ آئے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ کا رزق تھا، جو اس نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ اب اگر تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھاؤ، جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا گوشت آپؐ کے پاس بھیجا، آپؐ نے کھایا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حضرت ابو عبیدہؓ اولاً اسے اپنے اجتہاد سے مردہ سمجھے اور پھر ان کا اجتہاد بدل گیا، کیونکہ اگر مردار بھی ہوتا تو مضطر کے لئے مردار کھانا بھی حلال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا دل خوش کرنے کے لئے اس میں سے کھلایا، یا بطور تبرک کے اور نیز معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے دوست سے کسی چیز کا اتنا درست ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ آپؐ کو علم غیب نہیں تھا اور بخاری کی روایت اور نیز مسلم کی روایت میں ہے کہ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر بولا جاتا ہے، اور قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کا طول پچاس ذراع تھا، اور اس کو بالہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ غزوہ ۶ھ میں صلح حدیبیہ سے پہلے ہوا اور قاموس میں ہے کہ عنبر ایک دریائی جانور کا گوہر ہے، یا ایک چشمہ لکھا ہے، جو دریا میں ہے اور عنبر مچھلی کا بھی نام ہے اور باتفاق اہل اسلام مچھلی حلال ہے۔

۲۹۸۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا، اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے، یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی بچوں کا لشکر ہو گیا، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینک دیا،

بِالْقِلَالِ الدُّهْنِ وَنَقَطِطُ مِنْهُ الْقِدَرُ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدَرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبٍ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعْنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاتِقٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَطَعِمُونَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ *

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرُصِدُ عِدْرًا لِقَرِيشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسُمِّيَ جَيْشُ الْخَبْطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ

جسے غبر کہتے ہیں (۱)۔ پھر اسے نصف مہینہ تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے حتیٰ کہ ہم خوب موٹے ہو گئے پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک پہلی لے کر کھڑی کی اور سب سے لمبا آدمی لشکر میں تلاش کیا۔ اور ایسے ہی سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس پہلی کے نیچے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ سے اتنے اتنے گھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی، ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور کی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

(فائدہ) یعنی اولاً بقدر ایک مٹھی کے دیتے تھے اور جب کھجوریں کم ہو گئیں، تو پھر ایک ایک دینا شروع کر دیں اور جب ایک بھی نہ رہی تو ایک ہی غنیمت معلوم ہونے لگی اور بعض لشکر نے گوشت نصف مہینہ کھایا ہوگا۔

۲۹۹- عبد الجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بتوں کے لشکر میں ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ کاٹے، پھر تین کاٹے، پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا۔

ذَابَةٌ يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلَ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجٍ عَيْنِهِ نَفَرًا قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قَلَّةً وَذَلِكَ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جَرَابٌ مِنْ تَمَرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهَا قُبْضَةً قُبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ *

۲۹۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ حَزَائِرٍ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ *

(فائدہ) کہ کہیں لشکر میں سے اونٹ ختم ہی نہ ہو جائیں۔

۳۰۰- عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا اور ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

۳۰۰- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَرْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا *

۳۰۱- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن انس، ابو نعیم، وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

۳۰۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

(۱) یہ غبر نامی جانور ایک مچھلی تھی جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کے لئے حوت کا لفظ آیا ہے اور اتنی بڑی تھی کہ ایک مہینہ تک روزانہ تین سو آدمی پیٹ بھر کر اس میں سے کھاتے رہے۔

علیہ وسلم نے تین سو کا ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ان کا سرور
حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا اور جب ان کا گوشہ
ختم ہو گیا، تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
سب کے گوشہ وان جمع کئے اور ہم کو یومیہ ایک ایک کھجور دیا
کرتے تھے۔

۳۰۲۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سمندر کے کنارے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور میں بھی ان ہی میں
تھا، بقیہ حدیث عمرو بن دینار اور ابو الزبیر کی روایت کی طرح
ہے، باقی وہب بن کیسان کی روایت میں یہ ہے کہ ہم لشکر
والوں نے اٹھارہ دن تک اس کا گوشت کھایا۔

اللَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا
عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِي زَادَهُمْ فَجَمَعَ أَبُو
عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوُّنَا حَتَّى
كَانَ يُصَيِّبُنَا كُلُّ يَوْمٍ تَمْرَةً *

۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا
جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ
بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلَ مِنْهَا الْحَيْشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ
لَيْلَةً *

(فائدہ) بعض حضرات نے اٹھارہ دن تک اور بعض نے ایک ماہ تک اور کچھ حضرات نصف مہینہ تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ واللہ اعلم

۳۰۳۔ حجاج بن الشاعر، عثمان بن عمر، (دوسری سند) محمد بن
رافع، ابو المنذر القرظی، واؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارض جبینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر ایک شخص کو
امیر بنایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقُرَظِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ
قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثًا إِلَى أَرْضِ جُبَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ
رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

(فائدہ) امام یعنی فرماتے ہیں کہ قریش کے قافلہ کے ساتھ ساتھ قبیلہ جبینہ پر بھی حملہ کا ارادہ ہوگا، لہذا سابقہ احادیث اور اس روایت میں
کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

باب (۵۹) شہری گدھوں کے کھانے کی حرمت۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمْرِ
الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، ابن شہاب، عبد اللہ بن محمد

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زبیر بن حرب، سفیان، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب ابودریس، حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

۳۰۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۰۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن ابی عمر، بواسطہ اپنے والد، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا، حالانکہ لوگوں

عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۶۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومُ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۰۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۰۸۔ وَحَدَّثَنِي هَرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کو اس کی حاجت تھی۔

وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ اخْتَأَجُوا إِلَيْهَا *

۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے بستی کے گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑے تھے چنانچہ ہم نے انہیں کاٹا اور ان کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں ابل رہا تھا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ، میں نے کہا، آپؐ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا ہم نے آپس میں یہ باتیں کیں، بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً حرام کر دیا اور بعض نے کہا اس لئے حرام کر دیا کہ ابھی ان کا خنس نہیں نکلا تھا۔

۳۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَتَحَرَّنَاهَا فَإِنْ قُدُورُنَا لَتَغْلِي إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفُتُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحِمْرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُحَمَّسْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں صحابہ کرام، تابعین اور علمائے کرام کے نزدیک گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہ سب احادیث صحیحہ اسی پر دل ہیں، واللہ اعلم۔

۳۱۰۔ ابو کامل، فضیل بن حسین، عبد الواحد بن زیاد، سلیمان شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہم بھوکے ہوئے، جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر متوجہ ہوئے، انہیں کاٹا اور جب ہانڈیاں ابلنے لگیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ، اس وقت بعض حضرات نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ممانعت فرمائی ہے کہ ان سے خنس نہیں نکلا، اور بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً (ہمیشہ کے لئے) حرام کر دیا۔

۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ لَيْلِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّحَرَّنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفُتُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحِمْرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُحَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلْبَتَّةَ *

۳۱۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بوسطہ اپنے والد، عدی بن ثابت،

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا، اور انہیں پکایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۲۔ ابن شثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۳۔ ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابن بشر، مسعر، ثابت بن عبید، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

۳۱۴۔ زہیر بن حرب، جریر، عاصم، شععی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو یا پکا، پھر اس کے کھانے کا ہمیں حکم نہیں دیا۔

۳۱۵۔ ابوسعید انج، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۳۱۶۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، عاصم، عامر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بار برداری کے کام آتے ہیں یا آپؐ نے خیبر کے دن (ان کے نجس ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۳۱۷۔ محمد بن عباد، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفَتُوا الْقُدُورَ *

۳۱۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمْرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ *

۳۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نَهَيْنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۴۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ نَيْتَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ *

۳۱۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَذْرِي إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کر دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس روز شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کیا چیز پکا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں، آپ نے فرمایا کس چیز کا گوشت؟ صحابہ نے عرض کیا، گدھوں کا گوشت ہے، آپ نے فرمایا گوشت گرادو اور ہانڈیاں توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم گوشت گرا دیں اور ہانڈیاں صاف کر لیں، آپ نے فرمایا چلو ایسا ہی کرلو۔

۳۱۸۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، صفوان بن عیسیٰ (دوسری سند) ابو بکر بن النضر، ابو عاصم النبیل، یزید بن ابی عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل آئے تھے ہم نے انہیں پکڑا، پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی، خبردار ہو جاؤ، اللہ اور اس کا رسول تم کو گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ نجس ہے اس کا کھانا شیطانی عمل ہے، چنانچہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں، اور گوشت ان میں جوش مار رہا تھا۔

۳۲۰۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریج، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدھے کھائے گئے اور دوسرا آیا تو وہ بولایا رسول اللہ گدھے ختم ہو گئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَعِيدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ يَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَبِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمْرِ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ * ۳۱۸ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْفِفْتِ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَنفُورُ بِمَا فِيهَا *

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَنِهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَتِ الْحُمْرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

ابو طلحہ کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہے، یا ناپاک، چنانچہ جو کچھ ہانڈیوں میں تھا وہ سب الٹ دیا گیا۔

باب (۶۰) گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت۔

۳۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالریح عسکری، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (فتح ہونے) کے دن بستی گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۳۲۲۔ محمد بن قاسم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں اور گور خروں کا گوشت کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں سے منع کیا۔

۳۲۳۔ ابوالطاهر، ابن وہب (دوسری سند) یعقوب دورق، احمد بن عثمان نوفلی، ابوعاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۲۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حفص بن غیاث، وکیع، ہشام، قاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا لایا اور پھر اس کا گوشت کھایا۔

۳۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ (دوسری سند) ابوالکریب، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

اللَّهُ أَفْنَيْتِ الْحُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ أَوْ نَجَسٌ قَالَ فَأَكْفَفْتِ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا *

(۶۰) بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ *

۳۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ *

۳۲۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِمَارِ الْأَهْلِيِّ *

۳۲۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ج وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۲۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ *

۳۲۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(فائدہ) گھوڑے کا گوشت امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے، امام مالکؒ موطا میں استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”والخیل و البغال و الحمیر لکبوا و زینہ“ کہ ہم نے گھوڑے، گدھے اور ایسے ہی خیر سواری وغیرہ کے لئے بنائے ہیں اور جو جانور کھانے کے لئے ہیں ان کا اس سے پہلی آیت میں ذکر کر دیا ہے، والد مرحوم کشف المغطا شرح موطا میں امام مالکؒ کے استدلال کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہی مسلک امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور نیز ابو داؤد اور نسائی وابن ماجہ اور طحاوی میں حضرت خالد بن ولید سے روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے، باقی مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے اس سے رجوع فرمایا اور وہ بھی امام شافعیؒ کی طرح حلت کے قائل ہو گئے چنانچہ در مختار میں یہی چیز مرقوم ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، واللہ اعلم۔

(۶۱) بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ * باب (۶۱) گوہ کے گوشت کا حکم۔

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے گوشت کے متعلق دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا، میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِأَكِلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث نہ حلت پر دال ہے اور نہ حرمت پر، بس کراہت سمجھ میں آتی ہے اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے کہ گوہ کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے، امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس مسئلہ پر مفصل کلام کیا ہے اور گوہ کی اباحت کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کھانے میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے، باقی ہدایہ میں ہے کہ ”ویکرہ اکل الضب“ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمائی، اس لئے مترجم کے نزدیک کراہت کا قول ہی اولیٰ بالعمل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ *

۳۲۷۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، لَيْثٌ (دوسری سند) محمد بن رحم، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

۳۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، بِوَسْطِهِ ابْنُ عُمَرَ، عُبَيْدُ اللَّهِ نَافِعٌ، حَضَرْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَبِرٌ تَشْرِيفُ فَرَمَاتِهِ أَيْكَ شَخْصٍ نَزَلَ أَتَى سَمِعَهُ كَرْتَهُ فَرَمَاتِهِ أَيْكَ شَخْصٍ نَزَلَ أَتَى سَمِعَهُ كَرْتَهُ فَرَمَاتِهِ

۳۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، بِوَسْطِهِ ابْنُ عُمَرَ، عُبَيْدُ اللَّهِ نَافِعٌ، حَضَرْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَبِرٌ تَشْرِيفُ فَرَمَاتِهِ أَيْكَ شَخْصٍ نَزَلَ أَتَى سَمِعَهُ كَرْتَهُ فَرَمَاتِهِ

۳۲۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی طرح اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۳۰۔ ابوالریح، قتیبہ، حماد۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب۔

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد مالک بن مغول۔

(چوتھی سند) ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج۔

(پانچویں سند) ہارون بن عبد اللہ، شجاع بن الولید، موسیٰ بن عقبہ۔

(چھٹی سند) ہارون بن سعید ایلیٰ، ابن وہب، اسامہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن نافع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت میں ہے کہ حضور کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ نے نہ اسے کھانا نہ حرام قرار دیا، اور اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔

۳۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، توبہ، عنبری، شعبی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کچھ صحابی تھے، ان میں سعد بھی تھے اور گوہ کا گوشت لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے آواز دے کر کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاؤ، اس لئے کہ یہ حلال ہے مگر میرا کھانا نہیں ہے۔

۳۳۲۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ عنبری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا تم نے حسن کی حدیث سنی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں

۳۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَقَتِيبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنِي

هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ حَدَّثَنَا شَجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى

بْنَ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ

حَدِيثَ أَيُّوبَ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ

أَسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ *

۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ

سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَتُوا

بِلَحْمٍ ضَبٍّ فَنَادَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ

وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي *

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ

لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ

تو حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ دو سال یا ڈیڑھ سال بیٹھا، مگر میں نے ان سے سنائی نہیں کہ اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہو، چنانچہ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ سَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنَصَفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ *

۳۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے گھر گئے اور ایک گویہ بھی ہوئی خدمت عالیہ میں پیش کی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف ہاتھ بڑھایا، حضرت میمونہؓ کے گھر میں جو عورتیں تھیں ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز کھانا چاہتے ہیں وہ آپ کو بتلا دو، چنانچہ آپؐ نے (یہ سنتے ہی) اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ہماری سرزمین میں نہیں ہوتی، اس لئے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی طرف اور کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأَتَيْتُ بِضَبٍّ مَحْنُودٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں، اور صحابہؓ کا بھی آپؐ کے متعلق یہی عقیدہ تھا کہ آپؐ کو علم غیب نہیں، لہذا اگر کوئی شخص اس چیز کا قائل ہو تو وہ نیا دین بنانا اور نئے عقائد تراشنا چاہتا ہے اور مدعی ہے دین کی تکمیل کا، حالانکہ دین تو مکمل ہو چکا ہے۔

۳۳۴۔ ابوالطاهر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ سیف اللہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت ابن عباس اور حضرت خالدؓ کی خالہ تھیں، ام المومنینؓ کے پاس ایک گویہ بھی ہوئی رکھی تھی جو ان کی بہن حنیہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں، انہوں نے وہ

۳۳۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالََةُ ابْنِ

گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھادی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہ بڑھاتے تھے جب تک کہ آپ کو بتانہ دیا جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے دیا جاتا، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تو موجودہ عورتوں میں سے ایک نے کہا جو کچھ تم نے پیش کیا ہے، آپ کو بتادو، وہ بولیں گوہ ہے، یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا، تو خالد بن ولیدؓ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گوہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم لوگوں کی سر زمین میں نہیں ہوتی، اس وجہ سے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کھینچ کر کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہے۔ آپؐ نے مجھے منع نہیں کیا۔

۳۳۵۔ ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباسؓ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہؓ کے گھر گیا اور حضرت میمونہؓ میری خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو ام حنیہ بنت حارث نجد سے اپنے ساتھ لائی تھیں اور یہ ام حنیہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ کیا چیز ہے اس وقت تک کسی چیز کو تناول نہ فرماتے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے، باقی حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ ابن الاصم نے حضرت میمونہؓ سے نقل کیا اور وہ ان کی پرورش میں تھے۔

عَبَّاسٌ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَخْذُودًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسَمِّيَ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدِمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجَدْنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي *

۳۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ النُّضَرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدَّمَتْ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا *

۳۳۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم میمونہ کے گھر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عدد بھونے ہوئے گوہ لائے گئے۔ حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۷۔ عبد الملک بن شعیب، شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابن المنکدر، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہ کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولیدؓ بھی موجود تھے، حضورؐ کے سامنے گوہ کا گوشت پیش کیا گیا، بقیہ حدیث زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۳۳۸۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ ام حفصہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گھی، کچھ پنیر، اور چند گوہیں پیش کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھا لیا اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور اگر حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ تناول کی جاتی۔

۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک دلہانے ہماری دعوت کی اور تیرہ عدد گوہ ہمارے سامنے رکھے، ہم میں سے بعض نے گوہ کھائی اور بعض نے چھوڑ دی، دوسرے دن میں ابن عباسؓ سے ملا تو بہت سے آدمی بھی تھے جو ان کے چاروں طرف سے آگئے، ایک شخص بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۳۳۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بَضْبَيْنِ مَشْوِيَيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ *

۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمٍ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۳۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حَفْصَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقْطًا وَأَضْبًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقْطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْدَرًا وَأَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَأَكَلْتُ وَتَارَكَ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، ابن عباسؓ بولے تم نے صحیح نہیں کہا، حضورؐ تو اسی لئے مجبوث ہوئے کہ حلال و حرام بیان کر دیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہؓ کے مکان میں تھے فضل بن عباس، خالد بن ولید اور ایک عورت بھی پاس موجود تھی، سب کے سامنے ایک خوان پیش کیا گیا، اس میں گوشت تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تناول فرمانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر حضورؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا اور حاضرین سے فرمایا تم کھاؤ، چنانچہ فضل بن عباسؓ، خالد بن ولیدؓ اور اس عورت نے کھایا اور میمونہؓ نے فرمایا میں وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے حضورؐ نے کھایا ہے۔

۳۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ پیش کی گئی، آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہے (شاید) ان قوموں میں سے ہو جو مسخ ہو گئیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے جب کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے نہیں بتلایا تھا کہ مسخ شدہ اور عذاب شدہ قومیں تین دن سے زائد زندہ نہیں رہا کرتیں، حضرت ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے کہ وہ نہ کھاتی ہیں اور نہ پیتی ہیں، ابن خالویہ نے بیان کیا ہے کہ گوہ سات سو سال تک زندہ رہتی ہے اور پانی بالکل نہیں پیتی، چالیس دن میں پیشاب کا ایک قطرہ کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں ٹوٹتے اور یہ بھی منقول ہے کہ اس کے دانت ایک سات جڑے ہوئے ایک ہی دانت کی شکل میں ہوتے ہیں اور اس کے کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔

۳۴۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے نفرت کا اظہار کیا اور فرمایا اسے مت کھاؤ، اور فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَشَرٌ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجِلًّا وَمُحَرَّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قَرَّبَ إِلَيْهِمْ خُورَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبَّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا أَكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْبٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا أَذْرِي لَعْلَهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ *

۳۴۱۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوهُ وَقَدِيرُهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ

نے اسے حرام قرار نہیں دیا، خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے بہتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے عموماً چرواہوں کی غذا یہی ہے اور اگر میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

۳۴۲۔ محمد بن شعث، ابن ابی عدی، داؤد، ابو نصر، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں گاوہ بکثرت پائی جاتی ہے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی صورت بگاڑ کر گاوہ کی شکل کر دی گئی تھی، غرضیکہ حضورؐ نے نہ حکم دیا اور نہ ہی منع کیا، ابو سعید کہتے ہیں کہ کچھ زمانہ کے بعد حضرت عمرؓ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بہت آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، عموماً چرواہوں کی غذا یہی ہے اگر میرے پاس ہوتی تو میں کھاتا، حضورؐ نے تو صرف اظہار کراہت فرمایا تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہی ہمارے امام ہمام ابو حنیفہ العثمان کا مسلک ہے کہ وہ اس کو مکروہ تہذیبی قرار دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تناول نہیں فرمائی اور احادیث میں جو اس کے کھائے جانے کے واقعات ہیں تو وہ دوسے زیادہ نہیں، بالفرض والتقدیر اگر کسی کو روایات سے کراہت معلوم نہ ہو تو فاسق تو اس کے کھانے کو گوارا نہیں کرتی۔

۳۴۳۔ محمد بن حاتم، بہز، ابو عقیل دورقی، ابو نصر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم ایسی نشیبی زمین میں رہتے ہیں جہاں گاوہ بکثرت ہوتی ہے اور میرے گھر والوں کی عموماً یہی غذا ہے، حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اسے کہا کہ دوبارہ عرض کر، اس نے پھر عرض کیا مگر آپؐ نے تین مرتبہ کوئی جواب نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ حضورؐ نے اسے آواز دی، اور فرمایا اے اعرابی اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت کی یا غصہ کیا اور انہیں جانور کر دیا، جو زمین پر پھرتے تھے مجھ کو معلوم نہیں کہ شاید یہ بھی انہیں سے ہو اس لئے نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

باب (۶۲) ٹڈی کا کھانا درست ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعْمُهُ *

۳۴۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بَارِضٌ مَضْبَّةٌ فَمَا تَأْمُرُنَا أَوْ فَمَا تَنْهَيْنَا قَالَ ذَكَرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَسِيحَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةٍ هَذِهِ الرِّعَاءُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعْمُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضْبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةٌ طَعَامُ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوِدْهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِنِيطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَذُبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ أَكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا *

(۶۲) بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ *

۳۴۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ابو یعفر، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے جس میں ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابو یعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابو بکر نے اپنی روایت میں سات غزوات کا ذکر کیا ہے اور اسحاق نے چھ کا اور ابن ابی عمر نے چھ یا سات شک کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۴۶۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو یعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں سات غزوات کا تذکرہ ہے۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے، اور امام ابو حنیفہ، شافعی، احمد اور جمہور علماء کے نزدیک ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جائے یا نہ، مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے۔

باب (۶۳) خرگوش کا کھانا حلال ہے۔

۳۴۷۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جارہے تھے تو ہم نے مقام مر الظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا، پہلے لوگ اس پر دوڑے، لیکن وہ تھک گئے پھر میں دوڑا، اور میں نے اسے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا انہوں نے اسے ذبح کیا اور پھر اس کا پٹہ اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا، آپ نے اسے قبول فرمایا۔

۳۴۸۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یحییٰ کی روایت میں پٹہ، یا دونوں رانیں شک کے ساتھ مذکور ہے۔

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْحَرَادَ *

۳۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ قَالَ إِسْحَقُ سِتٌّ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتٌّ أَوْ سَبْعٌ *

۳۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ *

باب (۶۳) إِبَاحَةُ الْأَرْنَبِ *

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا وَفَحَذِيهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ *

۳۴۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بِوَرِكَيْهَا

أَوْ فَحَذَّيْهَا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، خرگوش امام مالک، ابو حنیفہ، شافعی، اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور کسی حدیث سے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

(۶۴) بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْإِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْحَذَفِ *
باب (۶۴) شکار اور دوڑنے میں جن اشیاء کی ضرورت ہو ان سے مدد لینے کی اباحت اور خذف کی کراہیت۔

۳۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغْفَلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَحْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْحَذَفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْحَذَفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَحْذِفُ لَا أَكَلُمُكَ كَلِمَةً كَذًا وَكَذَا ح *

۳۴۹- عبید اللہ بن معاذ عنبری بواسطہ اپنے والد، کہمس، ابن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا خذف مت کرو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے برا سمجھتے تھے، یا خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مارتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اس کے بعد پھر عبد اللہ نے اسے خذف کرتے دیکھا تو فرمایا، میں تجھ سے حضور کا فرمان بیان کرتا ہوں کہ آپ خذف کو برا سمجھتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے اگر میں نے تم کو پھر خذف کرتے دیکھا تو تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

(فائدہ) خذف فاء وال معجمہ کے ساتھ دو انگلیوں یا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان ننگری رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں، اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہاں نقصان ضرور ہے، اسی واسطے آپ نے اسے اچھا نہیں سمجھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسق لوگوں سے ترک ملاقات کر دینی چاہئے، اور ایسے ہی ان لوگوں سے بھی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ان لوگوں سے ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات درست ہے اور جو تین دن سے زیادہ ترک ملاقات پر ممانعت آئی ہے تو وہ اس وقت ہے جب کہ دنیاوی امور کے لئے ترک ملاقات کرے، لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دینی چاہئے اور اس حدیث کی مویہ اور بھی بہت سی احادیث میں (جو گزر چکیں یا آجائیں گی) اتنی کلام النودی جلد ۲۔

۳۵۰- حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۵۰- ابو داؤد سلیمان بن معبد، عثمان بن عمر، کہمس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

۳۵۱- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن صہبان، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا ہے، ابن جعفر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ یہ طریقہ نہ تو دشمن کو مارتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے، لیکن دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے، اور ابن مہدی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ یہ طریقہ نہ دشمن کو مارتا ہے اور آنکھ پھوڑنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۳۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ایوب، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل کے کسی قریبی رشتہ دار نے خذف کیا عبد اللہ نے انہیں روکا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار ہوتا ہے نہ دشمن مارتا ہے، لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، انہوں نے پھر یہی کیا، عبد اللہ بولے میں تجھ سے حضور کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ نے خذف سے منع کیا اور تو پھر بھی خذف کرتا ہے، میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

۳۵۳۔ ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۶۵) ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے، اور ایسے ہی چھری کا تیز کرنا۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابوالاشعث، شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں بھلائی فرض کی ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے جانور کو آرام دینا چاہئے۔

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأَ الْعَيْنَ *

۳۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ خَذَفَ قَالَ فَفَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَغَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخَذَفُ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا *

۳۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۶۵) بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشَّفَرَةِ *

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ بَيَّعْنَا حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شَفَرَتَهُ فَلْيُخْرِجْ ذَبِيحَتَهُ *

۳۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب، ثقفی۔

(تیسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔

(چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن یوسف، سفیان۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، خالد حذاء سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

باب (۶۶) جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔
۳۵۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا، اور اس پر تیر مار رہے تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

(۶۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ *
۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ *

(فائدہ) یہ ممانعت تحریمی ہے، کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے، اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ عربی میں اسے صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو تو پھر اسے تیروں وغیرہ سے مارنا۔

۳۵۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی۔
(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔
(تیسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۵۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۳۵۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۵۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۶۰۔ شیان بن فروخ، ابو کمال، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ چند لوگوں پر سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنا رکھا تھا اور اس پر تیر چلا رہے تھے، جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے متفرق ہو گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کام کس نے کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توایا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۰- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا *

۳۶۱۔ زہیر بن حرب، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ قریش کے چند نوجوانوں پر سے گزرے انہوں نے ایک پرندہ کو نشانہ بنا رکھا تھا اس پر تیر مار رہے تھے اور صاحب پرندہ سے یہ ٹھہرا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس کو وہ لے لے، جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو ہٹ گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کس نے کیا ہے اللہ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور حضورؐ نے اس پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفَتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۶۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج۔

۳۶۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا *

(دوسری سند) عبد بن حمید، حمید بن بکر، ابن جریج۔

(تیسری سند) ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

باب (۶۷) قربانی کا وقت۔

(۶۷) بَاب وَقْتِهَا *

۳۶۳۔ احمد بن یونس، زہیر، اسود بن قیس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیمہ، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپؐ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فراغت کا سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت نظر آنے لگا اور وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح ہو چکی تھیں، آپؐ نے فرمایا جس نے اپنی یا ہماری نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی وہ اس جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے ابھی ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضْحَايٍ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے اگر واجب نہ ہوتی تو آپؐ اعادہ کا حکم نہ فرماتے اور سنن ابن ماجہ اور مسند حاکم میں صحیح الاسناد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت موجود ہے کہ جس کے پاس گجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی ترجمانی صاحب ہدایہ نے کی ہے، ”الاضحیۃ واجبة علی کل مسلم حر مقيم موسر فی یوم الاضحی عن نفسه و اولاده الصغار“ اور قربانی کا وقت دیہات والوں کے لئے دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو، نہیں ہوتا، اسی پر احادیث دال ہیں۔

۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سلان بن سلیم، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ کٹ چکی ہیں تو آپؐ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ *

۳۶۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسود بن قیس سے ابوالاحوص کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۶۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ *

۳۶۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسود، جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری کرے جس نے نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

۳۶۷۔ محمد بن بشار، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، مطرف، عامر، برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہؓ نے نماز سے پہلے قربانی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہے، ابو بردہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے، فرمایا اس کی قربانی کر لے اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لئے کافی نہیں، پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی کامل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۶۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةٌ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً مِنَ الْمَعَزِ فَقَالَ ضَحَّ بِهَا وَلَا تَصْلُحْ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسْكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ *

۳۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد، شععی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور کہنے لگے، یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے، اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ

۳۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهٖ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَّارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ

اپنے بال بچوں ہمسایوں اور گھر والوں کو کھلا دوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کرو، وہ بولایا رسول اللہ میرے پاس ایک کمن دودھ والی بکری ہے اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا یہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے، اب تیرے بعد ایک سال سے کم کی بکری کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

۳۷۰۔ محمد بن منہ، ابن ابی عدی، داؤد، شععی، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، میرے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے (۱)، پھر بقیہ ہشیم کی روایت کی طرح بیان کی۔

۳۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ ہم نماز نہ پڑھ لیں، میرے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے، فرمایا یہ تو نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی کر لی، انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا اس کی قربانی کر، وہ تیری قربانیوں میں بہتر ہے۔

نَسِيكَتِي لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَحِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ نُسْكَأَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ وَلَا تَحْزِي جَذْعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

۳۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبَلَتَنَا وَنَسَكَأَ نُسْكَأَ فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَسَكَأْتُ عَنْ ابْنِ لَبِيٍّ فَقَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ لِأَهْلِكَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شَاةَ خَيْرٍ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحَّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَةً *

(۱) اس جملہ کی مراد متعین کرنے میں شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) اس دن قربانی کی نیت کے علاوہ محض گوشت حاصل کرنے کے لئے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے (۲) گوشت کا طلب کرنا اور اس کا سوال کرنا اس دن مکروہ ہے (۳) چونکہ اس دن گوشت زیادہ ہوتا ہے تو اس لئے لوگ اس سے اکتا جاتے ہیں اور اس کو مکروہ سمجھنے لگتے ہیں لباس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی قربانی کی تاکہ گوشت کی کثرت اور اسے ناپسند سمجھے جانے سے پہلے پہلے قربانی ہو جائے کیونکہ اس دن ابتداء میں گوشت کی طرف رغبت ہوتی ہے بعد میں رغبت باقی نہیں رہتی۔

۳۷۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید الایامی، شععی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا اور جو شخص پہلے ذبح کر چکا، اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے سے گوشت تیار کر لیا، عبادت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور ابو بردہ بن نیار پہلے ذبح کر چکے تھے وہ بولے یا رسول اللہ میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے جو ایک سال سے زائد عمر والوں سے بہتر ہے، فرمایا اچھا اسے ذبح کرو، مگر تمہارے بعد اور کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

۳۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، زبید، شععی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۷۴۔ قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، ابوالاخص، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، شععی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کے بعد خطبہ دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

۳۷۵۔ احمد بن سعید بن صحر الداری، ابوالعمان عازم بن الفضل، عبد الواحد بن زیاد، عاصم احول، شععی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے کوئی شخص بھی قربانی نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا، کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا اسی کی قربانی

۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِينَةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَمْعٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۳۷۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۳۷۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَحْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَازِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ نَحَرُ فَقَالَ لَا يُضَحِّينَ أَحَدًا حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقٌ لَبَنٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ

کر لے اور تیرے بعد پھر کسی کے لئے جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔

۳۷۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ابو حنیفہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بردہ نے نماز سے قبل قربانی کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بدلے دوسری قربانی کرو، ابو بردہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا اس کی جگہ میں اس کی قربانی کر دو مگر تمہارے بعد اور کسی سے یہ کفایت نہیں کرے گا۔

۳۷۷۔ ابن مثنیٰ، وہب بن جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یہ شک مذکور نہیں ہے۔

۳۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کا اعادہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ دن ایسا ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ نے اسے اجازت دی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں، اس کے بعد حضور دو مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بکریوں کو تقسیم کر لیا۔

قَالَ فَضَحَ بِهَا وَلَا تَحْزِيْ جَذْعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذْعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظْنُهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَحْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشُّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ *

۳۷۸۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذْعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَذْري أَبْلَغْتَ رُخْصَتَهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غَنِيمَةٍ فَتَوَزَّعُوا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوا *

۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهْشَامُ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ
مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا ثُمَّ
ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةَ *

۳۸۰- وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنَانِيُّ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ يَغْنِي ابْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ
رِيحَ لَحْمٍ فَفَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ
ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

(۶۸) بَابُ سِنِّ الْأَضْحِيَّةِ *

۳۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا
أَنْ يَغْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّئَانِ *

۳۸۰- زیاد بن یحیی حسانی، حاتم بن وردان، ایوب، محمد بن
سیرین، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ پڑھ رہے تھے کہ گوشت کی
کچھ بو محسوس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
کو (نماز سے پہلے) ذبح کرنے سے منع کیا، فرمایا کہ جو شخص
قربانی کر چکا ہے وہ پھر اعادہ کرے۔

باب (۶۸) قربانی کے جانوروں کی عمریں۔

۳۸۱- احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
قربانی میں مسنہ کے علاوہ اور کچھ ذبح نہ کرو، البتہ اگر مسنہ نہ مل
سکے تو دنبے کا پورے چھ مہینہ کا بچہ ذبح کر لو۔

(فائدہ) مسنہ ہر قربانی کا جدا جدا ہوتا ہے مثلاً بکری وغیرہ ایک سال کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا، ان تین قسم کے جانوروں
کے علاوہ جمہور علماء کرام کے نزدیک قربانی درست نہیں، اور ان میں ہر ایک کا مسنہ ہونا ضروری ہے اور دنبہ کے علاوہ اور کسی جانور کا جذعہ
یعنی چھ یا سات یا آٹھ مہینہ کا بچہ قربان کرنا درست نہیں ہے، اور اس پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔

۳۸۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى
بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلًا فَنَحَرُوا وَظَنُوا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ
يُعِيدَ بِنَحْرِ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ

۳۸۲- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں نماز
پڑھائی تو کئی آدمیوں نے جلدی ہی (نماز سے پہلے) قربانی
کر لی، اور سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی
کر لی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس
نے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور
جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں اس وقت

نیک قربانی نہ کرو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) اور حضور نماز ہی کے بعد قربانی کریں گے اس لئے بطور زجر اور تنبیہ کے آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا تاکہ کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کر سکے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں عنایت فرمائیں تاکہ میں صحابہ کرام کو قربانی کے لئے تقسیم کردوں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، مجتہد الجہنی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے لئے بکریاں دیں، میرے حصہ میں جذعہ (ایک سال سے کم عمر کا بچہ) آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے، آپؐ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

۳۸۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، مجتہد بن عبد اللہ، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی تقسیم فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ *

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَانِي جَذْعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَانِي جَذْعٌ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ *

۳۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ *

باب (۶۹) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور تکبیر کہنا مستحب ہے۔

۳۸۶۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

(۶۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوَكُّلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ *

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا *

دست مبارک سے دو سفید سینکدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی اور آپؐ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور کانٹے کے وقت قدم مبارک دونوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا تھا۔

(قائدہ) اگر اچھی طرح ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرنا، ورنہ ذبح کے وقت موجود رہنا مستحب ہے اور بسم اللہ پڑھنا شرط ہے اور تکبیر کہنا مستحب ہے، نیز صاحب مرقاة تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زکاذب کرنا مادہ سے افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ *

۳۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید سینکدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی، میں نے خود دیکھا کہ حضورؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور دیکھا کہ دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر قدم مبارک رکھا ہے اور بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

۳۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ *

۳۸۸- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ *

۳۸۹- محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”سبحی وکبر“ کی بجائے بسم اللہ اللہ اکبر ہے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنٍ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأَتَيْتُ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ

۳۹۰- ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، حیوۃ، ابو صخر، یزید بن قسیط، عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینکدار مینڈھالانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو، چنانچہ ایسا مینڈھا قربانی کے لئے لایا گیا، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہ چھری لاؤ، پھر فرمایا اسے پھر سے تیز کر دے، میں نے تیز کر دی، آپؐ نے چھری لی مینڈھے

کو پکڑا پھر اسے لٹایا اور ذبح کیا، اور فرمایا ”بسم اللہ اللہم تقبل من محمد وآل محمد ومن امتہ محمد“ چنانچہ اس طرح سے آپؐ نے قربانی کی۔

اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ *

باب (۷۰) دانت، ناخن، اور ہڈی کے علاوہ ہر چیز سے جو کہ خون بہا دے ذبح کرنا درست ہے۔

(۷۰) بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ

الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ *

۳۹۱۔ محمد بن مثنیٰ غزنی، یحییٰ بن سعید، سفیان، بواسطہ اپنے والد، عباہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل دشمن سے مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آپؐ نے فرمایا تیزی کرنا، جس چیز سے خون بہہ جائے اور خدا کا نام لے لیا جائے اسے کھالینا بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو، اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کروں گا، دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ملیں، پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا تو اس کو ایک شخص نے تیر مارا، چنانچہ وہ ٹھہر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعض وحشی ہوتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانوروں میں وحشی ہوتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلُ أَوْ أَرْبِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور دیگر قوموں کا رویہ اور چال چلن، لباس وغیرہ اختیار کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ناخن سے ذبح کرنا، اسی بنا پر ناجائز ہوا کہ وہ اہل حبشہ کی چھری ہے، اگر اونٹ بگڑ جائے تو اسے تیز بر جھپی وغیرہ سے مارو، اگر اس زخم سے مر جائے تو حلال ہے اور نہ مرے تو ذبح کر ڈالو، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن ہڈی اور دانت سے ذبح کرنا درست نہیں ہے، باقی اس کے علاوہ ہر ایک تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے، باقی اگر ہڈی اور دانت بدن سے جدا ہوں تو ان سے ذبح کرنا بھی درست ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

۳۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عباہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج بیان کرتے

۳۹۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ

ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ، مقام تہامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، کچھ بکریاں اور اونٹ ہمارے ہاتھ لگے، لوگوں نے تیزی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں ابالنا شروع کیا، حضورؐ نے ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا تو حسب الحکم ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر آپؐ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا، بقیہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے۔

(فائدہ) کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں اس لئے آپؐ نے یہ حکم دیا تھا۔

۳۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن مسلم، سعید بن مسروق، عبایہ، رافع، عمر بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کے چھلکے سے ذبح کریں؟ ان اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک اونٹ بگڑ گیا، ہم نے اسے تیروں سے مارا یہاں تک کہ اسے گرا دیا۔

۳۹۴۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، سعید بن مسروق سے حسب سابق تمام و کمال آخر تک روایت مروی ہے اس میں یہ بھی بیان ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔

۳۹۵۔ محمد بن الولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں اور بقیہ تمام واقعہ مذکور ہے۔

أَبِيهِ عَنْ عَبَّيَّةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصْبَنَّا غَنَمًا وَابِلًا فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِّنَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِحِزْوٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ *

۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّيَّةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّيَّةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوِ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى فَذَكَرَ بِاللَّيْطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَذَكَرْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَضْنَاهُ *

۳۹۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى أَفَذَبَحُ بِالْقَصَبِ *

۳۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّيَّةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوِ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِّنَتْ وَذَكَرَ

سَائِرُ الْقِصَّةِ *

(۷۱) بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتَى شَاءَ *

باب (۷۱) تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔

۳۹۶۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، زہری، ابو عبید بیان کرتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھا انہوں نے پہلے نماز پڑھی، اس کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد ہمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۳۹۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور پھر حضرت علیؑ کے ساتھ شریک ہوا اور میں نے حضرت علیؑ کے ساتھ خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تین شب سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا امت کھاؤ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا *

۳۹۸۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب۔

(دوسری سند) حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح۔ (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۹۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۹۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۳۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھائے۔

نَافِعُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۴۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۴۰۱۔ ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین شب کے بعد کھانے کی ممانعت فرمائی ہے، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا گوشت تین شب کے بعد نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمرؓ نے ”فوق“ کے لفظ کے بجائے ”بعد“ کا لفظ بولا ہے۔

۴۰۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوَكَّلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۴۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، روح، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا عمرہ کے سامنے تذکرہ کیا، عمرہ نے کہا کہ ابن واقد نے سچ کہا کیونکہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ آپؐ کے زمانہ میں عید الاضحیٰ کے قریب کچھ دیہاتی آگئے تھے، حضورؐ نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد رکھو اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ صدقہ کردو، لیکن اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ لوگ اپنی قربانیوں (کی کھالوں) سے مشکیزے بناتے تھے اور ان میں چربی پکھلاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ ذَفَّ أَهْلُ أُيُوتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمَلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منع کر دیا، آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے منع کیا تھا، چنانچہ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ بھی کرنا چاہئے اور کھانا بھی چاہئے۔

۴۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کر دی تھی مگر اس کے بعد فرمایا کھاؤ، زاد راہ بناؤ، اور جمع کرو۔

۴۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر (تیسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام منیٰ میں ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرمادی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ، میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے انہوں نے کہا ہاں۔

۴۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی امیہ، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے توشہ بنانے اور تین دن سے زیادہ کھانے کا حکم دے دیا۔

۴۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت

وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُوَكَّلَ لَحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّفَافَةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا *

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا *

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنِّي فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ يَحْتَى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ *

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنْبَسَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَمْسِكُ لَحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ *

۴۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت بطور زادراہ مدینہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ جریری، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید خدریؓ۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ سعید، قتادہ، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ والو، قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھاؤ اور ابن شنی کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے، صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہمارے اہل و عیال اور نوکر چاکر ہیں، آپؐ نے فرمایا کھاؤ، کھاؤ، رکھ لو یا رکھ چھوڑو، ابن ثنی بیان کرتے ہیں کہ ان الفاظ میں عبد الاعلیٰ کو شک ہے۔

۴۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے، تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس سے کچھ نہ رہے، جب دوسرا سال ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم اسی طرح کریں جیسا گزشتہ سال کیا تھا، آپؐ نے فرمایا نہیں، وہ سال محتاجی کا تھا تو اس لئے میں نے چاہا کہ سب کو گوشت مل جائے۔

۴۰۹۔ زہیر بن حرب، معن بن عیسیٰ، معاویہ بن صالح، ابو الزہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح کی اور پھر فرمایا، ثوبان اس کا گوشت سنبھال کر رکھو، چنانچہ مدینہ منورہ پہنچنے تک میں برابر حضورؐ کو اسی قربانی کا گوشت کھلاتا رہا۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبَسُوا أَوْ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكََّ عَبْدُ الْأَعْلَى *

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلٍ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَاكَ عَامَ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشَوْ فِيهِمْ *

۴۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ *

۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن رافع، زید بن حباب (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۱۱۔ اسحاق بن منصور، ابو مسہر، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ثوبان مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ گوشت احتیاط سے رکھ لو، چنانچہ میں نے اس گوشت کو بتار کھا، مدینہ پہنچتے تک حضور اسی کو کھاتے رہے۔

۳۱۲۔ عبد اللہ بن عبدالرحمن الدارمی، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں حجۃ الوداع کا تذکرہ نہیں ہے۔

۳۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب بن بریدہ بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نفیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، محارب بن دثار، عبد اللہ بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب زیارت کیا کرو، اور میں نے تم کو تین شب سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب جب تک دل چاہے قربانی کا گوشت روک رکھو اور میں نے تم کو مشکیزے کے علاوہ تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے منع کیا تھا اب تمام برتنوں میں پیا کرو مگر نشہ والی چیزیں مت ہوں۔

۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۱۱۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُشَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلَحَ هَذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاصْلَحْتُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَا كُلُّ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ *

۴۱۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلَّهَا

وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

(فائدہ) اس حدیث میں ناخ اور مسوخ دونوں کا بیان ہے، چنانچہ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے اور کبھی صحابی کے کہنے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر یہ تھا اور کبھی تاریخ سے اور کبھی اجماع سے، مگر اجماع بذات خود ناخ نہیں ہے، مگر ناخ کے وجود کی دلیل ہے غرضیکہ ان تمام روایتوں سے حکم سابق کا ناخ ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم

۳۱۳۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کرتا تھا اور ابوسنان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۴۱۴۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانِ *

باب (۷۲) فرع اور عتیرہ۔

(۷۲) بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ *

۳۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رَوَاتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ التَّنَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ *

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ عتیرہ، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی، کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جسے مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے رجب کے اول عشرہ میں ذبح کیا کرتے تھے اور اس کو رجبی کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں، ہاں بوجہ اللہ بغیر کسی قید کے یہ کام کئے جائیں تو درست ہیں، دوسری روایات میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

باب (۷۳) جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

(۷۳) بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضَحِّيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا *

۳۱۶۔ ابن ابی عمر کی، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے، سفیان سے کہا گیا کہ بعض اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

۳۱۷۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ اول آجائے اور اس کے پاس قربانی موجود ہو تو وہ اپنے بال نہ لے نہ ناخن تراشے۔

۳۱۸۔ حجاج بن شاعر، یحییٰ بن کثیر عنہری ابو غسان، شعبہ، مالک بن انس، عمرو بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخن سابقہ حالت پر ہی رہنے دے۔

۳۱۹۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم ہاشمی، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک بن انس، عمر یا عمرو بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۳۲۰۔ عبید اللہ بن معاذ عنہری، بواسطہ اپنے والد، محمد بن عمرو لیثی، عمر بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس ذبح کرنے کے لئے جانور ہو اور ذی الحجہ کا چاند

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ *

۴۱۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أَضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظَفْرًا *

۴۱۸۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ *

۴۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ

نظر آجائے تو جب تک وہ قربانی نہ کر لے تب تک وہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے چیز نہ لے۔

سَلَمَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ
ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلٌ هَلَالٌ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا
يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى
يُضْحِيَ *

۴۲۱۔ حسن بن علی حلوانی، ابواسامہ، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم
بن عمار لیش بیان کرتے کہ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے ہم حمام میں
تھے تو اس میں بعض لوگوں نے نورہ سے بال صاف کئے، بعض
حمام والے بولے کہ سعید بن مسیب اسے مکروہ کہتے ہیں یا اس
سے منع کرتے ہیں، چنانچہ میں سعید بن مسیب سے ملا، اور ان
سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا اے بھتیجے یہ تو حدیث ہے
جسے لوگوں نے بھلا دیا، یا چھوڑ دیا، مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا
ہے جیسا کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت گزر چکی۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمَّارِ اللَّيْثِيِّ قَالَ
كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطْلَى فِيهِ نَاسٌ
فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي
هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيَ وَتَرَكْتُ حَدَّثَنِي أُمُّ سَلَمَةَ
زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى
حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو *

۴۲۲۔ حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن وہب،
حیوہ، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمر بن مسلم جندی، ابن
مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
سے حسب سابق روایت بیان کرتی ہیں۔

۴۲۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ
يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ
الْجَنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

(فائدہ) یہ حکم استحبالی ہے، اگر کوئی ایسا نہ کرے تو کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

باب (۷۴) جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم
کے لئے جانور ذبح کرے وہ شخص ملعون اور ذبیحہ
حرام ہے۔

(۷۴) بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ
تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ *

۴۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ *

۴۲۳- زہیر بن حرب، سرج بن یونس، مروان بن معاویہ فزاری، منصور بن حیان، ابو الطفیل، عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علیؑ غصہ ہو گئے اور فرمایا آپ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو، مگر آپ نے مجھے چار باتوں کا فرمایا ہے، اس نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت نازل کرے اور جو اللہ کے علاوہ اور کسی کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اللہ اس پر لعنت کرے اور لعنت کرے اس پر جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور جو شخص زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹائے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔

(فائدہ) آپ پیغمبر تھے اور آپ کو تمام امت کی تعلیم مقصود تھی لہذا یہ رافضیوں کا طوفان حماقت ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ کو خصوصی علوم بتائے، نیز بدعتی کا کیا حال ہوگا، جبکہ بدعتی کو پناہ دینے والے اور ان کو بلا کر تقاریر کرانے والوں کا یہ حشر ہے، اللہ اعظمت۔

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ *

۴۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر سلیمان بن حیان، منصور بن حیان، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؑ سے کہا ہمیں وہ بات بتائیے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خفیہ طور پر بتائی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو اوروں سے چھپائی ہو، لیکن میں نے آپ سے سنا ہے کہ اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جو خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے جانور کاٹے اور اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اللہ لعنت کرے، اور جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت فرمائے، اور جو زمین کے نشانات بدل دے اللہ اس پر لعنت کرے۔

۴۲۵- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ

أَبِي بَزَّةٌ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعْمَ بِهِ النَّاسُ كُلُّهُمْ إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا *

تمہیں کسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی ایسی خاص بات نہیں فرمائی جو کہ تمام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، البتہ چند باتیں میری تلوار کے نیام میں ہیں، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو خدا کے علاوہ اور کسی کے لئے جانور ذبح کرے لعنت فرمائی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو زمین کی نشانی چرائے لعنت فرمائی ہے اور لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور لعنت کی ہے اللہ نے اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ

دے۔

(فائدہ) یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے اور جہاں تک خیال ہے، میں نے اس پر کچھ تحریر کیا ہے، مگر پھر احتیاطاً چند سطور لکھ دیتا ہوں، امام نووی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے، جیسے بت کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ علیہا السلام کا، یا کسی پیر یا ولی کا وغیر ذلک، یہ سب حرام ہے، اور ذبیحہ مردار ہے، خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی اور یہودی ہو، امام شافعیؒ نے اس کے متعلق تصریح کر دی ہے۔ لہذا فی الدر المختار، اور شیخ ابراہیم مروزی اصحاب شافعیہ میں سے فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی سواری کے آنے کے وقت اس کی خوشی میں جو جانور کاٹے جاتے ہیں، اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ وہ ”ما ابل بہ لغیر اللہ“ میں داخل ہیں (نووی جلد ۲ ص ۶۱ و عینی جلد ۲۱ ص ۲۳ و اکمال الاکمال و شرح مکمل اکمال الاکمال جزء خاص ص ۳۰۸)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَشْرَبَةِ

باب (۷۵) شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب انگور اور کھجور سے تیار ہوتی ہے۔

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی، بواسطہ اپنے والد حسین بن علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۷۵) بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَبَيَانِ أَنَّهَا تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ *

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنْتَحْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَيِّعُهُ وَمَعِيَ صَائِعٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَاسْتَعَيْنَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْيَتِّ مَعَهُ قَيْنَةٌ تَغْنِيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّيِّئِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرِ أَفْطَعْنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِأَبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ *

ساتھ ایک اونٹنی ملی اور آپؐ نے مجھے ایک اور اونٹنی عنایت کر دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھلایا اور میرا ارادہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لاد کر لاؤں اور فروخت کروں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سار بھی تھا، غرضیکہ میں نے حضرت فاطمہؑ کے ولیمہ کے لئے تیاری کا ارادہ کیا اور اسی گھر میں حضرت حمزہؑ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک باندی تھی جو اشعار پڑھ رہی تھی، آخر اس نے یہ شعر پڑھا کہ ”اے حمزہ موٹی اونٹیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے (۱)، اور ان کی کوہان کاٹ لی اور ان کی کھوکھیں پھاڑ ڈالیں اور ان کا کلیجہ نکال لیا، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہان بھی لئے یا نہیں، وہ بولے کوہان تو کاٹ ہی لئے، ابن شہاب کہتے ہیں حضرت علیؑ نے کہا، میں نے جب یہ خطرناک منظر دیکھا تو فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے، میں نے سارا واقعہ بیان کیا آپؐ نکلے اور آپؐ کے ساتھ زید بھی تھے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، حمزہؑ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر غصہ کا اظہار کیا، حمزہؑ نے حضورؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور بولے تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پاؤں لوٹ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہاں سے چلے آئے۔

(فائدہ) شراب پینا اس زمانہ میں مباح تھا اور یہ امور نشہ کی حالت میں صادر ہوئے جبکہ انہیں خبر نہ تھی، لہذا ان امور کے صادر ہونے پر ان پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور عمرو بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت حمزہؑ سے حضرت علیؑ کو ان دونوں اونٹیوں کا تاوان دلادیا تھا اور حضرت حمزہؑ نے یہ جو کہا تم میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا بلکہ حضرت زید اور حضرت علیؑ کو تھا، زید تو واقعہ حضورؐ کے غلام ہی تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہؑ سے چھوٹے اور بھتیجے بھی تھے اور پھر نشہ کی حالت میں ان سے یہ کلمات صادر ہوئے، جن کا انسان مکلف نہیں ہے۔

(۱) اس حدیث کو کتاب الاثر بہ کے شروع میں لا کر حرمت خمر کی حکمت بیان کرنا مقصود ہے کہ شراب اس لئے حرام کی گئی ہے کہ اس کے پینے کے بعد شراب پینے والے کو اپنے آپ پر قدرت نہیں رہتی۔ دست درازی اور غیر مناسب چیزوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

۴۲۷- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
 ۴۲۸- وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عَفِيرٍ أَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَيْتِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوَاغًا مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَاتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِجَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانَ إِلَى جَنْبِ حَجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتَبَتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتُهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهَا فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءُ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۲۷- عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔
 ۴۲۸- ابو بکر بن اسحاق، سعید بن کثیر بن عوف بن عثمان مصری، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی، حسین بن علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مال غنیمت میں سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور اسی روز خمس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھے عنایت کی جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کرنا چاہی تو بنی قینقاع کے ایک سار سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم دونوں اذخر گھاس لاکر سناروں کے ہاتھ فروخت کریں اور پھر اس کی قیمت سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں، چنانچہ میں اپنی اونٹنیوں کا سامان یعنی پالان کے تختے بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی تھیں، جب میں سامان جمع کر چکا تو دیکھتا ہوں کہ ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے میں نے دریافت کیا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، حمزہ بن عبد المطلب نے اور حمزہ اسی مکان میں چند شراب پینے والے انصاریوں کے ساتھ موجود ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو گانے والی نے ایک شعر سنایا تھا کہ ”الایا حمزہ للشرف النواء“ اسی وقت حمزہ تلوار لے کر کھڑے ہوئے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے، پہلو چیر دیے اور جگر نکال لئے، میں فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیا، اس وقت حضور کے پاس زید بن حارثہ بھی موجود تھے مجھے دیکھتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کے آثار سے میری کیفیت معلوم کر لی تھی، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی طرح خطرناک منظر میں نے

کبھی نہیں دیکھا، حمزہؓ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ لئے، کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور اس وقت وہ گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب پینے والے بھی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً چادر طلب فرمائی اور اوڑھ کر پیدل ہی چل دیئے اور میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے، یہاں تک کہ آپ اس دروازہ پر آئے جہاں حمزہ تھے، اور اندر آنے کی اجازت مانگی، لوگوں نے اجازت دے دی، دیکھا تو وہ شراب پیئے ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہؓ کو اس کام پر ملامت کرنا شروع کی اور حمزہؓ کی آنکھیں سرخ تھیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا، پھر نگاہ بلند کی تو چہرہ کو دیکھا، پھر حضرت حمزہؓ بولے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو، تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات جانی کہ حمزہؓ نشہ میں مست ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایڑیوں کے بل فوراً باہر تشریف لے آئے، اور ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آگئے۔

۳۲۹۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاد، عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۳۰۔ ابوالریج سلیمان بن داؤد عسکری، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز شراب حرام ہوئی میں اس روز ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور شراب صرف خشک اور چھوہاروں کا نشہ آور خیساندہ تھا اتنے میں ایک منادی کی آواز آئی، ابو طلحہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو، میں باہر نکلا تو ایک منادی اعلان کر رہا تھا، سنو شراب حرام کر دی گئی، چنانچہ تمام مدینہ منورہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی، ابو طلحہ نے مجھ سے کہا،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةً عَلَى نَاقَتِي فَاجْتَبَأَ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبْتُ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبْتُ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةً فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةٌ مُحْضَرَةٌ عَيْنَاهُ فَظَنَرَ حَمْزَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى سُرَّتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةٌ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لَأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَلَّ فَنَكَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقْبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ *

۴۲۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ أَخْرِجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَخَرَجْتُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْ

باہر جا کر اس شراب کو بہا دو، میں نے باہر نکل کر بہادی، اس وقت بعض نے کہا کہ فلاں اور فلاں تباہ ان کے پیٹوں میں شراب ہے (راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حضرت انسؓ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لیس علی الذین الخ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کھا چکے، جب آئندہ پرہیز گار بنیں، ایماندار ہیں نیک کام کریں۔

فَاَهْرَقَهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ قَالَ فَلَا اُذْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) *

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کا شیرہ خواہ قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے اور اس کے علاوہ دیگر مسکرات جس سے نشہ پیدا ہو، وہ حرام ہے۔ باقی احمد، امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور تمام محدثین کا یہ مسلک ہے کہ ہر ایک نشہ کی چیز حرام ہے، خواہ کثیر ہو یا قلیل مگر محققین کے نزدیک فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے چنانچہ کتب حنفیہ جیسا کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی، در مختار، اشباہ والنظائر، فتاویٰ عالمی، فتاویٰ حمادیہ، شرح مواہب الرحمن وغیرہ اور شرح وہبانیہ وغیرہ میں امام ابو حنیفہؒ کا قول بھی امام محمدؒ کے قول کے موافق نقل کیا ہے، اس صورت میں تمام ائمہ مجتہدین اور محدثین کا اتفاق ہو گیا اور بھنگ اور جو گھاس کہ نشہ لائے اور ایون کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ عقل کو ختم کرتی اور اللہ کے ذکر سے غافل بناتی ہے اور جو بھنگ کو حلال سمجھے وہ زندیق اور بدعتی ہے، اور فقیہ نجم الدین نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حقہ کا پینا مکروہ تحریمی بتایا ہے کیونکہ حقہ نوش کے منہ سے بہت بری بدبو آتی ہے اور دوزخیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ منہ سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔ لہذا وہ بیڑی ہو یا سگریٹ پینے والے اس کا حکم خود ہی سمجھ لیں، باقی سابقہ بیان میں اس کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ (عمدۃ القاری جلد ۲، اکمال الاکمال و شرحہ مکمل الاکمال جلد ۵۔ نووی ۲)

۴۳۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انسؓ سے فصیح شراب کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا تمہارے پاس فصیح کے علاوہ ہماری کوئی شراب ہی نہ تھی اور میں یہی فصیح ابو طلحہ، ابو ایوب اور بعض دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں کھڑا پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ تمہیں خبر ملی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، کہنے لگا شراب حرام ہو گئی، ابو طلحہ نے کہا، انسؓ ان مشکوں کو بہا دو، اس خبر کے بعد پھر ان لوگوں نے کبھی شراب نہیں پی اور نہ شراب کے حکم کی تحقیق کی۔

۴۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرَقُّ هَذِهِ الْقِلَالُ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ *

(فائدہ) گدري کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوش مارنے لگے، اسے فصیح کہتے ہیں۔ (ہکذا قالہ ابراہیم الحریری)

۴۳۲۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان جمعی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اپنے چچا زاد قبیلہ والوں کو فصح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے کم تھا اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا شراب حرام کر دی گئی، حاضرین نے کہا، انسؓ اس کو بہادو، میں نے بہادیا، سلیمان جمعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا گداری اور پکی ہوئی کھجور کی، ابو بکر بن انس کہتے ہیں ان دنوں ان کی شراب یہی تھی، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے انسؓ سے بیان کیا وہ یہی کہتے تھے۔

۴۳۳۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو بکر بن انسؓ بولے ان دنوں کی شراب یہی تھی اور انسؓ بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کسی قسم کی نکیر نہیں کی، ابن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بعض حضرات نے جو میرے ساتھ تھے، انہوں نے خود حضرت انسؓ سے سنا کہ ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

۴۳۴۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابودجانہ، معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا کہ آنے والے نے آکر کہا، آج ایک نئی بات ہو گئی ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا، یہ سنتے ہی ہم نے اس شراب کو اسی دن بہادیا اور وہ شراب گداری اور خشک کھجوروں کی تھی، قتادہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان کی شراب یہی تھی، یعنی گداری اور خشک کھجوروں سے بنی ہوئی۔

۴۳۵۔ ابو غسان مسعمی، محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

۴۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفَيْتُهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّاتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا *

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ *

۴۳۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبِيرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَانَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خَمْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ *

۴۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابو دجانہ اور سہیل بن بیضاء کو اس مشکیزے میں سے جس میں گدڑی اور خشک کھجوروں کی شراب تھی پلا رہا تھا، بقیہ حدیث سعید کی روایت کی طرح ہے۔

۴۳۶۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور گدڑی کھجور ملا کر بھگونے سے اور پھر اس کے پینے سے منع فرمایا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان لوگوں کی شراب یہی تھی۔

۴۳۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ بن الجراح، ابو طلحہ، اور ابی بن کعبؓ کو فقیح اور کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور بولا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ بولے انسؓ اٹھو، اور یہ گھڑا پھوڑ ڈالو، میں نے پھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۴۳۸۔ محمد بن ثنی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں شراب کو حرام کیا تھا اور اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پئی جاتی تھی۔

باب (۷۶) شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

۴۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الرحمن بن مہدی (دوسری سند) ہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، سدی، یحییٰ بن عباد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطٌ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ *

۴۳۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْرُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرْمَةِ الْخَمْرِ *

۴۳۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَانَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْحَجَرَةِ فَاسْكِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ *

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُبُ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ *

(۷۶) بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ *

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

السُّدِّيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنِ الْخَمْرِ تَتَّخِذُ خَلًّا فَقَالَ لَا *

علیہ وسلم سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا نہیں۔

(فائدہ) یہ ابتدا ممانعت فرمائی تھی کہ لوگ شراب کے بہت عادی تھے اب اگر شراب میں کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنالیا جائے، یا خود بخود بن جائے تو حلال ہے۔

باب (۷۷) شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔

۴۴۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، علقمہ بن وائل، وائل حضری، حضرت طارق بن سويد بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے اس سے منع فرمایا، یا اسے ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ میں دوا کے لئے بناتا ہوں، آپؐ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

(۷۷) بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ * ٤٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلَقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرَاهَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صاف طور سے مذکور ہے کہ شراب دوا نہیں ہے لہذا اس کے ساتھ دوا کرنا حرام ہے، جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے، نیز مترجم کہتا ہے کہ دوسری حدیث میں مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز کے اندر شفا نہیں رکھی ہے، لہذا شراب سے زیادہ اور کس چیز کی حرمت ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۷۸) کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی

جائے، وہ بھی خمر ہے۔

۴۴۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ شراب ان دونوں درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

(۷۸) بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا * ٤٤١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ *

۴۴۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، اوزاعی، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

٤٤٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شراب ان دو درختوں سے یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

۳۴۳۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اوزاعی، عکرمہ بن عمار، عقبہ بن توام، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے، ابو کریب نے اپنی روایت میں کرم اور نخل بغیر تاکے بولا ہے۔

(فائدہ) ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ جواریا شہدیا جو کی شراب نہیں ہوتی کیونکہ دوسری روایات میں موجود ہے کہ ان کی بھی شراب ہوتی ہے، امام بدر الدین یعنی فرماتے ہیں کہ غمر امام ابو حنیفہ کے نزدیک انگور کے پانی کو کہتے ہیں، جب وہ گھاڑا اور سخت ہو جائے اور جھاگ اٹھنے لگے۔

باب (۷۹) کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ بنانے کی کراہیت کا بیان۔

۳۴۴۔ شیمان بن فروخ، جریر بن حازم، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور یا انگور کو یا پکی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور اور انگور کو، یا پکی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ *

۴۴۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوَّامِ عَنْ أَبِي بَكْرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ *

(۷۹) بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَازِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ مَخْلُوطَيْنِ *

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ *

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا *

۴۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي

ارشاد فرمایا ہے کہ کچی ہوئی اور گدڑی کھجور اور انگور اور کھجور کو آپس میں ملا کر مت بھگوؤ۔

۴۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر کی مولے، حکیم بن حزام، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، تمیمی، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور دونوں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی پختہ اور گدڑی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن یزید ابو مسلمہ، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا ہے کہ انگور اور کھجور اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجور ملا کر بھگوئیں۔

۴۵۰۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۱۔ قتیبہ بن سعید، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابو التوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم سے نیذ پے تو صرف انگور کی یا کھجور کی یا صرف گدڑی کھجور کی پے۔

عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا *

۴۴۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا *

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا *

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۵۰۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَغْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرَبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَيْبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا *

۴۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيًّا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيًّا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْفَ *

۴۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِدُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِدُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَاتَّبِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ *

۴۵۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۴۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَّابٍ الْمُبَارَكِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبِدُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِدُوا الرُّطْبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ اتَّبِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا *

۴۵۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ

۴۵۲- ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، اسماعیل بن مسلم عبدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدری کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو گدری کھجوروں کے ساتھ ملا کر بگھوونے سے منع کیا ہے، بقیہ روایت و کتب کی روایت کی طرح ہے۔

۴۵۳- یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو اور انگور اور کھجوروں کو ملا کر مت بگھوؤ، بلکہ ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ اور علیحدہ علیحدہ بگھوؤ۔

۴۵۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبدی، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۴۵۵- محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گدری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نہ بگھوؤ اور نہ کھجوروں اور انگوروں کو ایک ساتھ ملا کر بگھوؤ، بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بگھوؤ، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے ملے تو انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۴۵۶- ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حسب سابق کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت مروی ہے۔

قَالَ الرُّطْبَ وَالزَّهْوَ وَالْتَمَرَ وَالزَّيْبَ *

۴۵۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِ وَالْتَمَرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ وَقَالَ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ *

۴۵۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۴۵۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيُزْهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ *

۴۶۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَدْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۶۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكُتِبَ إِلَى أَهْلِ جَرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ *

۳۵۷- ابو بکر بن اسحاق، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں اور خشک کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۳۵۸- ابوسلمہ بن عبد الرحمن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۵۹- زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر حنفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں اور پختہ کھجوروں کو، اسی طرح گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ بھگوؤ۔

۳۶۰- زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، عکرمہ بن عمار، یزید بن عبد الرحمن بن اوفینہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۶۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پختہ کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے منع فرمایا، اور آپ نے جرش والوں کو لکھا کہ کھجوروں اور انگوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرتے تھے۔

۴۶۲۔ وہیب بن بقیہ، خالد طحان، شیبانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں صرف کھجوروں اور کش مش کا تذکرہ ہے۔

۴۶۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدڑی اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے اور کھجوروں اور کش مش کو ملا کر بھگونے سے منع کیا گیا ہے۔

۴۶۴۔ ابو بکر بن اسحاق، روح، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدڑی اور پختہ کھجوروں اور ایسے ہی کش مش اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کی گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طرح کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر بھگونا، اور ان کا نبیذ تیار کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور جب تک اس میں نشہ نہ ہو، حرام بھی نہیں ہے۔ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، باقی امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک اس طرح نبیذ بنانے میں کسی طرح کراہت نہیں اور یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، ابو داؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی نبیذ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلائی تھی، اور اسی طرح دوسری روایت صفیہ بنت عطیہ کی ہے، وہ بھی حضرت عائشہؓ سے یہی مضمون روایت کرتی ہیں اور اسی کے ہم معنی روایت امام محمد نے کتاب الآثام میں نقل کی ہے۔ لہذا ان روایات کی بناء پر کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں، امام بدر الدین یعنی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۲۵ میں فرماتے ہیں کہ پس شیخ ابی اور سنو سی کا امام ابو حنیفہ کے دلائل پر طعن کرنا اور ایسے ہی امام نووی کا خلاف حدیث کہنا فضول ہے۔

باب (۸۰) روغن قیر ملے ہوئے برتن اور توہنے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کا حکم منسوخ ہونا۔

۴۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توہنے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۶۶۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس بن

۴۶۲۔ وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا *

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا *

(۸۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِبَازِ فِي الْمُرْفَتِ وَالِدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ *

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْفَتِ أَنْ يُبْنَذَ فِيهِ *

۴۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ نَاقِدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ ابو سلمہ نے بواسطہ سفیان، حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ حضور نے ارشاد فرمایا، کدو کی توہی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نیذ مت بناؤ، اور ابو ہریرہ یہ بھی فرماتے تھے کہ سبز گھڑوں سے بھی اجتناب رکھو۔

۳۶۷۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سمیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روغن برتن حتم اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے، ابو ہریرہ سے دریافت کیا گیا، کہ حتم کیا ہے؟ بولے سبز گھڑے۔

۳۶۸۔ نصر بن علی جهمی، نوح بن قیس، ابن عون، محمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے وفد سے فرمایا، میں تم کو کدو کی توہی، سبز گھڑے، لکڑی کے گٹھلے، روغن کئے ہوئے برتن اور منہ کئے ہوئے مشکیزے سے منع کرتا ہوں صرف اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

۳۶۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعش، ابراہیم تیمی، حارث بن سويد، حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نیذ بنانے سے منع کیا ہے، یہ جریر کی روایت کا مضمون ہے اور عبید اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی توہی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

عُيِّنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُتَبَذَّرُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ *

۴۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَتَمُ قَالَ الْجَرَارُ الْخَضِرُ *

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَادَةِ الْمَحْبُوبَةِ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ *

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ *

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود سے کہا کہ تم نے ام المؤمنین عائشہؓ سے دریافت کیا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں میں نے ام المؤمنین سے عرض کیا تھا کہ مجھے بتلائیے کہ کن برتنوں میں حضور نے آپ کو نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اہل بیت کو آپ نے توبے اور روغن قیر طے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے، میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا، بولیں میں نے وہ بیان کیا جو میں نے سنا ہے، کیا میں وہ بیان کروں، جو میں نے نہیں سنا۔

۴۷۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبے اور روغن قیر طے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کیا ہے۔

۴۷۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، سفیان، شعبہ، منصور، سلیمان، حماد، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں۔

۴۷۳۔ شبان بن فروخ، قاسم بن فضل، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ عبد القیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اور انہوں نے آپ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، آپ نے انہیں کدو کی توبی اور روغن قیر طے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹیلے اور سبز برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۴۔ یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسحاق بن سوید، معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی سبز کھڑے لکڑی کے گٹیلے

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُتَبَذَّ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَذَّ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَتَبَذَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرْتَ الْحَتَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أَحَدُكَ بِمَا سَمِعْتَ أَوْ حَدَّثَكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ *

۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ *

۴۷۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسَلِّمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقَشِيرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِذِ فَهَاهُمْ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْقَيْرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْحَتَمِ *

۴۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب ثقفی، اسحاق بن سوید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی انہوں نے ”مزفت“ کی جگہ ”مقیم“ کا لفظ بولا ہے۔

۴۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابو جرہ، ابن عباس (دوسری سند) خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابو جرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تمہیں کدو کی تونبی، سبز گھڑے، لکڑی کے گٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں، اور حماد کی روایت میں ”مقیم“ کے بجائے ”مزفت“ کا لفظ ہے۔

۴۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز برتن، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹھلے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حبیب بن ابی عمر، سعید بن ابی جبیر، ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی، سبز گھڑا، روغن قیر اور لکڑی کے گٹھلے سے اور کچی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۹۔ محمد بن ثنیٰ، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ یحییٰ بہرانی، ابن عباس (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی، لکڑی کے گٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع

وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَزْفَتِ *

۴۷۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمَزْفَتِ الْمُقِيمَ *

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقِيمِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقِيمِ الْمَزْفَتِ *

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزْفَتِ وَالنَّقِيرِ *

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزْفَتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ *

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الرَّحْمَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ

فرمایا ہے۔

۳۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، تمیمی (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، ابو نصرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہنی، سبز گھڑے، لکڑی کے گٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۲۔ محمد بن ثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ سے حسب سابق روایت مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اٹخ۔

۳۸۳۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، ثنیٰ بن سعید، ابو المتوکل، ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے اور کدو کی توہنی اور لکڑی کے گٹھلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سرتج بن یونس، مروان بن معاویہ، منصور بن حیان، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے گواہی دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہنی، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹھلے سے منع فرمایا ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ *

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنِ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ *

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ *

۴۸۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ *

۴۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمُرْقَةِ وَالنَّقِيرِ *

۳۸۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، یعلیٰ بن حکیم، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹھلیا کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام کیا ہے، اس کے بعد میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر کہا، کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں سنا، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، میں نے پوچھا ٹھلیا کی نبیذ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا جو چیز مٹی سے بنائی جائے (وہ ٹھلیا ہے)

۳۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں لوگوں کو خطاب فرمایا، میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چل دیا، لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر ختم فرمادی، میں نے پوچھا، آپؐ نے کیا فرمایا؟ حاضرین نے کہا، حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کی تونبی اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۷۔ قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعید۔

(دوسری سند) ابوالریح، ابوکامل، حماد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسمعیل، ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابن ثنیٰ ابن ابی عمر، ثقیفی، یحییٰ بن سعید۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک بن عثمان۔

(ساتویں سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح حدیث

مروی ہے اور جہاد کا ذکر مالک اور اسامہ کے علاوہ اور کسی نے

نہیں کیا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ فَقَالَ حَرَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَأَنْتِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْحَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ *

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَتْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَابِ وَالْمَرْفَةِ *

۴۸۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضٍ

مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأَسَامَةُ *

۴۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَّهُى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَلِكَ *

۴۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۴۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَّهُى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْحَجَرِ وَالِدَبَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۴۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَجَرِ وَالِدَبَاءَ *

۴۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَّهُى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ وَالِدَبَاءَ وَالْمَرْفَتِ قَالَ نَعَمْ *

۴۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۴۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کا یہی خیال ہے، پھر میں نے کہا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا لوگوں کا یہی خیال ہے۔

۴۸۹- یحییٰ بن ابی بربید، حدیثنا ابن عثیبہ، حدیثنا سلیمان التمیمی عن طاؤس قال قال رجل لابن عمر انهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الحجر قال نعم ثم قال طاؤس والله اني سمعته منه *

۴۹۰- محمد بن حاتم، عبد الرزاق، ابن جریر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توبے میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۱- محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توبے سے منع کیا ہے۔

۴۹۲- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ، اور توبے اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن وثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن، توہنے اور لکڑی کے گٹھلے سے منع کیا ہے، محارب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بار بار سنا ہے۔

۴۹۴۔ سعید بن عمرو اشعثی، شیبانی، محارب بن وثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں روغن قیر ملے ہوئے برتن کا بھی ذکر ہے۔

۴۹۵۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا اور توہنے اور گٹھلے سے منع کیا ہے اور فرمایا مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔

(فائدہ) ان احادیث کا بیان کتاب الایمان میں گزر چکا ہے شروع میں جب آپ نے شراب کو حرام فرمایا، تو ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت فرمادی کہ کہیں شراب کا اثر ان میں نہ رہ جائے اور پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت دے دی، جیسا کہ آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں، نیز مشکیزوں میں نبیذ بنانے کے لئے فرمایا کیونکہ مشکیزوں میں شدت پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر ہو جاتی ہے جو کہ نشہ وغیرہ کا باعث ہے تو اس کا فوراً علم ہو جاتا ہے، اس بنا پر آپ نے خصوصیت کے ساتھ مشکیزوں میں نبیذ بنانے کو فرمایا۔

۴۹۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتمہ سے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حتمہ کیا ہے، فرمایا ٹھلیا۔

۴۹۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان شراب کے (برتنوں کے متعلق) بیان کرو، جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اپنی زبان میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ، کیونکہ تمہاری اور ہماری زبان جدا جدا ہے، انہوں نے کہا کہ حضور

مُحَارِبُ بْنُ دَثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ وَالذَّبَابِ وَالْمُزَفِّ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ *

۴۹۴۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ *

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمُزَفِّ وَقَالَ انْبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ *

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَتَمَةُ قَالَ الْحَرَّةُ *

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةٍ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرَبَةِ بُلْغَتِكَ وَفَسْرُهُ لِي بُلْغَتَنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ

نے حتم سے منع کیا ہے اور وہ ٹھلیا ہے، دباء سے وہ تونبا ہے، اور مزفت سے اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے، جو چھیل کر بنائی جاتی ہے، آپؐ نے مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۹۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

۴۹۹۔ ابوبکر بن ابی شعبہ، یزید بن ہارون، عبدالحق بن سلمہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس منبر کے پاس سنا فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی طرف اشارہ کیا کہ عبد القیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے آپ سے شراب کے (برتنوں کے متعلق) پوچھا، آپؐ نے انہیں تونبی، گٹھلے اور سبز گھڑے سے منع کیا۔ میں نے کہا اے ابومحمد اور ”مزفت“ سے بھی ہمارا خیال تھا کہ یہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا اس دن تک میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ لفظ نہیں سنا، لیکن وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔“

۵۰۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گٹھلے اور روغن قیر والے برتن اور تونبی سے منع فرمایا ہے۔

۵۰۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ ٹھلیا اور تونبی اور روغن برتن سے منع فرما رہے تھے، ابوالزبیرؓ بولے اور میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور روغن برتن اور لکڑی کے گٹھلے

وَهِيَ الْحَجَرَةُ وَعَنِ الدُّبَاءِ وَهِيَ الْقَرَعَةُ وَعَنِ الْمَزْفَتِ وَهُوَ الْمُقْبِرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّحْلَةُ تَنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الْأَسْفَلِ *

۴۹۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمَنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمٍ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَثَرِيَةِ فَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمَزْفَتِ وَظَنُّنَا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ *

۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمَزْفَتِ وَالِدُّبَاءِ *

۵۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْحَجَرِ وَالِدُّبَاءِ وَالْمَزْفَتِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ بنانے کے لئے جب کوئی برتن نہ ملتا، تو آپ کے لئے پتھر کے بڑے برتن میں نبیذ بنایا جاتا۔

۵۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

۵۰۳۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا، تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی، قوم میں سے بعض حضرات نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ وہ برتن برام یعنی پتھر کا تھا۔

۵۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب، ابن بردہ اپنے والد سے (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ابوسنان، محارب بن دثار، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو مشکیزوں کے علاوہ اور برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں پیو، لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

۵۰۵۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، سفیان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ، حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے تم کو برتنوں سے منع کیا تھا، مگر برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی ہے، باقی ہر

وَسَلَّمَ عَنْ الْحَرِّ وَالْمُزَفِّ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبِذُ لَهُ فِيهِ بُبْدُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ *
۵۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ *

۵۰۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً بُبْدُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ *

۵۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ

الظُّرُوفَ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *
نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مدارِ حرمت سکر اور نشہ پر ہے، خواہ تنہا کھجوروں کی نیبذ بنا جائی یا ملا کر بنائی جائے، اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے، وہو المطلوب وہو مذہب ابی حذیفہ کما تقدم، واللہ اعلم۔

۵۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي ظُرُوفِ الْآدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *
۵۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، معرف بن واصل، محارب بن دثار، ابن ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم کو چمڑوں کے برتنوں سے منع کیا تھا، اب ہر ایک برتن میں پیو، لیکن نشہ لانے والی چیز مت پیو۔

۵۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْحَصَ لَهُمْ فِي الْحَرِّ غَيْرِ الْمَزْفَةِ *
۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، سلیمان اخول، مجاہد، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نیبذ بنانے کی ممانعت فرمادی تو صحابہ کہنے لگے کہ ہر شخص کے پاس تو چمڑے کی مشک نہیں، چنانچہ آپ نے اس ٹھیلی کی جو روغنی نہ ہو اجازت مرحمت فرمادی۔

(فائدہ) اولاً آپ نے صرف ٹھیلی کی اجازت دی، پھر سب برتنوں کی اجازت مرحمت فرمادی۔

(۸۱) بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ *
باب (۸۱) ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي نَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِذِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ *
۵۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ يَحْيَى التَّحِيْبِيِّ
۵۰۹۔ حرملہ بن یحییٰ تحیمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان اور صالح کی روایت میں دریافت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے، یہ صرف معمر کی روایت میں ہے، اور صالح کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں ایک شراب جو سے بنتی ہے، اسے مزر کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے تیار کی جاتی ہے، اسے صحیح بولتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

۵۱۲۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر

شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن أنه سمع عائشة تقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب أسكر فهو حرام* ۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبَتَعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ*

۵۱۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَتَعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ*

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا

آسانی کرنا، اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا، اور میرا خیال ہے، یہ بھی فرمایا کہ دونوں اتفاق سے رہنا، جب آپؐ نے پشت پھیری تو ابو موسیٰؓ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن میں شہد سے ایک شراب پکائی جاتی ہے جو جم جاتی ہے اور مزر شراب جو سے پکائی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا، جو شراب نماز سے مدہوش بنادے وہ حرام ہے۔

۵۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن روانہ کیا، چنانچہ فرمایا، لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا، دشواری مت ڈالنا، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں دو شرابوں کے متعلق فتویٰ دیجئے، جنہیں ہم یمن میں بنایا کرتے تھے، ایک توجع ہے اور وہ شہد کی تیار کی جاتی ہے، تا آنکہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں اور سخت ہو جائے اور دوسری مزر ہے جو جوار یا جو کو بھگو کر تیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امع الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا کئے گئے تھے آپؐ نے فرمایا، میں منع کرتا ہوں، ہر نشہ والی شراب سے جو کہ نماز سے غافل کر دے۔

۵۱۴۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، عمارہ بن غزیہ، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حیشان سے آیا اور حیشان یمن کا ایک شہر ہے، اس نے اس شراب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جو اس کے ملک میں پیتے تھے، اور وہ جوار سے بنتی تھی اس کو مزر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ نشہ والی ہے؟ اس نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اور اللہ

وَلَا تُنْفِرَا وَارَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلَّى رَجَعَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِّنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتَّى يَغَيَّرَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ *

۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبَتُّ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبْنَدُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذَّرَّةِ وَالشَّعِيرِ يُبْنَدُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ *

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِيمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٍ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

تعالیٰ نے یہ چیز طے فرمائی ہے کہ جو نشہ والی چیز پئے گا، اسے طبعیۃ الخبال پلائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبعیۃ الخبال کیا چیز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ ہے۔

۵۱۵۔ ابو الریح عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک نشہ کرنے والی شراب خمر ہے، اور ہر ایک نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور مر جائے گا، در آنحالیکہ اس کے نشہ میں مست ہوگا اور توبہ نہیں کرے گا تو اسے آخرت میں شراب طہور نہیں ملے گی۔

(فائدہ) علامہ زر قانی شرح موطا مالک میں شیخ ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں، کہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسے جنت میں شراب طہور نہیں ملے گی، کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا، اس نے اس کو جلدی ہی حاصل کرنا چاہا، تو وہ حاصل ہو گئی، لہذا جب اس شراب کا وقت آئے گا، تو اس شرابی کو محروم کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۶۔ اسحق بن ابراہیم، ابو بکر بن اسحق، روح بن عبادہ، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ لانے والی شے خمر ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

۵۱۷۔ صالح بن مسارسلے، معن، عبدالعزیز بن عبدالمطلب موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۵۱۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

۵۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَاةُ أَهْلِ النَّارِ *

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتَبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ *

۵۱۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

۵۱۷۔ وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۵۱۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دنیا میں شراب پئے گا، وہ اس سے آخرت میں محروم کر دیا جائے گا۔

۵۲۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جو دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائیگا، اسے نہیں پئے گا، امام مالک سے پوچھا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں نہیں پئے گا مگر یہ کہ وہ اپنے اس فعل سے توبہ کرے۔

۵۲۲۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۸۲) جس نبیذ میں تیزی نہ پیدا ہوئی ہو، اور نہ اس میں نشہ آیا ہو، وہ حلال ہے۔

۵۲۳۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ یحییٰ بن عبید ابی عمر البهرانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اول شب میں نبیذ بھگو دیتے تھے، چنانچہ آپ اسے اس دن صبح کو اور رات کو پیتے تھے، پھر اگلے دن پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں صبح تک، پھر اگر کچھ بچ رہتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے، تو آپ خادم کو پلا دیتے، یا اس کے بہادینے کا حکم فرما دیتے۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ *

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يُتَبَّ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَها قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ *

۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يُتَوَبَّ *

۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ *

(۸۲) بَابُ إِبَاحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا *

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَّدُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَّ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْغَدَّ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ

أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ *

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرِبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّهُ *

۵۲۴- محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بہرانی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عبد اللہ بن عباس کے سامنے نبیؐ کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیؐ بنایا جاتا تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ پیر کی رات کو، پھر آپ اسے پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے، پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے، یا بہا دیتے۔

۵۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّيْبُ فَيَشْرِبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيَسْقَى أَوْ يُهْرَاقُ *

۵۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے تھے، آپ انہیں اس روز پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، شام تک پیتے، پھر آپ اس کے پینے کا حکم فرماتے، یا بہا دینے کا حکم دیتے۔

(فائدہ) یعنی اگر کسی قسم کا تغیر نہ ہوتا تو پھر پینے کا حکم فرماتے، ورنہ بہا دینے کا، اور نبیؐ کا باجماع امت پینا جائز ہے۔

۵۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَدُّ لَهُ الزَّيْبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرِبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءَ الثَّلَاثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ *

۵۲۶- اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں انگور بھگوئے جاتے، آپ اس دن پھر دوسرے دن اور پھر تیسرے دن کی شام کو اسے پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا، اسے بہا دیتے۔

۵۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتَّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أُمْسِلُمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ

۵۲۷- محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ، زید، یحییٰ بن ابی عمر نخعی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شراب کی بیع اور اس کی تجارت کے متعلق دریافت کیا، وہ بولے تم مسلمان ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں، ابن عباس نے فرمایا، نہ تو اس کی بیع درست ہے اور نہ

خرید، اور نہ تجارت، پھر ان لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبیذ کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیلئے نکلے، پھر لوٹے، تو آپ کے کچھ اصحاب نے سبز گھڑوں، گھٹلوں اور توبی میں نبیذ بنائی تھی، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ بہادی گئی، پھر آپ نے ایک مشک میں نبیذ بنانے کے متعلق فرمایا، پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات اور دوسرا دن صبح ناشام پیا اور پلایا، پھر تیسرے دن جو بچ گئی اس کے بہادینے کا حکم دیا، وہ بہا دی گئی۔

۵۲۸۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدانی، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی باندی کو بلایا، اور فرمایا اس سے پوچھو، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کیا کرتی تھی تو وہ حبشہ عورت بولی کہ میں آپ کے لئے رات کو مشک میں نبیذ بھگوئی اور اس کا منہ باندھ کر لٹکادیا کرتی، صبح کو آپ اس سے پیتے۔

۵۲۹۔ محمد بن ثنی عنزی، عبد الوہاب ثقفی، یونس، حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ بناتے اور اس کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے اور اس مشک میں سوراخ تھے، صبح کو ہم نبیذ تیار کرتے آپ اسے شام کو پیتے اور شام کو بھگوتے تو صبح کو پیتے۔

۵۳۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، اور ان کی بیوی ہی اس روز کام کر رہی تھی اور وہی دلہن تھی، سہل نے کہا، کہ تم جانتے ہو کہ اس

قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ يَبْعُهَا وَلَا شِرَاؤَهَا وَلَا التَّجَارَةَ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِهِمْ وَتَقْيِيرٍ وَذَبَاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَيْبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنْ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ *

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقَشِيرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلَقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ *

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدُوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدُوَةً *

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَتَهُمْ وَهِيَ الْعُرُوسُ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا، اس نے رات کو ایک بڑے پیالہ میں چند کھجوریں بھگو دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی آپ کو پلایا۔

۵۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وعاک، اور حسب سابق روایت مروی ہے لیکن نیپڈ پلانے کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

۵۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے، بشرطیکہ دیگر مہمان ناراض نہ ہوں اور یہاں تو صحابہ کرام اس چیز سے اور زیادہ خوش اور مسرور تھے۔

۵۳۲۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد یعنی ابو غسان، ابو حازم، سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے، اور اس میں پتھر کا پیالہ کہا ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے ان کھجوروں کو پلایا اور خصوصیت کیساتھ صرف آپ کو یہ پلایا۔

۵۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي أَبَا غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَهُ فَسَقَتْهُ تَحْصُهُ بِذَلِكَ *

۵۳۳۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن سہل، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر آیا۔ آپ نے ابواسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیام دینے کا حکم فرمایا، انہوں نے پیام دیا، اور وہ آئی، اور بنی ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعوں میں اتری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو دیکھا، کہ سر جھکائے ہوئے ایک عورت ہے، آپ نے اس سے بات کی، وہ بولی، میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا، تو نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ حاضرین بولے تو جانتی ہے، یہ کون تھے؟ وہ

۵۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَتَزَلَّتْ فِي أُجْمٍ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنْكَسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

بولی نہیں، میں نہیں جانتی۔ حاضرین نے کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، تجھے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے وہ بولی، تب تو میں بہت زیادہ بد قسمت رہی، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تشریف لائے، حتیٰ کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں، آپ اور آپ کے اصحاب بیٹھے، پھر آپ نے حضرت سہل سے فرمایا ہمیں پلاؤ، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ پیالہ نکالا، اور اس میں سے آپ کو پلایا، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سہل نے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز نے وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے انہیں دیدیا، اور ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، اے سہل ہمیں پلاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا، یا پہنا اور استعمال کیا، وہ سب تبرک ہیں اور سلف و خلف کا جماع ہے، کہ جن مقامات پر آپ نے نماز پڑھی، وہاں نماز پڑھنا افضل و بہتر ہے، لیکن شرط یہ ہے، کہ ان اشیاء و اماکن کا صحیح ثبوت ہو، اس قسم کے نظائر احادیث میں بکثرت موجود ہوں، مگر مترجم کہتا ہے (اور یہ اپنی رائے سے نہیں کہتا ہے) کہ جن مقامات پر آپ نے نماز پڑھی ہے، وہاں صرف نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور بس، یعنی زیارت آثار تبرک کی لغویات اور فضول باتوں سے پاک و صاف ہو کے کرنی چاہئے، واللہ اعلم۔

۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اس پیالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں، یعنی شہد اور نبیذ، اور پانی اور دودھ۔

باب (۸۳) دودھ پینے کا جواز۔

۵۳۵۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے، تو ہمارا گزر ایک چرواہے پر ہوا اور حضور پیا سے تھے، چنانچہ میں

قَالَ قَدْ أَعَدْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيُخْطَبَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْقَىٰ مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ *

۵۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلُّهُ الْعَسَلُ وَالنَّبِيدُ وَالْمَاءُ وَاللَبَنُ *

(۸۳) بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ *

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *
 نے تھوڑا سا دودھ دہا اور لے کر حاضر ہوا اور آپ نے اسے پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(فائدہ) ممالک عرب میں یہ دستور تھا اور پھر وہ حضرت ابو بکر صدیق کو جانتا بھی ہوگا، اس لئے آپ کے دودھ نکالنے سے ناراض نہیں ہوا، میں کہتا ہوں کہ صدیق اکبر نے اس سے اجازت لے کر نکالا ہوگا تو اب کیا اشکال باقی رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *
 ۵۳۶۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق ہمدانی، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آئے تو سراقہ بن مالک جعشم نے آپ کا تعاقب کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بددعا دی تو اس کا گھوڑا دھنس گیا اس نے عرض کیا، آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی (اسے نجات ملی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے اور بکریوں کے ایک چرواہے پر گزر ہوا، ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا سا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دہا اور وہ لے کر حاضر ہوا، چنانچہ آپ نے پیا، حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا (۱)۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ زُهَيْرٍ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةً أُسْرِي بِهِ بِإِلْيَاءٍ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَكِنْ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ *
 ۵۳۷۔ محمد بن عباد، زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس، زہری، ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب معراج بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا، تو آپ سے جبریل نے کہا تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۱) یہ اظہار ہے اس بے پناہ محبت کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا تو اس سے حضرت ابو بکر صدیق کی دہ بے قراری زائل ہو گئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک کا اثر دیکھ کر پیدا ہو گئی تھی۔ محبت صادق کو اپنے حبیب کی راحت سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

(فائدہ) فطرت سے مراد دین اسلام ہے، باقی یہ روایات کتاب الایمان میں معراج کے بیان میں گزر چکی ہے، وہیں اس کے متعلق لکھ دیا گیا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی کسی چیز کو جانتا اور سنتا ہے، اور نہ کسی شے کے کرنے پر بغیر مرضی الہ العالمین کوئی قادر ہے۔

۵۳۸۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے حسب سابق روایت مروی ہے، اور بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۸۴) سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکیزوں کا منہ باندھنے، اور دروازہ بند کرنے اور ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا استحباب۔

۵۳۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنّی، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا نہیں تھا، آپؐ نے فرمایا، اسے ڈھانکا کیوں نہیں، ایک لکڑی کی آڑ ہی اس پر دیتے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے حکم فرمایا، رات کو مشکیزے کا منہ باندھ دینے اور دروازہ بند کرنے کا۔

۵۴۰۔ ابراہیم بن دینار، روح بن عبادہ، ابن جریج، زکریا بن اسحاق، ابوالزبیر، جابر بن عبد اللہ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی زکریا نے ابو حمید کا قول رات کو بیان نہیں کیا۔

۵۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِبِلِيَاءَ *

(۸۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِكْمَاءِ السَّقَاءِ وَاعْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ *

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُحْمَرًّا فَقَالَ أَلَا خَمَرْتَهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالسَّقِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا *

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَاءُ قَوْلَ

أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ *

۵۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا حَمْرَتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ *

۵۴۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا حَمْرَتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عُودًا *

۵۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ *

۵۴۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حضور کو نبیذ نہ پلائیں، فرمایا کیوں نہیں، وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے کر آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم ایک لکڑی ہی اس کے عرض پر رکھ دیتے، پھر آپ نے پی لیا۔

۵۴۲- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، ابو صالح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابو حمید نامی خدمت گرامی میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تم نے اسے ڈھکا کیوں نہیں، کم از کم اس پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

۵۴۳- قتیبہ بن سعید، لیث۔

(دوسری سند) محمد بن رُمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو، دروازہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسے مشکیزے کو نہیں کھولتا، اور ڈھکے برتن کا سرپوش نہیں اتارتا، اور اگر کسی کو تم میں سے ڈھکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو صرف برتن پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دے یا خدا کا نام ہی اس پر لے دیا کرے تو ایسا ہی کرے، اس لئے کہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے، قتیبہ نے اپنی روایت میں دروازے بند کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۵۴۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں ”واکفوا الاناء یاخمر والا ناء“ کا لفظ ہے، باقی عرض میں لکڑی رکھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۴۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کرو، اور لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر اس میں ”خمر الانیۃ“ کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ چوہا گھروالوں کے کپڑے جلادیتا ہے۔

۵۴۶۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ارشاد فرمایا، چوہا گھروالوں کو جلادیتا ہے۔

۵۴۷۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عطاء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی تاریکی یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا کرو، اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لے لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ بسم اللہ کر کے باندھ دیا کرو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم برتنوں کے اوپر آڑیا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

۵۴۸۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں ”اذکروا اسم اللہ عزوجل“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاكْفُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ *

۵۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَقَالَ تُضَرِّمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ *

۵۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفَوَيْسِقَةُ تُضَرِّمُ الْبَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ *

۵۴۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قَرَبَاتِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آيَاتِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفَقُوا مَصَابِيحَكُمْ *

۵۴۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْنُ مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۵۴۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرَوَايَةٍ رَوْحَ *

۵۵۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصَبِيَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَتَّبِعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَةُ الْعِشَاءِ *

۵۴۹- احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، ابن جریر، اس حدیث کو عطاء اور عمرو بن دینار سے روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۵۰- احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو حتیٰ کہ شام کی تاریکی جاتی رہے، اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہوتے ہی شام کی تاریکی اور سیاہی ختم ہونے تک چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ کتاب الصلوٰۃ میں جو حدیث گزری ہے کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے ان روایتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، یہی توجیہ انب معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت شیطان کا اور شیطان کے لشکر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۱- محمد بن ثقفی، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۵۵۲- عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہادی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن عبد اللہ بن حکیم، قعقاع بن حکیم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ برتن ڈھانک دو اور مشکیزے کا دھانہ بند کر دو، اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے، پھر وہ وبا جو برتن یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں ساجاتی ہے۔

۵۵۲- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ *

(فائدہ) پھر جو اس چیز کو کھاتا پیتا ہے اسے وبا ہو جاتی ہے اور اسی طرح وبا پھیلتی ہے، معلوم ہوا کہ وبا حکم الہی ہے، پانی یا دیگر اشیا کے فساد سے نہیں ہوتی، اور نہ کسی کی بیماری اور وبا کسی کو لگتی ہے، جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز اس کا بیان آجائے گا۔

۵۵۳۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس روایت میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ جس میں وبا اترتی ہے، لیث بیان کرتے کہ ہمارے طرف کے عجمی لوگ ”کانون اول“ میں اس سے بچتے ہیں۔

(فائدہ) کانون اول دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون ثانی جنوری کو یہ محض ان کا باطل عقیدہ بیان کیا گیا ہے حدیث عام ہے جس وقت حکم الہی ہو اور جس جگہ اور جس چیز میں ہو، وہیں وبا نازل ہوگی۔

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۵۵۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَأَلْعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ *

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ *

۵۵۵۔ سعید بن عمرو اشعثی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر کے اندر گھر والے جل گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو الْأَشْعَثِيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَانِهِمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ *

باب (۸۵) کھانے اور پینے کے آداب و احکام۔

(۸۵) بَابِ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وَأَحْكَامُهُمَا *

۵۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، خثیمہ، ابو حذیفہ، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو ہم اپنے

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ

ہاتھ نہ ڈالتے تاوقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے اور اپنا دست مبارک نہ ڈالتے، ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسا کہ کوئی اسے ہانک رہا ہے، اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، چنانچہ وہ ایک لڑکی کو یہ کھانا حلال کرنے کے لئے لایا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس دیہاتی کو اسی مقصد کے لئے لے آیا میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ، میرے ہاتھ میں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ذرا زور سے کہے تاکہ جو بھول گیا ہے وہ بھی متنبہ ہو جائے اور اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے کے وقت ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ کہہ لے اور جنابت اور حیض بسم اللہ کہنے سے مانع نہیں، بلکہ ان کے لئے بھی بسم اللہ کہنا مستحب ہے، اب ناظرین سمجھ لیں کہ پھر کھانے پینے میں کیا کراہت ہو سکتی ہے اور اس کی تائید میں بکثرت روایات کتاب الطہارۃ میں گزر چکی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ درست یہی ہے کہ یہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا تذکرہ آیا ہے وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں، تاویل کی حاجت اور ضرورت نہیں، جمہور علماء سلف، خلف، فقہاء و محدثین اور متکلمین کا یہی مسلک ہے (نووی جلد ۳ ص ۱۷۱)

۵۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، خثعمہ بن عبد الرحمن، ابو حذیفہ الارحبی، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں جاتے، اور معاویہؓ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی کے آنے کا تذکرہ ہے اور روایت کے اخیر میں اتنی زیادتی بھی ہے، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھایا۔

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لَتَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَغْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا*

۵۵۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ الْأَرْحَبِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدْ مَجِيَ الْأَغْرَابِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ وَأَكَلَ*

۵۵۸۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں لڑکی کا آنا دیہاتی سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۵۵۹۔ محمد بن ثنیٰ عزی، ضحاک ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب آدمی اپنے گھر جاتا ہے تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باشی کا مقام اور نہ شام کا کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے شب باشی کا مقام تو مل گیا اور جب کھاتے وقت خدا کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے شب باشی کا مقام اور رات کا کھانا مل گیا۔

۵۶۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور ابو عاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اس طرح ہے کہ اگر کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ اگر کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا ہے الخ۔

۵۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن رحم، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم

۵۵۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ مَجَّيَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجَّيِ الْأَعْرَابِيِّ *

۵۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ *

۵۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ *

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ *

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے، اور جب پے تو اپنے داہنے ہاتھ سے پے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۵۶۳۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، یحییٰ قطان، عبید اللہ زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرَبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ *

۵۶۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سَفْيَانَ *

۵۶۴۔ ابوالطاہر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہر گز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہر گز اس سے پے، اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے پیتا ہے، اور نافع کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے اور نہ ہی دے اور ابوالطاہر کی روایت میں ”احد منکم“ کے بجائے ”احدکم“ ہے۔

۵۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا اور ایسے لینا اور دینا مستحب ہے اور بغیر عذر اور مجبوری کے بائیں ہاتھ سے ان امور کا کرنا مکروہ ہے۔ کلابادی فرماتے ہیں کہ شیطان کے داہنا ہاتھ بھی ہے، مگر چونکہ اس کی خلقت ہی معکوسیت ہے اس لئے وہ الٹے ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا کے لئے متعین فرمایا ہے اور پھر کافر کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس لئے شیطان کے دونوں ہاتھ (بائیں) ہی ہونے چاہئیں، مترجم کے نزدیک بھی یہی چیز انسب ہے کیونکہ رحن کے دونوں ہاتھ یکمیں (داہنے) میں اور بائیں ہاتھ سے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی اہانت ہوتی ہے اور علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے یاروں کو بائیں ہاتھ سے کھانے پر آمادہ کرتا ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ پھر امور کرامت میں سے یہی ہے کہ ان اعضا میں بھی فرق چاہئے جو کہ نعمت کے لئے ہیں اور جو گندگی دور کرنے کے لئے ہیں۔

۵۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا، تو آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا، فرمایا، خدا کرے تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس نے ایسا غرور سے کہا تو وہ اپنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ *

(فائدہ) ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ شخص بسر بن راعی العید منافق تھا لہذا خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی سزا فوراً پائی اور یہ جملہ کہ اس نے کبر کی وجہ سے یہ کیا تھا، یہ حضرت سلمہ کا مقولہ ہے معلوم ہوا کہ جو بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بد دعا کرنا درست ہے۔

۵۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ کے سب اطراف میں گھوم رہا تھا، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا، اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے ہاتھ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھا۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۵۶۷۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو بن حنبلہ، وہب بن کیسان، عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب اطراف سے گوشت لینا شروع کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔

۵۶۷۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَخْذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

(فائدہ) کیونکہ یہ بری عادت ہے اور آداب طعام کے خلاف ہے۔

۵۶۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۸۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاطِ الْأَسْقِيَةِ *

۵۶۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکوں کا منہ الٹ کر اس سے پانی پیا جائے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ مشک کے منہ سے پانی پینے میں خطرہ ہے کہ کوئی کیڑا یا موذی چیز پیٹ میں چلی جائے اور پھر وہ نقصان کرے اور اس قسم کی تمام اشیاء کا یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب (۸۶) کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔

۵۷۱۔ ہداب، بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

۵۷۲۔ محمد بن منشی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان کھڑے ہو کر پیئے، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اور کھڑے ہو کر کھانا، انس نے فرمایا یہ تو اور بھی برا اور بدتر ہے۔

۵۷۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۵۷۴۔ ہداب، بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

۵۶۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاطِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا *

۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاطُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ *

(۸۶) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا هِدَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَلَا أَكْلُ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَحَبُّ *

۵۷۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ *

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هِدَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۵۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، ابو عیسیٰ اسواری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْلَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَيْسَى السَّوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۶۔ عبد الجبار بن العلاء، مروان فزاری، عمر بن حمزہ، ابو غطفان مری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر نہ پئے، اور جو بھولے سے پی لے وہ تے کر ڈالے۔

۵۷۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو غُطَفَانَ الْمُرِّيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ *

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں، تے کرنا مستحب ہے کیونکہ حدیث صحیح میں اس چیز کا حکم ہے اور اس حکم کو وجوب پر محمول کرنا دشوار ہے، لہذا احتیاب ہی پر حمل کیا جائے گا، واللہ اعلم۔

۵۷۷۔ ابو کمال جحدری، ابو عوانہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْرَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْرَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۹۔ سرتج بن یونس، ہشیم، عاصم احول (دوسری سند) یعقوب دورقی، اسماعیل بن سالم، ہشیم، عاصم احول، مغیرہ شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی (۱) کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۹- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

(۱) متعدد احادیث میں منع کرنے کی بنا پر کھڑے ہو کر پینا پسندیدہ اور مکروہ ہے اور کھڑے ہو کر کھانا زیادہ فحش ہے مگر یہ کراہت تب ہے جبکہ بیٹھ کر پینے کی جگہ آسانی سے میسر ہو اگر ایسی جگہ ہی نہ ہو یا وہاں بیٹھنا مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینا بلا کراہت جائز (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ابن عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۸۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ *

۵۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأْتَيْتُهُ بِذَلِكِ *

(۸۷) بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ *

۵۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ *

۵۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُنَافَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا *

۵۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

۵۸۰- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی مانگا۔

۵۸۱- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، (دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں ہے کہ ڈول لے کر آیا۔

باب (۸۷) پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب۔

۵۸۲- ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ہی میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۳- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عروہ بن ثابت انصاری، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (اسے منہ سے ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۵۸۴- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الوارث، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) ہے۔ ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر زمرم پینا بھی اسی بنا پر ہو کیونکہ عموماً وہاں پر رش کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پیٹھ کر پینا مشکل ہوتا ہے۔

فَرُوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ
أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرًا قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلَاثًا *

۵۸۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ
الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ *

(۸۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِذَا رَةِ الْمَاءِ
وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُتَبَدِّئِ *
۵۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنَ
قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ
أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَغْرَابِيَّ وَقَالَ
الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ *

۵۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ
وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْتُسِنِي
عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ
شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَثَرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ
وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَى أَبَا

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین
مرتبہ سانس لیتے اور فرمایا ایسا کرنے سے خوب سیر ہوئی ہے
اور پیاس خوب بجھتی ہے اور پانی خوب ہضم ہوتا ہے، انس کہتے
ہیں کہ میں بھی پانی میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

۵۸۵- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام دستوائی،
ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق
روایت مروی ہے اور اس میں برتن کا تذکرہ ہے۔

باب (۸۸) دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع
کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

۵۸۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، اس وقت آپ کے داہنی
طرف ایک اعرابی اور بائیں طرف ابو بکر تھے، حضور نے خود پی
کر اعرابی کو دے دیا، اور فرمایا، داہنی طرف سے شروع کرنا
چاہئے اور پھر داہنی طرف سے۔

۵۸۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن
عبد اللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ میں آئے تو میری عمر دس سال تھی اور حضور کی
وفات کے وقت میں بیس سال کا تھا اور میری ماں مجھے حضور کی
خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے
گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا
دودھ دھویا اور گھر کے کنویں کا پانی پیش کیا، تو حضور نے پیا، اس
وقت حضرت ابو بکر آپ کے بائیں طرف تھے، حضرت عمر نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ ابو بکر کو دے دیجئے، آپ نے ایک

دیہاتی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داہنے سے شروع کرنا چاہئے اور پھر داہنے سے۔

۵۸۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم الانصاری، حضرت انس بن مالک (دوسری سند) عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور پینے کا پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دودھ کرا پئے اس کو پانی ملا کر خدمت اقدس میں پیش کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے بائیں طرف اور حضرت عمرؓ سامنے اور ایک دیہاتی داہنی طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ابو بکرؓ ہیں، حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ حضرت ابو بکرؓ کے لئے اشارہ کر رہے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا اور فرمایا داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بس یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے (یعنی ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا)

بَكَرٍ فَأَعْطَاهُ أَغْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَنَ فَالْإِيمَنَ *

۵۸۸ - (۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ بْنِ حَزْمٍ أَبِي طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ (وَاللَّفْظَةُ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شَبْتُهُ مِنْ مَاءٍ يَبْرِي هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وَجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَنُ الْإِيمَنُ الْإِيمَنُ الْإِيمَنُ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ *

(فائدہ) کسی شخص کو خواہ نبی ہو یا ولی، علم غیب اور قدرت مطلقہ اور امور دنیائے تصرف میں خدا کے ساتھ شریک بنانا شرک ہے، اور ایسی نداد غیر خدا کے لئے سب کفر و شرک ہیں، قرآن مجید، احادیث شریفہ اور کتب فقہیہ اس سے لبریز ہیں جو مسلم شریف کے اس ترجمہ کو دیانت کے ساتھ یہاں تک پڑھتا آیا ہو گا اب اسے کسی دلیل کی احتیاج باقی نہ رہے گی، ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام غیب کی باتوں میں سے کسی بھی بات کا علم نہیں رکھتے تھے بجز ان باتوں کے جن کو وہ قافو قافا اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کرا دیا تھا اور حنفیہ نے اس بات پر اعتقاد کہ انبیاء کو علم غیب ہے، صراحتہ کفر بیان کیا ہے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”قل لا یعلم من فی السموات“

والارض الغیب الا اللہ“ کے معارض اور مخالف ہے، اور بزازیہ اور اس کے علاوہ اور دیگر فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر و موجود ہیں اور وہ غیب جانتی ہیں تو کافر ہو جائے گا اور یہی چیز شیخ فخر الدین حنفی نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے اور اسی چیز پر بحر الرائق شرح کنز الدقائق پر کفر کا فتویٰ موجود ہے، جو ان پر عقیدہ رکھے وہ کافر ہے، واللہ اعلم۔ حررہ عابد الرحمن۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرَبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ *

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَتَلَّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

باب (۸۹) انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب۔

(۸۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

وَالْقُصْعَةِ *

۵۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا دایا ہاتھ نہ پونچھے تاوقتیکہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسُخْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۵۹۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، (تیسری سند) زہیر بن حرب، روح

۵۹۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

بن عبادہ، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا (اپنے بچہ وغیرہ کو جو براندہ مانے بلکہ خوش ہو) چٹانہ دے۔

۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے ہوئے دیکھا، ابن حاتم نے تین کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے الفاظ ہیں۔

۵۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمن بن سعد، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھ پونچنے سے پہلے ان کو چاٹ لیتے تھے۔

۵۹۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ہشام، عبدالرحمن بن سعد، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، یا عبد اللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

(فائدہ) تین انگلیوں سے کم کے ساتھ نہ کھانا چاہئے، کیونکہ فرمان اقدس ہے کہ ایک انگلی کے ساتھ کھانا شیطان کا کھانا ہے، اور دو انگلیوں کے ساتھ کھانا متکبرین اور مغرورین کا کھانا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں، ان روایات میں کھانے کے آداب مذکور ہیں اور ان سے ان کا استحباب ثابت ہوتا ہے (۱) تین انگلیوں کے ساتھ کھانا، (۲) کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا، کیونکہ اس میں حصول برکت اور تنظیف ہے، (۳) ایسا ہی پیالہ اور برتن کا چاٹنا اور صاف کرنا، (۴) نیز گرے ہوئے لقمہ کا اٹھا کر کھالینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ کھانے کے

أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ *

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا *

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ أَوْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا *

۵۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ كَسْ جَز میں برکت ہے۔ لہذا ان امور پر عمل کرنے سے برکات کا حصول اور کبر کا اختتام ہوتا ہے۔ سابقہ روایات اور آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں۔

الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ۵۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعُقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةَ *

۵۹۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعُقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةَ * ۵۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعُقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ *

(فائدہ) سنوئی شرح صحیح مسلم میں ہے کہ کبر اور اس لقمہ کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑے، کیونکہ اس چیز پر برا بیعت کرنا شیطان کا کام ہے، یا یہ کہ یہ لقمہ اگر چھوڑ دے گا، تو شیطان کھالے گا، اس کی غذا بن جائے گی بشرطیکہ وہ کسی نجس چیز پر نہ گرا ہو، اور اگر ایسا ہو، تو پھر کسی جانور کو کھلا دے کیونکہ بے کار پڑے رہنے میں اضاعت مال ہے، اور اس کے ساتھ ہی کبر اور حدیث پر عمل نہ کرنا بھی ہے، اور ان تمام چیزوں کی ممانعت ہے (شرح سنوئی جزء خامس)

۵۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعُقَهَا أَوْ يَلْعُقَهَا وَمَا بَعْدَهُ * ۶۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۶۰۰- عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَرِيرٌ، أَعْمَشٌ، ابُو سُفْيَانَ، حضرت جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے بھی، لہذا اگر تم سے کسی کا نوالہ گر پڑے، تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر دے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۱۔ ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر پڑے، آخر حدیث تک، باقی حدیث کا پہلا حصہ کہ شیطان تمہارے پاس حاضر رہتا ہے، یہ مذکور نہیں ہے۔

۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابی صالح، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چائے کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں اور ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں لقمہ کا ذکر ہے۔

۶۰۳۔ محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع العبدی، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھانا کھاتے، تو اپنی تینوں انگلیوں کو چائے اور فرماتے، جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے، تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۴۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سمیل بواسطہ اپنے والد

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لِيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ *

۶۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لَقْمَةٌ أَحَدِكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ *

۶۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اللَّعَقِ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۶۰۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لَقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلِيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرْنَا أَنْ نَسْأَلَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ *

۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کون سی انگلی میں برکت ہے۔

۶۰۵۔ ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ تم سے ہر ایک پیالہ پونچھ لے اور فرمایا کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے، یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے۔

باب (۹۰) اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی بھی آجائیں تو مہمان کیا کریں؟

۶۰۶۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو وائل، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اور اس کا ایک غلام تھا، جو گوشت بیچا کرتا تھا، اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار معلوم ہوئے، انہوں نے اپنے غلام سے کہا، ارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر دے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ پانچ آدمیوں کے پانچویں ہیں، حسب الحکم اس نے کھانا تیار کر لیا، وہ انصاری آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوئے، چنانچہ پانچویں تھے، پانچ کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازہ پر پہنچے تو فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو اجازت دو ورنہ واپس ہو جائے گا، انصاری نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ میں اجازت دیتا ہوں (۱)۔

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةَ *

۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٌ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَيْسَلْتُ أَحَدُكُمْ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارِكُ لَكُمْ *

(۹۰) بَاب مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرٌ مَن دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ *

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارِبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِعُلَامِي وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِحَمْسَةِ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ حَمْسَةٍ قَالَ فَصْنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ حَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ أَذْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

(۱) جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں چلا جائے اسے طفیلی کہا جاتا ہے یہ نسبت ایک طفیل نامی شخص کی طرف ہے جو عبد اللہ بن غطفان کی اولاد میں سے تھا اس کی عادت یہ تھی کہ وہ تقاریب اور دعوتوں میں بن بلائے شریک ہو جلیا کرتا تھا اس لئے ایسا کرنے والوں کو طفیلی کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والے کی حدیث میں مذمت بیان کی گئی ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔

۶۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رَوَاتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۶۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، (دوسری سند) نصر بن علی جہضمی، ابو سعید اشجی، ابو اسامہ، (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، (چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابو وائل، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت جریر کی حدیث کی طرح مروی ہے، باقی نصر بن علی نے اس حدیث کی اس طرح سند بیان کی ہے۔ حدیث، ابو اسامہ، حدیث، اعمش، حدیث، شقیق بن سلمہ، حدیث، ابو مسعود الانصاری۔

۶۰۸- مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ، ابُو الْجَوَابِ، عَمَارُ بْنُ رَزِيقٍ، اَعْمَشُ، ابُو سُفْيَانَ، حَضْرَتُ جَابِرٍ (دوسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، زہیر، اعمش، شقیق، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، اعمش، ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔

۶۰۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ حَدَّثَنَا عَمَارُ وَهُوَ ابْنُ رَزِيقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۶۰۹- زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمایہ فارسی تھا اور وہ شور با بہت اچھا پکاتا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، اور پلانے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور ان کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا، تو میں بھی نہیں آتا، وہ دوبارہ بلانے کے لئے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی بھی

۶۰۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ لَا قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُمْ عَادَ
يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَاغَعَانِ حَتَّى
أَتَيَا مَنْزِلَهُ *

ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا، وہ سہ
بارہ بلانے کے لئے آیا، تو پھر آپ نے پوچھا اور ان کی بھی ہے؟
چنانچہ وہ تیسری بار میں بولا ہاں (ان کی بھی ہے) پھر دونوں
چلے، تا آنکہ ان کے مکان پر پہنچے۔

(فائدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بھوکى ہوں گی، اس لئے آپ نے تہاد عوت قبول کرنا پسند نہیں فرمایا، اور یہ حسن معاشرت اور
محاسن اخلاق میں سے ہے، کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت کھانا پسند نہیں فرمائی، اور دعوت کے قبول اور عدم
قبول میں آپ محتار تھے، اس لئے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت قبول نہیں فرمائی (ہکذا قالہ النووی فی
شرح صحیح مسلم)

(۹۱) بَابُ جَوَازِ اسْتِئْذَانِهِ غَيْرُهُ إِلَى
دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاةِ بِذَلِكَ *

باب (۹۱) معتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور
کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا
هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ
بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالََا الْجُوعُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُخْرِجَنِي
الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا
مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ
الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ
يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابو
حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک دن یا ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے،
راستہ میں حضرت ابو بکر، و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی مل گئے،
دریافت فرمایا کہ اس وقت تمہارے نکلنے کا کیا سبب ہے؟ دونوں
صاحبوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بھوک، آپ نے فرمایا قسم
ہے، اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جو سبب
تمہارے نکلنے کا ہے، وہی میرے نکلنے کا ہے، (۱) ٹھو، حسب
الحکم دونوں کھڑے ہو گئے، حضور ایک انصاری کے مکان پر
آئے انصاری گھر میں موجود نہ تھے، انصاری کی بیوی نے دیکھ
کر مر حبا اور خوش آمدید کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ عورت نے کہا کہ ہمارے
لئے شیریں پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری بھی آگئے،

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے پہاڑوں کو سونے کے پہاڑ بنادیئے
جانے کی پیشکش ہوئی تھی مگر آپ نے فقر کو غناء پر ترجیح دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حالات پیش آئے ان میں آپ کی امت کے
فقراء و غرباء کے لئے تسلی کا سامان موجود ہے۔ ایسے حالات پیش آنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقت حال کے مطابق کسی تکلیف کا ذکر کر دینا اور اپنی بھوک کا اظہار کر دینا زہد اور توکل کے منافی
نہیں ہے بشرطیکہ یہ تذکرہ اور اظہار شکایت کے طور پر نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبوں کو دیکھ کر کہا، الحمد للہ، آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور چل دیئے، اور پھر کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں گدري، سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور عرض کیا، اس میں سے کھائیے، پھر انہوں نے چھری لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: دو دوہ والی بکری مت کاٹنا، انہوں نے ایک بکری ذبح کی، سب نے اس کا گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، جب کھانے اور پینے سے سیر ہوئے، تو آپ نے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کا سوال ہوگا، تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نکال لائی، یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت مل گئی۔

(قائد) یہ انصاری ابو الہیثم مالک بن التیمیان تھے، معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کس طرح بسر ہوئی ہے، اور معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا اگر اسے تکلیف نہ ہو تو درست ہے، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے چہ جائیکہ پیر و فقیر۔ قادر مطلق محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ضرورت کے وقت اجنبی عورت سے کلام کرنا جائز ہے۔

۶۱۱۔ اسحاق بن منصور، ابو ہشام، عبد الواحد بن زیاد، یزید، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ارشاد فرمایا، یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم دونوں کو اپنے اپنے گھر سے بھوک نے نکالا ہے۔ بقیہ حدیث خلف بن خلیفہ کی طرح ہے۔

۶۱۲۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، حنظلہ بن ابی سفیان، سعید بن میناء، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعَذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَأَخَذَ الْمُدِّيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكَ وَالْحَلُوبُ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذْقِ وَشَرَبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ يَتُونَكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ *

۶۱۱۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ يَغْنِي الْمَغِيرَةَ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ يَتُونَنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلْفِ بْنِ خَلِيفَةَ *

۶۱۲۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارِضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ أَخْبَرَنَا هَذَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي

سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى أَمْرَاتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاعِي فَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَخْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجَحَّتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلْنَ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزْنَ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجَحْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَدِمُ النَّاسَ حَتَّى جَحْتُ أَمْرَاتِي فَقَالَتْ بَكَ وَبَكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةَ فَلْتَخْبِزْ مَعَكَ وَأَقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوهَا وَهَمَّ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا أَكُلُوا حَتَّى تَرْكُوهَا وَانْحَرْفُوا وَإِنْ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضُّحَّاكُ لَتَخْبِزُ كَمَا هُوَ *

و مسلم کو بھوکا پایا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا، اس نے ایک تھیلہ نکالا، جس میں ایک صاع جو تھے، اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ پلا ہوا تھا، میں نے اسے ذبح کیا، اور میری بیوی نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا، اس کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا، بیوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے سامنے مجھے رسوانہ کرنا (یعنی زیادہ آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا ہمارے پاس تھا، وہ تیار کیا ہے۔ تو آپ چند لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا، اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے۔ لہذا چلو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا، اور نہ گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا، چنانچہ میں وہاں سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپ سب لوگوں کے آگے تھے، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، وہ بولی تمہاری بی بی فضیحت و رسوائی ہوگی، میں نے کہا، میں نے وہی کیا، جو تو نے کہا تھا۔ بالآخر اس نے گوندھا آٹا نکالا، آپ نے اس میں تھوک دیا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں تھوکا، اس کے بعد فرمایا، ایک روٹی پکانے والے کو اور بلا لے جو میرے ساتھ روٹی پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نکالو، مگر اس کو اوپر سے نہ اتارنا، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حاضرین ایک ہزار تھے اور میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ سب نے کھایا، یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی کا وہی حال تھا کہ اہل ربی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا، اس کی روٹیاں پک رہی تھیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ مذکور ہے، اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں معجزہ مذکور ہے کہ چند جوگی روٹیاں سترا سی آدمیوں کو کافی ہو گئیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں، لہذا تیرے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ وہ بولیں ہاں ہے، پھر انہوں نے جوگی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا، اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور کچھ مجھے اوڑھادیا، پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا، اور آپ کے پاس صحابہ کرام موجود تھے۔ میں کھڑا رہا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کھاتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا، اٹھو چنانچہ آپ چلے اور میں سب سے آگے تھا، یہاں تک کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں صورت حال بتلائی، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ بولیں، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر ملے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ لے آ، وہ وہی روٹیاں لے کر آئیں، تو آنحضرت صلی

۶۱۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَأُطْعِمَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ

اللہ علیہ وسلم نے ان کے توڑے جانے کا حکم دیا، وہ توڑی گئیں، پھر ام سلیمؓ نے تھوڑا سا گھی اس پر نچوڑ دیا (جو موجود تھا) گویا وہ سالن ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو منظور خدا تھا اس کے متعلق دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا، دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے، اور وہ چلے گئے، پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اور بلاؤ، چنانچہ دس آدمیوں کو اور بلایا، انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر فرمایا دس کو اور بلاؤ یہاں تک کہ (اسی طرح) سب لوگوں نے کھالیا اور سیر ہوئے اور سب ستریاں آدی تھیں۔

(فائدہ) آپؐ نے دس دس کو بلایا تھا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور روایت سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی دانتائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گھبرا گئے، پر وہ نہ گھبرائیں رضی اللہ عنہا۔

۶۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے بھیجا، اور کھانا انہوں نے تیار کر رکھا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے میری جانب دیکھا مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا، ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، چلو، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو آپؐ کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا، اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر آپؐ نے فرمایا، میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ، آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ نکالا، چنانچہ انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر آپؐ نے فرمایا، دس اور بلاؤ، چنانچہ وہ بھی کھا کر چلے گئے، چنانچہ آپؐ اسی طرح دس دس بلااتے رہے اور دس دس جاتے رہے حتیٰ کہ کوئی باقی نہ رہا، جو سیر نہ ہوا، پھر آپؐ نے بتایا کھانا جمع کیا، تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کہ شروع

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلِيمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَتَذَنَ لِعَشْرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ *

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَذْعُوهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرُ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً وَقَالَ كُلُوا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ أَدْخِلْ عَشْرَةً فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا

مِنْهَا *

کرنے کے وقت تھا۔

۶۱۵۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ پھر جو کھانا بچا، آپ نے اسے جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی اور بیان کیا، کہ وہ جتنا پہلے تھا، پھر اتنا ہی ہو گیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا اسے لے لو۔

۶۱۶۔ عمرو الناقد، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ بن عمرو، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص کر کھانا تیار کرے اور مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ پھر فرمایا، دس دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو، انہوں نے دس کو اجازت دی، وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو، انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں کے ساتھ اسی طرح کیا، پھر سب کے بعد آپ نے اور گھروالوں نے کھایا، تب بھی کھانا بچ گیا۔

۶۱۷۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن محمد، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مذکور ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تشریف لائے، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! تھوڑا سا کھانا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اسی کو لے آ، اللہ رب العزت

۶۱۵۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَقَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا *

۶۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَسَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِشَمَانَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُورًا *

۶۱۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ

اسی میں برکت عطا فرمائے گا۔

۶۱۸۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد بکلی، محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی قصہ مروی ہے باقی اس میں یہ بھی بیان ہے کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور گھروالوں نے کھایا، اس کے بعد اتنا کھانا بچ رہا کہ ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیجا۔

۶۱۹۔ حسن بن علی حلوانی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، جریر بن زید، عمرو بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا، تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹا ہوا دیکھا ہے اور حضور کا پیٹ پیٹھ سے لگ رہا ہے، میں سمجھتا ہوں، کہ آپ بھوکے ہیں، پھر حسب سابق روایت بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب سے آخر میں، میں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کچھ کھانا بچ رہا، تو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیج دیا۔

۶۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، اسامہ، یعقوب بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور ان سے باتیں کر رہے تھے اور شکم مبارک پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، میں نے صحابہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک سے، میں فوراً ابو طلحہ

هَلُمَّ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَهَ *

۶۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَحْلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أَلْبَغُوا حَيْرَانَهُمْ *

۶۱۹۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَانِي أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَطْنُهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سَلِيمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَأَهْدَيْنَاهُ لِحَيْرَانِنَا *

۶۲۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ام سلیم بنت ملحان کے شوہر کے پاس آیا اور ان سے آکر کہا (۱)، ابا، میں نے دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شکم مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ تو میں نے صحابہ کرام سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آپؐ نے بھوک کی وجہ سے ایسا کر رکھا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر میری والدہ کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں روٹی کے چند ٹکڑے اور کچھ چھوڑے ہیں، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف لے آئیں، تو آپؐ کی سیری کے لئے کافی ہیں اور اگر کوئی اور بھی آپؐ کے ساتھ آیا تو کم ہوں گے، چنانچہ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۶۲۱۔ حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، حرب بن میمون، نضر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابو طلحہ کے کھانے کے بارے میں روایت کرتے ہیں اور بقیہ حدیث بیان کی۔

باب (۹۲) شور با کھانا جائز ہے اور کدو کھانے کا استحباب۔

۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک ورزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا، انس کہتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے پر گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شور با جس میں کدو پڑا ہوا تھا، اور بھنا ہوا گوشت لایا گیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبَتْ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سَلِيمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَبَ بَطْنِهِ بِعَصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَذَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قُلْ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ *

۶۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۹۲) بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرْقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ *

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد ماجد مالک بن نضر تھے اور ان کی والدہ حضرت ام سلیم تھیں جن کا نام سہلہ، رمیلہ یا غمیصاء تھا۔ اپنے خاوند مالک بن نضر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت ابو طلحہ سے نکاح کر لیا تھا تو ان کے ساتھ ان کے بیٹے انسؓ بن مالک بھی حضرت ابو طلحہ کی پرورش اور تربیت میں آگئے تھے اس لئے انہیں ”ابناتہ“ ابا جان کہہ کر بلایا۔

کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کو تلاش کر کے کھا رہے تھے، اسی روز سے مجھ کو بھی کدو سے محبت ہو گئی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ درزی کی کمائی حلال ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا، درست اور شور با پکانا جائز اور کدو کا کھانا مستحب ہے اور دوسری روایتوں میں جو دوسرے کے سامنے سے کھانے کی ممانعت آئی ہے وہ اس وقت کے لئے ہے، جب کھانا کھانے والے اسے برا سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے اور تیرک کے تو سب عاشق تھے۔ لہذا قالہ النووی، میں کہتا ہوں کہ آپ اپنی طرف سے کدو کے قتلے تلاش کر رہے ہوں گے، ہر طرف سے نہیں، واللہ اعلم۔

۶۲۳۔ محمد بن العلاء، ابو کریب، ابواسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، حضور کے سامنے کدو پڑا ہوا شوربا پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا اسی کو کھانے لگے میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کدو حضور کے سامنے رکھنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مجھے کدو پسند آنے لگا۔

۶۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِئَءَ بِمَرْقَةٍ فِيهَا دُبَاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَتَقَبُّهُ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَاءُ *

۶۲۴۔ حجاج بن الشاعر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ثابت، یحییٰ، عاصم احو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، باقی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ثابت کہتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ پھر جو کھانا بھی اس کے بعد تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا، تو اس میں کدو ضرور شریک کر لیا۔

۶۲۴- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَاءٌ إِلَّا صُنِعَ *

(فائدہ) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے، اور خصوصیت سے گرم ممالک میں گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا لازمی ہے تاکہ گوشت کی حرارت نقصان نہ پہنچائے اور کدو حرارت صفر کو بجھاتا اور تھکنی کو دور کرتا ہے اور صفراوی بخار اور تپ دق کو نہایت مفید ہے، واللہ اعلم۔

باب (۹۳) کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے

(۹۳) بَابِ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ

وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ *

۶۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِحَامِ دَائِيَةِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ *

دعا کرنا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعاء کرانا۔
۶۲۵- محمد بن ثنی عنزی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے پاس نزول فرمایا، ہم نے کھانا اور وطبہ پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا، پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ انہیں کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں یعنی شہادت اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے، شعبہ کہتے ہیں کہ میرا یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا، پھر پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے اسے پیا اور اپنی داہنی طرف جو بیٹھا تھا، اسے دیا، پھر میرے والد نے آپ کے جانور کی لگام تھامی اور عرض کیا ہمارے لئے دعا کیجئے، آپ نے فرمایا الہی ان کی روزی میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔

(فائدہ) صحیح لفظ وطنہ، یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجوروں سے بنایا جاتا ہے جیسا کہ پتھر اور آپ گٹھلیاں جدا رکھتے تھے، کھجوروں میں نہیں ملا تھے اور نیز روایت سے اہل اللہ حضرات اور علماء ربانین سے برکت و مغفرت اور رحمت کی دعا کرانے کا استحباب ثابت ہوا۔

۶۲۶- محمد بن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اسی میں گٹھلیاں رکھنے کے متعلق شک مذکور نہیں ہے۔

۶۲۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكَا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ *

(۹۴) بَابُ أَكْلِ الْقِنَاءِ بِالرُّطْبِ *

باب (۹۴) کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔
۶۲۷- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد اللہ بن عون، الہلالی ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۶۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِنَاءَ بِالرُّطْبِ *

(فائدہ) اس میں بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال پیدا ہو جائے، اور کھجور کی شدت صفر ختم ہو جائے۔

(۹۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاَكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ *

۶۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا *

۶۲۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْبِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَنِيشًا *

باب (۹۵) کھانے کے لئے تواضع اور کھانے کیلئے بیٹھنے کا طریقہ۔

۶۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشجی، حفص بن غیاث، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے طریقہ پر بیٹھے ہوئے کھجور کھاتے دیکھا ہے (۱)۔

۶۲۹۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تقسیم کرنے لگے اور آپ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسا کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلد جلد اس میں سے کھا رہے تھے۔

(فائدہ) یعنی اکڑوں بیٹھے تھے اور اچھا کے بھی یہ معنی ہیں کہ دونوں پنڈلیاں کھڑی کر لی جائیں اور سرین زمین سے لگادی جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۹۶) بَابُ نَهْيِ الْاَكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ *

۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُهَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فِيمُرُ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب (۹۶) جماعت کے ساتھ دو، دو کھجوریں یا دو، دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔

۶۳۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، جبلة بن سہیم ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے اور اس زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا تھے، ہم کھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سامنے سے تشریف لائے اور فرمایا کہ دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر جب کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لے، شعبہ بیان کرتے

(۱) ایک لگا کر کھانا اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو مطلقاً ممنوع ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر اس لئے ایک لگائی تاکہ کھانا زیادہ کھایا جاسکے تو پھر خلاف اولیٰ ہے اور کھانے کے آداب میں یہ ہے کہ کھانے میں تواضع کی صورت اختیار کی جائے اور بغیر کسی چیز کا سہارا لے کھانا کھایا جائے۔

ہیں کہ یہ اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سمجھتا ہوں۔

۶۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں شعبہ کا قول مذکور نہیں اور نہ لوگوں کی قحط سالی کا تذکرہ ہے۔

۶۳۲۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان جبلة بن تخیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

(فائدہ) دو قلم یادو کھجوریں یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے، اس لئے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا، اور پھر یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے، لہذا یہ چیز مروت کے خلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو بغیر اجازت اور شرکاء کے اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر ایک شخص کا ہو اور کھانا بھی قلیل ہو، تب بھی اس کی رضامندی کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر کھانا آزاد بھی ہو، تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی جلدی ۲ ص ۱۸۱)

باب (۹۷) کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا

۶۳۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھروالوں کے پاس کھجوریں ہوں، وہ بھوکے نہیں ہوتے۔

۶۳۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یعقوب بن محمد بن طلحاء، ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْإِسْتِئْذَانَ *

۶۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ *

۶۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ *

(۹۷) بَاب فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ *

۶۳۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ *

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَاءَ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ يَنْتُ لَا تَمَرِّ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ يَا
عَائِشَةُ يَنْتُ لَا تَمَرِّ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعٌ
أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں۔ اس گھر کے
مالک بھوکے ہوں گے، اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر
میں کھجوریں نہیں، وہ بھوکے ہیں، دو مرتبہ، یا تین مرتبہ آپ
نے یہی فرمایا۔

(فائدہ) اس روایت سے ہال بچوں کے لئے اسباب و طعام جمع کرنے کا جواز ثابت ہوا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ روایت میں کھجوروں کو
خاص طور اہل حجاز کے لئے فرمایا، کیونکہ عام طور پر ان کا کھانا یہی ہے اور مبارق میں ہے کہ حدیث میں قناعت کی ترغیب ہے اور شیخ ابی
فرماتے ہیں کہ یہ حکم کھجوروں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو بھی جس کی روزی ہو۔

(۹۸) بَابُ فَضْلِ تَمَرِ الْمَدِينَةِ *

۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَغْنِيٍّ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ
يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمْ حَتَّى يُمِيتَ *

باب (۹۸) مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔

۶۳۵- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد اللہ
بن عبد الرحمن، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو صبح کو مدینہ کے
دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کی سات کھجوریں کھائے
گا تو اسے شام تک زہر نقصان نہ پہنچائے گا۔

۶۳۶- أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ابُو اسَامَةَ، هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَامِرُ بْنُ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس نے صبح کو مدینہ منورہ کی
سات عجہ کھجوریں کھائیں، اس کو اس روز نہ زہر نقصان پہنچا
سکے گانہ جادو۔

۶۳۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ
كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۳۷- ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم، ابو بدر شجاع بن الولید، ہاشم بن ہاشم سے اسی
سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی
ہے، باقی دونوں روایتوں میں، سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
لفظ نہیں ہے۔

۶۳۸- يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، يَحْيَى بْنُ أَبِي الْيُوبِ، ابْنُ حَجْرٍ، إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ،
شَرِيكٌ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۳۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عالیہ مدینہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجوروں میں شفا ہے یا علی الصباح ان کا استعمال کر لینا تریاق ہے۔

(باب ۹۹) کھسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔

۶۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمرو بن عبید، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریش، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کھسی من کی ایک قسم ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

(فائدہ) یعنی وہ من جو کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا، وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى، اور اس کا پانی بذاتہ شفا ہے۔ یادو میں ملا کر غلے حسب الاحوال والاقسام کذا قالہ النووی فی شرح صحیح مسلم۔

۶۴۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرْنِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَنْكَرُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ *

وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تَرِياقٌ أَوَّلُ الْبَكْرَةِ *

(۹۹) بَابُ فَضْلِ الْكُمَاةِ وَمَدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا *

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۲- سعید بن عمرو اشعثی، عبث، مطرف، حکم، حسن، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کھنسی اس من میں سے ہے، جسے اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۳- اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، حکم بن عتیہ، حسن عرنی، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۴- ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۵- یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، محمد بن حسیب، شہر بن حوشب، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے (مناسب ادویات کے ساتھ اگر استعمال کیا جائے)۔

باب (۱۰۰) پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

۶۴۶- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، ابو سلمہ

۶۴۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرْنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا عَنْ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرٍ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

(۱۰۰) بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ *

۶۴۶- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مر الظهران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم پیلو جن رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں سے سیاہ تلاش کرو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا، جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، اوکھا قال۔

(۶۴۷) بکریں چرائی کوئی عیب نہیں، اس سے تواضع پیداتی ہے اور غلو کی وجہ سے قلب صاف ہوتا ہے اور نیز بکریوں کی نگہبانی کرنے سے انسانوں کی نگہبانی اور خبر گیری کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالْتَأْدَمِ بِهِ *
باب (۱۰۱) سرکہ کی فضیلت، اور اسے سالن کی جگہ استعمال کرنا۔

۶۴۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن سفیان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

۶۴۸۔ موسیٰ بن قریش بن نافع تمیمی، یحییٰ بن صالح الوحاظی، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”الادم“ کا لفظ بغیر شک کے مذکور ہے۔

۶۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو البشر، ابو سفیان، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں سے سالن مانگا، تو کہنے لگے کہ سرکہ کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے سرکہ منگوایا اور اسی سے روٹی کھانی شروع کر دی، اور فرماتے جاتے، سرکہ اچھا سالن ہے، سرکہ اچھا سالن ہے۔

۶۵۰۔ یعقوب ابن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ثنیٰ بن

وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَحْبِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ *

(۶۴۷) بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالْتَأْدَمِ بِهِ *

(۱۰۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالْتَأْدَمِ بِهِ *

۶۴۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْأَدَمُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ *

۶۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نِعَمَ الْأَدَمُ وَلَمْ يَشْكُ *

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَدَمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعَمَ الْأَدَمُ الْخَلُّ نِعَمَ الْأَدَمُ الْخَلُّ *

۶۵۰۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ **ہل خلد** نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

۶۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زینب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیئے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپؐ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپؐ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کے دسترخوان پر رکھی گئیں آپؐ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَ نِعْمَ الْأَدَمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْأَدَمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَيْتُ بِثَلَاثَةِ أَقْرَصَةٍ فَوَضَعَنَ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ

فَكَسَّرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أَدَمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْأَدَمُ هُوَ *

رکھ لی اور نصف میرے آگے رکھ دی، پھر آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ حاضرین نے کہا نہیں، مگر کچھ سرکہ ہے، فرمایا تو لاؤ سرکہ بہتر سالن ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے سرکہ کی فضیلت اور کھانے کی چیزوں میں حاضرین کے درمیان مساوات اور پردہ کا ثبوت ثابت ہوتا ہے، خطابی اور قاضی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کھانے میں اعتدال رکھنا چاہئے اور ہمیشہ لذیذ اور مرغین چیزوں پر نظر نہ ہونی چاہئے مترجم کہتا ہے کہ بس مزہ ایسی ہی زندگی میں ہے جو ملا کھالیا اور جو ملا پہن لیا۔

باب (۱۰۲) لہسن کھانے کا جواز۔

(۱۰۲) بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ *

۶۵۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، جابر بن سمرہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کھانا آتا، آپؐ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچتا، وہ مجھے بھی بھیج دیتے، ایک مرتبہ آپؐ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے عرض کیا کیا لہسن حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے پسند نہیں کرتا، میں نے عرض کیا، جو حضورؐ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی پسند نہیں ہے۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ *

۶۵۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رَوَايَةٍ حَجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ قَالَ فَاتَّبَعَهُ أَبُو أَيُّوبَ كَلِيلَةً فَقَالَ نَمَشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا

۶۵۵۔ حجاج بن الشاعر، احمد بن سعید بن صخر، ابو النعمان، ثابت، عاصم بن عبد اللہ بن حارث، افلح مولیٰ ابی ایوب، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے، تو آپؐ نیچے کے حصہ میں رہے، اور ابویوب اوپر کے حصہ میں، ایک رات کو ابویوب بیدار ہوئے اور بولے ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلتے ہیں چنانچہ رات کو ہٹ کر ایک کونے میں ہو گئے، اس کے بعد ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تشریف لے جانے کے متعلق عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیچے

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ اہل خانہ نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

۶۵۱۔ نصر بن علی جعفی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زینب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپؐ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپؐ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کے دسترخوان پر رکھی گئیں آپؐ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأَدَمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْأَدَمُ الْخَلَّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَيْتُ بِثَلَاثَةِ أَقْرَصَةٍ فَوَضِعْنَ عَلَى نَبِيِّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ ثُمَّ أَخَذَ الثَّلَاثَ

رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَجُلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صَبِيَانِي قَالَ فَعَلَّيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُمِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ *

کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں، بالآخر آپؐ نے فرمایا جو شخص آج رات اس کی مہمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں، چنانچہ انصاری اس شخص کو لے کر گھر پہنچے بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں، انصاری نے کہا کہ بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم بھی کھا رہے ہیں جب مہمان کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ بجھا دینا، عرض سب لوگ بیٹھ گئے، مگر صرف مہمان نے ہی کھایا، جب صبح ہوئی تو دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے (یہ سن کر) فرمایا آج رات جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ سلوک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر تعجب کیا ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ کے فرشتوں نے تعجب کیا، یا اللہ نے اس کام کو پسند فرمایا، حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اگر ایسا ہو تو حضور سے بڑھ کر کسی کا مقام نہیں اور صحابہ سے بڑھ کر کسی پیر دلی کا درجہ نہیں۔ ہر ایک آسمان سے ماندہ اترا سکتا ہے، کیاساری کرامتیں، اور کارخانہ خدائی پیروں ہی کو مل گیا اور کیاساری عبادتیں گیارہویں اور عرس ہی ہو گئیں کہ جن کا نہ اللہ نے حکم دیا، نہ اس کے رسول نے، اہل بدعت کے عقائد کے پیش نظر تو معاذ اللہ نہ خدا کی حاجت باقی رہی اور نہ شریعت اور دین مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اللہم احفظنا۔

۶۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبِيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السَّرَاجَ وَقَرِّي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَ فَتَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) *

۶۵۷- ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، طفیل بن مردان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس مہمان آیا، اور اس کے پاس سوائے اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہ تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو، اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو، تب یہ آیت نازل ہوئی دیو ثرون علی انفسہم الخ۔ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔

۶۵۸- ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم،

۶۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ کے پاس مہمان نوازی کے لئے کچھ نہ تھا، آپ نے فرمایا، کون شخص ہے جو اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے، ایک انصاری بولے جنہیں ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں، پھر وہ اسے اپنے گھر لے گئے بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح ہے اور اس میں نزول آیت کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ کتب کی روایت میں ہے۔

۶۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شہابہ بن سوار، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور تکلیف سے ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی چنانچہ ہم اپنے آپ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرتے تھے مگر کوئی ہم کو قبول نہیں کرتا تھا بالآخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا ان کا دودھ نکالو ہم سب ہی پیئیں گے، پھر ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر ایک ہم سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے اور آپ رات کو تشریف لاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے، پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے اور پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے، ایک رات کو شیطان میرے پاس آیا اور میں اپنا حصہ پی چکا تھا، شیطان نے کہا کہ حضورؐ تو انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپ کو ختم دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی، میں آیا اور وہ دودھ پی لیا، جب دودھ پیٹ میں سمایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب دودھ ملنے کی کوئی سبیل نہیں تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہا تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا، تو نے تو حضورؐ کا حصہ پی لیا اب

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفَ * ۶۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْمِقْدَادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْنَزُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ نَصِيبِهِ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلُمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرَبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيَتَحِفُّونَهُ وَيُضَيِّبُونَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَاتَيْتُهَا فَشَرَبْتُهَا فَلَمَّا أَنُ وَعَلَيْتُ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ

فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ ذُنُوبُكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيْ شِمْلَةٍ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لِي يَحِثُّنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشِّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشُّفْرَةَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْزَرِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِيَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عُلَّتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوَاتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ أَذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ

وہ آکر دودھ نہ پائیں گے تو تجھ پر بد دعا کریں گے، تو تیری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی اور میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اسے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانکتا تو پیر کھل جاتے اور نیند بھی مجھے نہ آئی اور میرے ساتھی سو گئے اور انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر آپ تشریف لائے اور معمول کے مطابق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی اس کے بعد دودھ کے پاس آئے اور برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بد دعا کریں گے اور میں تباہ ہو جاؤں گا، آپ نے فرمایا اللہ جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا اور جو مجھے پلائے تو اس کو پلا، یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو، اسے حضور کے لئے ذبح کروں دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہے، میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں دودھ دوہتے تھے اور اس میں دودھ دوہا کہ اوپر تک جھاگ آگئی اور اسے میں آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے فرمایا تو نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا نہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دودھ پیجئے آپ نے پیا، پھر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیجئے آپ نے اور پیا، پھر مجھے دیا جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی، اس وقت میں ہنسیاں تک خوشی کی وجہ سے زمین پر لوٹ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقداد تو نے کوئی بری بات کی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہو اور میں نے یہ تصور کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت کا دودھ محض رحمت الہی تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ بیان کر دیا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا

ہے اب مجھے کوئی پرواہ نہیں، جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ کی کہ کوئی دوسرا بھی اسے حاصل کرے۔ ۶۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ * ۶۶۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، حامد بن عمر بکراوی، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ میرے ساتھ ایک آدمی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر آٹا نکلا، اس کو گوندھا گیا اس کے بعد ایک مشرک پر آگندہ بال، دراز قامت بکریاں ہٹا کر آٹا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم فروخت کرو گے یا یونہی دو گے؟ اس نے کہا، نہیں بیچتا ہوں، آپ نے ایک بکری اس سے خریدی، اور اس کا گوشت تیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کلیجہ بھوننے کا حکم دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی ایسا نہ بچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجہ کا ٹکڑا کٹ کر اسے نہ دیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت نکالا اور پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، پیالوں میں بچ گیا اور میں نے اسے اونٹ پر رکھ لیا اوکھا قال یعنی جس طرح راوی نے بیان کیا۔

۶۶۱ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عَثْمَانَ وَحَدَّثَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعَجَنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَغْنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَعَ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ نَبِيعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصَبِغَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُشَوَّى قَالَ وَأَيُّمَ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةٌ حُزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ *

(فائدہ) اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم الشان معجزوں کا ظہور اور اس کا بیان ہے ایک تو کلیجی کا اس قدر زائد ہو جانا کہ ایک سو تیس آدمیوں کو مل گئی اور دوسرے ایک صاع آٹے کا بڑھ جانا، فسحان من اظہر المعجزۃ علیہ علیہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، حامد بن عمر بکراوی، محمد بن عبد اللہ قیس، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان،

۶۶۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ
لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ
أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا
فُقَرَاءَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ
بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ
بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهَوُاْ وَأَنَا
وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَأَمْرَاتِي وَخَادِمٌ
بَيْنَ بَيْنِنَا وَيَتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ
تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لَبِثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى
نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ
امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ
ضَيْفِكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتُهُمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى
تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ
أَنَا فَاحْتَبَأْتُ وَقَالَ يَا غَنُثْرُ فَجَدِّعْ وَسَبِّ وَقَالَ
كُلُّوْا لَا هَيْبًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ
فَانْتَبَهَ اللَّهُ بِهَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبَعْنَا وَصَارَتْ
أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَظَنَرُ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ
فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا
أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةٌ عَيْنِي
لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ قَالَ
فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو
لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے
جائے، اور حضرت ابو بکر تین آدمیوں کو لے آئے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے اور
حضرت ابو بکر تین آدمیوں کو لائے تھے (اس لئے کہ گھر
میں) میں اور میرے والدین تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ
شاید اپنی بیوی کو کہا اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابو بکر
دونوں کے گھر میں تھا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کھایا اور پھر نماز سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس لوٹ گئے، یہاں تک حضورؐ سو گئے غرضیکہ بڑی
رات گزرنے کے بعد کہ جتنا منظور خدا تھا ابو بکر گھر لوٹے، ان
کی بیوی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟
حضرت ابو بکر نے کہا کہ تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا، انہوں
نے کہا کہ مہمانوں نے تمہارے آئے بغیر کھانے سے انکار
کر دیا انہوں نے تو مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر وہ نہ
کھانے میں غالب رہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں (در
سے) چھپ گیا ابو بکر نے فرمایا او جاہل اور مجھے برا بھلا کہا اور
مہمانوں سے کہا کھاؤ، خدا کرے برکت نہ ہو اور بخدا میں تو یہ
کبھی نہ کھاؤں گا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ بخدا ہم جو لقمہ
اٹھاتے تھے نیچے سے اتنا ہی کھانا اور بڑھ جاتا تھا یہاں تک کہ ہم
سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا، حضرت
ابو بکر نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ ہو گیا تو
انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟
بیوی نے کہا کہ میری خنکی چشم کی قسم کھانا تو پہلے سے بھی سہ
گنا ہے، پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کھایا اور فرمایا یہ قسم

الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَعَرَفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَسَ اللَّهُ أَعْلَمَ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ *

جو میں نے (غصہ میں) کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی، پھر ایک لقمہ اس میں کھایا اور اس کے بعد وہ کھانا حضور کی خدمت میں لے گئے چنانچہ کھانا صبح تک وہیں رہا، اس زمانہ میں ہمارا ایک قوم سے معاہدہ صلح تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو حضور نے ہمارے بارہ افسر مقرر کئے اور ہر ایک کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے کتنی تھی، غرضیکہ یہ کھانا حضور نے انہیں بھیج دیا اور سب نے سیر ہو کر اسے کھایا، اوکما قال۔

(فائدہ) حضرت ابو بکرؓ نے بدعا نہیں کی تھی بلکہ فرمایا تھا کہ کھانا کیوں کہ بے وقت ہے تو اس میں خوشگوار نہیں ہوگی اور نیز روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی کرامت مذکور ہے اور کرامت اولیا کرام کی برحق ہے، باقی انشاء اللہ العزیز کرامت کی حقیقت آئندہ کسی فائدہ میں ذکر کروں گا۔

۶۶۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أُمْسَيْتُ جِئْنَا بِقَرَاهِمُ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيُطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذَى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَعْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالَ أَلَمْ أَمُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غَشْرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتُ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَنْبٌ هَؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلَّهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ

۶۶۳- محمد بن ثنی، سالم بن نوح العطار، جریری، ابو عثمان، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے والد رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے، وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے کہ اے عبدالرحمن تم مہمانوں کی خبر گیری کرنا، جب شام ہوئی تو ہم نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور بولے جب تک گھر والا نہ آجائے گا اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا اس وقت تک ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا وہ تیز مزاج آدمی ہیں اگر آپ نہ کھائیں گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے مجھے کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے، مہمانوں نے پھر بھی انکار کیا جب صدیق اکبرؓ تشریف لائے تو پہلے مہمانوں ہی کے متعلق پوچھا، کیا تم مہمانوں سے فارغ ہو گئے؟ عرض کیا نہیں بخدا ابھی فارغ نہیں ہوئے، انہوں نے کہا، کیا میں نے عبدالرحمن کو حکم نہیں دیا تھا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے سامنے سے سرک گیا، انہوں نے پکارا عبدالرحمن میں سرک گیا تو بولے نالائق میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا

ہے تو آجا، میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا خدا کی قسم میرا کوئی قصور نہیں یہ آپ کے مہمان ہیں ان سے پوچھ لیجئے، میں نے کھانا حاضر کر دیا تھا مگر آپ کے آنے سے پہلے انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا، ابو بکرؓ نے کہا کیا بات ہے کہ آپ طعام مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے، ابو بکرؓ نے کہا بخدا آج کی رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا کہ اگر آپ نہیں کھائیں گے تو بخدا ہم بھی نہیں کھائیں گے، ابو بکرؓ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی، افسوس آپ طعام مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے، کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے جو قسم کھائی ہے وہ شیطانی تھی لاؤ کھانا لاؤ، اور کھانا لایا گیا، ابو بکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو ابو بکرؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری جھوٹی یہ کہہ کر واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا نہیں تمہاری قسم سب سے زیادہ پوری ہوئی اور تم سب سے زیادہ سچے ہو، عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھے ان کے کفارہ دینے کا علم نہیں ہے۔

باب (۱۰۴) قلیل کھانے میں مہمان نوازی کی فضیلت۔

۶۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۶۶۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے ایک کا کھانا، دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا آٹھ

يَقْرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَحْجِيَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيَلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَمِنْ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَحَجِيَ بِالطَّعَامِ فَسَمِي فَأَكَلُوا وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا وَحَشْتُ قَالَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْبِرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَارَةً *

(۱۰۴) بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ *

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ *

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمیوں کو کافی ہے اور ابواسحاق کی روایت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالفظ ہے ”سمعت“ کا نہیں۔

۶۶۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۶۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معادیہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۶۶۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

(فائدہ) یہ روایتوں میں اختلاف اور مواقع کے اعتبار سے بیان کیا جا رہا ہے اور ابی شرح صحیح مسلم جلد خامس میں ہے کہ مقصود اس سے غذا حاصل کرنا اور کفایت کر جانا ہے، سیر ہونے اور پیٹ بھر جانے کو بیان نہیں کیا جا رہا اور نیز روایات سے معلوم ہوا کہ کھانے پر اجتماع مستحب ہے کیونکہ اجتماع کی صورت میں برکت کا نزول ہوتا ہے اور معجم طبرانی میں ابن عمر کی روایت ہے ”کلوا ہرچہ اولا تفرقوا“ لہذا تنہا کھانے سے یہ بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ شریک کر لیں اسی طرح اگر دو کھا رہے ہوں تو تیسرے یا چوتھے کو بھی شامل کر لیں اسی ترتیب کے مطابق جیسا کہ روایات میں مذکور ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۱۰۵) مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْثَانِينَ وَطَعَامُ الْثَانِينَ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رَوَايَةٍ إِسْحَقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْثَانِينَ وَطَعَامُ الْثَانِينَ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ *

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ *

(۱۰۵) بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۶۶۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنِي وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْغَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ *

۶۶۹- زہیر بن حرب، محمد بن منثن، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (۱)۔

۶۷۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَوْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۷۰- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۵) اطباء نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کی سات آنتیں ہوتی ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی، کافر حرص و طمع کی وجہ سے ان سب کو پر کرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی آنت کا بھرنا کفایت کر جاتا ہے، بشرطیکہ مومن کامل ہو مسلمان یعنی صرف کلمہ گو نہ ہو۔

۶۷۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَقِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينَ فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخِلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْغَاءٍ *

۶۷۱- ابو بکر بن خلاد الباہلی، محمد بن جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا کہ اس کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا اور وہ کھاتا جاتا تھا غرضیکہ بہت کھا گیا، تب انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۱) اس حدیث کی شرح میں محدثین کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں (۱) یہ بات متعین کافر کے بارے میں ہے عام کفار کے لئے نہیں ہے۔ (۲) مومن صرف حلال کھاتا ہے جبکہ کافر حلال و حرام کھاتا ہے اس لئے وہ زیادہ کھاتا ہے۔ (۳) یہ حدیث غالب کے اعتبار سے ہے کہ عام طور پر کافر زیادہ اور مومن کم کھاتے ہیں۔ (۴) کفر اور ایمان کا تقاضا بیان کرنا مقصود ہے کہ کفر کا تقاضا زیادہ کھانا ہوتا ہے کیونکہ کفار کے سامنے صرف دنیا ہی دیا ہے جبکہ ایمان کا تقاضا کم کھانا ہوتا ہے۔

۶۷۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ *

۶۷۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ *

۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ *

۶۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۶۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرَبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرَبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرَبَهُ حَتَّى شَرَبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرَبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى

۶۷۲- محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

۶۷۳- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں۔

۶۷۴- ابوالکریب، ابوسامہ، برید، بواسطہ اپنے جد امجد، حضرت ابوموسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

۶۷۵- قتیبہ، عبدالعزیز بن محمد، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۶۷۶- محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا، آپ نے اس کی ضیافت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا، اس کا بھی دودھ پی گیا، پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ کا حکم دیا، وہ دوہا گیا چنانچہ وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا تو وہ اس کے دودھ کو پورا نہ کر سکا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن

وَاجِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ * ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے یہ احادیث اسی کافر کے بارے میں مختص ہیں ہر ایک کا یہ حکم نہیں ہے (کذا فی النووی ج ۱ ص ۱۷۶) امام قرطبی فرماتے ہیں، شہوات طعام سات ہیں۔ (۱) شہوت طبع (۲) شہوت نفس (۳) شہوت عین (۴) شہوت فم (۵) شہوت اذن (۶) شہوت انف (۷) شہوت جوع، ساتویں شہوت جو بھوک کی ہے مومن اسی کو پورا کرتا ہے، لیکن کافر تو وہ ان ساتوں شہوتوں کو پورا کرتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے جو اس مسکین کے متعلق فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ اس نے کفار سے مشابہت اختیار کی ہے، اس لئے مومن کامل کی شان تو کم کھانا یعنی زہادت ہے اور زیادتی طعام تو کفار کا شیوہ ہے، واللہ اعلم۔

(۱۰۶) بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ * باب (۱۰۶) کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہئے۔

۶۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْزَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ * ۶۷۷- یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، (۱) آپؐ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۶۷۸- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۶۷۸- احمد بن یونس، زہیر، سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۷۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعَمْرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۶۷۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، عبد الملک بن عمرو، عمرو بن سعد، ابو داؤد الحضری، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ * ۶۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، محمد بن شیبہ، عمرو ناقد، معاویہ، اعمش، ابو یحییٰ مولیٰ آل جعدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا جو آپؐ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے اگر نہ چاہتی تو خاموش رہتے۔

(۱) کھانے میں عیب نکالنے سے مقصود کھانے کی تحقیر ہو یا نعمت کی ناشکری ہو یا کھانا بنانے والے کی تحقیر ہو تو مکروہ ہے اور اگر بنانے والے کی اصلاح کیلئے اس طریقے سے ہو جس میں اس کی دل شکنی نہ ہو تو جائز ہے اور اسی طرح اگر عیب نکالنا مقصود نہ ہو صرف کسی چیز کے بارے میں اپنی طبعی ناپسندیدگی ظاہر کرنا ہو تو اس کی بھی گنجائش ہے بشرطیکہ نعمتوں کی ناشکری کا پہلو اس میں نہ پایا جاتا ہو۔

كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ *
 ۶۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
 قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
 حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۸۱- ابو کربیب، محمد بن مثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابو حازم،
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۱۰۷) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي
 الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ
 عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ *

باب (۱۰۷) مرد اور عورت کو سونے اور چاندی
 کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال
 حرام ہے۔

۶۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، زید بن عبد اللہ، عبد اللہ بن
 عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ
 جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ
 غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۶۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 الصَّدِيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا
 يُجَرِّجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ *

۶۸۳- قتیبہ، محمد بن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔

(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشیر۔

(چوتھی سند) محمد بن ثنیٰ، یحییٰ بن سعید۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ولید بن شجاع، علی بن مسہر،
 عبید اللہ۔

(چھٹی سند) محمد بن ابی بکر المقدی، فضل بن سلیمان، موسیٰ
 بن عقبہ۔

(ساتویں سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، عبد الرحمن
 بن السراج، نافع سے مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح
 نافع کی سند کے ساتھ سابق حدیث مروی ہے، باقی علی بن
 مسہر کی روایت میں عبید اللہ سے یہ زیادتی مروی ہے کہ جو کوئی

۶۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ عَنْ
 اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
 السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ
 أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
 شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شَجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مُسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ
 فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ

کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی اور سونے کے برتن میں، باقی ابن مسہر کی روایت کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتن کا کسی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ *
 ۶۸۴- وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ *

۶۸۴- زید بن یزید، ابو معن الرقاشی، ابو عاصم، عثمان بن مرہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا، اس نے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اجماع ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے اور تمام ضروریات میں استعمال کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سرمہ دانی اور سلائی تک بھی سونے اور چاندی کی استعمال کرنا حرام ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۸۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس والزینۃ (۱)

(۱۰۸) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
وَحَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ
وَأَبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ *

۶۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ
سُوَيْدٍ بْنُ مِقْرَنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

باب (۱۰۸) مردوں اور عورتوں کو سونے اور
چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور
سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور
عورتوں کو اس کی اجازت۔

۶۸۵- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو حثیمہ، اشعث بن ابی الشعثاء (دوسری
سند) احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہری، اشعث، معاویہ بن سدید
بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازبؓ کے
پاس گیا تو میں نے ان سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات
چیزوں سے منع فرمایا، ہمیں حکم دیا ہے (۱) بیمار کی عیادت کرنے

(۱) انسانی ضروریات میں کھانے پینے کے بعد سب سے اہم چیز لباس ہے جس سے ستر عورت، خوبصورتی اور سردی گرمی سے بچاؤ کا سامان
ہوتا ہے۔ چونکہ دین اسلام دین فطرت ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق تعلیمات موجود ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ میں
لباس کے بارے میں بھی تعلیمات موجود ہیں جو مقدمات اور اصول کی صورت میں ہیں۔ شریعت نے کسی خاص قسم کا، خاص ہیئت کا لباس
ضروری قرار نہیں دیا البتہ چند اصول تعلیم فرمائے ہیں جن کی رعایت کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) مرد و عورت کے لئے اپنے جسم کے جتنے حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ لباس اس حصے کو چھپانے والا ہو لہذا اگر وہ حصہ یا اس کا کچھ حصہ اس
لباس سے باہر ہے یا لباس بہت باریک ہے جس سے وہ حصہ نظر آتا ہے یا لباس بہت تنگ ہے جس سے اعضاء کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے تو ایسا
لباس جائز نہیں ہے۔

(۲) لباس باعث زینت بھی ہے۔ قرآن کریم میں بھی لباس کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے چنانچہ اپنی استطاعت کے مطابق لباس ایسا ہونا چاہئے
جو زینت کا باعث بنے۔

(۳) لباس سے مقصود اظہار تکبر اور ریاء نہ ہو۔

(۴) فاسق اور کافر لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے ارادے سے ان جیسا لباس نہ پہنا جائے۔

(۵) مردوں کے لئے ریشم کا لباس حرام ہے اسی طرح مردوں کے لئے اسباب ازار بھی ممنوع ہے۔

(۶) لباس میں مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

کا (۲) جنازہ کے پیچھے جانے کا (۳) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے کا (۴) قسم پوری کرنے کا (۵) اور مظلوم کی مدد کرنے کا (۶) دعوت قبول کرنے کا (۷) اور سلام کے پھیلانے کا، اور منع کیا ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) چاندی کے برتن میں پینے سے (۳) ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے (۴) کسی کے کپڑے پہننے سے (۵) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور (۶) استبرق اور (۷) دیباچ پہننے سے۔

(نامہ) کسی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے جو کہ مصر کے شہروں میں سے مقام قس کا بنا ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

۶۸۶۔ ابوالریبع العنکی، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے مگر اس حدیث میں ”قسم پوری کرنے کا“ ذکر نہیں ہے اور اس کے بجائے گم شدہ چیز کو ڈھونڈوانے کا تذکرہ ہے۔

۶۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، اشعث بن ابی الشعثاء سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں ”ابرار القسم“ (قسم کو پورا کرنا) بغیر شک کے مذکور ہے اور حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا، اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ آخرت میں چاندی کے برتن میں نہیں پئے گا۔

۶۸۸۔ ابوکریب، ابن اور لیس، ابواسحاق شیبانی، لیث بن ابی سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے باقی جریر اور ابن مسہر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

۶۸۹۔ محمد بن ثنّی، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسِيعٌ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمٍ أَوْ عَنْ تَحْتَمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنْ الْمَيَازِنِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيَّاجِ *

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنْكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِنْشَادِ الضَّالِّ *

۶۸۷۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ *

۶۸۸۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۸۹۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنِي بِهِزٌ قَالُوا جَمِيعًا
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ
وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ
بَذَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
أَوْ خَلْقَةِ الذَّهَبِ *

۶۹۰- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ
السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ *

۶۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَهْلٍ بْنُ
إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي
فَرَوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَكْثِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ
بِشَرَابٍ فِيهِ إِنَاءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي
أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا
فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيَّاجَ
وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(جو تھی سند) عبدالرحمن بن بشر، بہز، شعبہ، اشعث بن سلیم
سے ان ہی سندوں اور ان ہی روایات کے ہم معنی روایت
مروی ہے باقی اس میں سلام پھیلانے کے بجائے سلام کا جواب
دینا آیا ہے اور یہ ہے کہ ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے
چھلہ سے منع فرمایا ہے۔

۶۹۰- اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، عمرو بن محمد، سفیان،
اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت
مروی ہے باقی اس میں ”افشاء السلام“ اور ”خاتم الذهب“ کے
لفظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۶۹۱- سعید بن عمرو بن سہل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن
قیس، سفیان بن عیینہ، ابو فروہ، عبد اللہ بن حکیم بیان کرتے
ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہ کے ساتھ تھے تو حذیفہؓ
نے پانی مانگا، ایک گاؤں والا ایک چاندی کے برتن میں پانی لایا،
انہوں نے پھینک دیا اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اس
سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں پانی نہ لانا اس لئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے
برتنوں میں مت پیو اور دیباچ اور حریر کو مت پہنو کیونکہ یہ
کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں
قیامت کے دن۔

(فائدہ) مدائن بغداد کے قریب ایک بڑا شہر ہے جسے نو شیروان نے بنایا تھا، امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ مدائن دجلہ کے کنارے ایک
بڑا شہر ہے بغداد اور مدائن کے درمیان سات فرسخ کا فاصلہ ہے اور فارس کے بادشاہوں کا مسکن یہی شہر رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه کی خلافت میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه کے مبارک ہاتھوں سے یہ شہر فتح ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ
کے زمانہ خلافت میں وہاں پر حضرت حذیفہؓ عامل اور گورنر تھے اور وفات تک عامل رہے۔ اسی شہر میں حضرت حذیفہؓ کی قبر ہے۔ واللہ اعلم
بالصواب۔

۶۹۲- ابن ابی عمر، سفیان، ابو فروہ چینی، عبد اللہ بن حکیم بیان
کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مدائن میں تھے اور

۶۹۲- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي فَرَوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

حسب سابق روایت مروی ہے، باقی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۳۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، یزید، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، ابو فروہ، عبد اللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں قیامت کے دن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۹۴۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کے ساتھ میں بھی موجود تھا کہ انہوں نے مدائن میں پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا بقیہ حدیث ”ابن حکیم عن حذیفہ“ کی روایت کی طرح ہے۔

۶۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی۔

(چوتھی سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے معاذ کی روایت اور اس کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی معاذ کے علاوہ کسی نے روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ موجود تھا صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا۔

۶۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ روایات کے مطابق

عُكِمَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۴۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَنَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ *

۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى *

۶۹۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

حدیث نقل کرتے ہیں۔

لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَنْ ذَكَرْنَا *

۶۹۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے حریر اور دیبا ج مت پہنو، اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ کھاؤ ان کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں۔

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا *

(فائدہ) امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دال ہے دیبا ج اور حریر کی حرمت اور ایسے ہی سونے اور چاندی کے برتنوں کی حرمت پر، اور یہی اکثر حنفی اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے، امام نوویؒ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۸ پر فرماتے ہیں کہ حریر اور استبرق اور دیبا ج کی حرمت پر ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ یہ مردوں کے لئے حرام ہے اور احادیث صحیحہ اس پر دال ہیں اور قسطلانی شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ ریشمی کپڑا مردوں پر حرام ہے اور علت حرمت تفاخر اور تکبر ہے اور پھر یہ کہ اس قسم کے کپڑے زینت کے لئے ہیں جو مردوں کی شان کے مطابق نہیں ہے اور ابن زبیرؓ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کو پہننا حرام ہے، باقی پھر اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ اس قسم کے کپڑوں کا مردوں کے لئے پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے، کذا قال القاضی رحمہ اللہ۔

۶۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيِّرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَلَوْفِدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِي بِهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عِطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكُهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا

۶۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر کے لوگ جس وقت آپ کے پاس آتے تو آپ اسے پہن لیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دے دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد (بیچنے والے) کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں دیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا

دے دیا۔

عُمَرُ أَخَا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ *

۶۹۹۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (تیسری سند) محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (چوتھی سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۶۹۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحَوْ حَدِيثَ مَالِكٍ *

۷۰۰۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عطار دھیمی کو بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے روپیہ وصول کرتا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عطار کو دیکھا ہے کہ اس نے بازار میں بیچنے کے لئے ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اسے خرید لیں اور جب عرب کے وفد آپ کے پاس آیا کریں تو آپ اسے پہن لیا کریں تو بہتر ہو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے جمعہ کے دن بھی پہننے کے متعلق فرمایا، تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا دنیا میں ریشم وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے حضورؐ نے ایک جوڑا حضرت علیؓ کو بھیجا اور ایک اسامہ بن زیدؓ کو بھیجا اور ایک حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دینا، حضرت عمرؓ اس جوڑے کو اٹھا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ کل عطار دھیمی کے جوڑے کے متعلق وہ فرمایا تھا، اب شاد فرمایا میں نے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ خود پہنوں بلکہ اس لئے بھیجا

۷۰۰۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عَطَّارًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ سَيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَّارًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سَيَرَاءَ فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبَسْتُهَا لَوْفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظْنُّهُ قَالَ وَلَبَسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِّ سَيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقَّقْهَا خُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَزَارَحَ فِي حُلَّتِهِ فَظَنَرَ

تھا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسامہ وہی جوڑا پہن کر حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نظر بھر کر دیکھا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ میری یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار معلوم ہوئی ہے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ مجھے کیا دیکھتے ہیں، آپ نے مجھے یہ بھیجا تھا، آپ نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۷۰۱۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں استبرق کا ایک جوڑا بلکا ہوا دیکھا اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے دن اور وفود کی آمد پر اسے پہن لیا کیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر حضرت عمرؓ جتنا منظور خدا تھا ٹھہرے رہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک دیباچ کا جبہ بھیجا، حضرت عمرؓ اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے، یا وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر آپ نے مجھے یہ کیوں بھیجا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اسے بیچ دے اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا۔

۷۰۲۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۷۰۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو بکر بن حفص،

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا خُمْرًا يَبِينُ نِسَائِكَ *

۷۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ هَذِهِ فَتَحْمِلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلْتَ إِلَيَّ بِهِذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ *

۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۷۰۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے خاندان عطار کے ایک شخص کو دیباچہ یا حریر کا قبا پہنے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپؐ اسے خرید لیتے تو بہتر تھا، آپؐ نے فرمایا اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر حضورؐ کے پاس ایک ریثی جوڑا تحفہ میں آیا، تو آپؐ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ آپؐ نے میرے پاس بھیج دیا ہے اور میں آپؐ سے سن چکا ہوں کہ جو آپؐ نے اس باب میں فرمایا تھا فرمایا میں نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو اس سے (بچ کر کسی مشرک سے) فائدہ اٹھالے۔

۷۰۴۔ ابن نمیر، روح، شعبہ، ابو بکر بن حفص، سالم بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاندان عطار کے ایک آدمی کو دیکھا اور یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو۔

۷۰۵۔ محمد بن ثنی، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا وہ سنگین اور سخت دیباچہ ہے، سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے پاس استبرق کا جوڑا دیکھا تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے باقی اس روایت کے اخیر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عبد الملک، عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کے اور عطار کے لڑکے کے ماموں ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء نے

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ قَبَاءَ مِنْ دِيْبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اشْتَرَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَأَهْدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسَلَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا *

۷۰۴۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبِسَهَا *

۷۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلِظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشَنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَصِيبَ بِهَا مَالًا *

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ

عَطَاءٌ قَالَ أُرْسِلْتَنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ فَقَالَتْ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَحَرَّمَ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ
الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجُوَانِ وَصَوْمَ
رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ رَجَبٍ فَكَيفَ بَمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا
ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ
مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَخِيفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ
وَأَمَّا مِثْرَةُ الْأَرْجُوَانِ فَهَذِهِ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا
هِيَ أَرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا
فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةَ كِسْرَوَانِيَّةٍ
لَهَا لِيْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجِيهَا مَكْفُوفَتَيْنِ بِالْذِّيْبَاجِ
فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ
فَلَمَّا قُبِضَتْ قُبِضَتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَفَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى
يُسْتَشْفَى بِهَا *

مجھے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہلوا لیا کہ مجھے معلوم
ہوا ہے کہ تم تین چیزوں کو حرام کہتے ہو، کپڑے کے ریشمی
نقش و نگار کو، اور سرخ گدیے (زمین پوش) کو تیسرے تمام
رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو، عبد اللہ نے جواب دیا کہ
تم نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو شخص (ایام
تشریق کے علاوہ) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو
حرام کیوں کر کہہ سکتا ہے اور رہے کپڑوں کے نقش و نگار، تو
میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ریشم صرف وہ
لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو مجھے اندیشہ
ہوا کہ ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہو اور رہا سرخ
گدیلا تو خود عبد اللہ کا گدیلا سرخ ہے، میں نے یہ سب حضرت
اسماء سے جا کر بیان کر دیا، انہوں نے کہا حضور کا یہ جبہ موجود
ہے پھر اسماءؓ ایک طیالیسی کسروانی جبہ نکال کر لائیں جس کا
گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن پر دیباج کی بیل تھی، اسماءؓ
نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے انتقال تک ان کے پاس تھا،
جب وہ انتقال کر گئیں تو میں لے آئی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے دھو کر اس کا پانی شفا
کے لئے بیماروں کو پلاتے ہیں۔

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ایام تشریق کے علاوہ بارہ مہینے روزے رکھتے تھے تو پھر وہ کیسے رجب کے مہینے میں روزوں کو حرام کہہ سکتے
ہیں اور ریشم کے پھولوں کے متعلق تو وہ ان کا تقویٰ اور احتیاط تھی اور رہا سرخ گدیلا تو وہ کبھی ریشم کا ہو تا ہے اور کبھی اون کا تو ان کے
ہونے میں کسی قسم کی حرمت نہیں اور حضرت ابن عمرؓ کا گدیلا اون ہی کا ہو تا تھا اور رہا جبہ اور عمامہ پر ریشم کی پٹی لگانا تو وہ چار انگل کے بقدر
درست ہے اور اس سے زائد حرام، حضرت عمرؓ کی روایت جو آرہی ہے اس پر دال ہے نیز معلوم ہوا کہ علماء کرام اور بزرگان دین کی طرف
غلط باتیں منسوب کرنے کا پہلے ہی سے دستور چلا آرہا ہے، اور اب ترقی کا زمانہ ہے خواہ کس چیز میں ہو۔

۷۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِي
ذِيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ
يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبَسُوا نِسَاءَ كُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۷۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید بن سعید، شعبہ، خلیفہ بن کعب
ابی ذبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ
سے سنا خطبہ کے دوران فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ، اپنی
عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا فرما
رہے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا حریر (ریشم) نہ پہناؤ اس لئے کہ جو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَسَةِ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک تھا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا۔ فلیراجع ثمر۔

۷۰۸۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زبیر، عاصم الاحول، ابو عثمان
بیان کرتے ہیں کہ ہم آذر بائجان میں تھے کہ حضرت عمرؓ نے
ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقہ یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیری
جافنشانی سے حاصل ہو اور نہ تیرے باپ کی جافنشانی سے اور نہ
تیری ماں کی جافنشانی سے، لہذا مسلمانوں کو ان کی قیام گاہ پر
بھرپور طور پر وہ چیز بھی پہنچاؤ جو تو اپنی قیام گاہ پر دیتا ہے، تم کو
عیش پسندی اور مشرکین کا لباس اور ریشم پہننے سے اجتناب کرنا
چاہئے، کیونکہ حضورؐ نے ریشمی لباس پہننے سے ممانعت فرمائی
ہے مگر اتنا اور حضورؐ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور
انگشت شہادت کو اٹھایا اور دونوں کو ملا یا زبیر راوی بیان کرتے
ہیں کہ عاصم نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح تحریر میں لکھا ہوا ہے
اور زبیر نے اپنی دونوں انگلیوں کو اٹھا کر بتلایا۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ
يَا عَتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَذِّكَ وَلَا مِنْ
كَذِّ أَيْلِكَ وَلَا مِنْ كَذِّ أُمِّكَ فَاشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ
فِي رَحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبِعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ
وَالْتَنَعَمْ وَزَيِّ أَهْلِ الشَّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعِيهِ الْوُسْطَى
وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا
فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إصْبَعِيهِ *

(فائدہ) سند ابو عوانہ میں اسناد صحیح کے ساتھ یہ زیادتی بھی مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا، تہ بند باندھو، اور اپنے باپ اسماعیل علیہ السلام
کا لباس اختیار کرو اور نیز و دوسری روایات میں صاف فرمان اقدس موجود ہے کہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان ہی میں
سے ہے اب ناظرین سمجھ لیں کہ انبیاء کرام اور بزرگان دین جیسا لباس پہننا باعث خیر و فلاح ہے یا نائی لگانا اور ٹخنوں کو ڈھانکنا وغیرہ فلک من
الخرافات، اللہم احفظنا۔

۷۰۹۔ زبیر بن حرب، جریر بن عبد الحمید (دوسری سند) ابن
نمیر، حفص بن غیاث، عاصم اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ
عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ
بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ *

۷۱۰۔ ابن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، سلیمان تمیمی،
ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقہ کے پاس تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا (جس میں لکھا تھا) کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریشم نہیں
پہنتا، مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں ہے، مگر

۷۱۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ
جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ
عَتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے پاس کی ہیں، اشارہ کر کے بتایا، پھر مجھے طیالہ چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کے بقدر بتائے گئے، یہاں تک کہ میں نے طیالہ کو دیکھ لیا ہے۔

۷۱۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان سے جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۱۲۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہم آذر بایجان یا شام میں عتبہ بن فرقہ کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا (جس میں تحریر تھا) اما بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر ہاں اتنا دو انگشت کے برابر، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم اس آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ آپ کی مراد نقش و نگار ہیں۔

۷۱۳۔ ابو عثمان سمعی، محمد بن ثنیٰ، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو عثمان کا قول مذکور نہیں ہے۔

۷۱۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، ابو عثمان سمعی، زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، عامر شعبی، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں ایک خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم) پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو انگشت یا تین چار انگشت کے برابر۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَا یَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَیْسَ لَهُ مِنْهُ شَیْءٌ فِی الْآخِرَةِ إِلَّا هَکَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعِیهِ اللَّتَنِ تَلِیَانِ الْإِبْهَامَ فَرُئِیْتُهُمَا أَرْزَارَ الطَّیْلِ السَّہِ حِینَ رَأِیْتُ الطَّیْلِ السَّہِ* (فائدہ) طیالہ ملک عرب کی سیاہ چادروں کو کہتے ہیں۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عَتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ*

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عَتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ. أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ*

۷۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالََا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ*

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْحَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ *

(فائدہ) یہی ہمارا اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا تھا، قاضیان نے بروایت بشر عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ یہی چیز نقل کی ہے کہ جب حریر چار انگشت کے بقدر یا اس سے کم لگا ہو، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب

۷۱۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۵- محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْأَفْطُحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيْنَا حِ أُهُدِي لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جَبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَنْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أُعْطِيَتْكَهُ تَبِيعَهُ فَبَاعَهُ بِالْفَلْهِ دِرْهَمٍ *

۱۶- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن حبیب، حجاج بن شاعر، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیباچ کی قبا پہنی، جو کہ آپ کے پاس تحفہ میں آئی تھی، پھر آپ نے اسی وقت اسے اتار دیا اور حضرت عمر کو بھیج دی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ، آپ نے تو اسے بہت جلدی اتار دیا ہے۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے، یہ سن کر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے پسند نہ فرمایا وہ مجھے دیدی، اب میرا کیا ہوگا، فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی، بلکہ اس لئے دی ہے کہ اسے بیچ ڈالو، چنانچہ حضرت عمرؓ نے دو ہزار درہم میں اسے بیچ دیا۔

۷۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبَسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا خُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ *

۱۷- محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ابن عون ابو صالح، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک ریشمی جوڑا آیا، آپ نے اسے میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے پہنا، تو حضورؐ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا، کہ تم اسے پہنو، بلکہ میں نے اس لئے بھیجا تھا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کو اوڑھنا

دو۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ حدیث ۱۵ اور ۱۶ دونوں کو ناظرین بغور پڑھیں اور خود مقام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقام حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھ لیں کہ دونوں میں کس کا مقام بلند اور افضل ہے، اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادیا،
واشدہم فی امر اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي
ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ
نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا
بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي *

۷۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ أَبُو
كَرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
الْحَنْفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُمَ كَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ
عَلِيًّا فَقَالَ شَقَّقْهُ حُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ وَأَبُو كَرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ *

۷۱۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد
بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی عون سے اسی سند کے ساتھ
روایت مذکور ہے، باقی معاذ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے
حکم دیا اور میں نے اپنی عورتوں میں اسے تقسیم کر دیا، اور محمد
بن جعفر کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں
تقسیم کر دیا اور حکم دیئے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، زہیر بن حرب، وکیع،
مسعر، ابی عون ثقفی، ابو صالح حنفی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اکیدر دومہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشی
کپڑا تحفہ میں بھیجا، آپ نے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
دیدیا اور فرمایا اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
اور حنیئہ بنادے۔ اور ابو بکر اور ابو کریب کی روایت میں عورتوں
کا لفظ ہے۔

(فائدہ) ازہری اور ہرودی اور جمہور بیان کرتے ہیں کہ تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
فاطمہ بنت اسد، حضرت علی کی والدہ، اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہجلی ہاشمیہ
ہیں جن کا نام فاطمہ رکھا گیا، اور دومہ مدینہ منورہ سے تین منزل پر ایک شہر ہے اور وہاں کے بادشاہ کو اکیدر کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۰- ابو بکر ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عبد الملک بن میسرہ، زید
بن وہب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھے ایک ریشی جوڑا دیا، میں
اسے پہن کر نکلا، تو آپ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار ظاہر
ہوئے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةَ سَبْرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي
وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي *

۷۲۱- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ
وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۷۲۱- شیبان بن فروخ، ابو کامل، ابو عوانہ، عبد الرحمن بن
اصم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه کو ایک سندس کا جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، آپؐ نے مجھے یہ بھیجا ہے، اور آپؐ اس کے بارے میں ایسا فرما چکے ہیں آپؐ نے فرمایا، میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا ہے، بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرو۔

۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو دنیا میں حریر پہنے گا، وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۲۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، شعیب بن اسحاق و مشقی، اوزاعی، شداد ابو عمار، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۷۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک حریر کی قبا آئی، آپؐ نے اسے پہنا اور اس میں نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر اسے بہت زور سے اتارا، جیسا کہ اسے بہت ہی برا جانتے ہیں، پھر فرمایا، یہ متقین کے مناسب نہیں ہے۔

۷۲۵۔ محمد بن ثنی، ضحاک، ابوعاصم، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(باب ۱۰۹) مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت ہے۔

۷۲۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابواسامہ، سعید بن ابی

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةٍ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَتَفَعَّ بِمِنْهَا *

۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۳- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّمَشْقِيُّ عَنِ الْوَزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَرَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ *

۷۲۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۰۹) بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا *

۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا اور کسی بیماری کی وجہ سے سفر میں ریشمی کرتے پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

۷۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف، اور زبیر بن العوام کو خارش ہونے کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی تھی یا دیدی گئی تھی۔

۷۲۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۳۰۔ زہیر بن حرب، عفان، ہام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو جہاد میں ریشم کا کرتہ پہننے کی اجازت دے دی۔

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُنْبَأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعَ كَانَ بِهِمَا *

۷۲۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ *

۷۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا *

۷۲۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۳۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَّوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا *

(۱۱۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ *

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

(فائدہ) سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کی منافات نہیں ہے، کیونکہ خارش اور کھجلی جوؤں ہی کی بنا پر ہوا کرتی ہے۔ واللہ اعلم

باب (۱۱۰) مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی کراہت۔

۷۳۱۔ محمد بن ثنی، مغاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، محمد بن

ابراہیم بن حارث، ابن معدان، جبیر بن نفیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا، یہ کافروں کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو۔

۷۳۲۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، مشام (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، علی بن مبارک یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں خالد بن معدان ہے۔

۷۳۳۔ داؤد بن رشید، عمر بن ایوب موصی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احول، طاؤس، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عصفر کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہنے کا حکم دیا ہے، میں نے عرض کیا میں انہیں دھوؤالوں گا، آپ نے فرمایا، بلکہ جلاؤالو۔

۷۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ قسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) پہنے سے، اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے سے اور سونے کی انگوٹھی پہنے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہنے کی اجازت ہے، اور ذخیرہ میں ہے کہ ایک مثقال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

۷۳۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَبْرَ بْنَ نَفِيرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسَهَا *

۷۳۲۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ *

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أَأَمَّلَكَ أَمْرَتُكَ بِهَذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرَقُهُمَا *

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَحْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ *

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہنے کی اجازت ہے، اور ذخیرہ میں ہے کہ ایک مثقال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

۷۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے اور سونا پہننے اور عصفر سے رنگا ہوا لباس پہننے سے۔

۷۳۶۔ عبد بن حمید، عبد الرحمن، معمر، زہری، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسّی پہننے سے اور عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور ایسے ہی رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبَسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ *
۷۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

(فائدہ) عصفری یعنی کسم سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہننا جمہور صحابہ کرام اور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور مالک وشافعی کے نزدیک مباح ہے، باقی ان کا ترک اولیٰ و افضل ہے اور جو برہ میں ہے کہ مردوں کے لئے کسم اور زعفران اور پیری کے چوں سے رنگا ہوا، کپڑا پہننا جائز نہیں، کرنخی باب الکفن میں بھی اسی طرح اشارہ موجود ہے۔

وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ *

باب (۱۱۱) دھاریدار یعنی چادروں کی فضیلت۔

۷۳۷۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا لباس زیادہ محبوب یا زیادہ پسند تھا، انہوں نے فرمایا دھاریدار یعنی چادر۔

(۱۱۱) بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحَبِيرَةِ *

۷۳۷- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِإِنْسٍ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيرَةُ *

۷۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبِيرَةُ *

۷۳۸۔ محمد بن حنفی، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پسند دھاریدار یعنی چادر تھی۔

(۱۱۲) بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي اللَّبَاسِ

باب (۱۱۲) لباس میں تواضع اور خاکساری اختیار کرنا، اور موٹا اور سادہ لباس پہننا۔

۷۳۹۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید، ابو بردہ بیان

وَالْإِفْتِصَارَ عَلَى الْعَلِيْظِ مِنْهُ *

۷۳۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے ایک مونا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنتا ہے، اور ایک چادر جسے ملبہ کہا جاتا ہے، پھر اللہ رب العزت کی قسم کھائی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مبارک ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

۷۴۰۔ علی بن حجر سحری، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسماعیل، ایوب، حمید بن ہلال حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی کپڑوں میں ہوئی ہے، ابن ابی حاتم نے مونا تہ بند کہا ہے۔

۷۴۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں مونا تہ بند مذکور ہے۔

۷۴۲۔ سرج بن یونس، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، (تیسری سند) احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، بواسطہ اپنے والد، مصعب بن شبیبہ، صفیہ بنت شبیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کالے بالوں کا کبل اوڑھے ہوئے نکلے، اس پر پالان کے نقشے تھے۔

۷۴۳۔ ابو بکر بن ابی شبیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُبْدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ *

۷۴۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلْبَدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ *

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَكَبَّئُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفَ *

۷۴۴۔ عَلِيُّ بْنُ جَرَّاحٍ سَعْدِي، عَلِيُّ بْنُ مَسْمَرٍ، هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ،
بواسطة اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا بستر جس پر
آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری
ہوئی تھی۔

۷۴۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن
ابراہیم، ابو معاویہ ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت مروی
ہے، اور اس میں ”ضجاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کا لفظ
ہے، ترجمہ وہی ہے۔

(فائدہ) آدمی کو لباس کے وقت اہتمام سے مندوبات کی طرف رغبت اور مکروہات سے اجتناب ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا عموماً یہ لباس اختیار فرماتا، تواضع کی وجہ سے تھا۔ اس لئے یہ نیت تواضع و انکساری لباس فاخرہ نہ پہننا افضل و بہتر ہے، بشرطیکہ کسی اور
مضرت کی جانب مفسد نہ ہو، لیکن اگر کوئی دینی مصلحت تقاضا کرتی ہو، تو پھر عمدہ لباس پہننا بھی افضل اور مندوب ہے، روایات سے اس کا
بھی ثبوت ملتا ہے۔

باب (۱۱۳) قالین یا سوزینوں کا جواز۔

۷۴۶۔ قتیبہ بن سعید، عمر و ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن منکدر،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں
نے شادی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تو نے سوزنیاں بنائی ہیں، میں نے عرض کیا ہمارے پاس
سوزنیاں کہاں، آپ نے فرمایا اب عنقریب ہوں گی۔

۷۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن منکدر
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں
نے شادی کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
ارشاد فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں؟ میں نے عرض کیا
ہمارے پاس سوزنیاں کہاں، آپ نے فرمایا، اب ہو جائیں گی،
جابر کہتے ہیں میری بیوی کے پاس ایک سوزنی ہے، میں کہتا
ہوں کہ یہ مجھ سے دور کر، وہ کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

۷۴۴۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ
عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ *

۷۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا
الْبِسْنَادِ وَقَالَ ضَجَّاعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ *

(۱۱۳) بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ *

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ عَمْرُو
وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا
قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ *

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا
قُلْتُ وَأَنْتَى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ
جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمِطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحْيَهُ عَنِّي
وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّهَا سَتَكُونُ*

علیہ وسلم نے فرمایا، اب سوزنیاں ہوں گی۔

(فائدہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینت کی وجہ سے سوزنی کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ان کی بیوی حضورؐ کی پیش گوئی سے استدلال جواز کرتی تھی، واللہ اعلم

۷۴۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَأَدْعُهَا *

۷۴۸- محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان اسی سند کے ساتھ معمولی سے تبدل سے روایت مروی ہے۔

(۱۱۴) بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ *

باب (۱۱۴) حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔

۷۴۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ *

۷۴۹- ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابویانی، ابو عبد الرحمن، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ایک بستر آدمی کے لئے ہونا چاہئے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا (بستر) مہمان کا اور چوتھا شیطان کا (۱)۔

(فائدہ) یعنی بلا ضرورت بسترے پڑے رہیں، تو شیطان ہی ان پر بیٹھے گا، نیز ضرورت سے زائد مسلمان دنیا جمع کرنا مکروہ اور کبر و غرور کے لئے مسلمان دنیا کی کثرت حرام ہے۔

(۱۱۵) بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلَاءَ *

باب (۱۱۵) تکبر اور غرور سے کپڑا الٹا کر چلنے کی حرمت۔

۷۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ *

۷۵۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنا کپڑا زمین پر غرور سے گھسیٹ کر چلے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ابواسامہ۔

(۱) اس حدیث میں بستر کی تین یا چار تک تحدید مقصود نہیں ہے مقصود یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت کے لئے تو بستر رکھنا صحیح ہے جتنے بھی ہوں اور ضرورت سے زائد غرور و بیاہ کے لئے بستر رکھنا موم ہے اور مذموم چیز کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں پر ابھارنے والا ہے۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(چوتھی سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل ایوب۔

(چھٹی سند) قتیبہ، ابن رخ، لیث بن سعد۔

(ساتویں سند) ہارون الی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قیامت کے دن۔

اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُم عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كُلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُؤُ يَتَابَعُهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۷۵۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۲- ابوالطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، سالم بن عبد اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا کھینچ کر چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۳- ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، (دوسری سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن دثار، جبہ بن حکیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۵۴- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حنظلہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا (۱) ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر

(۱) اسہال ازار یعنی مردوں کے لئے ٹخنوں سے نیچے لباس لٹکانے کی حرمت کی اصل علت تو تکبر ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے لیکن تکبر کا ہونا ایک امر مخفی ہے جس پر مطلع ہونا مشکل ہے تو ظاہری اسہال ازار کو ہی تکبر کے قائم مقام سمجھ لیا گیا لہذا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نہیں فرمائے گا۔

۷۵۵۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے اور ”ثوبہ“ کے بجائے ”ثیابہ“ ہے۔

۷۵۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، مسلم بن یثاق۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گسیٹ رہا تھا، انہوں نے دریافت کیا تو کس قبیلہ کا ہے؟ معلوم ہوا بنی لیث کا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پہچانا، تو کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنا ازار لٹکائے اور اس کی نیت غرور کے سوا اور کچھ نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابو یونس۔ (تیسری سند) ابن ابی خلف، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن نافع، مسلم بن یثاق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی ابو یونس کی روایت میں ”عن مسلم ابوالحسن“ کا لفظ ہے، اور تمام روایتوں میں ازار کا ذکر ہے، ”ثوب“ کا لفظ نہیں ہے۔

۷۵۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابُهُ *

۷۵۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَثَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَحِرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ حَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَثَاقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رَوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبُهُ *

۷۵۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا

۷۵۸۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) جب بھی قصداً یہ عمل ہوگا تو وہ ممنوع ہوگا البتہ اگر کبھی بے توجہی میں بلا اختیار اس بال ازار ہو جائے تو وہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

میں نے مسلم بن یسار، مولیٰ نافع بن عبد الحارث کو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرنے کا حکم دیا اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سنا ہے جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے، انہوں نے کہا ہاں، سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَجْرُ إِزَارُهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمر بن محمد، عبد اللہ بن واقد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا، اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر، میں نے اوپر اٹھالی، فرمایا اور اونچی کر، میں نے اور اونچی کر لی پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا، کہاں تک اٹھائے، فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

۷۵۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَقْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَرَدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيَّ أَتَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ *

۷۶۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے دیکھا اور وہ زمین کو اپنے پیروں سے مارنے لگا، اور وہ بحرین کا امیر تھا، اور کہتا تھا، امیر آیا، امیر آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔

۷۶۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجْرُ إِزَارَهُ بَطْرًا *

۷۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم بنار کھا تھا، اور ابن ثنی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پر حاکم تھے۔

۷۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَحْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَحْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اسبال یعنی ازار لٹکانا، قمیص اور عمامہ ہر ایک میں ہوتا ہے، اور ازار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، اگر غرور کی وجہ سے

ہو، تو حرام اور ناجائز ہے، ورنہ مکروہ ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے۔ لہذا جو شخص بھی ان دونوں میں سے کسی کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے میں اسے ناردوزخ میں جھونک دیتا ہوں۔

(۱۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشْيِ
مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ *
باب (۱۱۶) کپڑوں وغیرہ پر اترنا، یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

۷۶۲۔ عبد الرحمن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا، اسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اترہٹ پیدا ہوئی، تو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۷۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَغْجَبَتْهُ جُمُتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَحَلَّجُلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص اسی امت میں سے تھا، مگر صحیح یہ ہے کہ سابقہ امتوں میں سے تھا اور امام بخاری کا یہی اسرائیل کے بیان میں اس روایت کا لانا بھی معنی رکھتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور شرح نے اس کا نام قارون بتایا ہے۔

۷۶۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر (تیسری سند) محمد بن شعیب، ابن ابی عدی، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۶۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوا هَذَا *

۷۶۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو چادریں پہن کر اکڑتا ہوا جارہا تھا اور خود ہی اتر رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا چلا جائے گا۔

۷۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ يَمْشِي فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَغْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخُسِفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَحَلَّجُلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۷۶۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۶۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اترتا ہوا جا رہا تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، گزشتہ اقوام میں سے ایک شخص اپنے جوڑے میں اکڑتا ہوا جا رہا تھا، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

باب (۱۱۷) مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

۷۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، نصر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ابن ثنی کی روایت میں ”سمعت النضر بن انس“ کے الفاظ ہیں۔

۷۶۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو فوراً اتار کر پھینک دی اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی جہنم کے انگارے کا ارادہ رکھتا ہے، کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لے گا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو، اور اس سے فائدہ حاصل کرو، وہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بُرْذَنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخَّرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ *

(۱۱۷) بَابُ تَحْرِيمِ خَاتِمِ الذَّهَبِ عَلَى

الرِّجَالِ *

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ *

۷۶۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضَرَ بْنَ أَنَسٍ *

۷۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَغْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بولا نہیں، بخدا میں اسے ہر گز ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو حضورؐ نے پھینک دیا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتِمَكَ اتَّقِ بِهٖ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور پہننے وقت اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے، لوگوں نے بھی بنوالیس، آپؐ ایک روز منبر پر تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی کو اتار ڈالا، اور فرمایا کہ میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا ہوں، یہ فرما کر انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا خدا کی قسم پھر کبھی میں اس کو نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اور الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ الْبَسْتُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَبَذَلَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَلَفَظَ الْحَدِيثُ لِيَحْيَى *

(فائدہ) سبحان اللہ صحابہ کرامؓ کا یہ تقویٰ اور اتباع تھا، آج کل کی طرح نہیں کہ لوگ اپنی مرضی کریں، اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت کے علم سے پہلے انگوٹھی بنوائی تھی، جب اس کی حرمت کا علم ہو گیا، تو اسے پھینک دیا، اور نہ پہننے کے متعلق قسم کھائی، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۵ پر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کو پہننا درست ہے، اور مردوں کو حرام ہے، واللہ اعلم۔

۷۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى *

۷۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید۔ (تیسری سند) ابن شثی، خالد بن حارث۔ (چوتھی سند) سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مروی ہے، باقی عقبہ بن خالد کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپؐ نے اسے داہنے ہاتھ میں پہنا۔

۷۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ

۷۷۲۔ احمد بن عبدہ، عبدالوارث، ایوب۔ (دوسری سند) محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، حاتم۔

(چوتھی سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی، پھر حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں اور پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ حضرت عثمان سے چاہا لیں میں گر گئی اور اس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا ابن نمیر کی روایت میں کونین کا نام نہیں ہے۔

(فائدہ) اسی وقت سے اختلاف اور فتنے شروع ہو گئے اور بخاری میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا، محمد ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں، اور اللہ تیسری سطر میں، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع مسلمین مرووں کو چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔

۷۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی، پھر اسے پھینک دیا، اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نقش کھدوایا، اور فرمایا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے، اور آپ جب اسے پہنتے تو تمکینہ کو ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیا کرتے تھے، اور یہی انگوٹھی معقیب کے ہاتھ سے چاہا لیں میں گر گئی۔

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بَرِّ أَرِيسَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بَرِّ وَلَمْ يَقْلُ مِنْهُ *

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَيْلِيُّ لَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَقِّيبٍ فِي بَرِّ أَرِيسَ *

(فائدہ) آپ نے انگوٹھی، باوشاہوں کے نام جو خطوط لکھے جاتے ان پر مہر کرنے کے لئے بنوائی تھی، اب اگر یہ نقش کوئی کندہ کروالیتا تو

مصلحت فوت ہو جاتی، انگوٹھی اکثر اوقات معقیب (حضرت عثمان کے غلام) کے پاس رہا کرتی تھی، حضرت عثمانؓ نے ان سے مہر کرنے کے لئے منگوائی، اس وقت وہ کنویں میں گر گئی، اس لئے کرنے کی نسبت دونوں کی طرف ہو گئی۔

۷۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ *

۷۷۶- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَفْرَعُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، ابْنُ بَشَّارٍ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، شُعْبَةُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، ابْنُ بَشَّارٍ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، شُعْبَةُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۱۔ پر آپ نے ایک چاندی کی انگشتی بنوائی گویا کہ میں آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۷۷۹۔ نصر بن علی جہضمی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کسری، قیصر اور نجاشی کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا کہ یہ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا، اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کیا گیا تھا۔

يَقْبُلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ *
۷۷۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَحِبِّهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ لَهُمْ لَا يَقْبُلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۸۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبَسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُم *

۷۸۰۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، تو سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، جمہور محدثین اس طرف گئے ہیں کہ یہ ابن شہاب کا وہم ہے کہ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر کیا، ورنہ صحیح روایات جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر موجود ہے، باقی اس روایت کے بھی علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جب آپ نے چاندی کی انگشتی بنوائی، اور جب آپ نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تو صحابہ نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۷۸۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، روح، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۷۸۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبَسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُم *

۷۸۲- عقبہ بن مکرم عی، ابو عاصم، ابن جریج اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۸۳- یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن وہب مصری، یونس بن یزید، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

۷۸۴- عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ انصاری، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنی تھی، اس میں حبشی نگینہ تھا، پہننے وقت آپ نگینہ کو ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

۷۸۵- زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یونس بن یزید سے اس سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۸۶- ابو بکر بن خلاد باہلی، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔

۷۸۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابو بردہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، عاصم راوی حدیث کو یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی دو انگلیاں بتلائی ہیں اور منع فرمایا مجھ کو قسی (کپڑا) پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

۷۸۲- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ

يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا *

۷۸۴- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ

مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ

الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرْقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ

كَانَ يَجْعَلُ فَصُّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ *

۷۸۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ

بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ

حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى *

۷۸۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ

إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى *

۷۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ

بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ

خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوْ الْيَمِينِ فَلَمْ يَذَرِ عَاصِمٌ فِي

بیٹھنے سے، انہوں نے بیان کیا کہ قسی تو خانہ دار وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں، جو عورتیں کجاووں پر اپنے شوہروں کے لئے بچھاتی ہیں، جیسا کہ ارغوانی چادریں ہیں۔

أَيُّ الثَّيْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِيُّ فَيَثَابٌ مُضْلَعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَثِيَّتٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِيُعَوِّلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأَرْجُوَانِ *

۷۸۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، عاصم بن کلیب، ابن ابی موسیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ *

۷۸۹۔ ابن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، عاصم بن کلیب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۷۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، عاصم بن کلیب، ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اور اس انگشت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخْتَمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا *

(فائدہ) باجماع مسلمین چنگلیا میں انگوٹھی پہننا سنت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزر چکی ہے اور دابہ اور بائیں ہاتھ دونوں میں پہننا جائز اور درست ہے، باقی افضل کیا ہے، اس میں اختلاف ہے۔ ہذا قالہ النووی

میں کہتا ہوں کہ روایات اس بارے میں مختلف ہیں امام ترمذی نے شامل میں اکثر دابہ ہاتھ میں پہننے کی روایت نقل کی ہیں، امام ترمذی اور امام بخاری نے اس کو رائج قرار دیا ہے، خود علماء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے، بعض نے دابہ میں پہننا افضل قرار دیا اور بعض نے بائیں اور بعض نے دونوں کو مساوی کیا ہے۔ علامہ شامی نے ہی دو قول نقل کئے ہیں، ملا علی قاری نے ایک قول دائیں کے افضل ہونے کا لکھا ہے۔ در مختار میں قہستانی سے نقل کیا ہے کہ دابہ ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا روافض کا شمار ہے، اس لئے اس سے احتراز واجب ہے، صاحب در مختار لکھتے ہیں، ممکن ہے، اب نہ ہو، حضرت گنگوہی نے کوکب دری میں لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا چونکہ روافض کا شعار ہے، لہذا مکروہ ہے، حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری نے بھی یہی تحریر فرمایا، نیز لکھا ہے کہ روافض کے کفر میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر ان کے فاسق ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، اور فساق کے ساتھ تشبیہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

باب (۱۱۸) جوتے پہننے کا استحباب۔

۷۹۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے سافر مارا ہے تھے، جوتے زیادہ تر پہنا کوہ، کیونکہ آدمی جب تک جوتے پہنے رہتا ہے سواروں کے حکم میں رہتا ہے۔

(فائدہ) کیونکہ پیرچوٹ اور تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں اور چلنے میں سہولت ہوتی ہے۔

باب (۱۱۹) داہنے پاؤں میں پہلے جوتا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے اتارنے کا استحباب اور ایک جوتہ پہن کر چلنے کی کراہت۔

۷۹۲۔ عبدالرحمن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے، تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، اور دونوں میں پہننا چاہئے، یادوؤں اتار ڈالے۔

۷۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے ایک جوتہ پہن کر نہ چلے، بلکہ دونوں پہنے یادوؤں اتار دے۔

۷۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن اوریس، اعمش، ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا، پھر فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، تم بیان کرتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں،

باب (۱۱۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعَالِ *

۷۹۱۔ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثَرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ *

باب (۱۱۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِي الْيُمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ *

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ وَلْيَنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

خبردار میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، جب تم میں سے کسی کے جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے، تاوقتیکہ اسے درست نہ کرے۔

۷۹۵۔ علی بن حجر السعدی، علی بن مسہر، اعمش، ابوزین ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ہی روایات کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں ان احادیث کی وجہ سے ایک جوتہ پہن کر چلنا مکروہ ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز وقار اور تہذیب کے خلاف ہے اور ایسے ہی جوتہ پہننے میں، ادب اور مستحب طریقہ وہی ہے جو کہ حدیث ۷۲۳ میں تعلیم فرمادیا ہے، کیونکہ اس طرح جوتہ پہننے اور اتارنے میں داہنے پاؤں کی نکریم باقی ہے اور امور نکریم میں ہدایت بالہین مستحب ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۷) واکمال المعلم وشرحہ جلد ۶ ص ۳۹۱

باب (۱۲۰) ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے، اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کی ممانعت۔

۷۹۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتہ میں چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے، یا ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے سے بایں طور کہ شرمگاہ کھلی ہوئی ہو منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) احتباء یعنی ہاتھ بھی کپڑے میں ہوں اور پنڈلیاں کھڑی کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھے کہ شرمگاہ سامنے سے کھل جائے، جسے گوٹ مار کر بیٹھنا بولتے ہیں۔

۷۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے، تو جب تک اسے درست نہ کرے، فقط ایک جوتہ پہن کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَهَنَّدُوا وَأَصْلًا أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا * ۷۹۵ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

(۱۲۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ *

۷۹۶ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ *

۷۹۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنْ

نہ چلے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے، اور نہ ایک کپڑے میں اہتباء کرے اور نہ ہی ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹے۔

۷۹۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رحم، لیث ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے، اور ایک کپڑے میں اہتباء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک جوتہ پہن کر مت چلو، اور ایک ازار میں اہتباء نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اور ایک ہی کپڑا سارے بدن پر مت لپیٹو، اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر مت رکھو۔

۸۰۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، عبید اللہ بن اخضر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص تم سے چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

۸۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی تھی۔

انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعُهُ وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثُّوبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ *

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ *

۷۹۹۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلُ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ *

۸۰۰۔ وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔
(دوسری سند) ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۲۱) مرد کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت۔

۸۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الریح، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفرانی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ حماد سے نقل کرتے ہیں یعنی مردوں کو۔

۸۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، ابو کریب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب مزید لکھ دیتا ہوں کہ مختار مذہب حنفی میں اس قسم کے کپڑوں کا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس سے مکروہ ہو جاتی ہے اور صاحب بحر الرائق نے جلد ۸ میں کراہت نقل کی ہے، مگر امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری جلد ۲۲ ص ۲۲ پر حرمت کا قول نقل کیا ہے اور یہی چیز امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۸ پر نقل کی ہے۔ اور علامہ شامی نے حرمت اور کراہت کے علماء حنفیہ کے دونوں قول نقل کئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب (۱۲۲) بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے ساتھ خضاب کرنے کا استحباب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالََا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
(۱۲۱) بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعُّفِ *

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعُّفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ *

۸۰۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ *

(۱۲۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ *

۸۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن ابو قحافہؓ لائے گئے یا خود حاضر خدمت ہوئے ان کا سر اور ان کی داڑھی مٹام یا مٹامہ گھاس کی طرح سفید تھی آپؐ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

۸۰۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہؓ پیش کئے گئے ان کا سر اور داڑھی مٹامہ گھاس کی طرح سفید تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو، لیکن سیاہی سے بچو (۱)۔

۸۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی، شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابو قحافہؓ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے ان کا نام عثمان تھا، فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوئے۔ اور زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونوں کے لئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے، باقی اسلاف میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے اور بعض کے لئے ترک خضاب افضل ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹) نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ روزمرہ کی عادات لباس اور وضع میں کفار اور دیگر قوموں کی مخالفت اور اپنی دینی وضع اور شعار کا باقی رکھنا ضروری ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ان کی اندھا دھند تقلید کریں۔

(۱۲۳) بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةٍ . باب (۱۲۳) جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت۔

(۱) سیاہ خضاب استعمال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) مجاہد سیاہ خضاب استعمال کرے تاکہ دشمن پر رعب طاری ہو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) دھوکہ دینے کے لئے کوئی استعمال کرے تاکہ جو ان نظر آئے حالانکہ وہ جو ان نہ ہو یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔ (۳) شوہر بیوی کے لئے یا بیوی شوہر کے لئے کالا خضاب استعمال کرے تو یہ اکثر علماء کے ہاں مکروہ تحریمی ہے بعض نے اجازت دی ہے اور خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی کسی بھی رنگ کا خضاب مستحب اور پسندیدہ ہے۔

الْحَيَوَانُ *

۸۰۸۔ سوید بن سعید، عبدالعزیز بن ابو حازم، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا، پھر وہ وقت آگیا مگر جبریل امین نہیں آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک کتے کا پلا تخت کے نیچے دکھائی دیا، آپ نے فرمایا، اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے حکم دیا وہ باہر نکال دیا گیا، اسی وقت جبریل امین تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن تم نہیں آئے انہوں نے کہا کہ یہ جو کتا آپ کے مکان میں تھا اس نے مجھے آنے سے روک دیا تھا، ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے، خواہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا اشرفی اور پیسہ اور برتن اور دیوار وغیرہ میں، البتہ جن چیزوں میں جان اور روح نہیں ہے جیسا کہ درخت وغیرہ ان کی تصویر بنانا حرام نہیں اور سایہ دار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی فرق نہیں، جمہور علماء، صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین امام ابو حنیفہ، مالک، ثوری اور شافعی کا یہی مسلک ہے اور یہی چیز امام بدر الدین عینی نے توضیح کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں سے المصور بھی ہے تو گویا کہ انسان تصویریں بنا کر اور بنوا کر اپنے مصور ہونے کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے (معاذ اللہ) ان اللہ ہوا الخلاق ذوالقوۃ المتین، نیز روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے کیونکہ اگر جبریل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کی وجہ سے کتے کی بنا پر گھر داخل نہیں ہو سکتے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اس مکان میں موجود رہ سکتے تھے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲۲ ص ۷۰)

۸۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، مخزومی، وہیب، ابو حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا

۸۰۸۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصَا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ انْتَفَتَ فَإِذَا جَرُوءُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنْعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَطَوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ *
 ۸۱۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَنْكَرْتُ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَحْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرُُّ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَفَضَّحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلَ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ *

بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر اتنی مفصل نہیں جیسا کہ پہلی تھی۔

۸۱۰- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن السباق، عبد اللہ بن عباس، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ چپ اٹھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج شروع دن ہی سے میں آپ کی صورت میں تبدیلی دیکھتی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل امین نے اس رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی ہے پھر سارا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے، اس کے بعد آپ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو ہمارے پلنگ کے نیچے تھا، فوراً حکم دے کر اس کو نکلوا دیا، پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا تھا وہاں چھڑک دیا، جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے گزشتہ رات آنے کا مجھ سے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا ہاں مگر ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو، پھر اسی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرادیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(فائدہ) کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے اور جو فرشتے کتے اور تصویر کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں ورنہ محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر مقام پر جاتے ہیں کیونکہ وہ اعمال لکھتے ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲۲ ص ۷۰)

۸۱۱- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۸۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *
(یعنی رحمت کے فرشتے)

(فائدہ) کیونکہ کتے میں نجاست اور گندگی ہوتی ہے اور وہ نجاستوں کو کھاتا ہے اور پھر یہ کہ کتا شیاطین سے ہے اور فرشتے اس کی ضد ہیں اس لئے دخول ملائکہ اس مقام پر نہیں ہوتا (یعنی جلد ۲۲ ص ۶۹ و شرح سنو سی جلد ۵)

۸۱۲- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *
۸۱۲- ابو الطاہر، حرملۃ بن یحییٰ، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(فائدہ) کیونکہ تصویر میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی معصیت ہے اور اس کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت ہے اس لئے ایسے نافرمانیوں کے مقامات سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں کیونکہ مندر اور گھردونوں ایک ہی ہوتے ہیں اور جو حضرات فوجو جیب میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ رحمت الہی سے محروم ہو کر شیاطین کی مصاحبت اختیار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۱۳- إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَبْدِ بْنِ حَمِيدٍ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرُ، زُهْرِيٌّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَخْبَارُ فِي الْإِسْنَادِ *
۸۱۳- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت اور طرز روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ نَمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدَ فَعْدَنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَيْبٍ مِمُّونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ *
۸۱۴- قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو، سر بیان کرتے ہیں کچھ دنوں کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں تصویر ہے میں نے عبید اللہ خولانی پر درود حضرت میمونہ سے کہا کہ خود زید ہی نے ہم سے تصویر کے متعلق حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ پر یہ تصویر ہے) عبید اللہ نے کہا کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کپڑے کے نقش اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۸۱۵۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن انج، بسر بن سعید، عبید اللہ خولانی، بسر بن سعید بیان کرتے ہیں اور بسر کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ زید بن خالد جہنی بروایت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں جاتے، بسر بیان کرتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر میں پردہ ہے جس میں نقش و نگار ہیں، میں نے عبید اللہ سے کہا، کیا زید نے ہم سے تصویروں والی حدیث بیان نہیں کی تھی انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بھی تو کہا تھا، مگر جو کپڑوں پر نقش ہوں تم نے نہیں سنا، میں نے کہا نہیں سنا، انہوں نے کہا، زید نے یہ کہا تھا۔

(فائدہ) پردہ پر غیر جاندار اشیاء کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، تصاویر نہیں تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، سہیل بن ابی صالح، سعید بن یسار ابو الحبیب مولیٰ بنی نجار، زید بن خالد جہنی، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتابیا تصویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ ابو طلحہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں کتابیا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے تو کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، مگر میں تم سے اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے، میں نے ایک منقش پردہ لے کر دروازہ پر لٹکا دیا، جب حضور واپس تشریف لائے اور پردہ دیکھا تو چہرہ انور پر کچھ ناگواری کے آثار مجھے معلوم ہوئے حضور نے خود اسے کھینچ کر

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْحَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدَّنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بَسِترَ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ *

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحَبِيبِ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلُ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأَحَدُّكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُو

پھاڑ ڈالا، یا کاٹ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ پتھروں اور مٹی پر کپڑا بنائیں، چنانچہ ہم نے اسے کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھری، آپؐ نے ان پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۸۱۷- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، عزہ، حمید بن عبد الرحمن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں جب کوئی اندر آتا تو یہ تصاویر اس کے سامنے ہوتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کو نکال دو کیونکہ جس وقت میں اندر آتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس کے نقوش کو ہم ریشمی کہا کرتے اور اسے پہنا کرتے تھے۔

۸۱۸- محمد بن ثنی، ابن ابی عدی اور عبد الاعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں کہ عبد الاعلیٰ نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضورؐ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

۸۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازہ پر ایک ریشمی پردہ ڈال رکھا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی تصاویر تھیں آپؐ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابو کریب، وکیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی عبدہ کی روایت میں یہ نہیں کہ سفر سے تشریف لائے۔

۸۲۱- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، قاسم بن

الْحِجَارَةِ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْنَهُمَا لَيْفًا فَلَمْ يَعْيبْ ذَلِكَ عَلَيَّ *

۸۱۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْنَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاحِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلِمَهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبِسُهَا *

۸۱۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ * (فائدہ) یہ تصاویر کی حرمت سے پہلے کا بیان ہے، واللہ اعلم۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دُرُنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ *

۸۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ * ۸۲۱- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا

محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک تصویر والا پردہ ڈال رکھا تھا، یہ دیکھ کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ ڈالا، پھر فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق خدا کی تصویریں بناتے ہیں۔

۸۲۲- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ پھر آپ پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں ”ان اشد الناس عذابا“ ہے ”من اشد الناس“ نہیں۔

۸۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن القاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے اپنے ایک طاق پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ جب آپ نے یہ دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا، اے عائشہ قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے اسے کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنائے۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسْتَرَّةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاولَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ *

۸۲۲- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ *

۸۲۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ *

۸۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَأَتْ هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ *

۸۲۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپؐ نے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹا دے میں نے اسے علیحدہ کر کے اس کے ٹکے بنائے۔

۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عقبہ بن مكرم، سعید بن عامر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آپؐ نے اسے ہٹا دیا، میں نے اس کے دو ٹکے بنائے۔

۸۲۸۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، کبیر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے اس پردہ کو ہٹا دیا، میں نے اس کے دو ٹکے بنائے اسی وقت مجلس میں سے ایک شخص جنہیں ربیعہ بن عطاء مولیٰ بنی زہرہ کہا جاتا تھا، بولا تم نے ابو محمد سے نہیں سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے تھے، ابن قاسم بولے نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَأَخْرَيْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ *

۸۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَفَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ *

۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَرَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَفَمَا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ *

۸۲۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چھوٹا گدیلا خرید اٹھا جس میں تصویریں تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازہ ہی پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کے آثار معلوم ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا، آپ نے فرمایا یہ نکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسے میں نے آپ کے بیٹھنے کے لئے خریدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان تصاویر کو بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو، پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں۔

۸۳۰- قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب۔

(تیسری سند) عبدالوارث، عبدالصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب۔

(چوتھی سند) ہارون بن سعید ابن دہب اسامہ بن زید۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن اسحاق، ابوسلمہ خزاعی، عبدالعزیز بن اخی الماشون، عبید اللہ بن عمر، نافع، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ باقی بعض راویوں کی حدیث بعض سے کامل ہے، اور ابن اخی الماشون نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے اس کے دو نکیہ بنائے، آپ گھر میں ان پر آرام فرماتے۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ أَوْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ *

۸۳۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْيٍ الْمَاجَشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَنَّهُمْ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَحْيٍ الْمَاجَشُونُ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ *

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

۸۳۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (دوسری سند) ابن ثقفی، یحییٰ قطان، عبید اللہ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے

والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

۸۳۲۔ ابوالریح، ابوکامل، حماد۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ *

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّجَيْ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنَّ *

۸۳۴۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَايَةِ يَحْيَى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ *

۸۳۵۔ وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

۸۳۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، (دوسری سند) ابوسعید الخدری، وکیع، اعمش، ابوالضحی، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا اور شیخ راوی نے ان کا لفظ نہیں بولا، صرف ”اشد الناس“ کہا ہے۔

۸۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یحییٰ و ابوکریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ دو زخیوں میں سخت ترین عذاب والے مصور ہوں گے اور سفیان کی روایت وکیع کی روایت کی طرح ہے۔

۸۳۵۔ نصر بن علی جہضمی، عبد العزیز بن عبد الصمد، منصور، مسلم بن صحیح بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق کے ساتھ ایک

مکان (۱) میں تھا جس میں تصاویر تھیں، مسروق نے کہا یہ کسریٰ کی تصویریں ہیں، میں نے کہا نہیں یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر ہیں، مسروق بولے میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي يَتِّ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرِّمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا تَمَاثِيلُ مَرِّمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ *

۸۳۶۔ نصر بن جمہمی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن ابی اسحاق، سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور بولا میں مصور ہوں یہ تصاویر بناتا ہوں، آپ مجھے ان کا مسئلہ بتائیے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مجھ سے قریب ہو جاؤ، وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضورؐ سے سنی ہے میں نے آپؐ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ہر ایک مصور جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلے ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اسے دوزخ میں تکلیف دے گا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے پر مجبور ہی ہو تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

۸۳۶۔ قَالَ مُسْلِمٌ قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَذُنٌ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَذُنٌ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتُبْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوْرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَأَقْرِ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں یا تو ان تصاویر میں دوزخ میں جان ڈال دی جائے گی جو اسے عذاب دیں گی یا ان تصویروں کے بقدر وہاں لوگ اسے عذاب دیں گے، اتنی، اب جسے دوزخ کا داخلہ منظور ہو وہ اپنی تصویر کھنچوائے، یا کسی کی بنائے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۸۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، نصر بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ فتویٰ تو بتاتے تھے، باقی یہ نہیں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے دریافت

۸۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِنِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ

(۱) یہ گھر حضرت یار بنی نمیر کا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے گھر میں جو یہ تصویریں تھیں تو ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے کسی عیسائی سے یہ گھر خریدا تھا اور ان تصاویر کے چہرے مٹا دیے ہوں گے صرف اجسام تصویروں میں باقی رہ گئے ہوں۔

کیا، کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، ابن عباس نے اس سے کہا، قریب آ جاؤ، وہ قریب ہو گیا، حضرت ابن عباس نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا، کہ اس میں روح پھونکے، اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اذْنُهُ فَذَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ *

(فائدہ) کیونکہ ارشاد ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، ابن فرشتہ بیان کرتے ہیں کہ تصویر بنانے کا گناہ اور عذاب ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ قتل کی سزا تو غلو دنی النار بیان فرمائی ہے، اور غلو دلائل سنت والجماعت کے نزدیک طول مدت اور ملک طویل پر محمول ہے، اور نفخ روح تو بہت اہم ترین مسئلہ ہے اس میں تو محمول کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، واللہ اعلم۔

۸۳۸- ابو غسان مسمعی، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ نضر بن انس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، وہاں تصویریں تھیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ اس سے زیادہ ظالم اور قصور وار کون ہوگا، جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (اچھا) ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں یا جو ہی کا پیداکر دیں۔

۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَالْفَاطِظُ هُمْ مُتْقَارِبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً *

(فائدہ) یہ فرمان الہی بندوں کی عاجزی ظاہر کرنے اور بتلانے کے لئے ہے کہ جو اپنی پیدائش میں ذات الہی کے محتاج ہیں، وہ کسی اور چیز کو کیا پیدا کر سکتے ہیں، ایسے ہی کوئی دلی، پیر، فقیر کسی مردہ کو کیا زندہ کر سکتا ہے اور کسی کو کیا لڑکا یا اولاد دلا سکتا ہے، یہ سب کام اللہ رب العزت ہی کے ہیں اور وہی کر سکتا ہے هو الذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم والیہ النشور۔

۸۴۰- زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ایک مکان میں گئے، جو بن رہا تھا، سعید کا تھا یا مروان کا، وہاں

۸۴۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تَبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصور کو تصویریں بناتا ہوا دیکھا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب سابق روایت بیان کی، باقی جو کے پیدا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۸۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں مورتیاں، یا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

باب (۱۲۴) سفر میں گھنٹی اور کتار کھنے کی ممانعت (۱)۔

۸۴۲۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتیا گھٹنا ہو۔

۸۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز دروردی، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۸۴۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھٹنا شیطان کا باجہ ہے۔

قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيُخْلِقُوا شَعِيرَةً *

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ *

(۱۲۴) بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ (۱)

فِي السَّفَرِ *

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ *

۸۴۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ *

(۱) کتے اور گھنٹی کی کراہت اس صورت میں ہے جبکہ ان سے لہو و لعب اور گانا بجانا مقصود ہو جب ایسا مقصود نہ ہو جیسے کتا پہرے کے لئے رکھا ہو تو کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح گھنٹی بجانا کسی جائز کام کے لئے ہو تو بھی کراہت نہیں ہے جیسے گمشدہ شخص کو قافلہ تک پہنچانے کے لئے گھنٹی بجانا جنگل کے درندوں کو دور ہٹانے کے لئے گھنٹی بجانا۔

(۱۲۵) بَاب كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ *

۸۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قِلَادَةٌ مِنْ وَتْرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ *

باب (۱۲۵) اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ڈالنے کی ممانعت۔

۸۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا، عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ لوگ اپنے اپنے سونے کے مقامات میں تھے، آپ نے حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلابہ یا ہار نہ رہے، مگر یہ کہ اسے کاٹ دیا جائے، امام مالکؒ فرماتے ہیں میری رائے میں یہ نظر لگنے کی وجہ سے ڈالتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مشرکین سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے نظر نہیں لگتی، آپؐ نے اس چیز کو موقوف کر دیا، کہ نظر وغیرہ ان چیزوں سے نہیں رکتی، اب اگر کوئی زینت کی بنا پر ایسا کرے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے جالوں میں جو چیزیں مشہور ہیں، ان کی صاف تردید ہو گئی کہ یہ سب چیزیں لغو اور باعث اثم ہیں، نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۲۶) بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ *

۸۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ *

۸۴۷- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

باب (۱۲۶) جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے کی ممانعت۔

۸۴۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۴۷- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۴۸۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن عیین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا، اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اسے داغا ہے۔

۸۴۹۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ناعم ابو عبد اللہ مولیٰ ام سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا، آپ نے اس چیز کو برا کہا، اور فرمایا، خدا کی قسم میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس حصہ کو جو چہرہ سے بہت دور ہے، اور اپنے گدھے کے متعلق حکم دیا، چنانچہ اس کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر داغا۔

(فائدہ) انسان کے کسی بھی حصہ پر داغ دینا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرافت عطا فرمائی ہے اور حیوانوں کے منہ کے علاوہ اور مقامات پر داغ لگانا جائز ہے، اور چہرہ خواہ انسان کا ہو، یا حیوان کا چونکہ محترم ہے اور انسان میں یہ پہلو زیادہ غالب ہے، اس لئے اس پر بھی مارنے کی ممانعت فرمادی، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کو بھی داغ دینا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ مثلہ ہے اور مثلہ کی ممانعت میں بکثرت احادیث موجود ہیں (نووی و شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۴۳) *

باب (۱۲۷) جانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔

۸۵۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ جب ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچہ جنا، تو مجھ سے کہا، اے انس، اس بچے کا خیال رکھ کر کہ یہ کچھ کھانے نہ پائے تاوقتیکہ تو اسے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ لے جائے اور آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں، انس بیان کرتے ہیں کہ پھر میں صبح کو آپ کے پاس آیا، اور آپ باغ میں تھے اور قبیلہ خویعہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح میں آپ کو حاصل ہوئے تھے۔

۸۴۸۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارًا قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ *

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاذْكُرْ ذَلِكَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا فَنِي لَقَضَى شَيْءٌ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِجِمَارٍ لَهُ فَكَوَى فِي جَاوِعَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاوِعَتَيْنِ *

(۱۲۷) بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانَ غَيْرِ الْإِنْسَانِ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ *

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصَيِّنُ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُو بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ خُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس روایت سے معلوم ہوا کہ تحذیک مولود مستحب ہے، کہ بچہ کو ولادت کے بعد کسی نیک اور صالح آدمی کی خدمت میں لیجانا چاہئے، کہ وہ کھجور وغیرہ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دے تاکہ بچہ کے منہ میں سب سے پہلے صالحین ہی کا تھوک داخل ہو، واللہ اعلم۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۵۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ *

(۱۲۸) بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ *

باب (۱۲۸) سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔

۸۵۵- زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَبْدِ اللَّهِ، عمرو بن نافع

۸۵۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے دریافت کیا، قزع کیا ہے؟ بولے بچہ کا سر موٹا ہٹا اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینا۔

۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابو اسامہ کی روایت میں قزع کی تفسیر عبید اللہ کے قول سے کی ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عثمان غطفانی، عمر بن نافع (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، حضرت عمر بن نافع سے عبید اللہ کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور محمد بن ثنی، اور امیہ بن بسطام دونوں نے حدیث میں اسی تفسیر کو بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طریقہ سے بالوں کا کٹنا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے، انتہی، ایک روایت میں ہے کہ یاسار اسر موٹو، یاسار اچھوڑ دو، ان احادیث سے ثابت ہوا کہ انگریزی بال رکھنا ممنوع ہیں۔

۸۵۸۔ محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبد بن حمید۔ عبد الرزاق، معمر، ایوب۔

(دوسری سند) ابو جعفر الدارمی، ابو النعمان، حماد بن زید، عبد الرحمن السراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۲۹) راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت، اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔

۸۵۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضُ *

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ *

۸۵۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَالْحَقَّ التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ *

۸۵۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ *

(۱۲۹) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرِيقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ *

۸۵۹۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا (۱)، یا رسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو، تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، عرض کیا، راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا، اور ایذا رسانی سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا، اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

۸۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد المدنی، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳۰) مصنوعی بال لگانا اور لگوانا، اور گودنا اور گدانا اور پلکوں سے خوبصورتی کیلئے بال نوچنا اور نچوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔

۸۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت المہذر، اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی دلہن بنی ہے، اس کے چپک نکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا سکتی ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدہ (تیسری سند) ابو کریب، وکیع، (چوتھی سند)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَتَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۸۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۳۰) بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَمَصِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ *

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيْسًا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ

(۱) صحابہ کرامؓ سمجھ گئے تھے کہ راستوں میں بیٹھنے سے روکنے میں مقصود گناہوں سے بچانا ہے اور سد ذریعہ کے طور پر منع فرمایا ہے اس لئے اپنی حاجت بیان فرمادی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حاجت دیکھ کر انہیں چند شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی۔

عمر و ناقد، اسود بن عامر، شعبہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی کج اور شعبہ کی روایت میں تمرط کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكَيْعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَنَمَرَطَ شَعْرَهَا *

۸۶۳- و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوَّجَهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَهَاها *

۸۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ يَنَاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَنِ الْوَاصِلَاتُ *

۸۶۳- احمد بن سعید الدارمی، حبان، وہیب، منصور، بواسطہ اپنی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا۔

۸۶۴- محمد بن ثنی، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی کبیر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، پھر وہ بیمار ہو گئی اور اس کے بال جڑ گئے، تو لوگوں نے اس میں جوڑ لگانے کا ارادہ کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، چنانچہ آپ نے جوڑ لگانے والی، اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی۔

۸۶۵- زہیر بن حرب، زید بن الحباب، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم بن یناق، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، پھر وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور اس کے بال گر گئے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کا قصد کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۶۔ محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ابراہیم بن نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن ثنیٰ، یحییٰ القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی (۱) پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن بزیع، بشر بن مفضل، صحر بن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۶۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور پلکوں کے بال نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں پر اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے کشادہ کرنے والیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی، جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ قرآن پڑھا کرتی تھی، چنانچہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور بولی مجھے تمہاری طرف سے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے اور نچوانے والیوں اور دانتوں میں خوبصورتی کے لئے کشادگی کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں

۸۶۶۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لَعْنُ الْمُوصِلَاتِ *

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ *

۸۶۸۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) جسم میں ایسی زیادتی یا کمی جو زینت کے لئے کی جائے اور وہ کمی زیادتی جسم میں مستقل رہنے والی ہو اور دیکھنے میں اصل خلقت کا حصہ معلوم ہوتی ہو تو یہ ممنوع ہے اور بیوی کا خاوند کے لئے بننا سنور نا اور عارضی میک اپ کرنا جو جسم کا مستقل حصہ نہ بنے اور نہ دیکھنے میں اس کا اصل حصہ دکھائی دیتا ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔

تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ عبد اللہ بولے میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں، جس پر حضورؐ نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں یہ موجود ہے وہ عورت بولی، میں نے تو قرآن کے دونوں گتوں کے درمیان میں حصہ کو پڑھ ڈالا۔ میں نے تو اسے نہ پایا، عبد اللہ بولے اگر تو قرآن پڑھتی تو ضرور پالیتی، اللہ نے فرمایا ہے، وما اتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فانتہوا، وہ عورت بولی، ان باتوں میں سے تو بعض باتیں تمہاری بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا جا کر دیکھ لے، وہ ان کی عورت کے پاس گئی، تو کچھ نہیں پایا، پھر لوٹ آئی اور بولی میں نے ان باتوں سے کوئی بات بھی اس میں نہیں دیکھی، عبد اللہ بولے اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۸۷۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان (دوسری سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہمل، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ باقی سفیان کی روایت میں الواشیات والموشومات کے الفاظ اور مفضل کی روایت میں ”الواشیات والموشومات“ کے الفاظ ہیں ترجمہ ایک ہی ہے۔

۸۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے علاوہ تمام قصے کے ذکر ام یعقوب کے روایت مذکور ہے۔

۸۷۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتَ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ . قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةٍ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نَجَامِعْهَا *

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهْلَهْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِيَّاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِيَّاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ *

۸۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّرًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ *

۸۷۲۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَلِيَّتَهُمْ *

۸۷۳- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلُولِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّيْبَرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا *

۸۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنَبَرِ وَتَنَاولَ قِصَّةَ مَنْ شَعَرَ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ *

۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عَذَّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ *

۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۳- حسن بن علی الحلوانی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں (بالوں کا) جوڑ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۸۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس سال انہوں نے حج کیا، سنا اور وہ منبر پر تھے، اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا، جو غلام کے پاس تھا، اور فرمایا، اے مدینہ والو، تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک و برباد ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی (عیش و عشرت اور فیشن) کی چیزیں شروع کر دیں۔

۸۷۵- ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی چیز کی بنا پر عذاب دیا گیا۔

۸۷۶- ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن شئی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمارے سامنے تقریر کی اور بالوں کا پلٹا ہوا ایک گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی ایسا کرے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فعل کی اطلاع پہنچی تھی، آپ نے اسے زور (دعا

بَلَغَهُ فَسَمَاهُ الزُّورَ *

۸۷۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَخَذْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكْثَرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارُهُنَّ مِنَ الْحَرَقِ *

بازی اور مکاری اور فریب) فرمایا۔

۸۷۷- ابو غسان سمعی، محمد بن قتی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بری سی پوشش ایجاد کر لی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (بالوں میں جوڑ لگانے) سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک شخص ایک لکڑی لئے ہوئے آیا جس کی نوک پر الگا ہوا تھا، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہی زور ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ احادیث سے صراحت معلوم ہوتا ہے کہ مطلق بالوں کا ملنا حرام ہے۔ اور یہی مختار ہے اور امام مالک اور طبری نے فرمایا ہے کہ بالوں میں ہر ایک چیز ملانا، خواہ بال ہو یا ڈورے وغیرہ سب حرام ہیں اور لیث نے کہا ہے کہ انہی بالوں کے ساتھ خاص ہے، لہذا بالوں کا ایسی چیز کے ساتھ باندھنا جو بالوں کے مشابہ نہ ہو، جیسا کہ سرخ ڈورے وغیرہ جائز ہے، کذا فی مجمع البحار، نیز امام نووی فرماتے ہیں، کہ گودنا، اور گد وانا دونوں حرام ہیں، اور وہ جگہ جو گودی جاتی ہے، نجس اور پلید ہو جاتی ہے، اب اگر اس کا زائل ممکن ہے تو اس کا زائل کرنا واجب ہے، اور اگر ممکن نہ ہو، تو اس صورت میں تو بہ کرے، اور ایسے ہی بالوں کا نجس انا مکروہ ہے۔ اور یہ تمام عورتیں اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والی ہیں، اس لئے بحکم الہی موجب لعنت اور منہیات کی مرتکب ہوئیں، جس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن وحدیث سے محکم طور پر بیان کر دی، مترجم کہتا ہے بالوں کا نجس انا عام ہے۔ خواہ داڑھی کے ہوں، یا عورتیں بھوؤں کے بال نوچیں، اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی ہے، اس لئے موجب لعنت اور حرام ہے، چہ جائیکہ پوری داڑھی ہی منڈوا دی جائے (نووی جلد ۲ شرح شتوی جلد ۵)

باب (۱۳۱) ان عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے نکلی ہیں، خود راہ حق سے ہٹ گئیں اور شوہروں کو بھی ہٹا دیتی ہیں۔

(۱۳۱) بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَّاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُحْمِلَاتِ *

۸۷۸- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو زخیوں کی دو قسمیں ہیں، جنہیں میں نے دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی رسوں کی طرح کوڑے ہیں، جن سے لوگوں کو مارتے ہیں، دوسرے وہ عورتیں ہیں جو لباس تو پہنتی ہیں، (مگر) نکلی ہیں، سیدھی راہ

۸۷۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٍ عَارِيَّاتٍ مُحْمِلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُعُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ

الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجِدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا*

سے بہکانے والی اور خود بہکنے والی، ان کے سر سختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوگی، اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اور اتنی دور سے آتی ہے۔

(فائدہ) یعنی باریک کپڑا پہنے ہوئے جس سے تمام بدن نظر آتا ہوگا، یا ظاہری زینت اور فیشن میں گرفتار ہوں گی اور تقویٰ و پرہیزگاری کے لباس سے عاری ہوں گی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، ولباس التقویٰ ذلک خیر اور بعض علماء نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنے ہوں گی، مگر اس کے شکر سے عاری ہوں گی، یا یہ کہ جسم کا بعض حصہ پوشیدہ ہوگا، اور بعض حصہ عاری اور شانے منکامکا کر چلتی ہوں گی، تا کہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی اپنی جانب مائل کر کے گمراہی میں مبتلا کر دیں، واللہ اعلم۔

(۱۳۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشْبُعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ *

باب (۱۳۲) فریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو، اس کے اظہار کرنے کی ممانعت۔

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تُشْبِعْ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ *

۸۷۹- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، میں ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں چیز دی ہے، حالانکہ شوہر نے مجھے نہیں دی، حضور نے فرمایا، نایافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والوں کی طرح ہے۔

۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تُشْبِعْ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ *

۸۸۰- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبدہ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے مجھے وہ مال نہیں دیا، تو کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نایافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْآدَابِ

باب (۱۳۳) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

۸۸۲۔ ابو کریب محمد بن علاء، ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یقع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو آواز دی، اے ابوالقاسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اصرار دیکھا، وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، بلکہ میں نے تو فلاں شخص کو پکارا تھا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام کے موافق نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو۔

(۱۳۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْنِي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَيَبَيِّنُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ *
۸۸۲- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَغْنِيَانِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنِّيَتِي *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علماء کے بکثرت اقوال ہیں، ایک تو امام شافعی اور اہل ظاہر کا ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے، اور رکھنا مباح ہے، امام مالک اور جمہور اہل سلف کا یہی قول ہے، تیسرے یہ کہ یہ ممانعت بطور ادب کے تھی، باقی ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں خاص تھی، اب وہ حکم باقی نہیں رہا، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے، امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں اس پر مفصل کلام کیا ہے جس میں سے کچھ جملے میں نے یہاں نقل کر دیے ہیں، شائقین اس کا مطالعہ کریں۔

۸۸۳۔ ابراہیم بن زیاد، عباد بن عباد، عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام اللہ رب العزت کو عبد اللہ (۱) اور عبد الرحمن ہے۔

۸۸۳- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَيَْادٍ وَهُوَ الْمُقَبِّ بِسَبْلَانٍ أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءٍ لَكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ *

(۱) یہ دو نام اس لئے پسند ہیں کیونکہ یہ دونوں بندے کی عبدیت پر دلالت کرتے ہیں اور انسان کیلئے وصف عبدیت سب سے افضل مقام ہے۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدْعُكَ تَسْمِيًّا بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بَانِيهِ حَامِلُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدْعُكَ تَسْمِيًّا بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكُنُونِي بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۸۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے لڑکے کا نام محمد رکھا تو اس سے اس کی قوم والوں نے کہا، کہ ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بچہ کو اپنی پشت پر اٹھا کر لے چلا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا، اور میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، میری قوم کہتی ہے کہ ہم تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں (جو کچھ ملتا ہے) تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۵۔ ہناد بن سری، عبید، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی کنیت ہم تیری مقرر نہیں ہونے دیں گے جب تک کہ تو حضور سے اجازت نہیں لے گا، وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا میرے لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام حضور کے نام پر رکھا، مگر میری قوم آپ کی اجازت کے بغیر میری کنیت نہیں ہونے دیتی، آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۶۔ رفاعہ بن الہیثم الواسطی، خالد الطحان، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو

سعید بن جبیر، وکیع، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ابو بکر کی روایت میں ”ولا تکتھوا“ ہے ترجمہ ایک ہی ہے۔

(فائدہ) یعنی ابو القاسم محض اس بنا پر نہیں ہوں، کہ میں قاسم کا باپ ہوں، بلکہ امور دینی اور دنیوی کے تقسیم کرنے کی بنا پر میں ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، اس لئے میں تم سے کسی کی ذات اور صفات میں مشابہ نہیں ہو، اس بنا پر تمہیں میری کنیت نہ رکھنی چاہئے۔ اور اس معنی کے لحاظ سے ابو یمنے صاحب ہے جیسا ابو الفضل بولا جاتا ہے یعنی بزرگی والا، اگرچہ اس کا بیٹا فضل نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۸- ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ الْأَنْصَارُ سَمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي *

۸۸۹- محمد بن قتی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا انصار نے اچھا کیا، میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن قتی، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلہ، محمد بن جعفر۔ (تیسری سند) ابن قتی، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین۔ (چوتھی سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم خطلی، اسحاق بن منصور، نصر بن حنبل، شعبہ، قتادہ، منصور، سلیمان، حصین بن عبد الرحمن،

۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ”نضر عن شعبۃ“ کی روایت میں حصین اور سلیمان کی یہ زیادتی مذکور ہے، کہ حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے تمہارے درمیان (علوم و مقام) تقسیم کرتا ہوں، اور سلیمان نے کہا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نَنْعِمُكَ عَيْنًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسَمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ *

۸۹۲- وَ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نَنْعِمُكَ عَيْنًا *

۸۹۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرِيَّةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو

۸۹۱- عمرو ناقد، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المکندر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا کہ ہم تیری کنیت ابو القاسم نہیں ہونے دیں گے اور تیری آنکھ (یہ کنیت رکھ کر) ٹھنڈی نہیں کریں گے، چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۸۹۲- امیہ بن بسطام، یزید بن زریج (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، روح بن القاسم، محمد بن المکندر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے۔

۸۹۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا ہے تھے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو

لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو، عمر (راوی) نے ”عن ابی ہریرہ“ کہا ہے ”سمعت ابا ہریرہ“ نہیں کہا۔

الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید خدری، محمد بن قتیبہ، ابن ابی عمر، ابن ابی اسلمہ اپنے والد، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب میں نجران آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم (سورۃ مریم میں) یا اخت ہارون پڑھتے ہو، حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے نہ مریم کے) حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے، چنانچہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور گذشتہ صالحین کے ناموں کے موافق نام رکھتے تھے۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أختَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ *

(فائدہ) یعنی یہ ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں، تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ حضرت مریم کے زمانہ میں ایک صالح شخص تھے، عفت و پاکدامنی میں حضرت مریم کو ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اور تفسیر بیضاوی میں مزید یہ چیز اور بیان کی ہے کہ ”اخت ہارون“ میں ہارون علیہ السلام ہی مراد ہیں کیونکہ حضرت مریم ان کی نسل میں سے یا ان لوگوں کی اولاد میں سے تھیں جو ہارون علیہ السلام کے ساتھی تھے۔

باب (۱۳۴) برے نام رکھنے کی ممانعت۔

(۱۳۴) بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ

الْقَبِيحَةِ *

۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، رکیبن بواسطہ اپنے والد، حضرت سمیرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ممانعت فرمائی ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار قسم کے نام رکھیں (ایک) اُفْلَح، (دوسرے) رَبَّاح، (تیسرے) یَسَار، (چوتھے) نَافِع۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَّاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، یہ بھی تزیینی ہے اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی یہ پوچھے کہ یہاں (کامیابی) ہے تو جواب ملے کہ نہیں تو اس میں ایک قسم کی بدقالی ہے۔

۸۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَّاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا *

۸۹۶- قتیبہ بن سعید، جریر، رکیں بن ربیع، بواسطہ اپنے والد، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افع اور نافع مت رکھو۔

۸۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ بَدَأَتْ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَّاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَتَمُّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ *

۸۹۷- احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن عمیلہ، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند چار کلمے ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، جس کلمہ کو چاہو پہلے کہو، کوئی بھی نقصان نہیں ہوگا، اور اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجح اور افع مت رکھو، اس لئے کہ اگر تو پوچھے گا کہ وہ (افع وغیرہ) وہاں ہے؟ وہ کہے گا نہیں، سرہ کہتے ہیں کہ حضور نے یہی چار نام بیان کئے لہذا مجھ سے زائد نہ نقل کرنا۔

۸۹۸- اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم۔ (تیسری سند) محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر اور روح کی روایت زہیر کی روایت کی طرح مفصل مذکور ہے، اور شعبہ کی روایت میں صرف غلام کے نام رکھنے کا تذکرہ ہے، آخری جملہ چار ناموں والا مذکور نہیں ہے۔

۷۹۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زُهَيْرٍ قَامَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَ أَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ *

۷۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ

۸۹۹- محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلیٰ، برکت، افع، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے کی ممانعت فرمانے کا

ارادہ فرمایا، پھر آپ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا، اور عدم ممانعت کی ہی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے، اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس سے ممانعت کرنی چاہی مگر نہیں کی، اور یونہی رہنے دیا۔

(فائدہ) علامہ طبری فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے نبی کے آثار دیکھے، پھر فرمان اقدس اس کے متعلق صادر نہیں ہوا، امام نووی فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی تحریمی کا ارادہ فرمایا تھا، باقی امت پر آسانی کے لئے ان اسما کو حرام نہیں فرمایا، مترجم کے نزدیک یہی چیز زیادہ بہتر ہے۔

باب (۱۳۵) برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا ”استحباب اور برّہ“ کا زینب جویریہ وغیرہ نام تبدیل کرنا۔

۹۰۰۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ (عورت) کا نام بدل دیا اور فرمایا تو جلیلہ ہے، احمد نے خبر نبی کے بجائے عن کا لفظ بولا ہے۔

۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جلیلہ رکھ دیا۔

۹۰۲۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، مولیٰ آل طلحہ، کریم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جویریہ کا نام پہلے برہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا، کیونکہ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کہا جائے فلاں شخص برہ

أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِرَكَّةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيسَارَ وَبِنَافِعَ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ *

(۱۳۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ إِلَى حَسَنٍ وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةٍ إِلَى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا *

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ *

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةً *

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةَ اسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْمَهَا جُوَيْرِيَّةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ
عِنْدَ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ
كَرِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

(نیکی) کے پاس سے نکل کر چلا آیا، اور ابن ابی عمر کی روایت
میں ”عن کریب قال سمعت ابن عباس“ کا لفظ ہے۔

(فائدہ) کیونکہ برہ کے معنی نیکو کار اور صالح کے ہیں، اس لئے حضور نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ کہا جائے کہ نیکو کار کے پاس سے چلے آئے،
کیونکہ نیک اور صالح کے پاس سے نکل جانا نیکی کا چھوڑنا ہے، اس لئے برہ نام رکھنا پسند نہیں فرمایا، اور ”وکان نکره“ بظاہر حضرت ابن عباس کا
قول معلوم ہوتا ہے، اور اسے فرمان اقدس قرار دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ
اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تَزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَفْظُ
الْحَدِيثِ لَهُؤُلَاءِ ذُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۹۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن
جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عطاء
بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ زینب کا پہلے نام برہ
تھا، لوگوں نے کہا کہ آپ خود اپنے کو معصوم ظاہر کرتی ہیں، تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور
الفاظ حدیث ابن بشار کے علاوہ اور راویوں کے ہیں، اور ابن ابی
شیبہ نے کہا ہے، حدیث محمد بن جعفر عن شعبہ۔

۹۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو
بن عطاء، حضرت زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام
برہ تھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام زینب رکھ
دیا، اور بیان کرتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ
عنہا آپ کے پاس آئیں، اور ان کا نام بھی برہ تھا، آپ نے
زینب رکھ دیا۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّاهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ
عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا
زَيْنَبَ *

۹۰۵۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، یزید بن ابی حبیب، محمد بن عمرو
بن عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ
الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے، اور میرا نام بھی برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے کو معصوم قرار نہ دو، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکو کار ہے، لوگوں نے عرض کیا تو ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا زینب رکھ دو۔

ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمِ نُسَمِّيَهَا قَالَ سَمُوهَا زَيْنَبَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ بنت ام سلمہ اور برہ بنت ابی جحش کا نام تبدیل کر کے زینب رکھ دیا، معلوم ہوا کہ برے ناموں کا بدلنا مستحب ہے، مترجم کہتا ہے کہ فرمان اقدس ”لا تزکوا انفسکم“ بالکل فرمان الہی کی ترجمانی کر رہا ہے کہ ”لا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی“ نیز معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہئے، جس سے نفس کی پاکی اور بڑائی کا اظہار ہو، بلکہ اسماء میں عہدیت کا اظہار ہونا چاہئے۔

باب (۱۳۶) ملک الاملاک یعنی شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔

بَاب تَحْرِيمِ التَّسْمِيَةِ بِمَلِكِ الْأُمْلَاكِ *

۹۰۶۔ سعید بن عمرو اشعثی، احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ ذلیل اور برائے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہے جسے لوگ ملک الملوک کہیں، ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، اشعثی بیان کرتے ہیں، کہ سفیان نے کہا کہ ملک الملوک ”شہنشاہ“ کے مانند ہے اور احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو سے انفع کے معنی پوچھے، انہوں نے کہا سب سے زیادہ ذلیل۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكُ الْأُمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانِ شَاهٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ أَوْضَعَ *

۹۰۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ غضب انگیز خبیث اور بدترین وہ شخص ہوگا جس کا نام ملک

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ

رَجُلٌ كَانَ يُسَمِّي مَلِكَ الْأَمَلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا
اللَّهُ *

الاملاک یعنی شہنشاہ رکھا گیا ہوگا، خدا کے علاوہ کوئی مالک نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی نہ کوئی غوث ہے اور نہ ہی ونگیر اور نہ ہی مشکل کشا، سب کا مالک اور معطی وہی ہے وحدہ لا شریک لہ ہے، اور بخاری کی روایت میں بھی سفیان کی ”ملک الاملاک“ کی شہنشاہ کے ساتھ تفسیر موجود ہے اور سفیان کا اس تفسیر سے مقصود یہ ہے کہ یہ حرمت صرف اس لفظ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو الفاظ بھی جس زبان میں ہوں اور اسی معنی کو ادا کریں، ان کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے استعمال حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، وہی سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور سب اس کے محکوم اور غلام ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، یہ نام اور اسی طرح جو اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں جیسار حُسن اور رزاق وغیرہ ان کا رکھنا حرام ہے (نووی جلد ۲ شرح شنوسی جلد ۵)۔

(۱۳۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ
عِنْدَ وَلَادَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَى صَالِحٍ يُحْنِكُهُ
وَجَوَازِ تَسْمِيَّتِهِ يَوْمَ وَلَادَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ
التَّسْمِيَةِ بَعْدَ اللَّهِ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ *

باب (۱۳۷) بچہ کی تحنیک اور اس کو ولادت کے بعد کسی نیک آدمی کے پاس تحنیک کے لئے لے جانے کا استحباب اور ولادت ہی کے دن نام رکھنے کا جواز اور عبد اللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے موافق نام رکھنے کا استحباب

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عَبَاةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَنَاقَلْتُهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِيهِ فَلَا كَهْنَ ثُمَّ
فَغَرَّ فَا الصَّبِيَّ فَمَجَّحَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ
الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَاءُ عَبْدَ اللَّهِ *

۹۰۸۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو اس کی ولادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کملی اوڑھے ہوئے تھے، اور اپنے اونٹ کے روغن مل رہے تھے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں، آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا، اس کے بعد بچہ کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا انصار کو کھجور سے محبت ہے اور اس بچہ کا نام عبد اللہ رکھا۔

(فائدہ) اسی کا نام تحنیک ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع تحنیک سنت ہے اور کھجور کے ساتھ مستحب اور افضل ہے، اور اگر کھجور کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ تحنیک کی جائے تو بھی درست ہے، نیز معلوم ہوا کہ کسی صالح انسان یا عورت سے تحنیک کرانی چاہئے، اور تبرک بآثار الصالحین درست ہے، اور ایسے ہی عبد اللہ نام رکھنا اور کسی نیک آدمی سے نام رکھنا مستحب ہے (نووی جلد ۲ شرح شنوسی جلد ۵)۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، ابن

سیرین، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ باہر گئے وہ لڑکا انتقال کر گیا، جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو دریافت کیا، بچہ کا کیا حال ہے؟ ام سلیم (ان کی بیوی) نے کہا، اب یہ نسبت پہلے کے آرام میں ہے، پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں، انہوں نے کھایا، اس کے بعد ام سلیم سے صحبت کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا، جاؤ بچہ کو دفن کر دو، چنانچہ صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے دریافت کیا، رات کو تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی ہے، انہوں نے کہا ہاں! فرمایا، الہی ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا، ابو طلحہ نے کہا اس بچہ کو اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے جا، اور ام سلیم نے اس بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، حضور نے اس بچہ کو لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ہے؟ حاضرین نے کہا جی ہاں کھجوریں ہیں، آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا اور اس کی تحنیک فرمائی اور عبد اللہ نام رکھا۔

(فائدہ) روایت سے ام سلیم کی بہت فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، اور یہ کہ وہ نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، اور شوہر سے اس چیز کا تو یہ کر لیا کیوں کہ وہ مغموم ہوں گے، اور کھانا نہیں کھائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے حق میں مقبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس بچہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی ہوئے، اور سب کے سب علماء اور صلحاء تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۹۱۰۔ محمد بن بشار، حماد بن مسعدہ، ابن عون، محمد، انس سے یزید ہی کی روایت کی طرح پورا واقعہ منقول ہے۔

۹۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اسے حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہو، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَبَضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَغْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بَتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَكُهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بِهِذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ *

۹۱۲۔ حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت المنذر بیان کرتی ہیں، کہ اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ جب ہجرت کر کے چلیں تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، چنانچہ قبائیں حضرت عبداللہ کی ولادت ہو گئی، پھر ولادت کے بعد انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کی غرض سے لے کر آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو حضرت اسماءؓ سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھلایا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کھجور ملنے سے قبل ہم کچھ دیر تک کھجور تلاش کرتے رہے، بالآخر آپ نے کھجور چبائی، اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی، چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی تھا، اسماء بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا، اور ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام عبداللہ رکھا، جب وہ سات یا آٹھ سال کے ہوئے تو حضرت زبیرؓ کے حکم سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے جب انہیں آتے ہوئے دیکھا تو تبسم فرمایا، اور ان سے بیعت کی۔

(فائدہ) یہ بیعت برکت اور تشرف کے لئے تھی کیونکہ حضرت عبداللہ غیر مکلف تھے۔

۹۱۳۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھی، جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی چنانچہ مدینہ منورہ آئی اور قبائیں اتری تو عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں بٹھلایا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اسے چلایا اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دیا، تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا، اس کے بعد آپ نے

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حَبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَفَضِسَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نَفَسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْنِكَ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَّنْتُنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَاسْمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِإِسْيَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ *

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ حَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ

عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ *

کھجور تالو کو لگائی، پھر ان کے لئے دعا برکت فرمائی، اور یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا۔

۹۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ حاملہ تھیں، اور ابواسامہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا، آپ ان کے لئے دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیک کرتے تھے۔

۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم عبداللہ بن زبیرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کے لئے لائے تھے، آپ نے ہم سے چھوہارہ طلب فرمایا جس کے تلاش کرنے میں ہمیں دشواری ہوئی۔

۹۱۷۔ محمد بن سہل حمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسیدؓ جب پیدا ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھا اور ابواسید بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی پیش دست کام میں مصروف ہو گئے، ابواسید نے بچہ کو ران پر سے اٹھالینے کا حکم دیا، چنانچہ بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھالیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کام سے فارغ ہوئے تب آپ کو اس کا خیال آیا، آپ نے

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَبْلَى بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ *

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِنَّ وَيُحَنِّكُهُنَّ *

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبَهَا *

۹۱۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرَفٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بَابْنِهِ فَاخْتَمَلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوهُ

فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابواسید نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم نے اسے اٹھالیا، آپ نے دریافت فرمایا، اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا فلاں نام ہے، آپ نے فرمایا نہیں، اس کا نام منذر ہے، چنانچہ اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

باب (۱۳۸) جس کے کوئی لڑکانہ ہو، اس کو اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔

۹۱۸۔ ابوالریح سلیمان بن داؤد العتکی، عبد الوارث، ابوالتیاح، انس بن مالک، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش خلق تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہتے تھے، میرا خیال ہے، انس نے کہا ہے کہ اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے اور اسے دیکھتے تو فرماتے ابو عمیر غمیر کہاں ہے؟ اور وہ بچہ غمیر (لال) سے کھلا کرتا تھا۔

باب (۱۳۹) کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا استحباب۔

۹۱۹۔ محمد بن عبید غمری، ابو عوانہ، ابو عثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے میرے چھوٹے سے بیٹے۔

۹۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنا دریافت نہیں کیا جتنا میں نے پوچھا، بالآخر آپ نے

فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرُ *

باب (۱۳۸) جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوَلَدْ لَهُ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ *

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ *

باب (۱۳۹) جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ *

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ *

۹۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا عَنِ

فرمایا، تو اتنا کیوں رنج میں ہے، وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، فرمایا وہ اسی وجہ سے اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع (دوسری سند) سرج بن یونس، ہشیم (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور صرف یزید کی روایت کے علاوہ کسی کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مغیرہ بن شعبہ کے لئے ”اے بیٹا“ مذکور نہیں ہے۔

الدَّجَالُ أَكْثَرُ مِمَّا سَأَلْتَهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيُّ بَنِيٍّ وَمَا يُنْصَبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اِنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْرِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۹۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا سُريجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَغِيرَةِ اَيُّ بَنِيٍّ اِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ *

(فائدہ) عمر میں اگر کوئی کسی لڑکے کے برابر ہو، تو شفقت اور محبت کے طور پر اسے بیٹا کہنا جائز ہے احادیث مذکورہ بالا اس کے جواز پر شاہد ہیں۔

باب (۱۴۰) اجازت طلب کرنے کا استحباب۔

۹۲۲۔ عمرو بن محمد بن کبیر الناقد، سفیان بن عیینہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو موسیٰ اشعری ڈرے ہوئے آئے، ہم نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عمرؓ نے بلوایا تھا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین مرتبہ سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میں لوٹ آیا، پھر انہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، آخر لوٹ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور پھر اسے اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اس حدیث پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا

(۱۴۰) بَابُ الْإِسْتِثْذَانِ *

۹۲۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ كُبَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللَّهُ يَزِيدُ بْنُ خَصِيفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنَّ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْنَاكَ فَقَالَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ لَا

يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ
أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ *
دو گاہ، ابی بن کعب بولے ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جائے
جو ہم لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو، ابو سعید بولے میں سب
سے چھوٹا ہوں، ابی نے کہا اچھا تم ان کے ساتھ جاؤ۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کو ابو موسیٰ اشعری کی صداقت اور دیانت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا، مقصود صرف اتنا تھا کہ لوگ بیباکی
کے ساتھ احادیث بیان نہ کریں اور اس چیز کا انسداد ہو جائے، نیز ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ پر اس عید ان کی کیفیت مخفی ہو، جیسا کہ اگلی روایت
میں آرہا ہے۔

۹۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو
سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ *
۹۲۳- قتیبہ بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن خصیفہ سے
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن ابی عمر نے اپنی
روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ میں
ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا، اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور
گواہی دی۔

۹۲۴- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ
بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ
أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَاتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
مُغْضِبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ هَلْ
سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْتِزْدَانُ ثَلَاثَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا
فَارْجِعْ قَالَ أَبِي وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ
لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسَ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ
انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ جَنِيذٌ عَلَى
شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ
اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَوْجَعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنُكَ
أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبِي

۹۲۴- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن
اشج، بسر بن سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ ہم ابی بن کعب کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اتنے میں ابو موسیٰ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے،
میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں
سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ
فرماتے تھے تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہئے، اگر مل جائے
تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جائے، ابی بن کعب بولے تم یہ کیوں
پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے مکان پر
تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی، میں لوٹ آیا،
آج پھر ان کے پاس گیا، اور کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا، اور
تین مرتبہ سلام کیا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا، میں نے سنا تھا، ہم
اس وقت کام میں تھے، پھر تم نے اجازت کیوں نہیں مانگی،
تا وقتیکہ تم کو اجازت ملتی، میں نے عرض کیا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے جس طرح میں نے سنا ہے، اسی طرح اجازت
طلب کی ہے، انہوں نے کہا، بخدا میں تیری پیٹھ اور پیٹ کو سزا
دوں گا یا تو اس حدیث پر گواہ پیش کر، ابی بن کعب بولے تو خدا

کی قسم تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کم سن ہو، ابو سعید کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

۹۲۵۔ نصر بن علی جهمی، بشر بن مفضل، سعید بن یزید، ابو نصر، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ، حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ ایک بار ہوئی، پھر دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ بولے یہ دوسری بار ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ تیسری مرتبہ ہوئی، اس کے بعد حضرت موسیٰ لوٹے، حضرت عمرؓ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا وہ ان کو لوٹا لایا، عمرؓ بولے اگر تم نے یہ حضور کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ تم کو ایسی سزا دوں گا جو باعث عبرت ہو، ابو سعید کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ حضور نے فرمایا، اجازت مانگنی تین دفعہ ہے، حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے، اور تم ہنستے ہو، میں نے کہا ابو موسیٰ چل اس تکلیف میں میں تیرا شریک ہوں، وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا، یہ ابو سعید گواہ موجود ہیں۔

۹۲۶۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلم، ابو نصر، ابو سعید۔

(دوسری سند) احمد بن الحسن بن الخراش، شبابہ، شعبہ، جریری، سعید بن یزید، ابو نصر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بشر بن مفضل عن ابی مسلمہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۲۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریج، عطاء، عبید

بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَخَذْنَا سِنًا قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا *

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَىٰ أَتَىٰ بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ وَإِلَّا فَلَا جَعَلَنكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَتَاكُمْ أَحْوَكُكُمْ الْمُسْلِمُ قَدْ أَفْرَعَ تَضْحَكُونَ أَنْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكَكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ *

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَرِيرِيِّ وَسَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بَشَرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ *

۹۲۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت مانگی، انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں، لہذا لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے (حاضرین سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کی آواز سنی تھی، چنانچہ وہ بلائے گئے، عمرؓ بولے تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم ہوا ہے، عمرؓ بولے تم گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ (سزا کا برتاؤ) کروں گا، چنانچہ ابو موسیٰؓ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کی طرف آئے، انہوں نے کہا تمہارے لئے اس چیز پر ہم میں سے وہی گواہی دے، جو ہم میں سے کم سن ہے، ابو سعید اٹھے، انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا، اس حکم سے بازار کے کاروبار نے مجھے مشغول کر دیا۔

۹۲۸۔ محمد بن بشر، ابو عاصم (دوسری سند) حسین بن حریث، نصر بن شمیل، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی نصر کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ بازار کی خرید و فروخت نے اس حدیث سے مجھے غافل کر دیا۔

۹۲۹۔ حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم ابو موسیٰؓ ہے، السلام علیکم اشعریؓ ہے، بالآخر لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے کہا، بلاؤ، بلاؤ، چنانچہ ابو موسیٰؓ آئے، حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے، ہم کام میں تھے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، اجازت مانگنا تین مرتبہ ہے، پھر اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ جا، حضرت عمرؓ بولے، اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں کروں اور کروں (یعنی سزا دوں گا)، ابو موسیٰؓ یہ سن کر چلے گئے، حضرت عمرؓ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ نَادَا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتَقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيْنَهُ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَحَرَجَ فَاَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ

بولے اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے، جب حضرت عمر شام کے وقت منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے، عمر بولے ابو موسیٰ تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم کو گواہ مل گیا؟ وہ بولے ہاں، ابی بن کعب موجود ہیں، عمر بولے بے شک وہ عادل ہیں، عمر بولے ابی الطفیل (ابی بن کعب) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں، کعب بولے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یہی فرماتے تھے، اے ابن خطاب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر عذاب مت بنو، حضرت عمرؓ بولے سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اس کی تحقیق کرنا اچھا سمجھا۔

قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٌ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمُنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ عَدَلْتُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَشَبَّهَ *

(فائدہ) یعنی میرا مقصود معاذ اللہ ابو موسیٰ کی تکذیب اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے، نیز شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اجازت طلب کرنے میں نام، کنیت اور نسبت یکے بعد دیگرے سب کو ذکر کر دیا تاکہ اگر ایک لفظ کے ساتھ نہ پہچانیں تو دوسرے لفظ سے پہچان لیں۔ (سنوسی جلد ۵)۔

۹۳۰۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان، علی بن ہاشم، طلحہ بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالمزدر (ابی بن کعب کی کنیت ہے) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں، اے ابن خطاب! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے باعث عذاب مت بنو، باقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سبحان اللہ، اور اس کے بعد والا جملہ روایت میں مروی نہیں ہے۔

۹۳۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اجازت طلب کرنا باجماع امت مشروع ہے اور سنت طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر مرتبہ اجازت مانگے، اور پہلے سلام کا لفظ کہے اور بعد میں اجازت کا، اور علامہ طیبی فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرے، اولاً سلام کرے اور پھر اجازت طلب کرے، یہی صحیح ہے، نیز فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اجازت طلب کرنے کی مشروعیت پر بکثرت دلائل موجود ہیں اور شیخ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں، استیذان کی اصل اللہ تعالیٰ کا فرمان یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا ہے باقی مترجم کے نزدیک ماوردی کا قول بھی انب ہے کہ اگر آنے والے کی نظر مکان والے پر پڑ جائے تو اولاً سلام کرے ورنہ پہلے اجازت مانگے اور داخل ہونے کے وقت سلام کرے۔

(۱۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا *

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا *

۹۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَلْفُظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا *

۹۳۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ *

باب (۱۴۱) آواز دینے والے کو کون ہے، کے جواب میں، میں میں کہنے کی کراہت۔

۹۳۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، شعبہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں میں۔

۹۳۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں، میں۔

۹۳۳- اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، ابو عامر عقدی (دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر۔

(تیسری سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، اور ان روایتوں میں ہے کہ حضور نے ”میں ہوں“ کہنے کو برا جانا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا ہے ان احادیث کی وجہ سے اجازت طلب کرنے والے کو پوچھنے کے وقت کہ کون ہے؟ میں کہنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ابراہیم باقی رہتا ہے، بہتر ہے کہ پوچھے جانے پر اپنا نام وغیرہ بتائے۔

باب (۱۴۲) اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔

۹۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند)، قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں

۹۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَالْأَلْفُظُ لِيَحْيَى ح وَ حَدَّثَنَا

کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی درز میں سے جھانکا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجلائے کا ایک آلہ موجود تھا، جس سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اسے چھو دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اجازت دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر کی گئی ہے۔

(فائدہ) تاکہ کسی غیر کے گھر میں نہ جھانکنے پائے جو کہ حرام ہے، نیز معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر تھے۔ واللہ اعلم۔

۹۳۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی دراز سے جھانکا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھا تھا جس سے سر کے بالوں کو درست کر رہے تھے، تو ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اس کو چھو دیتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا قاعدہ تو دیکھنے (ہی سے بچنے) کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد، معمر، زہری، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے لیٹ اور یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کامل فضیل بن حسین، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

۹۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى يُرَجِّلُ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ طَعَنْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

۹۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَأَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ

شخص نے سوراخ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں جھانکا، آپ ایک تیر یا بہت سے تیر لے کر اٹھے، گویا میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ چاہتے تھے (اس کی آنکھوں میں) کو نچا دیں۔

۹۳۸- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لئے اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔

۹۳۹- ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی تیرے مکان میں بغیر تیری اجازت کے جھانکے پھر تو اسے نکلری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(فائدہ) یہ مطلب نہیں کہ ضرور آنکھ ہی پھوڑی جائے، بلکہ تنبیہ کر دینا مناسب ہے۔

باب (۱۴۳) کسی اجنبیہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔

۹۴۰- قتیبہ بن سعید، یزید بن زریع۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، یونس۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، ہشیم، یونس، عمرو بن سعید،

ابوزرہ، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک

نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے مجھے نظر

پھیرنے کا حکم فرمایا۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلُهُ لِيَطْعَنَهُ *

۹۳۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقُتُوا عَيْنَهُ *

۹۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَذَفْتُهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ *

(۱۴۳) بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ *

۹۴۰- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا

يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي

أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي *

۹۴۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا

۹۴۱- اسحاق بن ابراہیم، عبد الاعلیٰ، وکیع، سفیان، یونس سے

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر اجنبیہ عورت پر دفعۃً بلا قصد نظر پڑ جائے تو گناہ نہ ہو گا لیکن اسی وقت نگاہ کا پھیر لینا واجب ہے کیونکہ حدیث میں اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں ”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ“ یعنی ایمانداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، لیکن اگر پھر دیکھے گا تو گناہگار ہو گا، واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ السَّلَامِ

باب (۱۴۴) سوار پیادہ کو اور تھوڑے زائد آدمیوں کو سلام کریں۔

۹۴۲۔ عقبہ بن کرم، ابو عاصم، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن مرزوق، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبد الرحمن بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار پیادہ کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے سے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

(۱۴۴) بَابُ يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

۹۴۲۔ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سلام کرنا سنت ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اب اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہے تو سلام سنت علی الکفایہ ہے اور ایسے ہی جسے سلام کیا ہے تو وہ بھی ایک جماعت ہے تو اس پر جواب دینا بطور علی الکفایہ واجب ہے، یعنی اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب کے ذمہ سے وجوب ساقط ہو گیا، امام قسطلانی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ حدیث بالا میں سلام کرنے کے آداب مذکور ہیں۔

باب (۱۴۵) راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

۹۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، عبد الواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، بواسطہ اپنے والد ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے ہم اس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں

(۱۴۵) بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ *

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا تمہیں راستوں پر بیٹھنے میں کیا فائدہ؟ راستوں پر بیٹھنے سے گریز کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لئے نہیں بیٹھتے، ہم آپس میں باتیں کرنے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، نگاہ نیچی رکھنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔

۹۴۴- سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا، ہمیں وہاں بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

۹۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد المدنی (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ہشام، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۱۴۶) مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا ہے۔

۹۴۶- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن میتب، حضرت ابو ہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن میتب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ تَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسَ قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ وَتَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ *

۹۴۴- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بِذَلِكَ مِنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آيَيْتُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۹۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهِذَا الْإِسْنَادُ *

(۱۴۶) بَاب مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ *

۹۴۶- حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

دسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق واجب ہیں، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، اور بیمار کی عیادت کرنا، اور جنازے کے ساتھ جانا، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر نے اس روایت کو زہری سے مرسل روایت کیا تھا، پھر عن ابن المسیب عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کر دیا۔

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأُسْنَدُهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۹۴۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اسے سلام کر، اور جب تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جواب دے، اور جب بیمار ہو اس کی عیادت کر، اور جب وفات پائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ *

(۱۴۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ *

باب (۱۴۷)۔ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر انہیں کس طرح جواب دیا جائے؟

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم ان کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہہ دو۔

۹۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ فرمایا ”وعلیکم“ کہہ دو۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ ”السام علیکم“ (یعنی تم مرو) تو تم بھی ”علیک“ کہہ دو (یعنی تو ہی مرے)۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُم السَّامَ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ *

۹۵۱۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں ”نقل“ واحد کے بجائے ”فقلوا“ (جمع) ہے۔

۹۵۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ *

۹۵۲۔ عمرو ناقد، زہیر بن محجب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، چنانچہ انہوں نے ”السام علیکم“ کہا، حضرت عائشہ بولیں تم پر ہی سام ہو اور لعنت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ رب العزت ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، حضرت عائشہ بولیں، آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے جو کہہ دیا ”وعلیکم“۔

۹۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ

تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۳- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ
بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ
عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوِ *

۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ
عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنْتُ بِهِمْ عَائِشَةَ فَسَبَّوهُمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا
لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۹۵۶- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ
بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنَ يَهُودِ

۹۵۳- حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم
بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی
سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ”علیکم“
کہہ دیا ہے اس میں واؤ نہ کور نہیں ہے۔

۹۵۴- ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے تو انہوں نے کہا ”السام
علیک یا ابالقاسم“ آپ نے فرمایا ”وعلیکم“، حضرت عائشہ پردہ
کے پیچھے سے بولیں بلکہ تمہارے ہی اوپر موت اور زلت ہو،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ بد زبان مت بنو،
وہ بولیں یہود نے جو کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا، آپ نے فرمایا،
کیا میں نے انہیں جواب نہیں دیا، جو انہوں نے کہا وہی ان پر
پھیر دیا۔

۹۵۵- اسحاق بن ابراہیم، یعلیٰ بن عبید، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
یہود کی بات سمجھ گئیں، چنانچہ انہوں نے یہود کو برا بھلا کہا،
آپ نے فرمایا اے عائشہ صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بد گوئی پسند
نہیں فرماتا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا جاءوك
الخ یعنی جب آپ کے پاس آتے ہیں تو اس طرح سلام کرتے
ہیں، جیسے اللہ نے انہیں سلام نہیں کہا۔

۹۵۶- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن
جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ
یہود کے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام
کیا تو کہا ”السام علیک یا ابالقاسم“ آپ نے ارشاد فرمایا ”وعلیکم“،

حضرت عائشہؓ غصہ ہوئیں اور بولیں کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا، آپ نے فرمایا میں نے سنا اور ان کا جواب بھی دے دیا، اور ہم جو ان پر دعا کرتے ہیں، وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا ہمارے خلاف قبول نہیں ہوتی ہے۔

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نَحَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُحَابُونَ عَلَيْنَا *

۹۵۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہود اور نصاریٰ کو ابتداء اسلام مت کرو، اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راستہ میں ملو تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالْإِسْلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَصْفَقِهِ *

(فائدہ) تاکہ کوئے میں چلے، درمیان راستہ کے نہ چلے پائے۔

۹۵۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکج، سفیان (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور وکج کی روایت میں ہے کہ جب تم یہود سے ملاقات کرو، اور ”ابن جعفر عن شعبہ“ کی روایت میں ”اہل الکتاب“ کا لفظ ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ جب تم ان سے ملو، اور کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

۹۵۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٌ إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علماء کرام کفار کو ابتداء اسلام کرنا حرام ہے، اگر وہ سلام کریں تو صرف ”و علیکم“ یا ”علیکم“ کہہ دے جیسا کہ احادیث بالا اس پر شاہد ہیں اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے سلام کرنا درست ہے۔

(۱۴۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ *

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یار، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

۹۶۰۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۹۶۱۔ عمرو بن علی، محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بیان کرتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا، اور ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ جا رہے تھے کہ بچوں پر سے گزرے تو انہوں نے سلام کیا، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر بچوں پر ہوا، تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچے تمیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جوان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

باب (۱۳۹) طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت مقرر کرنے کا جواز۔

۹۶۲۔ ابو کمال جحدری، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن زید، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے لئے میرے پاس آنے کی اجازت یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ، اور میری راز کی بات سن لو تا وقتیکہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے بار بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں نہ ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادريس، حسن بن عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچے تمیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جوان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

باب جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعِ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ *

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى أَتَاهَا *

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے بار بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں نہ ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۵۰) بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ

لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ *

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرُغُ النِّسَاءَ جَسْمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرَقٌ فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيَّ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرَقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَغُ النِّسَاءَ جَسْمَهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَّازَ *

۹۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةً يَفْرَغُ النَّاسَ جَسْمَهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى *

۹۶۶- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۱۵۰) عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے (۱)۔

۹۶۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ جب ہمیں پردہ کا حکم ہوا تو اس کے بعد حضرت سودہؓ قضائے حاجت کے لئے نکلیں، عورت تھیں قد آور، قد میں سب عورتوں سے اونچی، اس لئے پچانے والے سے مخفی نہ رہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا اور فرمایا بخدا سودہؓ تم اپنے کو ہم سے نہیں چھپا سکتیں، یہ سن کر وہ لوٹ آئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہؓ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نکلی تھی، تو عمرؓ نے مجھے ایسا ایسا کہا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کی، پھر وحی کی حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں، اور فرمایا تمہیں قضائے حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے، ابو بکر کی روایت میں ”یفرغ النساء“ ہے اور اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی، کہ حاجت سے مراد قضائے حاجت ہے۔

۹۶۵- ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”یفرغ الناس“ کا لفظ ہے، ترجمہ حسب سابق ہے۔

۹۶۶- سدید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں عورتوں کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ گھروں میں ہی رہیں اور بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلیں اور پھر اگر ضرورت کے موقع پر باہر نکلنا پڑے تو پورے پردے کے ساتھ چہرہ اور جسم چھپا کر نکلیں۔ البتہ اگر چہرہ چھپانے میں ضرر لاحق ہوتا ہو یا چہرہ کھولنے کی ضرورت ہو جیسے گواہی دینا تو ایسی ضرورت کے موقع پر چہرہ کھولنا جائز ہے مگر مردوں کے لئے غرض بصر ہی کا حکم ہے یعنی نظروں کو نیچی رکھیں۔

۹۶۷۔ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، شعیب بواسطہ اپنے والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کیلئے رات کو نکلا کرتی تھیں، ان مقامات کی طرف جو مدینہ سے باہر تھے، اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اپنی ازواج کو (قضائے حاجت کے لئے نکلنے سے) بھی پردہ کرائیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے، ایک بار ام المومنین سوڈہ بنت زمعہ رات کو عشاء کے وقت باہر نکلیں، اور وہ دراز قد تھیں، تو حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اے سوڈہ ہم نے تم کو پہچان لیا ہے اور یہ اس امید سے کہا کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے، پھر حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرمایا۔

(فائدہ) امام بدر الدین یعنی فرماتے ہیں کہ قتادہ نے کہا ہے کہ پردہ کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا ہے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ ۳۳ھ ماضی قعدہ کا ہے، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم یعنی آیت ”یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا (الی) فاستلو من وراء حجاب“ حضرت سوڈہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں نازل ہوا اور حضرت انسؓ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس بات پر دال ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے وقت پردہ کا حکم نازل ہوا، تو تطبیق یاس صورت ہے کہ پردے کا سبب یہ دونوں واقعات ہیں، اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرے کے ڈھکنے کے متعلق فرمایا تھا کہ چہرہ بھی نہ کھلنے پائے (شرح ابی جلد ۵ صفحہ ۳۲۰ و نووی جلد ۲)۔

۹۶۸۔ عروانہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۵۱)۔ لاجئہ عورت سے خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔

۹۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، ہشیم، ابوالزبیر، جابر۔ (دوسری سند) محمد بن الصباح، زبیر بن حرب، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفِيحٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ *

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۵۱) بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالِدُخُولِ عَلَيْهَا *

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ

فرمایا ہے، کہ خبردار کوئی انسان کسی شیبہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند یا محرم ہو۔

قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علمائے کرام کسی اجنبی کے ساتھ خلوت حرام ہے، اور شیبہ کی قید اس لئے لگائی ہے کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب شیبہ کے لئے خلوت حرام ہے تو باکرہ کے لئے بطریق اولیٰ حرام ہوگی، الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی اس کے ذوی الارحام میں سے موجود ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ خلوت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، قاضی عیاض نے اس روایت کے یہی معنی بیان کئے ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوی دہلی جلد ۵ ص ۳۹۹)۔

۹۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری بولایا رسول اللہ اگر دیور جائے، آپ نے فرمایا، دیور تو موت ہے۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْدُخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمَوُ قَالَ الْحَمَوُ الْمَوْتُ *

(فائدہ) ابن اعرابی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں ”الاسد الموت“ یعنی شیر موت جیسا ہے، ایسا ہی دیور موت کے قائم مقام ہے کیونکہ اس سے خوف بہ نسبت دیگر حضرات کے زیادہ ہے، اس لئے کہ یہ خلوت پر بغیر نکیر کے زیادہ قابو پاسکتا ہے، لہذا دیور سے پردہ بہت ضروری ہے، اور دیور یا جیٹھ کے سامنے بے پردہ آنا بہت ہی قبیح اور بدترین فعل ہے، (شرح ابی جلد ۵، صفحہ ۳۳۳ و نووی جلد ۲)، اللہ تعالیٰ مسلمان عورت کو سمجھ اور ہدایت نصیب کرے، آمین۔

۹۷۱۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، لیث بن سعد، حیوہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۷۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيَوَةَ بْنِ شَرِيحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب کہتے ہیں، کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا، فرماتے تھے کہ ”حمو“ سے مراد خاوند کا بھائی اور اس کے عزیز و اقرباء ہیں، جیسے خاوند کے چچا کا بیٹا وغیرہ۔

۹۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمَوُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ *

۹۷۳۔ ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو، (دوسری سند) ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو

سوادہ، عبدالرحمن بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں، کہ بنی ہاشم کے چند لوگ حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس گئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے، اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کو دیکھا اور ان کا آنا برا سمجھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں نے تو بھلائی کے سوا اور کوئی بات نہیں دیکھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماء کو اللہ تعالیٰ نے ان افعال سے پاک کیا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے، جس کا خاوند (گھر میں) موجود نہ ہو، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی موجود ہوں۔

(فائدہ) کیونکہ صالحین کی جماعت پر شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی باقی وہ زندہ خیر القرون کا تھا، اور یہ واقعہ بھی نزول حجاب سے پہلے کا ہے آج کل کا زمانہ نہیں، اور نہ آج کل کے صالحین اور اقیام کو اس کی اجازت ہے بلکہ حکم الہی ہے، غاسطلوہن من وراء حجاب۔

باب (۱۵۲) جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اسے بدگمانی کا موقع نہ مل سکے۔

۹۷۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اسے بلایا اور فرمایا، اے فلاں یہ میری فلاں زوجہ ہے، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی پر گمان کرتا تو (معاذ اللہ) آپ پر گمان کرنے والا نہیں، آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے (ممكن ہے کہ تیرے دل میں وسوسہ ڈالے)۔

۹۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر،

الطاهر أخبرنا عبد اللہ بن وهب عن عمرو بن الحارث أن بكر بن سوادة حدثه أن عبد الرحمن بن جبير حدثه أن عبد الله بن عمرو بن العاص حدثه أن نفرا من بني هاشم دخلوا على أسماء بنت عميس فدخل أبو بكر الصديق وهي تحت يومئذ فراءهم فكره ذلك فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لم أر إلا خيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد برأها من ذلك ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال لا يدخلن رجل بعد يومي هذا على مغيبه إلا ومعه رجل أو اثان *

(۱۵۲) بَاب بَيَان أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فَلَانَةٌ لِيُدْفَعَ ظَنُّ السُّوءِ بِهِ *

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَهَمَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَلَانَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ *

۹۷۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

حُمَيْدٌ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ
قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا
فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسَلُكُمَا إِنَّهَا
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْبٍ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ
قَالَ شَيْئًا *

زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ بنت حئی بیان کرتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، میں رات کو
آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی، میں نے آپ سے باتیں
کیں، پھر میں جانے کیلئے کھڑی ہوئی، آپ بھی میرے ساتھ
مجھے چھوڑنے کیلئے کھڑے ہوئے اور میرا مکان اسامہ بن زید
کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی گزرے، انہوں
نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جلدی جلدی
چلنے لگے، آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ چلو یہ صفیہ بنت
حئی ہیں، وہ بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے، اور میں ڈرا کہ
کہیں وہ تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے یا اور کچھ کلمہ فرمایا۔

(فائدہ) اور اس برے خیال کی بنا پر یہ حضرات تباہ ہو جائیں، کیونکہ انبیاء کرام کے ساتھ بدگمانی کفر ہے، اس لئے آپ نے اس چیز کا ازالہ فرما
دیا، آپ کی شان ہی بالموثرین رحما ہے، نیز ان وسوس کا اپنے مواقع پر ازالہ کرنا مستحب ہے اور حضور حضرت صفیہ کو مسجد کے دروازے
تک چھوڑنے آئے تھے۔

۹۷۶۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابوالیمان، شعیب،
زہری، علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حالت اعتکاف میں رمضان کے
آخری عشرہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئیں، پھر کچھ دیر تک
آپ سے باتیں کیں، اس کے بعد جانے کے لئے کھڑی
ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں رخصت
کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، بقیہ روایت معمر کی روایت کی
طرح ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے اور
”یجری“ کا لفظ نہیں (۱)۔

۹۷۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا
جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ
فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ
تَقْلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا
ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
يُلْغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَحْرِي *

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت اعتکاف میں مباح امور میں مشغول ہونا جائز ہے۔ کسی آنے والے سے ہم کلام ہونا اور مختلف کی
بیوی کا خلوت میں اس کے پاس آنا بھی جائز ہے بشرطیکہ قندہ کا اندیشہ نہ ہو۔

باب (۱۵۳) جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے، ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔

۹۷۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ، بن ابی طلحہ، ابو مرہ مولیٰ بن عقیل بن ابی طالب، ابو واقد لیثی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور دوسرے حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اتنے میں تین آدمی آئے، دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور ایک سیدھا چلا گیا، وہ جو دو آئے ایک نے ان میں سے مجلس میں خالی جگہ پائی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا، اور تیسرا چل ہی دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کیا تم میں سے ان تین آدمیوں کی حالت بیان نہ کروں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کا ٹھکانہ لیا، سو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمیلیا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ نے بھی اس کی شرم کو باقی رکھا (یعنی اس پر رحم فرمایا)، اور تیسرے نے اعراض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

۹۷۸۔ احمد بن المہذر، عبد الصمد، حرب بن شداد (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان، ابان، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اسی سند کے ساتھ، اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔

۹۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح بن المہاجر، لیث نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

(۱۵۳) بَاب مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ *

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوْقًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْفَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ *

۹۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى *

۹۷۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ
مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نبی حرمات کے لئے ہے، لہذا جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حقدار ہے، اور ابی شرح صحیح مسلم میں ایک قول کراہت کا بھی مذکور ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ

ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي

الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ

وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ

يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا *

۹۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ

حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكٍ

أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ

وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ

جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

وغيرها *

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ القطان۔

(چوتھی سند) ابن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، ابن

نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی

جگہ سے اٹھا کر آپ خود وہاں نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ

دو۔

۹۸۱۔ ابوالربیع، ابو کامل، حماد، ایوب۔

(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ضحاک، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن حدیث کا

آخری جملہ کہ ”پھیل جاؤ اور جگہ دو“ مذکور نہیں ہے، باقی ابن

جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم

ہے بولے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

۹۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سالم،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں

قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ *
 سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، اور پھر آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، اور ابن عمر کے لئے جب کوئی شخص (اپنی خوشی سے) اپنی جگہ سے اٹھتے تو آپ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

(فائدہ) گواہی صورت میں بیٹھنا جائز ہے مگر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ تھا کہ ممکن ہے کہ وہ شرما کر کھڑا ہو گیا اور اس کی طبیعت نہ چاہتی ہو، لہذا اس سے اجتناب فرماتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایثار بالقرب مکر وہ ہے لہذا اپنے عمل سے اس چیز کا دروازہ بھی بند کر دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

۹۸۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
 ۹۸۳- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۸۴- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا *
 ۹۸۴- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل بن عبید اللہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے، لیکن یوں کہہ سکتا ہے کشادہ ہو کر بیٹھو۔

(۱۵۴) بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *
 باب (۱۵۴) اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۹۸۵- قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ابُو عَوَانَةَ، عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَهْلٌ،
 ۹۸۵- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبد العزیز بن محمد، سہیل،
 بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو، اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے، کہ جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے، پھر وہ لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(فائدہ) محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مجلس علم مراد ہے، کہ اگر کوئی ایسی مجلس سے اٹھ کر کسی ضرورت سے چلا جائے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، باقی جمہور اہل علم کے نزدیک یہ حکم استسنا ہے وجوبی نہیں ہے (ابو سنوی جلد ۵ صفحہ ۴۴۴)۔

(۱۵۵) بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ *
 باب (۱۵۵) مخنث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

۹۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
 ۹۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، (دوسری سند) ابو

کریب، اسحاق بن ابراہیم، جریر (تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، (چوتھی سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک منٹ ان کے پاس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا کہ اے عبد اللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی، تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بتا دوں گا، وہ جب سامنے آتی ہے تو (موٹا پے کی وجہ سے) اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں، یہ بات حضور نے سن کر فرمایا، یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

كُرَيْبٌ قَالًا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُحَنَّا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَذْلُكَ عَلَى بِنْتِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُذْبِرُ بِشِمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ *

(فائدہ) اس منٹ کے نام میں اختلاف ہے قاضی عیاض فرماتے ہیں اس کا نام ہیبت تھا، اور امام نووی فرماتے ہیں اس کا نام ہیبت یا تمییب تھا، مانع، پہلے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منٹ کو اندر آنے کی اجازت دے دی تھی مگر جب معلوم ہو گیا کہ یہ عورتوں کے اوصاف سے بھی باخبر ہوتے ہیں، تو پھر آپ نے ممانعت کر دی، اور منٹ دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک خلقی نامردان پر کوئی عذاب نہیں ہے کیونکہ وہ محذور ہیں، اور دوسرے وہ جو بن جاتے ہیں تو وہ ملعون ہیں، جیسے کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوی والی جلد ۵)۔

۹۸۷- عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک منٹ آیا کرتا تھا، اور وہ ان کو ان لوگوں میں سمجھتی تھیں جنہیں عورتوں میں کوئی غرض نہیں ہوتی، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تھا اور کسی عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں، حضور نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے، بس یہ تمہارے پاس نہ آئے، بیان کرتی ہیں کہ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

۹۸۷- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِشِمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ قَالَتْ فَحَجَّوْهُ *

باب (۱۵۶) کوئی لہیبہ عورت اگر راستہ میں تھک گئی، ہو تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔

۹۸۸۔ محمد بن العلاء، ابو کریب الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زبیر بن العوامؓ نے مجھ سے نکاح کیا، اور ان کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ غلام، اور نہ اس کے علاوہ کچھ اور، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی گھوڑے کو چراتی اور اس کا ساراکام کرتی اور اس کی سائیکی بھی کرتی اور ان کے اونٹ کی گھٹلیاں کوٹتی اور اس کو چراتی اور پانی پلاتی، ڈول سیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی اچھی نہ پکا سکتی، تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکادیتیں، وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں، اسلام بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کی اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو دی تھی، گھٹلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھی، اور وہ زمین مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی، ایک دن میں گھٹلیاں سر پر اٹھائے آرہی تھی کہ راستہ میں حضور ملے، اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی، آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے ارخ کہا، کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں، میں شرمائی اور مجھے غیرت آئی، آپ نے فرمایا بخدا گھٹیلوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے، بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت ابو بکر نے میرے پاس ایک خلامہ بھیجی، وہ گھوڑے کا ساراکام کرنے لگی گویا کہ اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

۹۸۹۔ محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں زبیرؓ کے گھر کا کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا، اس کی سائیکی بھی کرتی اور کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی سائیکی سے سخت نہیں تھا، اس کے لئے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت اور سائیکی کرتی، پھر مجھے

(۱۵۶) بَاب جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْإِنْجِلِيزِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ *

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَغْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَتُونَهُ وَأَسْوِسُهُ وَأَذُقُّ النَّوَى لِنَاضِجِهِ وَأَغْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأُخْرِزُ غَرَبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَخْبِرُ وَكَانَ يَخْبِرُ لِي جَارَاتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةً صِدْقٌ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثِي فَرَسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيْخَ إِيْخَ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى عَلَى رَأْسِكَ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَفْتَنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقْتَنِي *

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسْوِسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ

كُنْتُ أَحْتَشُّ لَهُ وَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأُسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ
إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَّتَنِي
سَيَّاسَةُ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَوْتَتَهُ فَجَاءَنِي
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ
أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ قَالَتْ إِنِّي إِنْ
رَخَّصْتُ لَكَ أَبِي ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ
إِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَقَالَ يَا أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ
إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ
فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا
الزُّبَيْرُ مَا لَكَ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ
يَبِيعُ إِلَى أَنْ كَسَبَ فَبَعَثَهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَى
الزُّبَيْرِ وَتَمَنَّا فِي حَجَرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي
قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا *

ایک باندی مل گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی
آئے، آپ نے مجھے بھی ایک باندی دے دی، وہ سارا کام
کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر
میرے پاس ایک آدمی آیا، اور بولا اے ام عبد اللہ میں محتاج
آدمی ہوں میرا ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان
لگا لوں، میں نے کہا اگر میں تجھے اجازت دیدوں تو ایسا نہ ہو کہ
زبیر ناراض ہوں، لہذا جب زبیر موجود ہوں تو ان کے سامنے
مجھ سے کہنا، چنانچہ وہ آیا، اور کہنے لگا کہ اے ام عبد اللہ میں ایک
محتاج آدمی ہوں، میں تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان کرنا
چاہتا ہوں، میں نے کہا تجھے سارے مدینہ میں میرے گھر کے
علاوہ اور کوئی گھر نہیں ملتا، زبیر بولے اسام تم کیوں ایک محتاج کو
بیچنے سے منع کرتی ہو، پھر وہ دوکان کرنے لگا، یہاں تک کہ اس
نے روپیہ کمایا، اور میں نے وہ باندی اس کے ہاتھ فروخت کر
دی جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے
میری گود میں تھے، وہ بولے، یہ پیسے مجھے بہہ کر دو، میں نے کہا
یہ تو میں صدقہ کر چکی ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کام جیسے روٹی پکانا، جانوروں کی خدمت کرنا وغیرہ، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں
داخل ہیں، اور زمانہ قدیم سے عورتیں یہ کام کرتی ہیں، نیز جو عورت محرم نہ ہو، اور وہ راستہ میں تھکی ہوئی ملے تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا
چاہئے، بشرطیکہ نیک اور صالح آدمی بھی راستے میں موجود ہوں، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خصوصیت تھی، کیوں کہ حضرت اسماء حضرت عائشہ کی بہن اور آپ کے چھوٹی بھائی حضرت زبیر کی بیوی تھیں، گویا آپ کے گھر
والوں کی طرح تھیں، اور کسی کو اس طرح کرنا درست نہیں، مترجم کے نزدیک یہی قول اولیٰ بالعمل ہے کیونکہ آج کل تو ایسی صورت بہت
کم پیش آتی ہے، اور پھر بشر القرون ہونے کی بنا پر ہر ایک تھکی ہوئی بن جائے گی اور پھر جو صلحاء کا لباس پہنے ہوئے ہیں، وہ اس لباس کو دھبہ
لگا دیں گے۔

باب (۱۵۷)۔ تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس
کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تین آدمیوں میں سے دو بغیر تیسرے کی رضامندی کے

(۱۵۷) بَابُ تَجْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ
دُونِ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ رِضَاہُ *

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ

فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ *

سرگوشی نہ کریں (۱)۔

۹۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ۔

(چوتھی سند) قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(پانچویں سند) ابو الریح، ابو کمال، حماد، ابوب۔

(چھٹی سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۹۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن السری، ابو الاحوص، منصور۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو داؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو دو تم میں سے تیسرے کو چھوڑ کر کانٹا پھوسی نہ کریں، تا آنکہ اور لوگ تم سے ملیں، اس لئے کہ اسے رنج ہوگا۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَلْفَظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَحْتَطِلُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزَنَهُ *

۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو کریب، ابو معادیہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

۹۹۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَلْفَظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ

(۱) یہ ممانعت تب ہے جب ابتدا سے تین ساتھی اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں پھر ان میں سے دو آپس میں سرگوشی کے انداز میں بات کرنے لگیں۔ لیکن اگر ابتداء ہی سے دو آدمی بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں اور تیسرا آدمی ان سے اتنی دُور بیٹھا ہو کہ اگر یہ بلند آواز سے باتیں کریں تو بھی اسے سنائی نہ دے تو پھر ان کے لئے سرگوشی کے انداز میں باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ اب اگر وہ تیسرا آدمی ان کی باتیں سننے کے لئے ان کے قریب آتا ہے تو اس کے لئے ان کی باتیں سننا جائز ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو تیسرے کو چھوڑ کر، دوسرے کو گمشدہ نہ کریں، اس لئے کہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی۔

۹۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند)، ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نئی تحریر ہے، تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو، اور یہ ممانعت سفر و حضر میں عام ہے، اور اگر چار ہوں تو پھر دوسرے کو گمشدہ نہ کریں، تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

باب (۱۵۸)۔ علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔

۹۹۵۔ ابن ابی عمر الحسبی، عبدالعزیز اور وری، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوتے تو جبریل امین یہ دعا پڑھ کر آپ کو جھاڑتے ”بسم اللہ پیریک الخ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں، وہ تم کو اچھا کرے گا اور ہر ایک بیماری سے شفا دے گا، اور ہر ایک حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے، آپ کو بچائے گا اور ہر ایک بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی جھاڑ تھی، آیت قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں جو اذکار و ادعیہ مذکور ہیں، ان سے جھاڑنا درست بلکہ سنت ہے۔

۹۹۶۔ بشر بن ہلال الصواف، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور فرمایا اے محمد تم بیمار ہو گئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت جبریل نے یہ دعا پڑھی، ”بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد، اللہ یشفیک، باسم اللہ ارقیک۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزَنُ *

۹۹۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۵۸) بَابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرَّقِيِّ
۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّازُ وَرِثِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَصَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جَبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكُ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ *

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جَبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، نہ ہی کوئی کسی کو شفا دے سکتا ہے، شافی اور کافی صرف ذات وحدہ لاشریک ہے۔

۹۹۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، اور فرمایا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر حق ہے۔

۹۹۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، حجاج بن الشاعر، احمد بن خراش، مسلم بن ابراہیم، وہیب بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر سکتی ہے، تو نظر کر جاتی ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لئے) غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کر لو۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ * ۹۹۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَفْسَلْتُمْ فَاغْسِلُوا *

(فائدہ) امام بازاری فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے کہ نظر حق ہے، اور اہل بدعت کا ایک فرقہ اس چیز کا منکر ہے، باقی ان کا قول باطل ہے، اس لئے کہ نظر کی تاثیر خلاف عقل نہیں ہے، اور پھر احادیث سے اس کا ثبوت ہے، اس لئے انکار کی کوئی وجہ نہیں، اور نظر کے غسل کا طریقہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے، اور مسند بزار میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پڑھ لینا نظر بد سے محفوظ کر دیتا ہے، واللہ اعلم۔ (نودی جلد ۲ شرح ابی و سنو سی جلد ۷ صفحہ ۴۳)۔

باب (۱۵۹)۔ جادو کا بیان!

۹۹۹۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جسے لبید بن اعصم کہتے ہیں، جادو کیا، یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور آپ وہ کام نہ کرتے ہوتے، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور پھر دعا کی، اور پھر دعا کی، پھر فرمایا عائشہؓ تجھے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا، میرے پاس دو آدمی آئے،

(۱۵۹) بَابُ السَّحْرِ *

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے اس سے، جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا، کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے، اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لیبید بن اعصم نے، اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کنگھی میں، اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جڑے ہیں اور نہ کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں، بیان کرتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ، خدا کی قسم اس کنویں کا پانی ایسا تھا، جیسے مہندی کا پانی، اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسا کہ شیطانوں کے سر، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے اسے جلا کیوں نہیں دیا، آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھا کر دیا، اب مجھے لوگوں میں فساد بھڑکانا برا معلوم ہوا، اس لئے میں نے حکم دیا، وہ گاڑھ دیا گیا۔

فِيهِ جَاعَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجَفَّ طَلْعَةُ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَنَرٍ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَ أَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْحِنَاءِ وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُعُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُحْرِقْتُهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَذُفِنَتْ *

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے خدا سے اپنی صحت کی دعا کی، پھر یہ حدیث بیان فرمائی، اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس جادو گر یہودی کو سزا دیجئے، اور شہر سے نکلوا دیجئے، آپ نے فرمایا خدا نے مجھے صحت دی، اب میں کیوں فساد برپا کروں اور شور و غل مچاؤں، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی، کہ کافر آپ کے معجزے دیکھ کر جلاوگر کہتے، اور مشہور یہ ہے کہ جادو گر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا، اور جب آپ پر جادو کا اثر ہو گیا تو ان کے خیال میں بھی آپ جادو گر نہ ہوئے (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ جادو کا اثر کر جانا اور پھر ملائک کا آکر اس کے بارے میں گفت و شنید کرنا، اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ بشر تھے اور پھر آپ کا بارگاہ الہی میں بار بار دعا کرتا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایک بات کا پوچھنا اس بات پر دال ہے کہ آپ حاضر و ناظر اور عالم الغیب نہیں تھے۔

۱۰۰۰۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث سے مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کنویں پر کھجوروں

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى الْبَشَرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَحْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجَهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَحْرِقْتُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فَذُقْتُ *

کے درخت تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے نکال دیجئے، باقی حدیث میں جلا دیئے کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی دفن کرادیئے کا ذکر ہے۔

(فائدہ) امام باری فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہ قول ہے کہ سحر حق ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ شیطانوں نے کفر کیا ”یعلمون الناس السحر“ اور وہ مرد اور عورتوں کے درمیان جدائی ڈالتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اس کی حقیقت ہے اور احادیث بھی اس پر دال ہیں، اور پھر جادو کا اثر عقلاً محال بھی نہیں، شیخ ابی و شیخ سنوسی شرح صحیح مسلم شریف میں تحریر فرماتے ہیں، کہ قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سحر کی حقیقت پر دال ہیں، لہذا جو اس کا انکار کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے، اب اگر سر اٹکے تو زندگی ہے، اور اگر اعلانیہ طور پر اس کا انکار کرتا ہے تو مرتد ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے، اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، امام مالک کے نزدیک ساحر کا فرہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں ہے، شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے احکام و اقسام سحر میں مفصل کلام کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر سحر میں کوئی قول یا فعل موجب کفر ہو، جیسا کہ بتوں کا نام لینا، اور ارواح خبیثہ کی ایسی تعظیم کرنا، جو شایان رب العزت ہو، جیسا کہ قدرت اور علم غیب اور مشکل کشائی کا ثابت کرنا یا ذبح لغیر اللہ، یا سجدہ وغیرہ ذلک کیا جائے، تو بلاشبہ ایسا سحر کفر ہے اور اس کا کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے اور اس طرح جو کوئی اپنے مطلب کے لئے ایسا سحر کر دے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور مرتد کے احکام اس پر جاری کئے جائیں گے، اور اگر کلمات کفر اور فعل کفر نہ ہوں، لیکن سحر کرنے والا دعویٰ کرتا ہو کہ میں اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہوں تو وہ بسبب اس دعوے کے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے غرضیکہ جادو کا درجہ تو آیت قرآنی اور احادیث بالا سے آشکارا ہو گیا، لیکن جادو تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور معجزہ تعلیم و تعلم سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ موصوت الہی ہے اور پھر یہ کہ سحر فقط تخیل اور نظر بندی ہے کہ جسے بقاء و ثبات نہیں ہے، برخلاف معجزہ کے، وہ باقی رہ سکتا ہے جیسا کہ خود قرآن مجید میں ہے، اور معجزہ علیٰ روس الاشہاد عقلاء اور عظماء کے سامنے ظاہر کیا جاتا ہے، اور عقلاء ہی اسے تسلیم کرتے ہیں، برخلاف جادو کے، کہ جہال اور عقل سے بے بہرہ حضرات کا شیوہ ہے، اور انہیں میں وہ رائج بھی ہوتا ہے اور پھر ساحر نبوت کا انتساب نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ہی کے اثبات کے لئے معجزات ظاہر کرتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ اتم، (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، وشرح ابی سنوسی جلد ۶، صفحہ ۶)۔

باب (۱۶۰) زہر کا بیان۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی، آپ نے اس میں سے کھایا، پھر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، آپ نے فرمایا یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی (معاذ اللہ) میں آپ کو مار ڈالنا چاہتی تھی، آپ نے فرمایا اللہ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں، حضرت علیؓ یا صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ ہم اسے قتل کر

(۱۶۰) بَابُ السُّمِّ *

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْطَلِكَ عَلَى ذَاكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا

أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَتْ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
 دیں، آپ نے فرمایا نہیں، بیان کرتے ہیں میں اس زہر کا اثر ہمیشہ حضور کے کوعے میں پاتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت یعنی حفاظت مذکور ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”واللہ یعصمک من الناس“ یہ بھی آپ کا معجزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے خود بتادیا کہ مجھ میں زہر ہے، اور یہ غیث عورت مرحب کی بہن تھی، ایک روایت میں ہے کہ اس عورت کو حضورؐ نے بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا، وہ اسی زہر میں مرا تھا، انہوں نے قصاص میں اس غیث عورت کو قتل کر دیا، لعنہ اللہ علیہا (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

۱۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ *
 ۱۰۰۲۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور خالد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۱۶۱) مریض کو جھاڑنے کا استحباب۔

۱۰۰۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوالفضل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دامن ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے اذہب الباس ارح، یعنی اے انسانوں کے مالک لوگوں سے بیماری کو دور کر دے، اور شفا عطا کر، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا عطا کر کہ بالکل ہی بیماری نہ رہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے ویسا ہی کرنے کو، جیسا کہ آپ کیا کرتے تھے، آپ کا ہاتھ پکڑا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چمڑا لیا، پھر فرمایا، اللہم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلیٰ، بیان کرتی ہیں کہ پھر جو میں دیکھنے لگے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔

(۱۶۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الْمَرِيضِ *

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانًا مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ أَخَذَتْ بِيَدِهِ لِأَصْنَعْ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَاَنْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى *

(فائدہ) آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر۔

(چوتھی سند) ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو بکر بن خالد، یحییٰ القطان، سفیان، اعمش، جریر کی سند کے ساتھ مروی ہے، اور ہشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا ہاتھ پھیرتے اور ٹوری کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور، یحییٰ کی روایت کے بعد ہے کہ سفیان اعمش سے نقل کرتے ہیں، کہ میں نے یہ روایت منصور سے بیان کی، تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۵۔ شیاب بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، مسروق، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے ”اذھب الباس، رب الناس، اشفه انت الشافی، لا شفاء الا شفاء وك شفاء لا یغادر سقماً“ ترجمہ روایت سابقہ میں گزر گیا۔

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لئے (اس طرح) دعا فرماتے ”اذھب الباس، رب الناس، اشفه انت الشافی، لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا یغادر سقماً“، اور ابو بکر کی روایت میں ”وعالہ“ کا لفظ ہے اور ”انت الشافی“ کہا ہے۔

۱۰۰۷۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

ہُشَیْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرٌ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحَهُ بِيَمِينِهِ وَ قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بَنَحْوِهِ *

۱۰۰۵۔ وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ أَشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا *

۱۰۰۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ أَشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي *

۱۰۰۷۔ وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ

عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو عوانہ اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۰۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جھاڑ کے ساتھ جھاڑا کرتے تھے ”اذھب الباس رب الناس بیڈک الشفاء لا کاشف لہ الا انت“ (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)۔

۱۰۰۹۔ ابو کریب، ابواسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۱۰۔ سرتج بن یونس، یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر معوذات پڑھ کر پھونکتے، جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے دست مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی، اور یحییٰ بن ایوب کی روایت میں ”معوذات“ ہے ”بالمعوذات“ نہیں ہے۔

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے، جب آپ سخت بیمار ہوئے تو میں آپ پر پڑھتی اور برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ پھیرتی۔

۱۰۱۲۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمٍ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِثِلُ حَدِيثَ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ * ۱۰۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفِي بِهِذِهِ الرُّقِيَّةِ أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ *

۱۰۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۱۰- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَغْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رَوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ *

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا *

۱۰۱۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا

نمیر، روح، (چوتھی سند) عقبہ بن مکرم، احمد بن عثمان، نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے اور مالک کی روایت کے علاوہ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں کہ برکت کی امید سے ایسا کرتی، باقی یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر پھونکتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ كُلُّهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءٌ بَرَكْتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ *

باب (۱۶۲) نظر اور نملہ اور پھونک سے جھاڑ پھونک کرنے کا استحباب۔

(۱۶۲) بَابِ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ *

۱۰۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، عبد الرحمن بن الاسود، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جھاڑ پھونک کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی ہے۔

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَّةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ *

۱۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی۔

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ *

۱۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، عبد ربہ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو تا یا اسے کوئی زخم لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بريقة بعضنا الخ،

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْلفظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانَ

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا پیار اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یحییٰ سقیمنا کا لفظ ہے اور زہیر کی روایت میں یحییٰ کا لفظ ہے (معنی اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)۔

الشَّيْءُ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ فَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تَرْتَبُ أَرْضُنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ أَبُو أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى وَ قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا *

۱۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، مسعر، معبد بن خالد، ابن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم انہیں نظر سے جھاڑنے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابُو كُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مسعر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۱۰۱۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۸۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، معبد بن خالد، عبد اللہ بن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر سے جھڑوانے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ *

۱۰۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عاصم الاحول، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(فائدہ) نملہ ایک قسم کی بیماری ہے جس میں پہلی میں زخم پڑ جاتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، دعا اور جھاڑ وغیرہ پڑھ کر آہستہ سے چھو گئے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اسے مستحب رکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفیان (دوسری سند) زہیر بن حرب، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، عاصم، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۰۲۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی ہے اور سفیان کی روایت میں یوسف بن عبد اللہ بن حارث ہے۔

حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سَفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ *

۱۰۲۱۔ ابو الریح سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، محمد بن ولید الزبیدی، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے مکان میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ جس کے منہ پر چھائیاں تھیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا، اسے نظر لگی ہے اسے جھڑواؤ۔

۱۰۲۱- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَوَاجِهَهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْني بَوَاجِهَهَا صَفْرَةً *

۱۰۲۲۔ عقبہ بن مکرم العمی، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی ہے، اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا، کیا وچہ ہے کہ میں اپنے بھائی (جعفر بن ابی طالب) کے بچوں کو دبلا پاتا ہوں، کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماء بولیں نہیں، انہیں نظر جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا کوئی منتر کر، میں نے منتر پیش کیا، فرمایا کر دے۔

۱۰۲۲- حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لآلِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَحْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصَيِّبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَرَقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيهِمْ *

۱۰۲۳۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمرو کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے ہم میں سے ایک شخص کے بچھونے کاٹ لیا، اور ہم اس

۱۰۲۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرِو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَعَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ

وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی بولایا رسول اللہ میں جھاڑ دوں، فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے پہنچا دے۔

۱۰۲۴۔ سعید بن یحییٰ الاموی، بواسطہ اپنے والد ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا، یا رسول اللہ میں اسے جھاڑ دوں؟

۱۰۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الانصاری، وکیع، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے، یا رسول اللہ آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، اور میں بچھو سے ڈسے ہوئے کو جھاڑتا ہوں، آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

(فائدہ) اگلی روایت میں اس چیز کی وضاحت آجائے گی کہ کس قسم کے جھاڑنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۲۷۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا تو عمرو بن حزم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ جھاڑ ہے جس سے ہم بچھو کے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے ہیں، اور آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، راوی کہتے ہیں انہوں نے وہ جھاڑ آپ پر پیش کی، فرمایا اس میں کچھ قباحت نہیں، جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

۱۰۲۸۔ ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُقِي قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۴۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرُقِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرُقِي *

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالَ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرِبِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا أَرُقِي مِنَ الْعَقْرِبِ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۶۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرِبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اغْرَضُوا عَلَيَّ رُفَاكُم لَّا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ *

(۱۶۳) بَاب جَوَازِ أَخْذِ الْأَجْرَةِ عَلَى الرُّقِيَّةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ *

۱۰۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدَبِغٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقِيتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ خَلُّوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَنَمِهِمْ مَعَكُمْ *

جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ کرتے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے منتر مجھ پر پیش کرو، جھاڑ میں کچھ قباحت نہیں، جب تک کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

باب (۱۶۳)۔ قرآن کریم یا ادعیہ ماثرہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینے کا جواز۔

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، ابوبشر، ابوالتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر سے ان کا گزر ہوا تو ان سے دعوت چاہی، انہوں نے دعوت نہ کی، وہ بولے تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ کیونکہ اس کے سردار کو بچھونے کاٹ رکھا تھا، صحابہ میں سے ایک بولے ہاں مجھے جھاڑ آتی ہے، چنانچہ وہ گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا، وہ اچھا ہو گیا، انہوں نے ایک بکریوں کا گلہ دیا، انہوں نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، چنانچہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میں نے سورۃ فاتحہ کے سوا کوئی جھاڑ نہیں پڑھی، آپ مسکرائے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ جھاڑ ہے؟ پھر فرمایا لے لو، اور میرا بھی حصہ لگاتا۔

(فائدہ) آپ نے انہیں خوش کرنے کے لئے فرمادیا، کہ میرا بھی حصہ لگانا جیسا کہ میں عمر والی روایت میں اس چیز کا تذکرہ کر چکا ہوں، نیز صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی حاضر و ناظر ہے اور نہ کسی کو علم غیب ہے، اسی لئے ان کو قسم کھانے اور واقعہ بیان کرنے کی حاجت پیش آئی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کریم یا اذکار ماثرہ سے جھاڑے تو اس پر اجرت لے سکتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، شرح ابی دسوسی جلد ۶ صفحہ ۱۶)۔

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ابوبکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر سے

اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا تھا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

بُنْ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَحَلَّ يَقْرَأُ أَمْ الْقُرْآنَ وَيَجْمَعُ بُزَافَةً وَيَتَفِيلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ *

۱۰۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں اترے، ایک عورت آئی اور بولی، اس قبیلہ کے سردار کو بچھونے کاٹا ہے، لہذا تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ ایک آدمی ہم میں سے اس کے ساتھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح جھاڑ جانتا ہوگا، تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑ اور وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اسے بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا، ہم نے کہا تم کوئی اچھی جھاڑ جانتے ہو؟ وہ بولا میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ کے ساتھ جھاڑا ہے، میں نے کہا ان بکریوں کو یہاں سے نہ ہٹاؤ تاوقتیکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوں، چنانچہ ہم آپ کے پاس گئے اور پورا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ جھاڑ ہے، ان بکریوں کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۱۰۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَخِيهِ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَانَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٍ لِدِغٍ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظْنُّهُ يُحْسِنُ رُقِيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقِيَةً فَقَالَ مَا رُقِيَّتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَةٌ افْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ *

(فائدہ) اگرچہ وہ بکریاں جھاڑنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تبرکاس میں سب کا حصہ کر دیا۔

۱۰۳۲۔ محمد بن قثم، وہب بن جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اس عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جسے ہم نہیں سمجھتے تھے کہ جھاڑ آتی ہوگی۔

۱۰۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبُهُ بِرُقِيَةٍ *

باب (۱۶۴) دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنے کا استحباب۔

(۱۶۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى

مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ *

۱۰۳۳۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ

شہاب، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت عثمان بن ابی العاصؓ انھیں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بدن میں درد کی، جو اسلام کے بعد پیدا ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ تم اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھو، اور ”بسم اللہ“ تین بار کہو اور اس کے بعد سات مرتبہ کہو، اعوذ باللہ الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں پاتا ہوں۔

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ *

باب (۱۶۵) نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کا بیان۔

(۱۶۵) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلَاةِ *

۱۰۳۴۔ یحییٰ بن خلف الباہلی، عبد الاعلیٰ، سعید الجریری، ابو العلاء، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے، اور مجھ پر قرآن کریم کا پڑھنا ملتھس کر دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ کی اس سے پناہ مانگ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک، بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقَرَأَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي *

۱۰۳۵۔ محمد بن عثمان، صالح بن نوح۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا *

(دوسری سند) ابو العلاء، حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی سالم کی روایت میں تین مرتبہ کا عدد مذکور نہیں ہے۔

۱۰۳۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، سعید الجری، یزید بن عبداللہ بن الشخیر، حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۱۶۶) ہر بیماری کی دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳۷۔ ہارون بن معروف، ابوالطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا بیماری کے موافق آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے، یہی جمہور علمائے سلف و خلف کا قول ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ حدیث علم طب کے جوہر اور اس کی صحت پر دال ہے، نیز جب اللہ تعالیٰ شفاء عطا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو دوا کو حکم کر دیتا ہے، ورنہ نہیں (شرح ابی و سنو سی جلد او نووی جلد ۲)۔

۱۰۳۸۔ ہارون بن معروف، ابوالطاہر، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمرو بن قتادہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے موقع کی عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں رکوں گا، یہاں تک کہ تم پیچھے نہ لگواؤ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس میں شفا ہے۔

۱۰۳۹۔ نصر بن جھضمی، بواسطہ اپنے والد، عبدالرحمن بن سلیمان، عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک شخص کو زخم کی شکایت تھی، حضرت جابرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیا شکایت ہے، وہ بولا ایک زخم ہو گیا ہے جو مجھ پر بہت شاق ہے، جابرؓ بولے،

۱۰۳۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ *

(۱۶۶) بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي *

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُفْنَعُ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَخْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً *

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَزَجَلُ يَشْتَكِي خِرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْكِي قَالَ خِرَاجٌ بِي

اے غلام بچنے لگانے والے کو لے کر آؤ، وہ بولا اے عبداللہ بچنے لگانے والا کیا کرے گا، حضرت جابرؓ نے کہا، میں اس زخم پر بچنے لگانے کا ارادہ کرتا ہوں، وہ بولا خدا کی قسم کھیاں مجھے پریشان کریں گی اور کپڑا لگنے سے مجھے تکلیف ہوگی، اور یہ چیز مجھ پر بہت شاق گزرے گی، جابرؓ نے جب دیکھا کہ انہیں بچنے لگوانے سے تکلیف ہوتی ہے تو فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیں ہیں، ایک تو بچنے لگوانا اور دوسرے شہد کا ایک گھونٹ پی لینا، اور تیسرے انگاروں سے داغ دینا، اور حضورؐ نے فرمایا میں داغ لینا اچھا نہیں سمجھتا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر بچنے لگانے والا آیا اور اسے بچنے لگائے تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اصول طب کو بیان فرمایا کیونکہ امراض اشتلائی یا دُموی ہوتے ہیں یا صغریٰ یا سوداوی یا بلغمی، اگر دُموی ہو تو اس کا علاج بچنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد بہترین مسہل ہے اور داغ دینا سب سے آخری علاج ہے۔

۱۰۴۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچنے لگوانے کی اجازت چاہی، آپ نے ابو طیبہؓ کو بچنے لگانے کا حکم دیا، جابرؓ کہتے ہیں کہ ابو طیبہؓ ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی تھے، یا نابالغ لڑکے۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَحَاَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْلِمَ *

(فائدہ) اس لئے ان سے پر وہ ضروری نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک طبیب کو بھیجا، اس نے ایک رگ کاٹی اور پھر اس

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنِي بِنِ

پرداغ دیا۔

۱۰۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اس میں رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۰۴۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکھل رگ میں تیر لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ دیا (۱)۔

۱۰۴۴۔ احمد بن یونس، زبیر، ابو الزبیر، جابر، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے رگ اکھل میں تیر لگ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تیر کے پھل سے اپنے دست مبارک سے داغ دیا، پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغ دیا۔

۱۰۴۵۔ احمد بن سعید بن صخر الداری، حیان، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگوانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی۔

۱۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، مسعر، عمر بن عامر الانصاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے پچھنے لگوائے، اور آپ کسی کی مزدوری نہیں رکھتے تھے۔

كَعَبٍ طَبِيًّا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ *
۱۰۴۲ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا *

۱۰۴۳ - وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرَمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ *

۱۰۴۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ وَأَعْطَى الْحَحَامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

۱۰۴۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اخْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) کہی یعنی داغ لگانا یہ ایک ذریعہ علاج ہے چونکہ یہ شدید تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے عام حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ شدید مجبوری کے وقت جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو تو اس طریقے کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا آخِرُهُ *

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۹- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۷- زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی کی شدت ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۸- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد محمد بن بشر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخار کی شدت جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۹- ہارون بن سعید الی، ابن وہب، مالک (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۰- احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ، روح، شعبہ، عمر بن زید، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار دوزخ کی شدت سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی

شدت سے ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عبدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں، اور فرماتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۱۰۵۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں صبت الماء بینہما کا لفظ ہے اور ابواسامہ کی روایت میں جہنم کی تپش کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۵۵۔ ابو احمد، ابراہیم، حسن بن بشر، ابواسامہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ ہناد بن السری، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، بخار جہنم کی تپش سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان بواسطہ اپنے والد، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بخار جہنم کی تپش سے ہوتا ہے، لہذا اسے اپنے آپ سے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو، ابو بکر نے ”عنکم“ کا لفظ بیان نہیں کیا

قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَنْبَيْهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَنْبَيْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۵۔ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحُمَّى فَوْزٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْزٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا

عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ *

اور حدیثی کی بجائے اخیرنی رافع بن خدیج سے کہا ہے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈے پانی سے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ٹھنڈا کرنے کو کہا ہے، خواہ پانی پلا کر یا تھپاؤں دھو کر، اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا، بلکہ برف کھلانا مفید ہے، لہذا ملاحظہ کا اس حدیث پر اعتراض کرنا ان کی حماقت اور جہالت پر دلالت کرتا ہے، نیز تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ایسی حالت میں سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۵۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

۱۰۵۸- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان بن موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دوا ڈالی، آپ نے اشارہ سے دوا ڈالنے کو منع فرمایا، ہم نے آپس میں کہا کہ آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں جب آپ کو واقفہ ہوا تو آپ نے فرمایا، عباس کے علاوہ تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، اس لئے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔

(فائدہ) کیونکہ حضور کے منع کرنے کے بعد انہوں نے یہ کام کیا اس لئے حضور نے سزا تجویز کی۔ (کذا فی القسطلانی)

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِثُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفُظْ لُزْهَرِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِخْصَنٍ أُخْتِ عِكَّاشَةَ بِنِ مِخْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَن لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَتْهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَابَن لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَةُ تَذْغَرَنَ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْحَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلْدُ مِنَ ذَاتِ الْحَنْبِ *

۱۰۵۹- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہری، عبید اللہ بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عکاشہ کی بہن، ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئی، جس نے کھانا کھانا شروع نہ کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس جگہ پر ڈالا، اور میں ایک بچہ آپ کی خدمت میں لے گئی، جس کے تالو کو عذرہ (حلق کا درم) کی بیماری میں، میں نے دیا تھا آپ نے فرمایا، اس کھانسی سے کیوں اپنی اولاد کا حلق اور تالو دباتی ہو، تم عود ہندی کو لازم کرو، اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے، ایک پھلی کی بیماری کو، اور اس کی ناس حلق کے درم کو مفید ہے، اور پھلی کی بیماری میں اس کا منہ میں لگانا مفید ہے۔

۱۰۶۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتَ مِخْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِخْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ حَزِيمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فِيهِ تَحَافٌ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَةٌ تَدْعُرُنْ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْنُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْحَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا *

(فائدہ) عود ہندی ایک بہترین دوا ہے، تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے، زخم کو خشک کر دیتا ہے اور ضعفِ معدہ اور جگر میں مفید ہے، امام نووی کہتے ہیں کہ قدیم اطباء کہتے ہیں کہ بلقی پبلی کی بیماری میں بہت مفید ہے، اور زہر کے اثر کو دور کرتی ہے اور شہوت کو بڑھاتی ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)۔

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ *

۱۰۶۱- محمد بن رُمح بن المہاجر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کالے دانے میں موت کے علاوہ ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے، سام سے مراد موت اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

۱۰۶۰- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، ام قیس بنت مخصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ان مہاجراتِ اول میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اور عکاشہ کی بہن تھیں، بیان کرتی ہیں، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بچہ لے کر آئیں، جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو دبانے اور چڑھانے سے تکلیف میں مبتلا کرتی ہو، تم عود ہندی کا استعمال لازم کرو، کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے، ایک ان میں ذاتِ الجنب (پبلی کی) بیماری ہے، حضرت عبید اللہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ام قیس نے بیان کیا، کہ اسی بچہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر اس پر ڈال دیا، اور خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔

(فائدہ) نودی نے فرمایا یہی ٹھیک ہے اور کلونجی کی اطبانے بہت تعریف کی ہے اور وہ تمام بادی اور بلغی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے، اور پیٹ کے کیڑوں کو بھی مارتی ہے۔

۱۰۶۲۔ ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔ (چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان اور یونس کی روایت میں کالے دانے کا ذکر ہے، اس کی تفسیر کلونجی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۶۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ *

۱۰۶۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کے علاوہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ کلونجی میں اس کی شفا موجود ہے۔

۱۰۶۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامُ *

۱۰۶۴۔ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب ان کے یہاں کسی کا انتقال ہو تا تو عورتیں (تعزیت کے لئے) جمع ہوتیں، پھر وہ چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص آدمی رہ جاتے تو اس وقت وہ ایک ہانڈی میں تلیونہ (حریرہ) پکانے کا حکم دیتیں، وہ پکا پھر ٹرید تیار ہوتا اور تلیونہ کو اس پر ڈال دیا جاتا، اس کے بعد فرماتیں، اسے کھاؤ، کیونکہ میں

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا أَمَرَتْ بِزُرْمَةٍ مِنْ تَلِينَةٍ فَطَبَخَتْ ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

نے حضور کو فرماتے سنا، تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے رنج میں کمی ہو جاتی ہے۔

۱۰۶۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابوالتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے، اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا کہ شہد پلانے سے اور زیادہ دست آنے لگے، غرضیکہ وہ تین مرتبہ آیا اور آپ نے یہی کہا، پھر چوتھی مرتبہ آیا، آپ نے فرمایا اسے شہد ہی پلاؤ، وہ بولا میں نے شہد پلایا لیکن دست اور زیادہ ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا، وہ اچھا ہو گیا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بَعْضَ الْحُزَنِ*

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَوَّكِلِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحْيِيَّ اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَحْيِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ*

(فائدہ)۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے ”فیہ شفاء للناس“ آیت میں اس بات کی تصریح نہیں کہ ہر ایک بیماری کی دوا شہد پلانے میں ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس شخص کی شفا شہد پینے ہی میں ہے، نیز شہد اگرچہ مسہل ہے، مگر جب اسہال مادی ہوں تو اس کا علاج اسہال ہی ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے، اسی بنا پر شہد پلانے سے دستوں میں اور اضافہ ہوتا گیا، جب مادہ صاف ہو گیا تو دست خود بخود رک گئے (نووی جلد ۲)۔

۱۰۶۶۔ عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید قتادہ، ابوالتوکل الناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، آپ نے فرمایا اسے شہد پلا دے، اور شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۰۶۶۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَوَّكِلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحْيِيَّ عَرَبَ بَطْنَهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ*

باب (۱۶۷) طاعون، بدقالی اور کہانت۔

(۱۶۷) بَابُ الطَّاعُونِ وَالطَّيْرِ وَالْكُهَّانَةِ وَنَحْوَهَا*

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، ابوالنضر، مولیٰ عمر بن عبید اللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ

وقاصؓ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے دریافت کیا کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہاری بستی میں ہی طاعون نمودار ہو جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو، ابو النضرؓ نے ”لایخِر حکم الا فرار منه“ کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) طاعون کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے یہ اگلی امتوں کے لئے عذاب تھا، لیکن مسلمانوں کے لئے رحمت اور شہادت ہے، اور طاعون کے ملک میں جانا، اور وہاں سے بھاگنا دونوں ممنوع ہیں۔

۱۰۶۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنعب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابن قنعب، ابو النضر، عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا ہے، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون نمودار ہوا ہے تو اس ملک میں نہ جاؤ اور جب کسی ملک میں طاعون واقع ہو، اور تم وہیں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، یہ حدیث قنعبی اور قتیبہ کی ہے۔

۱۰۶۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان محمد بن منکدر، عامر بن سعد، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں اور بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، لہذا جب کسی جگہ پر طاعون واقع ہو تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو، اور جب کسی ملک میں طاعون ہو تو وہاں مت جاؤ۔

۱۰۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، عامر

مؤلیٰ عمر بن عبید اللہ عن عامر بن سعید بن أبی وقاص عن أبیه أنه سمعه یسأل أسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطاعون فقال أسامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز أو عذاب أرسل على بني إسرائيل أو على من كان قبلكم فإذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فراراً منه وقال أبو النضر لا يخرجكم إلا فراراً منه *

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قُنَبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبُهُ ابْنُ قُنَبِ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ آيَةُ الرَّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوَهُ *

۱۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونُ رَجَزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا *

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تم کو بتاتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت یا تم سے پہلے لوگوں پر نازل فرمایا تھا، لہذا جب تم کسی جگہ پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہارے ملک میں طاعون ظاہر ہو جائے تو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو۔

۱۰۷۱۔ ابوالریح سلیمان بن داؤد، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے ابن جریرؒ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۲۔ ابوالظاہر احمد بن عمرو بن سرح، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تکلیف یا بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا، پھر وہ زمین میں ہی باقی رہ گیا، اس لئے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آ جاتا ہے، لہذا تم میں سے جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں نہ جائے، اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو، تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۱۰۷۳۔ ابوالکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، معمر زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مذکورہ ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ کوفہ میں طاعون واقع ہوا ہے، تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا

بُنْ بَكْرٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَرَارًا *

۱۰۷۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ أَوْ السَّقَمَ رَجَزٌ عَذَبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ *

۱۰۷۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زَيْادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کسی ملک میں ہو، اور وہاں طاعون پھا ہو جائے تو وہاں سے مت بھاگو، اور جب معلوم ہو کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ وہ بولے عامر بن سعد سے، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور سے سنا، فرماتے تھے یہ بیماری عذاب یا بقیہ عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو ہوا تھا، پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تک وہاں سے مت بھاگو، اور جب کسی ملک میں اس کے نمودار ہونے کی تم کو خبر ملے تو وہاں بھی نہ جاؤ، حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا تم نے اسامہ کو سعد سے یہ روایت کرتے سنا، اور انہوں نے اس پر رکی نکیر نہیں کی، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۷۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر ابتداء حدیث میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

۱۰۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد بن مالک اور حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید سب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور شعبہ کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، حبیب، ابراہیم بن سعد ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید اور سعد بن ابی وقاص دونوں بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے، دونوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق حدیث روایت کی۔

فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجَ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّ بَأْرَضٍ فَلَا تَدْخُلَهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجْعَ رَجَزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ أَنْاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّ بَأْرَضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يَنْكِرُ قَالَ نَعَمْ *

۱۰۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ *

۱۰۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ *

۱۰۷۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَرُ حَدِيثُهُمْ *

۱۰۷۸- وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوا حَدِيثَهُمْ*
 ۱۰۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْعَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ اذْغُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاجْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ اذْغُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاجْتَلَفُوا كَاخْتِلَافَهُمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ اذْغُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ

۱۰۷۸- وہب بن بقیہ، خالد الطحان، شیبانی، حبیب بن ابی ثابت، ابراہیم بن سعد بن مالک، بواسطہ اپنے والد، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۰۷۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ ملک شام کو روانہ ہوئے، جب مقام سرخ (۱) پر پہنچے تو اجناد کے لوگوں ابو عبیدہ بن الجراح، اور ان کے ساتھیوں نے ان سے ملاقات کی، اور بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے سامنے مہاجرین اولین کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور ان سے بیان کیا کہ کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا، بعض بولے کہ آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں، اور اب ہم اس سے لوٹنا مناسب نہیں سمجھتے اور بعض نے کہا کہ تمہارے ساتھ بقیۃ السلف اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ہم ان کو دوبائی مقام پر لے جانا مناسب نہیں سمجھتے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اب تم جاؤ، میرے پاس انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کا طریق اختیار کیا، اور وہی اختلاف کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا، میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا قریش کے ان بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے قبل اسلام لائے، میں نے انہیں بلایا، ان میں سے بھی دو نے اختلاف کیا، اور سب نے یہی کہا کہ ہم مسئلہ سب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو

(۱) سرخ یہ حجاز کے قریب شام کی ایک بستی کا نام ہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھی حضرت خالد بن ولیدؓ، یزید بن ابی سفیانؓ، ثریل بن حنہ اور عمرو بن العاص تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کو کئی حصوں میں تقسیم فرمادیا تھا۔ اردن، حمص، دمشق، فلسطین اور قسریں۔ ان میں سے ہر ایک علاقے پر ایک ایک امیر متعین فرمادیا تھا۔

لے کر لوٹ جائیے، اور وہاں کے سامنے ان کو نہ کیجئے، بالآخر حضرت عمرؓ نے منادی کرا دی کہ میں صبح کو (واپسی کے لئے) اونٹ پر سوار ہو جاؤں گا، چنانچہ صبح کو لوگ بھی سوار ہوئے، ابو عبیدہ بن الجراح بولے، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اے ابو عبیدہ کاش یہ تمہارے علاوہ اور کوئی کہتا، اور حضرت عمرؓ ان کے اختلاف کو برا سمجھتے تھے (فرمایا) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں، کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو، اب اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب کنارے پر چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اور اگر خشک و خراب میں چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اتنے میں عبدالرحمن بن عوف تشریف لے آئے، اور وہ اپنے کسی کام کو گئے ہوئے تھے، وہ بولے میرے پاس اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے، اس لئے کہ میں نے حضور سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہوئی ہے تو اس مقام پر نہ جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو وہاں سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور لوٹے۔

فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ لَوِ ارْتَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَإِدْيًا لَهُ عُذْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى حَدَبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتِ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتِ الْحَدَبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنْ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

(فائدہ)۔ بلا سے حتی المقدور پرہیز اور احتیاط توکل کے خلاف نہیں اور جس وقت بلا آجائے تو اس وقت صبر و سکوت لازم ہے۔

۱۰۸۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْحَدَبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتُ مُعْجَزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِيرَ إِذَا قَالَ فَسَارَ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَجْلُ أَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۱۰۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ عمرؓ بولے، اگر وہ خراب حصہ میں چرائے اور سرسبز و شاداب حصہ کو چھوڑ دے تو پھر کیا تو اسے الزام دے گا، ابو عبیدہ بولے بیشک، پھر فرمایا اچھا، چنانچہ چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے فرمایا یہی محل اور منزل ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۰۸۱۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں عبد اللہ بن عبد اللہ کے بجائے عبد اللہ بن حارث کا لفظ بولا ہے۔

۱۰۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عمرؓ ملک شام کی طرف نکلے، جب مقام سرخ پر پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمرؓ مقام سرخ سے لوٹ آئے، اور ابن شہاب سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے حدیث سن کر لوگوں کو واپس لے آئے۔

باب (۱۶۸) بیماری لگ جانا، اور بد شگونیاں اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۱۰۸۳۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی بھی کوئی اصل نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حال ہے، ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسا کہ ایک ہرن، پھر ایک خارش اونت آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارش کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا پہلے اونت کو کس نے خارش بنایا؟

۱۰۸۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۰۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَخَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرَخَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ *

(۱۶۸) بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوَاءَ وَلَا غُولَ *

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَذْهَبُ فِيهَا فَيَجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ *

(فائدہ) حدیث میں جاہلیت کے عقیدہ کی تردید فرمادی کہ بیماری بغیر حکم الہی کے خود بخود نہیں لگ سکتی، اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے، اور صف

سے مراد یہ ہے کہ صفر کو منحوس جانیں، جیسے کہ آج کل کے جہاں بھی اسے منحوس سمجھتے ہیں، اور صفر میں تیرہ تیری کرتے ہیں، اور اس میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اسے عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مردہ کی روح اس میں منتقل ہو جاتی ہے، ان سب عقائد باطلہ اور اسی کے قائم مقام دیگر امور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید فرمادی ہے: واللہ اعلم

۱۰۸۴۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگ جانا اور یہ بد شکونی اور صفر اور ہامہ کوئی چیز نہیں ہے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۸۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی شعیب بواسطہ زہری، سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگ جانا، اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

۱۰۸۶۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں بیان کرتے تھے، پھر اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنا، کہ بیماری نہیں لگتی چھوڑ دی

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانَ الدُّوْلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ *

۱۰۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُورَدُ مُمَرَضٌ عَلَى مُصْحٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَاهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو

اور یہ بیان کرنے لگے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، تو حارث بن ابی نے جو ابوہریرہ کے چچا زاد بھائی تھے، ان سے کہا کہ ابوہریرہ ہم سنا کرتے تھے کہ تم اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے اب تم اس حدیث کو بیان نہیں کرتے، تم بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی، ابوہریرہ نے انکار کیا، اور فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، حارث نے اس بارے میں ان سے جھگڑا کیا، ابوہریرہ غصہ ہوئے اور انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا، پھر حارث سے پوچھا کہ تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا، حارث نے کہا نہیں، ابوہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں، ابو اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ میری زندگی کی قسم ابوہریرہ ہم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا کوئی چیز نہیں، پھر معلوم نہیں کہ ابوہریرہ اس حدیث کو بھول گئے، یا ایک روایت سے دوسری روایت کو منسوخ سمجھا۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں راوی حدیث اگر حدیث بھول جائے تو اس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوتا، بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور پھر جب کہ یہ روایت صاحب بن یزید، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، ابن عمر سے مروی ہے تو اس کے ثبوت میں کیا شبہ ہے اور اس روایت میں اس فعل سے احتیاط کو فرمایا گیا ہے کہ جس میں اکثر ضرر ہوتا ہے، گو بحکم الہی ہو اور سابقہ روایات میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے کا بطلان کیا گیا ہے کہ اس قسم کا اعتقاد بھی نہ ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ احتیاط اور پرہیز بھی ہو (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

۱۰۸۷۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح کہ بیمار اونٹ والا، اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے کے پاس نہ لائے، یہ بھی مروی ہے۔

هُرَيْرَةٌ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوَى وَأَقَامَ عَلَى أَنْ لَا يُورَدُ مُمْرَضٌ عَلَى مُصْحٍ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورَدُ مُمْرَضٌ عَلَى مُصْحٍ فَمَا رَأَاهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَتَذَرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَبَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَلَا أَذْرِي أَنَسِيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ *

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبرَاهِيمَ ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ لَا يُورَدُ الْمُمْرَضُ عَلَى الْمُصْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابوالیمان، شعیب زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۸۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور ہامہ اور نوہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) نوہ ستارے کے طلوع و غروب کو بولتے ہیں، عرب کے لوگ خیال کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے، شریعت نے اس کی تردید کر دی کہ بغیر مرضی الہی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۱۰۹۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو یثیمہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور شکون اور غول کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَاءَ وَلَا صَفَرَ *

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا غُولَ *

(فائدہ) جیسا کہ جہاں سمجھتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں، رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتا دیتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں، انہیں غول کہتے ہیں، شریعت نے اس عقیدہ باطلہ کی تردید کر دی۔

۱۰۹۱۔ عبد اللہ بن ہاشم بن حیان، بہز، یزید، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور غول اور صفر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۱۰۹۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ وَهُوَ التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ *

۱۰۹۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالزبیر سے سنا

۱۰۹۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ

کہتے تھے کہ جابر نے ”ولاصفر“ کی تفسیر کی، ابو الزبیر نے کہا کہ صفر پیٹ کے کیڑے کو کہتے ہیں، جابر سے کہا گیا، یہ کیوں، انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ صفر پیٹ کے کیڑے ہیں، اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی، ابو الزبیر بولے غول یہی ہے، جو مسافر کو ہلاک کرتا ہے۔

(فائدہ) صفر کی یہ بھی ایک تفسیر بیان کی گئی ہے، جس میں سابقہ معنی کی نفی نہیں ہوتی ہے، وہ معنی بھی اپنی جگہ صحیح ہیں، واللہ اعلم۔

(۱۶۹) باب الطَّيْرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ *
باب (۱۶۹) شگون اور نیک فال، اور نحوست کن چیزوں میں ہے؟

۱۰۹۳۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد فالی کوئی چیز نہیں اور بہتر فال ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا، نیک بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

۱۰۹۴۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور عقیل کی روایت میں ”عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں، ”سمعت“ کا لفظ نہیں ہے، اور شعیب کی روایت میں ہے ”سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ جس طرح کہ معمر نے روایت بیان کی ہے۔

۱۰۹۵۔ ہد اب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری لگنا اور بد شگون کوئی چیز نہیں، اور مجھے فال پسند ہے، یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔

۱۰۹۶۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعیب، قتادہ،

كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسَّرِ الْغَوْلُ
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغَوْلُ الَّتِي تَغُولُ *

۱۰۹۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ *

۱۰۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ
خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ
سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ *

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ
بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي
الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

۱۰۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ بیماری لگنا اور بد شکونی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے فال پسند ہے، عرض کیا گیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا نیک کلمہ۔

۱۰۹۷۔ حجاج بن الشاعر، معلى بن اسد، عبد العزیز بن الحمار، یحییٰ بن عقیق، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا اور بد شکونی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے نیک فال پسند ہے۔

۱۰۹۸۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری کا لگنا، اور ہامہ اور بد فالی کوئی چیز نہیں، اور مجھے نیک فال (۱) پسند ہے۔

(فائدہ)۔ نیک فال سراسر خیر اور بھلائی ہے، اور وہ اچھے کاموں میں ہوتی ہے، اور شکون شر ہی شر ہے اور وہ برے کاموں میں ہوتی ہے، اور ایک حدیث میں ہے کہ شکون بد شرک ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا نقصان ہو گا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔

۱۰۹۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، مکان، عورت اور گھوڑے میں۔

۱۱۰۰۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بَشَّارٌ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْقَالُ قَالَ قِيلَ وَمَا الْقَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

۱۰۹۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَقِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأَجِبُ الْقَالَ الصَّالِحَ *

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَأَجِبُ الْقَالَ الصَّالِحَ *

۱۰۹۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ *

۱۱۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

(۱) نیک فال لینے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور برا شکون لینے کو ناپسند فرماتے تھے اس لئے کہ نیک فال سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید قائم ہوتی ہے جبکہ برے شکون سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری کا لگنا اور بدفالی کوئی چیز نہیں، اور نحوست تین چیزوں عورت، گھوڑا اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَلَامِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرَأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْذَّارِ *

۱۱۰۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم، حمزہ بن عبد اللہ، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تیسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، سالم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(چوتھی سند) عبد الملک، شعیب، لیث بن سعد، عقیل بن خالد۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مقفل، عبد الرحمن بن اسحاق۔

(چھٹی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم اپنے والد سے مالک کی روایت کی طرح نحوست کی روایت کرتے ہیں، اور یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی نے بیماری لگنے اور بدفالی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۱۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُقْفَلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَذْوَى وَالطَّيْرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ *

۱۱۰۲۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعیب، عمر بن محمد بن زید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو تین چیزوں گھوڑا،

۱۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ
فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالذَّارِ *

(فائدہ)۔ اور ان چیزوں میں بھی نہیں ہے، علمائے کرام کی ایک جماعت، جیسا کہ امام مالک وغیرہ نے حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا ہے، کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان کی ہلاکت کا باعث مکان کو، اور کبھی عورت اور کبھی گھوڑے کو کہہ دیتا ہے اور بعض نے ان چیزوں کی نحوست کے یہ معنی بیان کئے ہیں، اور بعض نے عدم موافقت کا قول اختیار کیا ہے، اور ”ان یکن من الشوم“ کا لفظ بتا رہا ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی تو ان چیزوں میں ہوتی اور ان بھی ہونا ثابت نہیں، اب روایات میں کسی قسم کا تعارض نہ رہا، لہذا قال الطیسی (نووی جلد ۲، شرح ابی دسنوسی جلد ۲ صفحہ ۴۲)۔

۱۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ *

۱۱۰۳۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں ”حق“ کا لفظ نہیں ہے۔

۱۱۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ
الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ *

۱۱۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، سلیمان بن بلال، عتبہ بن مسلم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو گھوڑا، مکان اور عورت میں ہوتی۔

۱۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ
قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ
يَعْنِي الشُّؤْمُ *

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

۱۱۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، ہشام بن سعد، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ

۱۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ابراہیم حنظلی، عبد اللہ بن حارث، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو زمین، خلام اور

گھوڑے میں ہوتی (۱)۔

باب (۱۷۰) کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

۱۱۰۸۔ ابو الطاہر، حنبلہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت معاویہ بن حکم بن سلمیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام ہم جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا ہم براشکون لیتے تھے، فرمایا یہ خیال ہے جو تمہارے دلوں میں گزرتا ہے لیکن اس وجہ سے تم اپنا کوئی کام نہ چھوڑو۔

۱۱۰۹۔ محمد بن رافع، حجب بن ثنیٰ، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، ابن ابی ذئب۔
(چوتھی سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی مالک نے شکون بد کا ذکر کیا ہے لیکن کاہنوں کے پاس آنے کا ذکر نہیں کیا۔

كَانَ فِي شَيْءٍ فِيهِ الرَّبْعُ وَالْخَادِمُ وَالْفَرَسُ *
(۱۷۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكَهَّانِ *

۱۱۰۸ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَنْبَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكَهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكَهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ *

۱۱۰۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجْبِ بْنِ يَعْنَى ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكَهَّانِ *

(فائدہ) اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح خط کرنا کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی اصابت یقینی نہیں اور اس کی حرمت بھی کہانت ہی کے تحت داخل ہے، بعض نے کہا یہ نبی دانیال تھے، اور بعض نے کہا اور میں علیہ السلام تھے۔ (شرح ابی و سنوسی جلد ۲)۔

۱۱۱۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ

(۱) ان تین چیزوں میں نحوست سے مروان کا طبیعت کے ناموافق ہونا ہے۔ ان اشیاء کے ساتھ انسان کا واسطہ بار بار پڑتا ہے تو اب اگر یہ طبیعت کے موافق نہ ہوں تو اس سے انسان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بار بار ہوتی ہے اس لئے ان تین چیزوں کی تخصیص فرمائی۔

(دوسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری عن ابی سلمہ عن معاویہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض (علم جفر کے) خط کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، لہذا اگر کوئی اس طرح خط کرے تو خیر ہے۔

۱۱۱۱۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، یحییٰ بن عروہ بن الزبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں، اور وہ سچ نکلتی ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا اس سچ کو ایک جن اچک لیتا ہے اور وہ اپنے دوست کے کان میں ڈالتا ہے، اور وہ سو جھوٹ اس میں ملا دیتا ہے۔

۱۱۱۲۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن اعین، معقل بن عبد اللہ، زہری، یحییٰ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانہوں کے متعلق دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی کوئی حقیقت نہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ بعض اوقات ان کی باتیں بھی درست نکل آتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سچی بات وہی ہے جسے جن اڑا لیتا ہے، اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جیسا کہ مرغ مرغی کو دانا کے لئے بلاتا ہے، پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملا لیتے ہیں۔

۱۱۱۳۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، محمد بن عمرو، ابن جریج،

عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَا رَجُلٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ *

۱۱۱۱۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَتَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُؤُهَا فِي أُذُنٍ وَلِيٍّ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ *

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُؤُهَا فِي أُذُنٍ وَلِيٍّ قَرَّ الدَّجَاجَةُ فَيَخْطِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ *

۱۱۱۳۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ ”مَعْقِلُ عَنِ الزُّهْرِيِّ“ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۱۴۔ حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک ستار ٹوٹا، اور بہت چمکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاہلیت کے زمانہ میں جب اس قسم کا واقعہ پیش آتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ وہ بولے اللہ و رسولہ اعلم، باقی ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا کوئی بڑا شخص مرا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر کسی کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا پروردگار جل جلالہ جب کچھ حکم فرماتا ہے تو عرش الہی کے اٹھانے والے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آوازیں کران کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں حتیٰ کہ تسبیح کی نوبت آسمان دنیا والوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر جو فرشتے حاملان عرش الہی کے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں، اسی طرح ہر آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے، ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں، اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں اور فرشتے جب جنوں کو دیکھتے ہیں تو تاروں سے انہیں مارتے ہیں، پھر جو خبر جن چرا لیتے ہیں، اگر اتنی ہی آکر نقل کر دیں تو ٹھیک ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملائے اور بڑھاتے ہیں۔

۱۱۱۵۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمرو داؤد اعمی۔

بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ رَوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاءِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبِيرُ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتُخَطَفُ الْجَنُّ السَّمْعُ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أُولِيائِهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

۱۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

(دوسری سند) ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس۔
 (تیسری سند) سلمہ بن شعیب، حسن بن امین، معقل بن عبد اللہ، زہری، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری اصحاب نے بیان کیا، اور اوزاعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”وَلَكِنْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ“ اور یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”وَلَكِنْهُمْ يَرْفُونَ وَيَزِيدُونَ“ باقی یونس کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا، ”قالوا الحق“ اور معقل کی روایت کے وہی الفاظ ہیں جو اوزاعی کی روایت میں ہیں۔

بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَكِنْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلَكِنْهُمْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللَّهُ (حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ) وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَلَكِنْهُمْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

۱۱۱۶۔ محمد بن ثنیٰ عنری، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعض ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص عرف کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

(فائدہ) یہ اس شخص کی کم بختی ہے کہ نماز جیسی افضل عبادت مقبول نہیں ہوتی تو اور اعمال کیسے قبول ہوں گے؟ علامہ طبری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو آئندہ کی خبریں دے اور پوشیدہ چیزوں کی معرفت اور اسرار جاننے کا دعویٰ کرے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ عرب میں تین طرح کی کہانت تھی، ایک تو یہ کہ جن یا شیطان آسمان کی خبریں اڑا کر آئندہ کی باتیں بتا دیتا، یہ قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ختم ہو گئی، دوسرے زمین کی پوشیدہ اور دور دراز کی خبروں کو بتلا دے، تیسرے نجوم کی مدد سے آئندہ کی باتیں بتلائے، ان تمام اقسام کو کہانت بولتے ہیں، شریعت نے ان سب کی تکذیب کی ہے اور ان کے پاس جانے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے اور اس قسم کے افعال کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ سب امور حرام ہیں۔

باب (۱۷۱) اجتناب المَحْذُومِ وَنَحْوِهِ *

باب (۱۷۱) اجتناب المَحْذُومِ وَنَحْوِهِ *

۱۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ،

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

شریک بن عبد اللہ، ہضم بن بشر، یعلیٰ بن عطاء، عمرو بن شریہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی شخص تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا تو لوٹ جا، ہم تجھ سے بیعت کر چکے ہیں۔

ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَشِيمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ *

(فائدہ) یہ امر استہابی ہے کیونکہ جابر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کہا۔

باب (۱۷۲) سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔

۱۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ابن نمیر، ہشام (دوسری سند) ابو کریب، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھارید سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا (۱) ہے اور حمل گر دیتا ہے۔

(۱۷۲) بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا *

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيَصِيبُ الْحَبْلَ *

۱۱۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں دم بریدہ سانپ اور دو دھارید دونوں کا ذکر ہے۔

۱۱۱۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَثَرُ وَذُو الطُّفَيْتَيْنِ *

۱۱۲۰۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالو اور دودھاری والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گر دیتے ہیں، اور آنکھ کی بصارت ضائع کر دیتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے، ایک مرتبہ ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ کا پچھا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے کہ گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَثَرُ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَحَدَّثَنَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لَبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۱۲۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سالم بن

۱۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کا انتہائی زہریلا ہونا ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایسا خطرناک سانپ ہوتا ہے کہ جس انسان کو صرف دیکھ لے تو دیکھنے سے ہی اس انسان کی نگاہ کم ہو جاتی ہے۔

عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کتوں کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور فرماتے کہ سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو ڈالو اور دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے ہوئے کو مار ڈالو کیونکہ یہ دونوں بیٹائی کھودیتے ہیں، اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں، زہری بیان کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی، واللہ اعلم، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اسے فوراً مار ڈالتا ہوں، ایک مرتبہ میں گھر میں سانپوں میں سے ایک سانپ کا تعاقب کر رہا تھا، تو زید بن خطاب، ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا، وہ بولے عبداللہ ذرا ٹھہرو، تو میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم فرمایا ہے، وہ بولے گھر کے سانپ مارنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

۱۱۲۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی صالح نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ بن عبدالمعز، وزید بن خطاب نے دیکھا، وہ بولے کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اور یونس کی روایت میں ہے کہ سانپوں کو مارو، باقی دو دھاری والے اور دم بریدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۲۳۔ محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ نے حضرت ابن عمرؓ سے ان کے گھر میں ایک دروازہ کھولنے کے لئے کہا تاکہ مسجد سے قریب ہو جائیں، اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبداللہ بن عمر نے کہا، کہ سانپ کو دیکھو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا

مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَلْتَحِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالِي قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنَرَى ذَلِكَ مِنْ سُمِّيهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَيْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أَطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۱۲۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ *

۱۱۲۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِئُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْعِلْمَةَ جَلَدًا جَانً فَقَالَ عَبْدُ

مت مارو کیونکہ حضور نے ان سانپوں کو مارنے سے جو گھروں میں ہوں، منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سب سانپوں کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمہذرنے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اس دن سے حضرت عبد اللہ نے یہ امر ترک کیا۔

۱۱۲۵۔ محمد بن ثنی، یحیی القطان، عبد اللہ، نافع نے ابولبابہ سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۶۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابولبابہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ، حضرت ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کہ گھروں میں رہتے ہیں۔

۱۱۲۷۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہؓ انصاری کا مکان قبا میں تھا، وہ مدینہ منورہ چلے آئے، ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک روشندان کھول رہے تھے یکایک گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے ایک سانپ نظر آیا، لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابولبابہ بولے ان کے مارنے کی ممانعت ہے یعنی گھریلو سانپوں کی اور دم بریدہ اور دودھاری والے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ پینائی قسم کر

اللہ التمسوہ فاقتلوہ فقال ابو لبابة لا تقتلوہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قتل الجنان التي في البيوت *

۱۱۲۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَذْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ *

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ *

۱۱۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ *

۱۱۲۷۔ الْوَهَّابُ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بَقْبَاءَ فَاتَّقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُم بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُمْ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأَمَرَ بِقَتْلِ

دیتے ہیں اور پیٹ والی کے پیٹ کو گرا دیتے ہیں۔

۱۱۲۸۔ اسحاق بن منصور، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایک مرتبہ اپنے گھرے ہوئے مکان کے پاس تھے، وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی، لوگوں نے کہا اس سانپ کا تعاقب کرو اور اسے مار ڈالو، ابولہبابہ بولے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، جو کہ گھروں میں رہتے ہیں، ہاں دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں، اس لئے کہ یہ دونوں بٹائی اچک لیتے ہیں اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔

۱۱۲۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسماء، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولہبابہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے، اور وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا، وہاں کھڑے ایک سانپ کو تاک رہے تھے، بقیہ روایت لیث بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے، اس وقت آپ پر سورت والمرسلات نازل ہوئی، ہم آپ کے دہن مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کے مارنے کے لئے لپکے وہ نکل کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اللہ نے تمہارے ہاتھ سے بچالیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔

۱۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند

الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ *

۱۱۲۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَذَمٍ لَهُ فَرَأَى وَيَصَ جَانٌ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَّبِعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ *

۱۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرُصُّ حَيَّةً يَنْحُو حَدِيثَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأُظْمِيُّ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاهُمْ شَرَّهَا *

۱۱۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۱۳۲۔ ابو کریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں ایک محرم کو ایک سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۳۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے اور باقی حدیث جریر اور ابو معاویہ کی طرح مروی ہے۔

۱۱۳۴۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، صفی، ابوالساب، مولیٰ، ہشام بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس ان کے مکان پر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے یہ بھی کہا، میں ان کی نماز پوری ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا، اتنے میں لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں کچھ حرکت کی آواز آئی، میں نے ادھر دیکھا تو سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو ابوسعیدؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مکان کے اندر ایک کوٹھڑی مجھے بتائی، اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، بولے اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم حضور کے ساتھ خندق کے لئے گئے، وہ جوان دوپہر کو حضور سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا کرتا تھا، ایک دن اس نے اجازت مانگی، آپ نے فرمایا اپنے ہتھیار لے کر جا، کیونکہ مجھے تجھ پر بڑی قریظہ کا خدشہ ہے، اس نے اپنے ہتھیار لئے، جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان کھڑی ہے، اس نے غیرت سے اپنا نیزہ اسے

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ يَغْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بَعْنَى *

۱۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ *

۱۱۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِي (وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحٍ) أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحَرُّكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاجِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَّتْ لَا قَتْلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَيَّ بِيْتٍ فِي الدَّارِ قَالَ آتِرِي هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتَى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سَلَاخَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةً فَأَخَذَ

الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمَحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمَحِ فَأَتَنَظَّمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَوَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَذْرَى إِلَيْهِمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا لَهُ اذْءُ اللَّهُ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جُنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَّالَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ*

مارنے کے لئے اٹھایا، عورت بولی اپنا نیزہ سنبھال، اور اندر جا کر دیکھ، معلوم ہو جائے گا کہ میں کیوں نکلی ہوں، وہ جوان اندر گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے، جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ سے اسے کوچ لیا، پھر نکلا اور نیزہ مکان میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس پر لوٹ پوٹ ہوا، پھر ہم نہیں جانتے کہ سانپ پہلے مرایا وہ جوان، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ اسے پھر زندہ کر دے، آپ نے فرمایا، اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو، پھر آپ نے فرمایا، مدینہ منورہ میں جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، لہذا جب تم ان سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں، تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیاطین ہیں۔

(فائدہ)۔ یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور مدینہ منورہ کے علاوہ اور تمام مقامات پر جنگل ہو یا گھر سانپ کا مارنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں، اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے، کہ میں تجھے اس عہد کی کہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا، قسم دیتا ہوں کہ ہمیں ایذا مت دینا، اور پھر نہ لکنا، اب اگر وہ پھر نکلے تو مار ڈالے، اب اجازت ہے (نووی جلد ۲)۔

۱۱۳۵۔ محمد بن رافع، وہب بن جریر بن حازم، بواسطہ اپنے والد، اسماء بن عبید، ابوالسائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدری کے پاس گئے، چنانچہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے تخت کے نیچے حرکت کی آواز پائی، ہم نے دیکھا تو سانپ تھا، بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح ہے، باقی اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو تین دن تک انہیں تنگ کرو، اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر ورنہ اسے قتل کر ڈالو، کیونکہ وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جاؤ، اپنے بھائی کو دفن کر دو۔

۱۱۳۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَ سَاقُ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرَجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ*

۱۱۳۶- زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، صلی، ابوالسائب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ میں کئی جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، پھر کوئی ان عمروا لے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو تین مرتبہ اسے اطلاع کر دے، اگر وہ پھر اس کے بعد بھی نکلے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب (۱۷۳) گرگٹ کے مارنے کا استحباب۔

۱۱۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ، سعید بن مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے انہیں گرگوٹوں کے مارنے کا حکم دیا اور ابن شیبہ کی روایت میں ”امر“ کا لفظ ہے۔

۱۱۳۸- ابوالطاہر، ابن وہب، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبد الحمید، سعید بن مسیب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگوٹوں کے مارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے گرگوٹوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور ام شریک بنی عمر کے قبیلہ کی ایک عورت تھیں، ابن ابی خلف اور عبد بن حمید کی روایت کے الفاظ متفق ہیں، اور ابن وہب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

۱۱۳۹- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،

زہری، عامر بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ

۱۱۳۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ قَدْ أَتَسَلَّمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

(۱۷۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ *

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ *

۱۱۳۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ شَرِيكِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوَزَغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمَّ شَرِيكِ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرٍ بَنِي لُؤْيٍ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ *

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَاءَ فُؤَيْسَقًا *

۱۱۴۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزْغِ الْفُؤَيْسِقُ زَادَ حَرَمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعُهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ *

۱۱۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزْغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونَ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونَ الثَّانِيَةِ *

۱۱۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحَدَّثَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةً وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے مارنے کا حکم (۱) فرمایا اور اس کا نام فوئیسق (فاسق) رکھا ہے۔

۱۱۴۰۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فوئیسق فرمایا ہے، حرملہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی ہی ضرب میں مار ڈالے تو اسے اتنا ثواب ہے اور جو دوسری ضرب میں مارے اسے اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے کم، اور جو تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لئے اتنا اتنا ثواب ہے، لیکن دوسری بار سے بھی کم۔

۱۱۴۲۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔ (تیسری سند) محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا۔

(چوتھی سند) ابو کریب، وکیع، سفیان، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، خالد بن سہیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، مگر تنہا جریر کی روایت میں یہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالے تو اس کے لئے سو نیکیاں ہیں، اور دوسری بار میں اس سے کم، اور تیسری بار میں اس سے کم۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے مارنے کا حکم فرمایا اس کا اصل سبب یہ ہے کہ یہ موذی ہے اور اس کی طبیعت میں خباثت ہے۔ اس کی طبعی خباثت کے اظہار کے لئے دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو یہ جانور آگ میں پھونکیں مار رہا تھا۔ یہ پھونکیں مارنا اس کے قتل کا سبب نہیں ہے بلکہ یہ اس کی خبیث طبع پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۴۳۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سہیل، اخت سہیل، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو اہل ضرب ہی میں گرگٹ کو مار ڈالے، اسے ستر نیکیاں ملیں گی۔

(فائدہ) سوادر ستر کے عدد میں انحصار نہیں، بلکہ اخلاص اور حسن نیت پر ثواب کا مدار ہے، بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ بجھا رہے تھے مگر گرگٹ آگ میں چھونکیں مار رہا تھا، اسی لئے اس کے مارنے پر ثواب ہے۔

باب (۱۷۴) (۱۷۴) چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔

۱۱۴۴۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ ایک چوٹی نے کسی نبی (۱) کے کاٹا، انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا تمام گھر جلادیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ ایک چوٹی کے کاٹنے میں تم نے امتوں میں سے ایک امت کو ہلاک کر ڈالا، جو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک بیان کرتی تھیں۔

(فائدہ) ان کی شریعت میں چوٹی کا مارنا، اور جلادینا جائز تھا باقی زیادتی پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور سنن ابو داؤد میں صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر روایت مردی ہے، کہ جس میں چوٹی کے مارنے سے منع فرمایا گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۱۴۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے ایک نبی درخت کے نیچے اترے، ان کے چوٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے حکم دیا، چوٹیوں کا ہتھ نکالا گیا، پھر حکم دیا تو جلادیا گیا، تب اللہ نے اس

۱۱۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً *

(۱۷۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ *

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنِّي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ *

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِحِجَاهِزِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ

(۱) یہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ چوٹی کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنے لئے گرمی کے موسم میں سردیوں کے لئے بھی خوراک کا ذخیرہ کر لیتی ہے۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چوٹی کے بارے میں پوچھا کہ تیری سال بھر کی غذا کیا ہے اس نے کہا کہ گندم کا ایک دانہ۔ حضرت سلیمان نے چوٹی کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور گندم کا ایک دانہ ساتھ رکھ دیا سال کے بعد اسے نکالا تو اس نے آدھا دانہ کھایا تھا آدھا باقی تھا۔ حضرت سلیمان نے دجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ عظیم الشان بادشاہ ہیں مجھے خطرہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے اس لئے میں نے اگلے سال کے لئے بقیہ آدھا ذخیرہ کر لیا۔ حضرت سلیمان اس کی داتا کی پر حیران رہ گئے۔

پروم کی کہ ایک چوٹی کو سزا ہوتی (باقیوں کا کیا قصور تھا)۔

تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ
فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

۱۱۴۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے کوئی نبی ایک درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چوٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے چوٹیوں کے چھتے کے متعلق حکم دیا، وہ نکالا گیا پھر اسے جلادینے کا حکم دیا، وہ جلایا گیا، اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک ہی چوٹی کو کیوں نہ مارا۔

۱۱۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

باب (۱۷۵) بلی کے مارنے کی ممانعت۔

(۱۷۵) بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ *

۱۱۴۷۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ رکھا تھا، تا آنکہ وہ مر گئی، پھر وہ اسی بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی، جب اسے قید میں رکھا، اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین ہی کے جانور کھا لیتی۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَضِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَأَ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَأَ هِيَ تَرَكْتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ عورت کافرہ تھی اور اس وجہ سے اس کے عذاب میں اور اضافہ ہو گیا، قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ عورت مومنہ تھی یا کافرہ، قرطبی فرماتے ہیں دونوں احتمال ہیں، امام نووی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مومنہ تھی اور اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی، اور یہ صغیرہ نہیں، بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور پھر حدیث میں یہ کہاں تصریح ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی، شیخ سنوسی فرماتے ہیں، دیگر جانوروں کو بھی اسی طرح تکلیف دینا اسی گناہ میں داخل ہے، واللہ اعلم (نووی جلد ۲، شرح سنوسی جلد ۱)۔

۱۱۴۸۔ نصر بن علی جمہمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۱۴۸۔ وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِ مَعْنَاهُ *

۱۱۴۹۔ ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر، معن بن عیسیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے۔

۱۱۴۹۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ *

۱۱۵۰۔ ابو کریب، عبد اللہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس کو اس نے کھانا نہ دیا، نہ پانی نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھا لیتی۔

۱۱۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَذَبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تَطْعَمَهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرَكْهَا تَأْكُلْ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۱۔ ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، خالد بن حارث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اور دونوں روایتوں میں ”ربطتھا“ کا لفظ ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں ”حشرات الارض“ کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۱۵۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطْتُهَا وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۵۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۱۵۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

باب (۱۷۶) جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔

(۱۷۶) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا *

۱۱۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سہمی مولیٰ ابو بکر، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا، اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنواں ملا، وہ اس میں اتر اور پانی پیا، پھر نکلا، تو ایک کتے کو دیکھا کہ اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپ رہا ہے، اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے، وہ آدمی کہنے لگا اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہو رہی ہے، جو میری تھی، چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھرا، اور موزہ منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا، صحابہ نے کہا، یا رسول اللہ ہمیں ان جانوروں میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازہ جگر والے میں ثواب ہے۔

۱۱۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ایک زانیہ نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، اور اپنی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکال رکھی تھی، اس عورت نے اپنے موزہ سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

۱۱۵۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا، اور پیاس کی وجہ سے مرنے کو تھا، اسے بنی اسرائیل کی کبیوں میں سے ایک کبی نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر اس کتے کو پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اسے معاف کر دیا۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْتَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْتًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبَيْتَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَفَعِي فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ *

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بَيْتًا قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِهَا فَغَفَرَ لَهَا *

۱۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مَوْقِهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

باب (۱۷۷)۔ زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔

۱۱۵۷۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، اور رات دن میرے اختیار میں ہیں۔

۱۱۵۸۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ انسان مجھے ایذا دیتا ہے، زمانہ کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں خود ہی زمانہ ہوں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔

۱۱۵۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان مجھے تکلیف دیتا ہے، کہتا ہے ہائے زمانہ کی کم بختی، لہذا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ ہائے زمانہ کی کمبختی، کیونکہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں، جب چاہوں گا اسے موقوف کر دوں گا۔

۱۱۶۰۔ قتیبہ، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت

(۱۷۷) بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ *

۱۱۵۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۱۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

۱۱۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا حَيَّةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا حَيَّةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا *

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو برانہ کہے، اس لئے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

الرَّحْمَنُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

۱۱۶۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو برانہ کہے کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱۱۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

(فائدہ)۔ یعنی زمانہ کیا کر سکتا ہے، کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو دہر (زمانہ) مجازاً کہہ دیا، لہذا زمانہ کو برا کہنا یہ معاذ اللہ پروردگار عالم کی شان میں گستاخی ہوگی۔

باب (۱۷۸) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

(۱۷۸) بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا *

۱۱۶۲۔ جاج بن شاعر، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی زمانہ کو برانہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے، اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۵۔ زہیر بن حرب، علی بن حفص، وراق، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

فرمایا، کہ کوئی تم میں سے (انگور کو) کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

۱۱۶۶۔ ابن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے بیان کرنے کے بعد کہا، کہ حضور نے فرمایا، کہ کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ جملہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں، کہ ان روایات سے انگور کو کرم کہنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے، عرب لوگ انگور، اور انگوری شراب کو کرم کہتے تھے، کرم کے معنی شرافت اور بزرگی کے ہیں تو جب شراب حرام ہوئی تو آپ نے اس نام کی بھی ممانعت فرمادی۔

۱۱۶۸۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، شعبہ، سماک، علقمہ بن وائل، حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ جملہ اور عنب کہو۔

باب (۱۷۹) لفظ عبد یا امتہ یا مولیٰ یا سید کے استعمال کرنے کا بیان۔

۱۱۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، عبدی (میرا بندہ)، امتی (میری باندی)، تم سب اللہ کے بندے ہو، اور تمہارے عورتیں اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرْمَ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۶۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةُ يَعْنِي الْعِنَبَ *

۱۱۶۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عُلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ *

(۱۷۹) بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ *

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ

باندیاں ہیں بلکہ یوں کہے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، اور میری جوان عورت۔

۱۱۷۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے، میرا بندہ، کیونکہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، البتہ یہ کہے، کہ میرا غلام، اور نہ غلام یوں کہے، میرا رب بلکہ میرا سید کہے۔

۱۱۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند)، ابو سعید انشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے، اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ تم سب کا مولیٰ تو اللہ رب العزت ہے۔

۱۱۷۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام، بن منہ ان روایات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کوئی تم میں سے (غلام سے) یوں نہ کہے، اپنے رب کو پانی پلا، اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اور کوئی تم میں سے کسی کو اپنا رب نہ کہے، بلکہ سید یا مولیٰ کہے، اور کوئی تم میں سے میرا بندہ (۱) اور میری بندی نہ کہے، بلکہ میرا جوان، اور میری جوان عورت، میرا غلام (یہ الفاظ کہے)۔

نَسَائِكُمْ اِمَاءَ اللَّهِ وَلَكِنْ لَيَقُلْ غُلَامِي وَحَارِيتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي *

۱۱۷۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لَيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لَيَقُلْ سَيِّدِي *

۱۱۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۱۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ اسْتَقِ رَبَّكَ أَطْعِمِ رَبَّكَ وَضِئِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمْتِي وَلَيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي غُلَامِي *

(۱) اپنے غلام یا باندی کو عبدی، امتی کہنا مولیٰ کو ربی کہنا مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے حرام اور ناجائز نہیں ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں غلام کے لئے عبدی اور باندی کے لئے امتی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غیر کے لئے بھی رب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ہاں البتہ بغیر کسی چیز کی طرف نسبت کئے مطلقاً ”رب“ کے لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر اللہ کے لئے کسی نہ کسی چیز کی طرف منسوب ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے رب الدار گھر والا، رب المال مال والا وغیرہ۔

باب (۱۸۰) ”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت۔

۱۱۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس کمال اور ست ہو گیا، الفاظ حدیث ابو کریب کے ہیں، اور ابو بکر نے قال کے بجائے عن النبی کہا ہے اور ”لکن“ کا لفظ بھی نہیں بولا۔

۱۱۷۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۷۵۔ ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا، بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس ست اور کمال ہو گیا۔

(فائدہ)۔ ادا آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خواہش سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

باب (۱۸۱) مشک کا استعمال، نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔

۱۱۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، خلید بن جعفر، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نبی اسرائیل میں ایک گھٹنی عورت تھی جو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی، تو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنوا کر پہنیں، اور سونے کے خول کی انگوٹھی جو بند ہوتی تھی، پھر اس میں

(۱۸۰) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبِثَتْ نَفْسِي *

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسْتِ نَفْسِي هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ *

۱۱۷۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۷۵۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلِيَقُلْ لِقِسْتِ نَفْسِي *

(۱۸۱) بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ

الطِّيبِ وَ كَرَاهَةُ رَدِّ الرِّيحَانِ وَ الطِّيبِ *

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خَلِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا

مشک بھری اور وہ تو بہت ہی عمدہ خوشبو ہے، پھر ان دو عورتوں کے درمیان چلی تو اسے لوگوں نے نہیں پہچانا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، اور شعبہ نے اپنا ہاتھ جھٹک کر اس عورت کے اشارہ کو بتایا۔

(فائدہ)۔ حضور نے مشک کو اطیب الطیب فرمایا، یہی باب کا مقصود ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے، اور اس عورت نے لکڑی کی کھڑاویں پہن کر لوگوں سے چھپنے کے لئے اپنے کو لمبا کیا، تو یہ جائز ہے۔

۱۱۷۷۔ عمرو، ناقد، یزید بن ہارون، شعبہ، خلید بن جعفر، مستمر، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی اور مشک تو بہترین خوشبو ہے۔

مِنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَنَتْهُ مِسْكَاً وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوها فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا وَنَفَضَتْ شُعْبَةً يَدَهُ *

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَنَتْ خَاتَمَهَا مِسْكَاً وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ *

۱۱۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، مقرئ، سعید بن ابی ایوب، عبید اللہ بن ابی جعفر، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے خوشبودار پھل دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے اس لئے کہ اس میں کچھ وزن نہیں ہے اور خوشبو اچھی اور پاکیزہ ہے۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقَرَّرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ *

۱۱۷۹۔ ہارون بن سعید ایلی، ابو طاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بواسطہ اپنے والد، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب خوشبو کی دھونی لیتے تو عود کی لیتے کہ جس میں کچھ اور نہ ملا ہوتا، یا کافور کی اسے عود کے ساتھ ڈالتے، پھر فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے تھے۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَحْمَرَ اسْتَحْمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مَطْرَاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) مردوں کو جمعہ اور عید اور مجالس ذکر اور علم میں خوشبو لگانا مستحب ہے، مگر مردوں کی خوشبو محسوس ہو لیکن رنگ ظاہر نہ ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الشعر (۱)

۱۱۸۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریڈ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سناؤ، میں نے ایک بیت پڑھا، آپ نے فرمایا اور پڑھ، میں نے اور پڑھا، آپ نے فرمایا، اور پڑھ، یہاں تک کہ میں نے سو بیت پڑھے۔

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریڈ، یعقوب بن عاصم، شریڈ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سلیمان (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عمرو بن شریڈ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شعر پڑھنے کے لئے کہا، اور ابراہیم بن میسرہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، ابوالصلت مسلمان ہونے کے

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيَ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ *

۱۱۸۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الشَّرِيدِ أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فذَكَرَ بَعْثُهُ *

۱۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ

(۱) اشعار دو قسم کے ہیں مستحسن، مذموم۔ مستحسن اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون، مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون، اسی طرح نیکی کی باتوں پر مشتمل اشعار۔ اور مذموم اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا نہ ہو جیسے شرکیہ اور کفریہ مضمون، فسق و فجور پر مشتمل مضمون یا جھوٹا مضمون، عورتوں اور مردوں کے عشق پر مشتمل مضمون یا ناحق کسی انسان کی جھوٹ پر مشتمل مضمون۔ اسی طرح اشعار میں بہت زیادہ انتہاک بھی مذموم ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنَّ كَادَ لِيُسْلِمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمَ فِي شِعْرِهِ *

قریب ہو گیا تھا، ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ اس کے اشعار میں اس کے اسلام کا اظہار تھا۔

(فائدہ) امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں اقرار توحید اور حشر کا بیان تھا، اس لئے آپ نے اس کا سننا پسند کیا، باقی جن اشعار میں فحش گوئی اور بے ہودگی ہو، ان کا سننا درست نہیں ہے۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۳- محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ شاعروں کے کلام میں سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے۔

”ماسوا حق کے ہر شے لغو ہے“

۱۱۸۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ *

۱۱۸۴- محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعروں کے کلام میں سچا کلام لبید کا ہے۔

”ماسوا حق کے ہر شے لغو ہے“

اور امیہ بن ابی الصلت تو اسلام لانے کے قریب تھا۔

(فائدہ) علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت شعراء میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اسے اطلاع ہوئی لیکن حضور پر ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی، اور اس کے اکثر اشعار توحید پر مشتمل تھے، شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ لبید ابن ربیعہ العامری الصحابی ہیں، اور ۵۴ سال کی عمر پائی اور خلافت عثمان میں انتقال فرمایا، اور علامہ قسطلانی کتاب الادب میں فرماتے ہیں کہ لبید صحابی ہیں اور بڑے عرب شعراء میں سے ہیں، ابو جعفر کے لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت یہ بھی تشریف لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۱۱۸۵- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ

۱۱۸۵- ابن ابی عمر، سفیان، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاعر کے قول میں سب سے سچا مصرعہ یہ ہے ”الاکل شیء ما خلا اللہ باطل“، اور ابن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ *

۱۱۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةٌ لِبَيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ الرَّجُلِ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ *

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا *

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے سچائیت یہ ہے ”الا کل شئی ما خلا اللہ باطل“۔

۱۱۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریاء اسرائیل، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا یہ کلمہ ہے ”الا کل شئی ما خلا اللہ باطل“ اور اس پر زائد نہ کرتے۔

۱۱۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، (تیسری سند) ابو سعید اشجعی، وکیع، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے اور اس کا پیٹ سڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ پیٹ کے اندر شعر بھرے۔

۱۱۸۹- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر، محمد بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو، جس سے پیٹ سڑ جائے، پیٹ میں شعر بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۹۰- قتیبہ بن سعید ثقفی، لیث، ابن الہاد، یحسین مولیٰ

لَيْثٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحْنَسَ مَوْلَى مُصْنَعِبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِيَنَّ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَنَّ شِعْرًا *

مصعب بن الزبیر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان کو پکڑ لو، یا فرمایا شیطان کو روک لو، آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جانا، اشعار بھرنے سے بہتر ہے۔

(فائدہ) یعنی شعر خوانی میں ایسا مصروف ہو جائے کہ قرآن و حدیث اور علوم شرعیہ سے بے خبر ہو جائے، باقی اگر ان امور کے ساتھ کچھ اشعار بھی پڑھ لے اور وہ بھی برے نہ ہوں تو پھر کسی قسم کی قباحت نہیں ہے کیونکہ شعر بھی ایک ایسا کلام ہے کہ اس کا عمدہ، عمدہ اور برا، برا ہے، احادیث بالانے دونوں پہلوؤں کو متعین کر دیا۔

باب (۱۸۲) نزد شیر یعنی چوسر کی حرمت۔

(۱۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ شِيرِ *

۱۱۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ *

۱۱۹۱۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، عیینہ، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوسر کھیلا اس نے اپنا ہاتھ گویا سور کے گوشت اور اس کے خون سے رنگے۔

(فائدہ) چوسر باجماع علمائے کرام حرام ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ شطرنج چوسر سے بھی بدتر ہے اور وہ عبادت سے غافل کر دیتی ہے اور جامع صغیر میں حدیث ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ملعون ہے اور اس کو دیکھنے والا سور کے گوشت کھانے والے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرُّوَايَا

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّوَايَا أَعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمُلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا

۱۱۹۲۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، زہری، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی، مگر میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا، یہاں تک کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ سے اس کے شر کی پناہ مانگے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، عبد ربہ، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنی حدیث میں ابو سلمہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا ”کنت اری الرویا اعری منها غیر انی لا ازل“

۱۱۹۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ میری بخار کی سی حالت ہو جاتی، باقی یونس کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، اپنی نیند سے بیدار ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے۔

۱۱۹۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے، لہذا جب کوئی تم میں سے ایسی چیز خواب میں دیکھے کہ جسے ناپسند کرے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ نقصان نہیں دے گا، ابو سلمہ کہتے ہیں میں بسا اوقات ایسا خواب دیکھتا جو مجھے پہاڑ سے بھی بھاری ہوتا، جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھے پرواہ نہیں رہی۔

قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

۱۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أَعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزْمَلُ *

۱۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَنْفُثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَغْنِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ حَبْلِ هُوَ إِلَّا أَنْ

سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيهَا *

۱۱۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ
اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ
الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي
سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي
رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَيَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي
كَانَ عَلَيْهِ *

۱۱۹۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ
رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا
السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهَا مِنْهَا
شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ
الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى
رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُشِيرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ *

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ
وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى
الرُّؤْيَا تُمَرِّضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا
كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرِّضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ

۱۱۹۶- قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب ثقفی، (تیسری سند) ابو بکر بن
ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ
روایت مروی ہے، اور ثقفی کی روایت میں ابو سلمہ کا قول کہ
میں ایسا خواب دیکھتا تھا، مذکور ہے، باقی لیسٹ اور ابن نمیر کی
روایت حدیث کے اختتام تک ابو سلمہ کا قول مذکور نہیں، باقی
ابن رُمح کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ اس کڑ سے پھر
جائے جس پر لیٹا ہوا ہے۔

۱۱۹۷- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ
بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا
نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی
طرف سے، لہذا جب کوئی خواب دیکھے اور اس میں کسی چیز کو برا
سمجھے تو بائیں جانیں تین مرتبہ تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من
الشیطن الرجیم کہے، اب وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا، اور
وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے، اور اگر اچھا خواب ہو تو خوش
ہو، اور دوست ہی سے اسے بیان کرے۔

۱۱۹۸- ابو بکر بن خلاد الباہلی، احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن
جعفر، شعبہ، عبد ربہ بن سعید، حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں
کہ میں بسا اوقات ایسے خواب دیکھتا تھا کہ بیمار ہو جاتا تھا، پھر میں
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا میرا بھی یہی
حال تھا، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے
ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو دوست کے
علاوہ کسی کے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں

جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے (۱)، تو اس صورت میں وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابوالثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسے برا سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگے اور جس کروٹ پر لیٹا ہو، اس سے پھر جائے۔

۱۲۰۰۔ محمد بن ابی عمر کی، عبد الوہاب الثقفی، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو جائے (۲) یا قیامت قریب آجائے تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا، اور تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو باتوں میں سب سے سچا ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس جزو میں سے ایک جزو ہے اور خواب تین قسم کا ہوتا ہے، ایک نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، دوسرا رنج والا خواب جو شیطان سے ہے، اور تیسرے جو اپنے دل کا خیال ہو تو جب کوئی تم سے برا خواب دیکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور میں خواب میں بیڑیاں پہننا اچھا سمجھتا ہوں، اور گلے میں طوق براہ اور بیڑیاں دیکھنا دین کی ثابت قدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ کلام

فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبٌ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحِبُّ الْقَيْدِ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ

(۱) ناپسندیدہ خواب دکھائی دے تو اس وقت کیا کیا جائے؟ احادیث سے چھ چیزیں معلوم ہوتی ہیں (۱) اس برے خواب سے پناہ مانگے (۲) شیطان سے پناہ مانگے (۳) بائیں جانب تھو کے (۴) اپنی کروٹ بدل لے (۵) دور رکھت نماز پڑھے (۶) کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ (۲) حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کے اکثر خواب سچے ہوں گے۔ قرب زمانہ سے کیا مراد ہے اس بارے میں کئی قول ہیں (۱) اوقات کے اعتبار سے رات دن برابر ہوں (۲) قرب قیامت مراد ہے (۳) دنوں کا جلدی گزرنے کا مراد ہے یہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ سال مہینے کی طرح مہینے ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا۔

سیرین *

حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کی تفسیر ہے۔

۱۲۰۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے بیڑیاں دیکھنا پسند ہے اور طوق پہننے کو برا جانتا ہوں، اور بیڑی کی تعمیر دین میں مضبوطی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۲۔ ابو الریح، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی، اور بقیہ روایت بیان کی مگر اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی روایت میں اس جملہ کو کہ میں طوق کو پسند نہیں کرتا، مندرج کر دیا ہے، اور روایت کے آخر میں خواب کا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، ابو داؤد۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ ثابت بنانی،

۱۲۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) یعنی یہ روایت (محمد ثنی کی اصطلاح میں) موقوف ہے۔

۱۲۰۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءًا مِنْ سِتَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن میثم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۷۔ اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، اعمش، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا اور کوئی اس کے لئے دیکھے، اور ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۹۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک (دوسری سند)، احمد بن المنذر، عبد الصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۲۱۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تَرَى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَغْنِيٍّ ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَغْنِيٍّ ابْنُ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الرَّزَّاقُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ *

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۱۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ * ۱۲۱۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنْ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضُّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ *

۱۲۱۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۲- ابن قتیبہ، ابن رحمہ، لیث بن سعد (دوسری سند) ابن رافع، کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۱۳- قتیبہ، ابن رحمہ، لیث بن سعد (دوسری سند) ابن رافع، ابی ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی لیث کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابن عمرؓ نے نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہونا بتایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں چالیس کا اور بعض میں انچاس کا، اور بعض میں پچاس کا، اور بعض میں چھپیس کا تذکرہ ہے، ممکن ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اختلاف کی بنا پر ہے، امام طبری نے اسی جانب اشارہ کیا ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، خطابی نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیس برس تک وحی آتی رہی، اس بنا پر خواب چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۴- ابوالربیع سلیمان بن داؤد عسکری، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا، اس لئے شیطان میری صورت میں ممثل نہیں ہو سکتا۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي *

(فائدہ) ابن قاتلانی فرماتے ہیں، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ خواب صحیح ہے لغو نہیں ہے، اور نہ شیطان کے اغوا سے ہے، خواہ آپ کو کسی حلیہ میں دیکھے، اور شیطان کو اس بات کی قدرت نہیں دی گئی کہ آپ کی صورت میں ممثل ہو سکے، اگر یہ قوت اس کو دے دی جاتی تو حق اور باطل میں امتیاز نہ رہتا۔

۱۲۱۵- ابوالطاهر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے

۱۲۱۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

تھے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، یا اس نے گویا مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔

(قائدہ) یعنی دنیاوی زندگی میں اگر میری زیارت سے مشرف نہیں ہوا، تو آخرت میں مجھے ضرور دیکھے گا۔

۱۲۱۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْبِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتِمَّتْ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ *

۱۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي *

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِي جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَوَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۲۱۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن انخی الزہری اپنے چچا سے دونوں حدیثیں اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جس طرح سے کہ یونس سے روایت مروی ہے۔

۱۲۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا اور جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، کیونکہ شیطان خواب میں اس سے کھلتا ہے۔

۱۲۱۸۔ محمد بن حاتم، روح بن زکریا، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے بے شک مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں متمثل ہو سکے۔

۱۲۱۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹ گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے اسے جھڑکا اور فرمایا، کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرُ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ *

(فائدہ) بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو ہے، ورنہ سر کٹنے کی تعبیر حکومت یا دولت میں خلل واقع ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ شیطان خواب میں جو تیرے ساتھ کھیلتا ہے، وہ لوگوں سے مت بیان کر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس کے بعد آپ خطبہ میں فرما رہے تھے، کہ کوئی تم میں سے اس چیز کو بیان نہ کرے، جو شیطان اس کے ساتھ خواب میں کھیلے۔

۱۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعید، وکیع، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میرا سر کٹ گیا ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان کھیلے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں ”اذا لعب باحدکم“ کے الفاظ ہیں اور شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۲۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ

۱۲۲۰۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَخَّرَجَ فَاشْتَدَذْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَغْرَابِيِّ لَا تَحْدِثِ النَّاسَ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحْدِثَنَّ أَحَدُكُمْ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ *

۱۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحْدِثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانُ *

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدَّثَنِي

حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمَنُ
وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ
فَالْمُسْتَقْبَلُ وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَرَى سَبَبًا وَأَصِلًا مِنَ
السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ
نُمُّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا نُمُّ أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا نُمُّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَانْقَطَعَ
بِهِ نُمُّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَلَا أُعْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ
السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلَيْئُهُ وَأَمَّا مَا
يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَقْبَلُ مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ
فِيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ نُمُّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ
فَيَعْلُو بِهِ نُمُّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ نُمُّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ نُمُّ يُوصِلُ لَهُ
فَعْلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ
أَصَبْتُ نُمُّ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ
فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتَحْدُثَنِي مَا الَّذِي

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ
ایک ابر کے ٹکڑے سے کئی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اسے اپنی
پلوں سے لیتے ہیں، کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ، اور میں نے
دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی، آپ اسے پکڑ کر
اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا، وہ بھی
اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص نے اسے تھاما، وہ بھی اوپر چڑھ
گیا، پھر ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی اور وہ
بھی اوپر چلا گیا، یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،
مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابو بکر
نے فرمایا کہ وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے، اور کئی اور شہد سے قرآن
کریم کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور وہ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں تو
بعض کو قرآن کریم زیادہ یاد ہے اور بعض کو کم، اور رسی جو
آسمان سے زمین پر لٹکی تو وہ دین حق ہے، جس پر آپ ہیں اور
پھر خدا اسی دین پر آپ کو بلا لے گا، آپ کے بعد ایک اور شخص
اس کو تھامے گا وہ بھی اسی طرح چڑھ جائے گا، پھر ایک اور
آدمی تھامے گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، اس کے بعد اسے ایک
اور شخص تھامے گا اور کچھ خلل واقع ہو جائے گا، لیکن یہ خلل
ختم ہو جائے گا اور وہ آدمی بھی اوپر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیے کہ میں نے
ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا، اور کچھ غلط، حضرت ابو بکر نے
عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم بتائیے کہ میں نے کیا غلطی (۱)

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا غلطی ہوئی، دو وجہوں سے مستحسن یہ ہے کہ اس غلطی کی تعیین میں غور و خوض نہ کیا
جائے۔ ایک اس وجہ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اور مقام پوری امت سے اعلیٰ ہے تو کسی اور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ * کی ہے، آپ نے فرمایا قسم مت دو۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوگا، اس لئے آپ نے غلطی بیان نہیں کی، اور غلطی بظاہر یہ تھی کہ شہد سے مراد قرآن کریم اور سچی سے مراد حدیث ہے، والی هذا اشار الطحاوی کذا فی النووی، مگر مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے خلفاء ثلاثہ کے نام بیان نہیں کئے، اسی جانب اشارہ ہوگا۔

۱۲۲۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس رات خواب میں ایک بدلی دیکھی کہ جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا، اور بقیہ روایت یونس کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۲۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مروی ہے، عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر کبھی حضرت ابن عباس کا نام لیتے اور کبھی حضرت ابو ہریرہؓ کا کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بدلی دیکھی، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۲۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں، کہ جس آدمی نے تم سے خواب دیکھا ہے وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر دوں گا، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۲۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصِّهَا أَغْبَرَهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظِلَّةً بِنَحْوِ

حَدِيثِهِمْ *

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کے لئے تعین کے ساتھ اس غلطی کی تعین کا دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود حضرت صدیق اکبرؓ کے پوچھنے پر اسے ظاہر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اس کا مخفی رکھنا ہی بہتر سمجھا گیا تو اس لئے بھی اس کی تعین کر کے اسے ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۱۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں نے ایک رات دیکھا جیسا کہ سونے والا دیکھتا ہے جیسا کہ ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، سو ہمارے سامنے ترچھوہارے لائے گئے، جس قسم کے چھوہاروں کو ابن طاب بولتے ہیں، تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمیں دنیا میں بلندی حاصل ہوگی، اور آخرت میں نیک انجام ہوگا، اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

(فائدہ)۔ آپ نے یہ تعبیر الفاظ سے نکالی، معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ لفظ سے مطلب اخذ کرے۔

۱۲۲۷۔ نصر بن علی حمضی، بواسطہ اپنے والد، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت مجھے (مسواک لینے کے لئے) دو شخصوں نے پکڑا، ایک ان میں بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک دے دی، تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو تو میں نے بڑے کو دے دی (شیخ ابی فرماتے ہیں کہ بڑے کو مقدم رکھنا یہی سنت ہے)۔

۱۲۲۸۔ ابو عاصم اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ یا مقام جبر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ منورہ نکلا، جسے یثرب بھی بولتے ہیں، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، تو اس کی تعبیر احد کے دن مسلمانوں کی شہادت نکلی، میں نے تلوار کو ویسے ہی ہلایا تو وہ ویسے ہی ثابت ہو گئی، پہلے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی، اور میں

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بَرْطَبِ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّقْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ *

۱۲۲۷۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكَ بِسِوَاكِ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَوَّلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَنَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ

نے اسی خواب میں گائیں بھی دیکھیں، اور اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمانے والا ہے، یہ وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے، اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بھیجی، اور اس سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے مقام کے بعد عطا فرمایا۔

۱۲۲۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابوالیمان، شعیب، عبد اللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسیلہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد اپنی خلافت مجھے دیدیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں، مسیلہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، اور آپ کے ساتھ ثابت بن شماس تھے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا، آپ مسیلہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا، اے مسیلہ اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور میں خدا کے حکم کے ساتھ تیرے بارے میں کچھ کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، اور یہ ثابت میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آپ چلے گئے، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا کہ میں تجھے وہی خیال کرتا ہوں کہ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکڑن دیکھے تو وہ مجھے برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھے حکم ہوا کہ میں ان کو پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر لی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک ان میں صاحب صنعاء والا غسی

اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنين ورأيت فيها أيضا بقرًا واللّه خيرٌ فإذا هم النفر من المؤمنين يوم أحدٍ وإذا الخير ما جاء الله به من الخير بعد وثواب الصدق الذي آتانا الله بعد يوم بدر *

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ابْنُ شِمَاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَكِنْ أَعْدَى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتُ لَيَغْفِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيكَ مَا أُرِيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيْتُ فِيكَ مَا أُرِيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَلَّتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ *

ہے، اور دوسرا ایمانہ والا مسلمہ کذاب ہے۔

(فائدہ) ابوالاسود غسی کذاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی فیروز و ملی کے ہاتھوں سے مارا گیا، اور مسلمہ کذاب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا، اصحاب تعبیر نے لکھا ہے کہ مرد اگر خواب میں عورتوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھے تو یہ بری چیز ہے، مگر گلے میں ہنسی دیکھنے کا مطلب عمدہ خدمت ملنے کی دلیل ہے، اور پاؤں میں گجرے دیکھنا یہ قید ہونے پر دلالت کرتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۳۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکٹن ڈالے گئے، وہ مجھے بھاری لگے اور مجھے رنج ہوا، تب اللہ نے مجھے ان پر پھونک مارنے کا حکم دیا، میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں، ایک صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا ایمانہ کا۔

۱۲۳۱۔ محمد بن بشر، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، ابو رجاء العطار دی، حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور فرماتے، تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔

۱۲۳۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ حَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أَسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَأَهْمَانِي فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ *

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعَطَّارِ دِي عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بَوَاحِهِ فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفَضَائِلِ

باب (۱۸۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔

(۱۸۳) بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۳۲۔ محمد بن مہران الرازی، محمد بن عبد الرحمن بن سہم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابو عمار، حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے چنا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا اور پھر بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا ہے۔

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ یحییٰ بن ابی بکر، ابراہیم بن طہمان، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں نبوت کے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

(۱۸۴) روایت اولیٰ سے صاف طور پر زبان اقدس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت ہے اور اس کی فضیلت اور شرافت ثابت ہوتی ہے۔

باب (۱۸۴) تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

۱۲۳۴۔ حکم بن موسیٰ، ہقل بن زیاد، اوزاعی، ابو عمار، عبد اللہ بن فروخ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور سب سے قبل میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے (۱) میں شفاعت

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ وَالْوَائِلِيُّ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ *

۱۲۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ *

(۱۸۴) بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ *

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَىٰ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلُ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ

(۱) اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام افراد، انبیاء، غیر انبیاء پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "لَا تَهْتَلُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ" کہ انبیاء کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد تو انصاف ہے درحقیقت آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ یاروکنے سے مقصود ایسی فضیلت دینے سے روکنا ہے جو دوسرے انبیاء کی تحقیر کا باعث بنے یا قند و فساد کا باعث بنے کہ کسی نبی کی فضیلت اس انداز سے بیان نہ کرو کہ جس سے دوسرے نبی علیہ السلام کی تحقیر ہو۔

الْقَبْرِ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ *
کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(فائدہ) اگرچہ آپ دنیا و آخرت میں تمام اولاد کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافروں و منافقوں کی سرداری کے منکر ہیں، اور آخرت میں آپ کی سرداری کا کوئی منکر نہ ہوگا، اور تمام اولاد آدم موجود ہوگی تو آپ کی سرداری بخوبی روشن ہو جائے گی، امام نووی فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ انسان ملائکہ سے افضل ہے، اور آپ تمام انسانوں کے سردار ہیں، چنانچہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ آپ بشر ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

(۱۸۵) بَابُ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
باب (۱۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات۔

۱۳۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَابِتٌ، حَضْرَتُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی مانگا، تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا تو ساتھ سے لے کر اسی آدمیوں نے وضو کیا، اور میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

۱۲۳۶- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّعَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ *
۱۲۳۶- اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن، مالک، (دوسری سند) اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ عصر کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہیں ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا گیا، آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور صحابہ کرام کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر سب نے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری والے شخص نے بھی وضو کیا۔

(فائدہ) امام نووی میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور بیہی مدخل میں فرماتے ہیں کہ ایک ہزار ہیں، اور شیخ زاہدی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے معجزات تین ہزار کے قریب ہیں، اور علمائے کرام کی ایک جماعت جیسا کہ ابو نعیم اور بیہقی نے انہیں بالاستیعاب بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۲۵)

۱۲۳۷۔ ابو غسان سمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک مقام ہے، آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگو لیا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی، تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام صحابہ کرام نے وضو کر لیا، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ اس وقت کتنے آدمی ہوں گے؟ انہوں نے کہا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔

۱۲۳۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں چھتی تھیں، بقیہ روایت ہشام کی طرح ہے۔

۱۲۳۹۔ سلمہ بن شیب، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالکؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں تھک کے طور پر رکھی بھیجا کرتی تھیں، پھر اس کے بیٹے آکر اس سے سالن مانگتے، اور گھر میں کچھ نہ ہوتا، تو ام مالکؓ اس کپی کے پاس جاتیں تو اس کپی میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا کرتی تھیں رکھی ہوتا، اس طرح ہمیشہ ان کے گھر کا سالن چلتا، یہاں تک کہ ام مالکؓ نے اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا تو نے اسے نچوڑ لیا ہوگا، وہ بولیں جی ہاں، آپ نے فرمایا اگر تو اسے یونہی رہنے دیتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۱۲۴۰۔ سلمہ بن شیب، حسن بن اعین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّةٌ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأُ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمَزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ *

۱۲۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأَتَتْهُ يَأْنَاءُ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدَرًا مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ *

۱۲۳۹۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنَا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنَا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ بَيْنَهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا *

۱۲۴۰۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے آپ سے کھانے کے لئے مانگا تھا، آپ نے اسے نصف وسق جو دیئے، چنانچہ وہ شخص اور اس کی بیوی اور مہمان ہمیشہ اس سے کھاتے، تا آنکہ اس نے اسے ماپ لیا، پھر وہ حضور کے پاس آیا، آپ نے فرمایا اگر تو اسے نہ ماپتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہتے اور وہ بدستور باقی رہتا۔

۱۲۴۱- عبداللہ بن عبد الرحمن داری، ابو علی حنفی، مالک بن انس، ابو الزبیر کئی، ابو الطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، آپ نمازوں کو جمع کرتے تھے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی، یہاں تک کہ ایک دن آپ نے نماز میں تاخیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھی، پھر اندر تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی، اس کے بعد فرمایا تم کل انشاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن نہ نکلے، لہذا جو کوئی تم میں سے اس چشمہ کے پاس جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، یہاں تک کہ میں نہ آجاؤں، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے اور ہم میں سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے ترمہ کے برابر پانی ہو گا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ بولے جی ہاں، آپ نے انہیں برا کہا اور جو منظور خدا تھا وہ کہا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اور چہرہ انور اس میں دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بجنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے جانوروں اور آدمیوں کو پانی پلانا شروع کیا، اس کے بعد

وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمُ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ *

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أُخِرَ الصَّلَاةُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجَنَّاها وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَخَّاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَرِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ اگر تیری زندگی ہوئی تو تو دیکھ لے گا کہ اس کا پانی باغوں کو سیراب کرے گا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کا ایک بہت عظیم الشان معجزہ ہے، اور اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۴۲- عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وادی القریٰ میں ایک باغ پر جو ایک عورت کا تھا پہنچے، آپ نے فرمایا اندازہ کرو، اس باغ میں کتنا میوہ ہے، چنانچہ ہم نے اندازہ کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ میں وہ دس وسق معلوم ہوا، آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جب تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں تو اس تعداد کو یاد رکھنا، پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات شدید آندھی چلے گی تو اس میں کوئی کھڑا نہ ہو، اور جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اسے مضبوط باندھ دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت سخت آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا اسے اڑا کر لے گئی اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان لا ڈالا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا چلچلی جو ایلہ کا حاکم تھا ایک کتاب لے کر آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید خمر تحفہ میں لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب لکھا اور ایک چادر تحفہ میں بھیجی، پھر ہم لوٹے، یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے میوہ کا حال پوچھا کہ کتنا نکلا، اس نے کہا پورے دس وسق نکلا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جلدی جاؤں گا اور جو جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے، اور جس کی طبیعت چاہے وہ ٹھہر جائے، چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا، آپ نے فرمایا یہ

حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنَّ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مَلِئَ جَنَانًا *

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِلْمَرْأَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهْبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدْ عِقَالَهُ فَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَبِيٍّ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلَمَاءِ صَاحِبُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَّغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ

طابہ ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ انصار کے تمام گھروں میں بنی نجار کے گھر سب سے افضل ہیں، پھر بنی اشہل کے گھر، پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر، پھر بنی ساعدہ کے گھر، اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے، پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابواسید نے ان سے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ حضور نے انصار کے تمام گھروں کی بھلائی بیان کی تو ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، یہ سن کر حضرت سعد نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمیں سب سے آخر میں کر دیا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم پسندیدہ حضرات میں رہے۔

۱۲۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے، باقی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے، باقی وہیب کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والوں کے لئے ان کا ملک لکھ دیا، مگر وہیب کی روایت میں یہ نہیں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا۔

باب (۱۸۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔

۱۲۴۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، جابر (دوسری سند) ابو عمران، ابراہیم، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ *

۱۲۴۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ فَكُتِبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ فَكُتِبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۸۶) بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى *

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي

علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں پایا، جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکادی، اور صحابہ کرام اس وادی میں درختوں کے سایہ میں متفرق ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، تو ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے تلوار اتار لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت احساس ہوا جبکہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں آگئی تھی تو اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے کہا اللہ! اس نے پھر دوبارہ کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی، اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

ابن سعد عن الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي الدُّوْلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَأَذْرَكْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُضَاةِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلَّتَا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَثَنَامَ السَّيْفِ فَهَذَا هُوَ ذَا جَالِسٍ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ)۔ سبحان اللہ توکل اسی کا نام ہے، اور یہی کمال توکل ہے کہ اس کے بعد توکل کا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۲۴۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان دوی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک جہاد کیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، تو ایک دوپہر کو آرام کرنے کے لئے اترے، بقیہ روایت ابراہیم بن سعد اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۴۵- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانِ الدُّوْلِيِّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكْتَهُمُ الْقَائِلَةَ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرْنَا نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ *

۱۲۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن برید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تا آنکہ مقام ذات الرقاع تک پہنچے، جیسا کہ زہری کی روایت میں ہے، باقی اس میں یہ جملہ مروی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

باب (۱۸۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، اس کی مثال۔

۱۲۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے جس قدر علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ زمین پر مینہ برسا، اس میں سے کچھ حصہ ایسا تھا کہ جس نے اپنے اندر پانی کو جذب کر لیا اور چارہ اور بہت سبزہ اگایا، اور کچھ حصہ اس کا بہت سخت ہے، وہ پانی کو روک رکھتا ہے، جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ اسے پیتے ہیں، جانوروں کو پلاتے ہیں اور (گھاس اگا ہوا) چراتے ہیں، اور کچھ اس میں چٹیل میدان ہے اور وہ پانی کو نہیں روکتا، اور نہ اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے، یہی مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا، اور جو چیز مجھ کو دے کر مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے فائدہ پہنچایا، چنانچہ اس نے خود بھی سیکھا، دوسروں کو بھی سکھایا، اور مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اس طرف سر بھی نہیں اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہیں کیا ہے۔

باب (۱۸۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔

۱۲۴۸۔ عبد اللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاقِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۸۷) بَابُ بَيَانِ مِثْلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ *

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْأَلْفُظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِثْلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمِثْلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَحَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مِثْلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمِثْلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ *

(۱۸۸) بَابُ شَفَقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ *

۱۲۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ

بن ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس ہدایت کی جو خدا تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی شخص اپنی قوم سے آکر کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے، میں تم کو ننگا ڈراتا ہوں، تم اپنا جلد بچاؤ کر لو، قوم میں سے ایک جماعت اس کی اطاعت کر لیتی ہے اور شام ہوتے ہی بھاگ جاتی اور آرام سے چلی جاتی ہے، اور بعض نے جھٹلایا، اور وہ صبح تک اسی مقام پر رہے، صبح ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا، اور ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھاڑ دیا، سو یہی مثال ہے ان کی جو میرا کہنا مانتے ہیں اور اس دین حق کی اطاعت کرتے ہیں، جسے میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جو میرا کہنا نہیں مانتے، اور جو حق میں لے کر آیا ہوں، اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

(فائدہ) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت گری کے لئے آ رہا ہے، وہ ننگا ہو کر اور اپنے کپڑے ایک لکڑی پر اٹھا کر قوم کو اس کی آمد سے ڈراتا تھا، اور بچنے والوں سے یہ غرض تھی کہ لوگ اسے بہت جلدی آفت سمجھیں، اور اس کی تصدیق کر کے جلد اپنا بچاؤ کریں۔

۱۲۴۹۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن قریشی، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی ہو، اور تمام کپڑے کوڑے اور پتنگے اس میں گر رہے ہیں اور میں تمہاری کروں کو پکڑے ہوئے ہوں، اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر رہے ہو۔

۱۲۵۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۵۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ اس روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْحَيْشَ بَعْثَنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَحُوا فَاَنْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْحَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

۱۲۴۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدُّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَّا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْحُمُونَ فِيهِ *

۱۲۵۰۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ گرنے لگے، وہ شخص انہیں روکنے لگا، مگر وہ نہیں رکے اور اس میں گرتے رہے، وہی مثال میری اور تمہاری ہے میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے، اسی میں گھسے جاتے ہو۔

۱۲۵۲۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، مٹی اور پتنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا، اور میں بھی نار جہنم سے تمہاری کمر کو تھامے ہوئے ہوں مگر تم میرے ہاتھ سے نکلے جاتے ہو۔

باب (۱۸۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

۱۲۵۳۔ عرو بن محمد الناقہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی مکان تعمیر کیا اور اسے نہایت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس سے اچھا مکان نہیں دیکھا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

۱۲۵۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، صحیفہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ وَيَغْلِبُنَّهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكَ كَمَثَلِي وَمَثَلِكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحِجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا *

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُھُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحِجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلَتُونَ مِنِّي يَدِي *

(۱۸۹) بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ *

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُيْتًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبَنَةُ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبَنَةُ *

۱۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے نقل کرتے ہیں کہ ابو القاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اور انبیاء کرام کی مثال جو مجھ سے پہلے آچکے ہیں، ایسی ہے، جیسا کہ کسی شخص نے کئی مکان بنائے، اور ان کو اچھا اور خوبصورت اور مکمل طور پر تعمیر کیا، مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ چاروں طرف گھوم کر اسے دیکھتے ہیں اور عمارت انہیں پسند آتی ہے، مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ ایک اینٹ رکھ دی جاتی تو تمام عمارت مکمل ہو جاتی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

۱۲۵۵۔ یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان تعمیر کیا، اور نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر مکان کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے، عمارت ان کو پسند آئی، مگر انہوں نے (معمار سے) کہا تم نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی، چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۱۲۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۲۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور

الرِّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيَعْجَبُهُمُ الْبُيُوتَانِ فَيَقُولُونَ أَلَا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبَنَةً فَيَتِمُّ بُيُوتُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبَنَةُ *

۱۲۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبَنَةَ قَالَ فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ *

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا، اور کامل اور پورا بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی، لوگ اس مکان کے اندر جا کر دیکھنے لگے، مکان ان کو پسند آیا، مگر اتنا کہا کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں نہ پر کر دی، میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں، اور میں نے انبیاء کرام کا (سلسلہ) ختم کر دیا۔

۱۲۵۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”اتمھا“ کے بجائے ”احسنھا“ (خوبصورت بنایا) ہے۔

باب (۱۹۰) جب اللہ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔

۱۲۵۹۔ ابراہیم بن سعید الجوهری، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ رب العزت جب کسی امت پر رحم فرماتا ہے تو اس کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے، اور وہ اپنی امت کے لئے پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کے سامنے ہلاک کر دیتا ہے، اور نبی اس کی تباہی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی نافرمانی کی۔

باب (۱۹۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات۔

۱۲۶۰۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ جَنَّتْ فَخْتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ *

۱۲۵۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلُ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا *

(۱۹۰) بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا *

۱۲۵۹۔ وَحَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقْرَّ عَيْنُهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ *

(۱۹۱) بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ *

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(دوسری سند) ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد۔

(چوتھی سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۶۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو اس میں سے پئے گا، وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے، جنہیں میں پہچانتا ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، پھر وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے (ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا، تو نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنی اور انہوں نے کہا کہ، اسی طرح تم نے سہل سے یہ روایت سنی ہے، میں نے کہا ہاں، وہ بولے کہ میں نے ابو سعید سے بھی یہ روایت سنی ہے وہ اس میں اتنی زیادتی بیان کرتے تھے) کہ میں کہوں گا، یہ تو میرے لوگ ہیں، جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا امور کئے، میں کہہ دوں گا، دوری ہو، دوری ہو، جنھوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کیں۔

(فائدہ)۔ لہذا اہل بدعت کو احتیاط ضروری ہے اور یہ حدیث پڑھنے کے بعد ان کو ہمیشہ کے لئے بدعات سے تائب ہو جانا چاہئے، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حوض کوثر کی احادیث صحت کے ساتھ بکثرت صحابہ کرام سے مروی ہیں، اس پر ایمان لانا فرض ہے، نیز فرماتے ہیں حساب و کتاب کے بعد یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اور اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، واللہ اعلم۔

۱۲۶۳۔ ہارون بن سعید ایل، ابن وہب، اسامہ، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

وکیع ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ *

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرَدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي *

۱۲۶۳۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، یعقوب کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۶۴۔ داؤد بن عمرو الفی، نافع بن عمر تمیمی، ابن ابی ملیک، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حوض (کا طول و عرض) ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہے، اور اس کے سب کو نے برابر ہوں گے، پانی چاندی سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہوگی، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کو دیکھتا ہوں، کچھ لوگ میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی پکڑے جائیں گے، میں کہوں گا پروردگار یہ لوگ تو میرے اور میری امت کے ہیں (۱)، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا، بخدا تمہارے بعد یہ فوراً ہی ایڑیوں کے بل لوٹ گئے، ابن ابی ملیک یہ دعا پڑھتے تھے، اللھم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا و ان نفتن عن دیننا۔

۱۲۶۵۔ ابن ابی عمر، یحییٰ بن سلیم، ابن عثیم، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ اپنے صحابہ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتے ہیں، خدا کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روک دیئے

وَسَلَّمَ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۱۲۶۴۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَيْضٌ مِنَ الْوَرَقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِبْرَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أَنْاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بِعَذِّكَ وَاللَّهُ مَا بَرَحُوا بِعَذِّكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ نَفْتَنَ عَنْ دِينِنَا *

۱۲۶۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خَثِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِي إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ

(۱) ان سے مراد کون لوگ ہیں اس بارے میں محدثین اور علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مرتد ہو گئے تھے (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو منافقین تھے وہ مراد ہیں (۳) اصحاب کبار اور اہل بدعت مراد ہیں۔

جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے اور میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا امور کئے ہیں، یہ برابر دین سے پھرتے ہی رہے۔

(فائدہ) روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور کو علم غیب نہیں ہے، اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر ہیں۔

۱۲۶۶۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، قاسم بن عیاش، عبداللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن ایک لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اے لوگو! میں نے لڑکی کہا کہ مجھ سے علیحدہ ہو جا، وہ بولی حضور نے صرف مردوں کو بلایا ہے، عورتوں کو خطاب نہیں کیا، میں نے کہا میں بھی (دین کی باتیں سننے کے لئے) مردوں میں سے ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، ہذا تم ہو شیدر ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی تم میں سے میرے پاس آئے اور پھر ہٹا دیا جائے، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کیوں ہٹا دیئے گئے ہیں، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کر لیں تو میں کہوں گا، دوری ہو۔

۱۲۶۷۔ ابو معن الرقاشی، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر، فلح بن سعید، عبداللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر سے سنا، اور وہ کنگھی کر رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کنگھی کرنے والی سے فرمایا، رہنے دے، بقیہ روایت بکیر عن القاسم کی روایت کی طرح ہے۔

لَيَقْتَطَعَنَّ دُونِي رَجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ مَنِي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَزْجَعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ *

۱۲۶۶۔ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْحَارِيَةُ تَمْشِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْحَارِيَةِ اسْتَأْجِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرَّجَالَ وَلَمْ يَذْعِ النِّسَاءُ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيَذْبُ عَنِّي كَمَا يَذْبُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا *

۱۲۶۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهِيَ تَمْشِي عَلَى النَّاسِ فَقَالَتْ لِمَ شِطَّيْهَا كُفِّي رَأْسِي

بَنَحُو حَدِيثَ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ *
 ۱۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ
 عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ
 عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنِيرِ فَقَالَ إِنِّي
 فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ
 إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
 خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
 مَا أَحَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ
 أَحَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا *

۱۲۶۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ
 يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
 حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى
 أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمَنِيرَ كَالْمُودِّعِ لِلْأَحْيَاءِ
 وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ
 وَإِنْ عَرَضَهُ كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي
 لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي
 وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا
 وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ *

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
 كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ

۱۲۶۸- قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر،
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
 روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور
 شہداء احد کی اس طرح نماز پڑھی جس طرح کہ میت کی پڑھا
 کرتے ہیں، پھر منبر پر تشریف لائے، اور فرمایا میں تمہارا پیش
 خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور خدا کی قسم میں اس وقت
 بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی
 کنجیاں دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں، بخدا مجھے اپنے بعد تمہارے
 مشرک ہو جانے کا تو خوف نہیں ہے، البتہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے
 لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

۱۲۶۹- محمد بن ثنی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن
 ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء
 احد پر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لائے جیسا کہ کوئی
 مردوں اور زندوں کو رخصت کر رہا ہو، اور فرمایا میں حوض پر
 تمہارا پیش خیمہ ہوں، اور حوض کوثر کا عرض اتنا ہے، جتنا کہ
 مقام ایلہ سے چھ تک کا قاصد ہے، میں تم پر اس بات کا خوف تو
 نہیں کرتا، کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ یہ اندیشہ
 ہے کہ تم دنیا میں باہم حرص کرنے لگو گے اور آپس میں کشت و
 خون کرنے لگو گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم
 سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے، عقبہ کہتے ہیں کہ بس یہ میں نے
 آخری مرتبہ حضور کو منبر پر دیکھا تھا۔

۱۲۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ابو معاویہ،
 اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں، اور چند لوگوں کے لئے مجھے

جھگڑنا ہوگا، بالآخر مجھے مغلوب ہونا پڑے گا، میں عرض کروں گا
یا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، ارشاد
ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا
بدعات ایجاد کی تھیں۔

۱۲۷۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں اصحابی
اصحابی کا لفظ نہیں ہے۔

۱۲۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری
سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ، ابو وائل، حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وبارک وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل
کرتے ہیں، اور شعبہ کی روایت میں ”عن“ کی بجائے ”سمعت
ابا وائل“ کے الفاظ ہیں۔

۱۲۷۳۔ سعید بن عمرو، اشعثی، عبید، (دوسری سند) ابو بکر بن
ابی شیبہ، ابن ثقیل، حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش اور مغیرہ کی
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۴۔ محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابن ابی عدی، شعبہ، معبد بن
خالد، حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے
میرا حوض اتنا ہے، جتنا صنعا اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے،
مستورد نے یہ حدیث سن کر حارثہ سے کہا، آپ نے برتنوں
کے متعلق کچھ نہیں سنا، حارثہ نے کہا نہیں، مستورد بولے اس
حوض پر برتن تاروں کی طرح ہوں گے۔

۱۲۷۵۔ ابراہیم بن محمد بن عرعہ، حرثی بن عمارہ، شعبہ، معبد
بن خالد، حارثہ بن وہب، خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَلَى الْحَوْضِ وَلَئِنْ نَارَ عَنْ أَقْوَامًا نُمَّ لَأَغْلِبَنَّ
عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالَ
إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَدْلِكَ *

۱۲۷۱۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي *
۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثِ
الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ
أَبَا وَائِلٍ *

۱۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ
أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي
وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ *

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ
خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ
وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ
الْأَوَانِي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تَرَى فِيهِ الْآيَةَ
مِثْلَ الْكَوَاكِبِ *

۱۲۷۵۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
عُرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حوض کی حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی مستور کا قول مذکور نہیں۔

۱۲۷۶۔ ابوالریح الزہرائی، ابوکامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے سامنے حوض ہے، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ مقام جرباء اور اذرح میں ہے۔

۱۲۷۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہوگا جیسا کہ جرباء اور اذرح (کا فاصلہ ہے) اور ابن ثنی کی روایت میں حوضی (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

۱۲۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ عبید اللہ نے نافع سے جرباء اور اذرح کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا، شام میں دو گاؤں ہیں، ان میں تین رات کا فاصلہ ہے، اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ہے۔

۱۲۷۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۸۰۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے سامنے حوض ہے جتنا

عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْدِ وَقَوْلُهُ *

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ *

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى حَوْضِي *

۱۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرِيبَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ *

۱۲۷۹۔ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

جرباء اور اذرح اور اس میں آسمان کے تاروں کی طرح کوزے ہیں، جو اس حوض پر آئے گا اور اس سے پئے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

۱۲۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر الحکی، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں، اور کس رات کے تارے، اس رات کے تارے جو اندھیری ہو اور جس میں بدلی نہ ہو، یہ جنت کے برتن ہیں، جو اس سے پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا، اس حوض پر بہشت کے دو پر نالے بہتے ہیں، جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا، طول اور عرض دونوں برابر ہیں، جیسا کہ عمان سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۱۲۸۲۔ ابو غسان مسمعی، محمد بن ثنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لئے میں اپنی لکڑی ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ پڑے گا، پھر آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جیسا یہاں سے عمان ہے، پھر آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں دو پر نالے گریں گے جن کو جنت کی مدد ہوتی ہوگی، ایک پر نالہ سونے کا، ایک چاندی کا۔

۱۲۸۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قتادہ سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ حَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُحُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا *

۱۲۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَحْرَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَبْقَى أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُحُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِيهِ اللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ الْمُصْحَبَةُ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ طَوِيلِهِ مَا بَيْنَ عَمَانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاوُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ *

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمَسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَالْفَاطَهُمُ مُتَقَارِبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبَعْفَرُ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بَعْصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ *

۱۲۸۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہشام کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میں حوض کے کنارے پر ہوں گا۔

۱۲۸۴- محمد بن بشار، یحییٰ بن حماد، شعبہ، قتادہ، سالم بن الجعد، معدان، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی روایت حسب سابق مروی ہے، محمد بن بشار کہتے ہیں، کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تم نے یہ روایت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ بولے ہاں شعبہ سے بھی سنی ہے، میں نے کہا تو وہ بھی مجھے بیان کر دو، تو انہوں نے مجھ سے بیان کر دی۔

۱۲۸۵- عبد الرحمن بن سلام، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جیسا کہ اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

(فتادہ) اور جن لوگوں کو آپ ہٹائیں گے، ان کا بیان سابقہ روایات میں گزر چکا ہے۔

۱۲۸۶- عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۸۷- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلمہ سے صنعاء، علاقہ یمن کے درمیان اور اس پر برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۸۸- محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، وہیب، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ *

۱۲۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ أَنْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ *

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رَجُلًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْإِبِلِ *

۱۲۸۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۸۷- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدَرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۸۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے، جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کئے جائیں گے تو وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے، میں کہوں گا، اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا کہ آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔

(۴۴) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ روایت دلیل ہے ان حضرت کی جو فرماتے ہیں کہ بن لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے، اور سابقہ روایات سے الہی بدعت مراد ہیں۔

۱۲۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) ابو کریب، ابن فضیل، مختار بن قفل، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۹۰۔ عاصم بن نضر تمیمی، ہریم بن عبد الاعلیٰ، معتقر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان۔

(قتادہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، روایتوں میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آ رہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا، اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھا دیا (نووی جلد ۲)، واللہ اعلم۔

۱۲۹۱۔ ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، ہشام، (دوسری سند) حسن بن علی طلوانی، ابوالولید الطیالسی، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ آپ نے مدینہ اور صنعاء بیان کیا ہے یا مدینہ اور عمان، اور ابو عوانہ کی روایت میں ”تا حیتی“ کے بجائے ”لابتی“ کا لفظ ہے، ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۲۹۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، محمد بن عبد اللہ الرزی، خالد بن

سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَرَدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَجُلًا مِمَّنْ صَاحِبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ اخْتَلِحُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلَيَقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذِّكَ *

۱۲۸۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُفْلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ آيَتُهُ عَذَّةُ النُّجُومِ *

۱۲۹۰۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النُّضْرِ التَّمِيمِيُّ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْأَلْفَظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ *

(قتادہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، روایتوں میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آ رہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا، اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھا دیا (نووی جلد ۲)، واللہ اعلم۔

۱۲۹۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ

حارث، سعید و قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنا کہ آسمان کے تارے ہیں۔

۱۲۹۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قتادہ، حضرت انسؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا آسمان کے تاروں سے زیادہ۔

۱۲۹۴۔ ولید بن شجاع، بواسطہ اپنے والد، زیاد بن خثیمہ، سہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ صنعاء اور ایلہ میں، اور اس پر کوزے تاروں کی طرح ہوں گے۔

(فائدہ) چمک اور خوبصورتی میں یا کثرت میں، ہذا قال القاضی فی شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

۱۲۹۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسار، عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ہاتھ ایک خط بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے، حضور ارشاد فرما رہے تھے کہ حوض کوثر پر میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۹۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ حَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ بُعِدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ *

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

الہ العالمین مترجم اور اس کے والدین و اعزاء اور احباب اور جملہ مسلمانوں کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمائے، آمین برحمتک یا رحم الراحمین۔

باب (۱۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اکرام کا بیان کہ فرشتوں نے آپؐ کے ساتھ ہو کر قیال کیا ہے۔

(۱۹۲) بَابُ إِكْرَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضُ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جَبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ *

۱۲۹۷- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيِضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ *

(۱۹۳) بَاب فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ

۱۲۹۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، مسعر، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ احد کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور آپ کی جانب سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام۔

۱۲۹۷- اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابراہیم بن سعد، سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو شخصوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، اور آپ کی جانب سے بہت زور کے ساتھ قتال کر رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

باب (۱۹۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔

۱۲۹۸- یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو الربیع عتکی، ابو کامل، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی، اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرائے، جدھر سے آواز آرہی تھی، صحابہ اس طرف چلے، راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں واپس آتے ہوئے ملے، اور آپ اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے، اور آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے جو تنگی پیٹھ تھا اور آپ کی گردن مبارک میں تلوار تھی، آپ فرما رہے تھے، کسی قسم کا خوف نہیں، کسی قسم کا خوف نہیں، اور فرما رہے تھے اس گھوڑے

کو (تیزی میں) سمندر کی طرح پایا، اور یہ تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا استرقاری میں مشہور تھا۔

۱۲۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا، ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا۔

۱۳۰۰۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارا گھوڑا الیا اور ابو طلحہؓ کے گھوڑے کا تذکرہ نہیں، اور خالد کی روایت میں ”عن انس“ کی بجائے ”سمت انس“ ہے۔

باب (۱۹۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔

۱۳۰۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، زہری (دوسری سند)، ابو عمران، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال کے دینے میں سخی تھے، اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی سخاوت ہوتی تھی، اور جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں اس کے اختتام تک آپ سے ملے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید سناتے اور جس وقت جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ چلتی ہوئے زیادہ سخی ہو جاتے۔

تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُطَاطَا *

۱۲۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنُذُوبٌ فَزَكِيَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا *

۱۳۰۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا *

(۱۹۴) بَابُ جُودِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْحَبِيرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ *

۱۳۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۹۵) بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۹۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق۔

۱۳۰۳- سعید بن منصور، ابو الریح، حماد بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی، خدا کی قسم آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابو الریح نے اتنی زیادت اور بیان کی ہے کہ جو کام خادم کو کرنا چاہئے تھا اور لفظ ”واللہ“ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۰۴- شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۳۰۵- احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، اسمعیل بن ابراہیم، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، چنانچہ میں نے آپ نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی ہے، خدا کی قسم کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور جس کام کو نہیں کیا، اس کے متعلق نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرِّيحِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَوْ قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ فَعَلْتُ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتُ كَذَا زَادَ أَبُو الرِّيحِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ *

۱۳۰۴- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ *

۱۳۰۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ فَلْيَخْذَمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لَشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعُهُ لَمْ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا *

۱۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اگر میں نے کوئی کام کیا اور حضور نے فرمایا ہو کہ تو نے ایسا کیوں کیا، اور نہ میرے کام پر کبھی کوئی عیب چینی کی۔

۱۳۰۷۔ ابو معن الرقاشی، زید بن یزید، عمرو بن یونس، عکرمہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، مجھے ایک روز کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا، خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا، اور میرے دل میں یہ بات تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لئے حکم فرمایا ہے، ضرور جاؤں گا، غرضیکہ میں چل دیا، یہاں تک کہ مجھے کچھ لڑکے بازار میں کھیلتے ہوئے ملے، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گدی پکڑے ہوئے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے، اور فرمایا، انیس جہاں میں نے حکم دیا تھا، وہاں تو گیا تھا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں رسول اللہ اب میں جا رہا ہوں، بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ کی نو سال تک خدمت کی، مجھے علم نہیں، کہ میں نے کوئی کام کیا ہو، تو آپ نے فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کام نہیں کیا تو فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

۱۳۰۸۔ شیمان بن فروخ، ابو الریح، عبد الوارث، ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔

باب (۱۹۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دو سخا۔

۱۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ *

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ أَنَسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صَبِيَّانِ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبِضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا *

۱۳۰۸۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا *

(۱۹۶) بَابُ سَخَايَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

المکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا، اور آپ نے نہیں فرمایا ہو۔

النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا *

(فائدہ) بلکہ فوراً دے دی، نسیم الریاض شرح شفاء عیاض میں ایک شعر مذکور ہے جس سے اس حدیث کی پوری ترجمانی ہوتی ہے۔ ما قال قط الا فی تشهد، لو لا التشهد لم تسمع له لالا۔

۱۳۱۰۔ ابو کریب، اشجعی، (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن مکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءٌ *

۱۳۱۱۔ عاصم بن النضر، خالد، حمید، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اسلام لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز طلب کی گئی، آپ نے دے دی، ایک شخص آیا (اور اس نے سوال کیا) آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں دے دیں، وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے قوم مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد اتنا دیتے ہیں کہ افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔

۱۳۱۱۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَقَاةَ *

(فائدہ) یہ شخص صفوان بن امیہ ہیں، نسیم الریاض میں ہے کہ انہیں شرف محبت حاصل ہے، اور فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور قاضی عیاض نے اسی روایت کے اخیر میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی یہ سخاوت بعثت سے قبل کی ہے، اور بعثت کے بعد کا تو کہنا ہی کیا ہے، لا تعدو لا تحصى عجائبہ صلی اللہ علیہ وسلم (شفائے قاضی عیاض و شرح جلد ۱)۔

۱۳۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں طلب کیں، آپ نے اسے دیدیں، وہ اپنی قوم کے پاس آکر کہنے لگا اے قوم مسلمان ہو جاؤ! بخدا محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، انس کہتے ہیں کہ ایک آدمی محض دنیا کے لئے مسلمان ہوتا، مگر مسلمان ہونے کے بعد اسلام کی

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَآتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَسْلِمُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ

وجہ سے (آپ کی صحبت کی وجہ سے) ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

۱۳۱۳۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کا جہاد کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ تھے، حنین کی طرف نکلے، چنانچہ حنین میں مسلمان لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی امداد فرمائی، اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سوانٹ عنایت فرمائے، پھر سوانٹ دیئے، پھر سودیئے، ابن شہاب بیان کرتے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، جتنا دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں مغفوض تھے، اور آپ ہمیشہ مجھے دیتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نظر میں محبوب ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے کفر کی بیماری کی دوا عطاء و بخشش ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۱۴۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ۔

(دوسری سند)، اسحاق، سفیان، ابن المنکدر، جابر، عمرو، محمد بن علی، جابر۔

(تیسری سند) ابی عمر، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اتنا، اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، چنانچہ بحرین کا مال آنے سے قبل ہی آپ انتقال فرما گئے، وہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس آیا، انہوں نے ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے کھڑا کیا، کہ جس سے

حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا *

۱۳۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتْحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَفَنَصَرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةَ مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأُبْغِضُ النَّاسَ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ *

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ج وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ أَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخِرِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ أَيْضًا عَمْرٍو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو، یا جس کا آپ پر قرض ہو، وہ آئے، یہ سن کر میں کھڑا ہوا، اور میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لپ بھرا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے گن، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو نکلے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس سے دو گنا لے۔

جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ يَدِيهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا فَحَنَى أَبُو بَكْرٍ مِرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا *

۱۳۱۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، محمد بن علی، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس علاء حضرمی کے پاس سے کچھ مال آیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آجائے، بقیہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عَيْنَةَ *

باب (۱۹۷) حضور کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل کا بیان۔

(۱۹۷) بَاب رَحْمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِهِ ذَلِكَ *

۱۳۱۶۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات میرے لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا، پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دے دیا، جو لوہار کی بیوی تھی اور لوہار

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَالْلفظ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ لِي اللَّيْلَةُ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ

کانام ابوسیف تھا، ایک روز آپ ابوسیف کی طرف گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، جب ابوسیف کے مکان پر پہنچے، وہ اپنی بھٹی دھونک رہے تھے اور گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جلدی جلدی جا کر ابوسیف سے کہا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، ذرا ٹھہر جاؤ، وہ ٹھہر گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو بلایا، اور اپنے سے چٹا لیا اور جو کچھ منظور خدا تھا وہ فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بچہ کو دیکھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم توڑ رہا تھا، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (۱)، آپ نے فرمایا آنکھیں اشک آلود ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں، جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے، بخدا ابراہیم ہم تیری وجہ سے غمگین ہیں۔

(قائدہ)۔ ام سیف حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اثنا تھیں، ان ہی کے مقام میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا، معلوم ہوا کہ اولاد کے انتقال کر جانے پر انبیاء کرام کو بھی صدمہ اور افسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی بشر ہیں اور یہ لوازمات بشریت میں سے ہیں جیسا کہ تبارک و تعالیٰ نے باقی عوام الناس انبیاء کرام کو اپنی بشریت پر کیوں قیاس کر لیتے ہیں، اور اس میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو۔

فاق النبیین فی خلق و فی خلق ولم یدانہ فی علم ولا کرم۔

۱۳۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، عمرو بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا، جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں دودھ پیتے تھے، اور آپ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، اور انا کے گھر بھی

باسمِ اَبی اِبْرَاهِیْمَ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَیَّ اُمِّ سَیْفٍ امْرَاَةً فَبِیْنِیْ وَ اَبُو سَیْفٍ فَانْطَلَقَ یَاتِیْهِ وَ اَتْبَعْتُهُ فَانْتَهَیْنَا اِلَیَّ اَبی سَیْفٍ وَ هُوَ یَنْفُخُ بِکَبِرِهِ قَدْ اَمْتَلَا النِّیْتُ دُخَانًا فَاسْرَعْتُ الْمَشِیَّ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا اَبَا سَیْفٍ اَمْسِکْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَامْسَکْتُ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِیِّ فَضَمَّهُ اِلَیْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقُوْلَ فَقَالَ اَنْسَ لَقَدْ رَأَیْتُهُ وَ هُوَ یَکِیْدُ بِنَفْسِهِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَ یَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَ اللّٰهُ یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ *

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِیْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِی عَوَالِی الْمَدِیْنَةِ فَكَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ

(۱) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ کے موقع پر غیر اختیاری طور پر رونا آجانا صبر کے منافی نہیں ہے۔ صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو بھی معاملہ ہو اس بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی حکمت کے موافق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر کسی قسم کی نامناسب بات یا کوئی اعتراض نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ولا نقول الا ما یرضی ربنا“ فرما کر صبر کی حقیقت کو بیان فرمایا۔

تشریف لے جاتے، اور وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا، چنانچہ آپ بچہ کو لیتے، اور پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے، عمرہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم انتقال فرما گئے، تو حضور نے فرمایا، ابراہیم میرا بیٹا ہے، وہ حالت رضاعت میں انتقال کر گیا، اب اسے دو اناؤں ملی ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

۱۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے دریافت کیا کہ تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو، آپ نے فرمایا ہاں، پھر وہ بولے بخدا ہم تو پیار نہیں کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے رحم اٹھالیا اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اگر اللہ رب العزت نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۱۳۱۹۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ امام حسن کو پیار کر رہے تھے، وہ بولے یا رسول اللہ میرے تو دس بیٹے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو رحم نہیں کرے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

۱۳۲۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر

فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيَدْخُنُ وَكَانَ ظِفْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرُو فَلَمَّا تَوَفَّيْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِبْرَاهِيمَ اِنْبِيَايَ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي التَّنْذِي وَإِنْ لَهُ لَظَفَرَيْنِ تَكْمَلَانِ رَضَاعُهُ فِي الْجَنَّةِ *

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونَنَا صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ *

۱۳۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ *

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(چوتھی سند) ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، اعمش، زید بن وہب، ابو ظبیان، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَحُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل، قیس، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، نافع بن جبیر، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۲۲۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

باب (۱۹۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔

(۱۹۸) بَابُ كَثْرَةِ حَيَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۲۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، ابو سعید، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے، زیادہ شرمیلے تھے، اور جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ

إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ *

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ *

۱۳۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۲۴- زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہؓ کو فہ آئے تو ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، اور فرمایا کہ آپ بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبانی کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۱۳۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو سعید اشج، ابو خالد الاحمر اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(فائدہ)۔ یہ وہ حیا ہے جو اخلاقِ حسنہ میں سے ہے اور جزو ایمان ہے، اور حسن خلق انبیائے کرام کی صفت ہے، حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے حسن خلق، اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں کو ملنا، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے اور محبت رکھے، ان پر شفقت کرے اور اگر وہ سخت باتیں کہیں تو تحمل اور صبر سے کام لے، غرور اور تکبر بالکل نہ کرے، زبان درازی، مواخذہ اور غصہ سے باز رہے، طبری فرماتے ہیں کہ سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے حاصل ہوتا ہے، قاضی عیاض نے فرمایا، صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کے خلقی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۹۹) بَابُ تَبَسُّمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ *

۱۳۲۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، سماک بن حرب، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، وہاں بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ صبح کی نماز جس مقام پر پڑھتے تو آفتاب کے طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے، جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، اور صحابہ کرام گفتگو میں مصروف ہوتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے تو

۱۳۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ تُحَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ

وَيَتَّبِعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۰۰) بَاب فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ مکرادیتے۔

باب (۲۰۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنا۔

۱۳۲۷۔ ابوالریح عسکری، حامد بن عمر، قتیبہ بن سعید، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجھہ تھا، اشعار پڑھ رہا تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے انجھہ آہستہ آہستہ چل اور ان اونٹوں کو شیشے لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ *

(فائدہ)۔ یہ غلام خوش الحان تھا، اور دستور ہے کہ ایسی حدی پڑھنے سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے ہیں جس سے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ نے متنبہ فرمادیا۔

۱۳۲۸۔ ابوالریح عسکری، حامد بن عمر، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِخَوَرِهِ *

۱۳۲۹۔ عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، ایوب، ابن قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا جس کا نام انجھہ تھا، ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجھہ آہستہ آہستہ شیشوں کو لے کر چل، ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اور کہے تو تم اسے کھیل سمجھو۔

۱۳۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَسَوَاقٍ يَسُوقُ بَهْنًا يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعَيْتُمُوهَا عَلَيْهِ *

۱۳۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) ابوکامل، یزید، تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام

۱۳۳۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ

سلیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ساتھ تھیں اور ایک ہنکانے والا ان کے اونٹوں کو ہنکار رہا تھا، آپ نے فرمایا اے انجھ، شیشوں کو آہستہ لے چل۔

۱۳۳۱۔ ابن شئی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حدی خوان خوش الحان تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا، اے انجھ، آہستہ آہستہ کہیں شیشے نہ توڑ دینا، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف نہ ہو۔

۱۳۳۲۔ ابن بشار، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں حدی خوان کی خوش الحانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۰۱) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا، اور آپ کی ان کے لئے تواضع۔

۱۳۳۳۔ مجاہد بن موسیٰ، ابوبکر بن النضر، ہارون بن عبد اللہ، ابوالنضر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خدام اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ کے پاس آتا، آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور بسا اوقات شدت سردی میں بھی یہ اتفاق پیش آجاتا، تب بھی آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے۔

۱۳۳۴۔ محمد بن رافع، ابوالنضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ يَسْقُونَ بَهَنًا سَوَاقٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَنْحَشَةٍ رُويْدًا سَوَقَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

۱۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُويْدًا يَا أَنْحَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ *

۱۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ *

(۲۰۱) بَابُ قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ *

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاعُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا *

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ حجام آپ کا سر بنارہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کے گرد جمع تھے، وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تبرک بآثار الصالحین درست ہے اور صحابہ کرام آپ کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے لیکن جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ ہو۔

۱۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کام ہے، آپ نے فرمایا اے ام فلاں کوئی گلی دیکھ لے، میں تیرا کام کر دوں گا، چنانچہ راستہ میں آپ نے اس سے تنہائی میں بات کی، یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

۱۳۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانِ انْظُرِي أَيَّ السَّكَلِ شِئْتَ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا *

(فائدہ)۔ وہ عورت صحابہ کرام کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا چاہتی تھی، اس لئے آپ نے علیحدہ ہو کر اس کی بات سن لی اور یہ غلو ت بالا جمیع نہیں ہے۔

باب (۲۰۲) حضور صرف اللہ ہی کے لئے انتقام لیتے تھے۔

(۲۰۳) بَابُ تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى *

۱۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو تا اور اگر گناہ ہو تا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے، اور آپ نے کبھی کسی سے اپنی وجہ سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے خلاف کرتا تو آپ اسے سزا دیتے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَحَدُ أَيْسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۳۷- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فَضِيلِ ابْنِ شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرِ مُحَمَّدَ الزُّهْرِيَّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ * ۱۳۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ *

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَبِلُ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يَتَهَكَّ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۴۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ * (۲۰۳) بَابُ طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۳۷- زہیری بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر۔
(دوسری سند) احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، منصور، محمد، ابن شہاب، زہری، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
(تیسری سند) حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳۸- ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا، تو آپ نے آسان کام کو اختیار فرمایا، جب تک وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

۱۳۳۹- ابو کریب، ابن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن ”ایسرہما“ تک ہے، اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۱۳۴۰- ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت اور نہ کسی خادم کو، البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں قتال فرمایا، اور آپ کو جب کسی نے نقصان پہنچایا آپ نے اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ حکم خدا میں خلل ڈالا تو خدا کے لئے بدلہ لیا ہے۔

۱۳۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، سے اسی سند کے ساتھ کچھ کمی بیشی سے روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۰۳)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بدن مبارک کی خوشبو، اور نرمی

۱۳۴۲۔ عمرو بن حماد بن طلحہ، اسباط، ساک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لئے نکلے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبودار مٹی جیسے کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکلا ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْنَ مَسَّهُ *

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادٍ بْنُ طَلْحَةَ الْقَتَادُ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ وَهُوَ ابْنُ نَضْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمَا وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيْ قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوزَةِ عَطَارٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علمائے کرام نے فرمایا ہے، یہ خوشبو آپ کے بدن مبارک کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ خوشبو نہ لگائیں مگر ملائکہ کی ملاقات اور نزول وحی کے اہتمام کے لئے آپ خوشبو کا استعمال فرماتے تھے (نووی)

۱۳۴۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نہ عبر نہ مشک اور نہ کوئی خوشبو ایسی سونگھی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے کسی دیباغ اور حریر کو نرم پایا۔

۱۳۴۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمَمْتُ غَيْرَ قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاغًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۴۴۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ لِدَارِمِي حَدَّثَنَا حَبَانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللَّوْلُو إِذَا نَشَى تَكَفًّا وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاغَةً وَلَا حَرِيرَةً نَيِّنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ وَلَا غَيْرَةَ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۴۴۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، حبان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے، اور میں نے دیباغ اور حریر بھی اتانازم نہیں پایا جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک نرم تھی اور مشک و غیر میں وہ خوشبو نہیں جو آپ کے جسم میں تھی۔

(فائدہ) امام نووی اور شیخ ابی فراتے ہیں کہ سفید چمکتا ہوا رنگ تمام رنگوں میں خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے کیونکہ صرف سفیدی تا وقتیکہ اس میں چمک اور کشش نہ ہو، اس میں کوئی خوبی نہیں، نیز اس حدیث کے اخیر جز کے متعلق ایک عجیب واقعہ مروی ہے جس سے صحابہ کرام اور حضرات محدثین کی حضور کے ساتھ غایت محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے، وہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت انس غایت فرحت اور لذت کے ساتھ فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے حضور سے مصافحہ کیا ہے، اور میں نے کبھی ریشم یا حریر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نرم نہیں دیکھا، شاگردوں نے عرض کیا میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن ہاتھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس کے بعد یہ سلسلہ اس جذب و شوق کے ساتھ جاری ہوا کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس حدیث کے بیان پر مسلسل مصافحہ جاری ہے، حتیٰ کہ حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی تک اور ان کے بعد ان کے شاگردوں تک یہ سلسلہ جاری ہے، اب ناظرین غور فرمائیں کہ کیا ایسی بزرگ ہستیاں بھی اگر محبت رسول نہیں ہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

باب (۲۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۱۳۴۵۔ زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آرام فرمایا، آپ کو پینہ آیا، میری والدہ شیشی لائیں اور آپ کا پینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا اے ام سلیم کیا کر رہی ہو، وہ بولیں آپ کا پینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

(فائدہ) یہ مبالغہ آمیز یا اعتقادی بات نہیں بلکہ جس سے آپ مصافحہ فرما لیتے تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی، سبحان اللہ فد اک ابی دمی یا رسول اللہ۔

۱۳۴۶۔ محمد بن رافع، حنین بن شئی، عبد العزیز، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس تشریف لاتے، اور ان کے بستر پر سو جاتے اور وہاں نہ ہوتیں، ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تشریف لائے ہیں اور تمہارے بستر پر سو رہے

(۲۰۴) بَاب طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ *

۱۳۴۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرْقٌ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُبُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِبِينَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ *

۱۳۴۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأَتَيْتُ فَقِيلَ لَهَا هَذَا

ہیں، یہ سن کر وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ کو پسینہ آ رہا ہے، اور آپ کا پسینہ چڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہو گیا ہے، ام سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں بھرنے لگیں، آپ گھبرا کر اٹھ گئے اور فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے بچوں کے لئے برکت کی وجہ سے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَى فِرَاشِكَ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرَقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةٍ أُودِمَ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَجَعَلَتْ تُشْفُفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَغْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَجُو بَرَكَتَهُ لَصِيْبَانِنَا قَالَ أَصَبْتَ *

(قائدہ) پہلے بیان ہو چکا کہ ام سلیم آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سونا درست ہے۔

۱۳۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابو قلابہ، حضرت انسؓ، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے، اور آرام فرماتے، وہ آپ کے لئے ایک چڑے کا کٹڑا بچھا دیتیں، آپ اس پر سوتے، آپ کو پسینہ بہت آتا وہ آپ کا پسینہ جمع کرتیں اور خوشبو اور شیشوں میں ملا دیتیں، آپ نے فرمایا، اے ام سلیم کیا کرتی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيْبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ أَذُوفُ بِهِ طَيِّبِي *

۱۳۴۸۔ ابو کریب، محمد بن العلاء ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی نازل ہوتی، تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهُتُهُ عَرَقًا *

۱۳۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ابن بشر، ہشام، (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حادث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا بھی گھٹنے کی جھکڑ کی طرح آتی ہے، اور وہ مجھ پر بہت شاق ہوتی ہے، پھر موقوف ہو جاتی

۱۳۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

ہے، جبکہ میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں، اور کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے، اور وہ جو کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔

فِي مِثْلِ صَلَٰصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْبِي مَا يَقُولُ *

(فائدہ)۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے، اگر آپ بقول عوام الناس بشر نہ ہوتے تو پھر فرشتے کو انسانی صورت میں متحمل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

۱۳۵۰۔ محمد بن ثنی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کے چہرہ انور کارنگ متغیر ہو جاتا۔

۱۳۵۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ *

۱۳۵۱۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ الرقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے۔

۱۳۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرَّحَى نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَلَى عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ *

باب (۲۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر

(۲۰۵) بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ وَحَلِيِّتِهِ *

۱۳۵۲۔ منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم، ابن شہاب، سعید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکے ہوئے پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین مانگ نکالتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جب کسی مسئلہ میں آپ کو حکم الہی نہ ہوتا تھا، اہل کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے، پھر اس کے بعد آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ *

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علماء نے فرمایا ہے کہ مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہے، اور ظاہر ہے کہ آپ نے اسے وحی کے بعد اختیار فرمایا ہے، مترجم کہتا ہے کہ انگریزی بالوں کی بنیادی شریعت کے خلاف ہے، لہذا ناظرین ان بالوں میں مانگ نکالنا سنت نہ تصور کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۵۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۵۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، گنجان بالوں والے تھے جو کان کی لو تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی، اور چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْحُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۵۵۔ عمرو ناقد، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال مونڈھوں تک آرہے تھے، آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ نہ زیادہ لامبے تھے، اور نہ ٹھگنے، ابو کریب نے ”شعرہ“ کی بجائے ”کہ شعر“ بولا ہے۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ *

(قائدہ)۔ دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ ہال ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہا کرتے۔

۱۳۵۶۔ ابو کریب، اسحاق بن منصور، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے تھے اور نہ آپ زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ *

۱۳۵۷۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، قائدہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرُ

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونکھریالے، نہ بہت سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

۱۳۵۸۔ زبیر بن حرب، حبان بن ہلال (دوسری سند)، محمد بن ثنی، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

۱۳۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، اسماعیل بن علیہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

۱۳۶۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایریوں پر بہت کم گوشت تھا، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سماک سے پوچھا ”ضلیع الفم“ کا کیا مطلب ہے، وہ بولے کشادہ دہن، پھر میں نے کہا اشکل العین کے کیا معنی، بولے دراز آنکھوں کے شکاف، پھر میں نے کہا ”منہوس العقب“ کے کیا معنی، انہوں نے کہا کم گوشت والی ایری۔

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فراخ دہنی پسندیدہ سمجھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فراخ دہنی سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قول کے موافق کیا ہے خمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں میکے قربان، وہ قاتل بے پئے ہی رات دن مخمور رہتا ہے

۱۳۶۱۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ، جریری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں!

بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ *

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَهُ مِنْكِبَيْهِ *

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ *

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكِ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مِنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ *

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آپ کا رنگ مبارک سفید ملاحظت دار تھا، امام مسلم فرماتے ہیں، ابو الطفیل نے ۵۰ھ میں انتقال فرمایا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انہوں نے ہی سب سے آخر میں انتقال کیا ہے۔

۱۳۶۲۔ عبید اللہ بن عمر قواری، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، جریری، ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اب کوئی روئے زمین پر میرے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا نہیں، جریری کہتے ہیں، کہ میں نے کہا تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ بولے آپ سفید رنگ کے تھے، ملاحظت دار، میانہ قد والے۔

باب (۲۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔

۱۳۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن ناقد، ابن اوریس، ہشام، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے؟ وہ کہنے لگے آپ پر اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا، البتہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور وسہ کے ساتھ خضاب کیا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَيْضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَيْضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا *

(۲۰۶) بَابُ شَيْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعُمَرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُحْمِ *

(فائدہ)۔ صرف کسم یعنی وسہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور مہندی ملا کر سرخ ہو جاتا ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ غلبہ کا اعتبار ہوگا، باقی دونوں سے خضاب جائز ہے مگر سیاہ نہ ہونا چاہئے، اس لئے خالص سیاہ خضاب کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔

۱۳۶۴۔ محمد بن بکار، اسماعیل بن زکریا، عاصم احو، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّثَّانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يُلْغِ الْخَضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ

تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکر صدیق خضاب کرتے تھے، (۱) انہوں نے کہا ہاں وسمہ اور حنا کے ساتھ۔

۱۳۶۵۔ حجاج بن شاعر، معلى بن اسد، وہیب بن خالد، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا مگر تھوڑا سا۔

۱۳۶۶۔ ابوالریح عسکری، حماد، ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے، وہ بولے اگر میں چاہتا تو آپ کے سر مبارک کے سفید بال گن لیتا، آپ نے خضاب نہیں کیا، البتہ حضرت ابو بکر صدیق نے مہندی اور وسمہ، اور حضرت عمر فاروق نے صرف مہندی سے خضاب کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ نصر بن علی جھضمی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے اکھاڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید بال تھے اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۱۳۶۸۔ محمد بن ثنی، عبدالصمد، محمد بن ثنی سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے۔

۱۳۶۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، احمد بن ابراہیم دورقی، ہارون بن عبداللہ، سلیمان بن داؤد، شعبہ، خلید بن جعفر، ابویاس،

شَعْرَاتٍ بِيضٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ *

۱۳۶۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا *

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْضِبْ وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحْنًا *

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتَفِ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عُنُقَتِهِ وَفِي الصُّدُغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبَذًا *

۱۳۶۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب فرمایا تھا یا نہیں اس بارے میں روایات دونوں طرح کی موجود ہیں۔ بعض روایات میں نقل کرنے والوں نے خضاب کی نفی فرمائی ہے اور بعض دوسری روایات میں خضاب کا اثبات ہے۔ دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع فرمایا گیا ہے کہ جن میں نفی فرمائی گئی ہے ان میں راوی نے آپ کے زیادہ سفید بال ہونے کی نفی فرمائی ہے اور جنہوں نے خضاب کا ذکر فرمایا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی خضاب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کے ساتھ نہیں بدلا۔

عَبْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِيَّاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنَهُ اللَّهُ بَيِّضَاءَ *

۱۳۷۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابواسحاق، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق، ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی، اور زہیر نے اپنی انگلیاں اپنی تھوڑی کے بالوں پر رکھ کر بتایا، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس روز کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان اور پر لگاتا تھا۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيِّضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عُنُقَيْهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا *

۱۳۷۱۔ واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد بن فضیل، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ مبارک سفید تھا، اور کچھ بڑھاپا آگیا تھا، حضرت حسن بن علیؑ آپ کے مشابہ تھے۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ *

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حسین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳۷۲۔ سعید بن منصور، سفیان، خالد بن عبد اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں حضور کے بڑھاپے اور سفید رنگ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ بِهِذَا وَلَمْ يَقُولُوا أَيْضَ قَدْ شَابَ *

۱۳۷۳۔ محمد بن ثنیٰ، ابو داؤد، سلیمان بن داؤد، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا آپ جس وقت تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی، البتہ جب تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی

۱۳۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرِ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ

يَذْهَبُ رُئِي مِنْهُ *

تھی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آپ نے مہندی کے ساتھ خضاب فرمایا یا نہیں تو اکثر کا قول ہے کہ نہیں کیا، مگر ابن عمر اور ام سلمہ کی روایت میں اس چیز کا تذکرہ موجود ہے اس بناء پر مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی کیا، اور اکثر نہیں کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال بہت ہی کم تھے، شامک ترندی کی بعض روایتوں میں چودہ، سترہ اور اٹھارہ اور بعض میں بیس کا ذکر ہے، اور یہ اختلاف مختلف زمانوں پر بھی محمول کیا جاسکتا، اور گھنے کے فرق پر بھی اسے محمول کر سکتے ہیں۔

(۲۰۷) بَابُ فِي اثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ * باب (۲۰۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت (۱)

کا بیان۔

۱۳۷۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا اذْهَبَ لَمْ يَبَيِّنْ وَإِذَا شَعَثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السِّيفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبِّهُ جَسَدَهُ *

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ *

۱۳۷۶- أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عُبَيْدُ اللَّهِ، إِسْرَائِيلُ، سِمَاكِ، جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِے هِے كَهْ آنْخَضْرَتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَهْ سَرِ اَوْرِ دَاڑْ هِے كَهْ آگَے كَا حَصَّهٴ سَفِیدِ هُوَ گِیَا تَہَا، جَبْ اَپْ تِلْ ڈَالْتِے تُو سَفِیدِ مَعْلُومْ نہ ہوتی اور جَبْ بَالِ پَرَا گَندہ ہوتے تُو سَفِیدِ ظَاہِرْ ہُو جَاتی، اور اَپْ کی دَاڑْ هِے مَبَارَكْ بہت گھنی تھی، اِیکْ خُصْ بولا اَپْ کا چہرہ تلوَار کی طَرَحْ شَفَافْ تَہَا، جَابِرْ بولے نَہِے اَپْ کا چہرہ سورج اور چاند کی طَرَحْ گولائی ماکل تَہَا، اور مِےں نے مَہرِ نُبوتِ اَپْ كَے مَوْنڈْ هِے پَر دِیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا، اور اس کا رنگ بدن کے رنگ سے مشابہ تَہَا۔

(فائدہ) تلوار کی تشبیہ میں یہ نقص تھا کہ اس میں زیادہ طویل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے، اور نیز اس کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں، اس لئے حضرت جابرؓ نے اس تشبیہ کو پسند نہیں کیا اور یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نور نہیں ہو سکتا شمس و قمر سے روشنی دہر میں ہوا کرے!، مجھ کو تو پسند ہوا اپنی نظر کو کیا کروں!

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ *

۱۳۷۶- مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، شُعْبَةُ، سِمَاكِ، جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِے هِے كَهْ مِےں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتِ مبارک پر مہر نبوت دیکھی جیسا کبوتر کا انڈا۔

(۱) خاتم نبوت یعنی مہر نبوت، اسے خاتم نبوت کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے ایک علامت تھی، کتب سابقہ کے علماء نے اس کے ذریعہ آپ کی نبوت کو پہچانا جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ (۲) اس کے ذریعے سے نبوت محفوظ بنادی گئی ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکے سے۔ (۳) یہ مہر نبوت آپ کی نبوت کے اتمام اور مکمل ہونے پر دلالت کرتی ہے جس طرح سے مہر اس وقت لگائی جاتی ہے جب وہ چیز مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۳۷۶۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۷۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، جعد بن عبد الرحمن، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیٹا ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا، میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ کی پشت پر کھڑا ہوا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔

۱۳۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَجَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَائِبَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرَبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ *

(فائدہ) سائب بن یزید کی ولادت ۲۷ھ میں ہوئی، اس لئے ان کی کسی کی بنا پر بطور شفقت کے آپ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا، نیز بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ان کے چہرے میں تکلیف تھی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۳۷۸۔ ابوکامل، حماد۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم الاحول۔ (تیسری سند) حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، حضرت عبد اللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یاثرید کھایا، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی، وہ بولے جی ہاں اور تیرے لئے بھی، پھر یہ آیت تلاوت کی واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان چھنی ہڈی کے پاس بانیں شانے کے قریب مٹھی کی طرح دیکھی اس پر مسوں کی طرح قل تھے۔

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ (وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاقِصٍ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ النَّالِيلِ *

(فائدہ) مہر نبوت حضور کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فتح الباری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے لیکن اس میں

اختلاف ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں، ابن حبان نے اس چیز کی تصریح کی ہے کہ اس پر ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ”سرفانت المصور“ لکھا ہوا تھا، بعض اکابر کی رائے ہے کہ یہ روایات صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتیں، نیز مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں، اور امام ترمذی نے مشکل میں اس کے متعلق آٹھ روایات ذکر کی ہیں، قرطبی فرماتے ہیں کہ مہر نبوت کم و زیادہ اور رنگت میں متبدل بھی ہو جاتی تھی، ناچیز کے نزدیک یہ سب تشبیہات ہیں جو ہر ایک نے اپنی رائے کے مطابق کی۔

(۲۰۸) بَابُ قَدْرِ عُمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * باب (۲۰۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّيْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ *

۱۳۷۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی، آپ کے بال نہ بالکل گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی، پھر آپ نے دس سال مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور ساٹھ سال سے اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا، اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(فائدہ) اس روایت میں کسی کو چھوڑ کر وہابی کا ذکر کر دیا ہے ورنہ صحیح قول کے مطابق آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی، تیرہ برس مکہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور ۱۲ ہجری الاول کو ہجر کے دن چاشت کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رِبْعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ بَنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ *

۱۳۸۰- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ آپ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔

۱۳۸۱- أَبُو غَسَّانَ الرَّازِي، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ، عُمَانُ بْنُ زَائِدَةَ، زَيْبِرُ بْنُ عَدِي، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۸۲۔ عبد الملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۳۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب سے اسی دونوں سندوں کے ساتھ عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۴۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا قیام کیا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباسؓ تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

۱۳۸۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے سال قیام فرمایا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا ابن عباسؓ تو دس سال سے کئی سال زیادہ کہتے ہیں، تو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کیلئے دعائے مغفرت کی اور بولے کہ انہیں شاعر کے قول سے وہم ہو گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ”عشوی فی قریش بضع عشرہ حجتہ“ جو کہ ابو قیس بن انس کا ہے۔

۱۳۸۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ،

بْنُ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۱۳۸۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ *

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ *

۱۳۸۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ *

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ

زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس مکہ میں قیام کیا، اور تریسٹھ سال کی عمر نے آپ نے انتقال فرمایا۔

۱۳۸۷۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد، ابو جمرہ ضبعی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا، اس زمانہ میں آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۳۸۸۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد، سلام، ابو الاحوص، ابو اسحاق، بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا، بعض بولے کہ حضرت ابو بکر آپ سے بڑے تھے، عبد اللہ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے، حاضرین میں سے عامر بن سعد نامی ایک آدمی نے کہا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا تو حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تریسٹھ سال میں وفات ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تریسٹھ سال ہی کی عمر میں شہید کئے گئے۔

۱۳۸۹۔ ابن شعیبہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عامر بن سعد بخلی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضَّبْعِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً *

۱۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

نے حضرت امیر معاویہؓ سے خطبہ کی حالت میں سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی عمر میں اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

شُعْبَةُ سَمِعَتْ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ الْبَحْلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

(فائدہ) یعنی میں بھی ان کی موافقت کا طلب گار ہوں، باقی یہ موافقت انہیں نصیب نہیں ہوئی، علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ماہِ رجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا اور ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن مبارک تھے تو وصیت فرمائی کہ میری آنکھوں اور منہ میں رکھ دینا، ہکذا قال الفسطلانی وهو الصحيح۔

۱۳۹۰- وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجِرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ *

۱۳۹۰- ابن منہال الضریر، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمار مولیٰ بنی ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ وہ بولے میں نہیں سمجھتا کہ آپ کی قوم سے ہوتے ہوئے بھی تم اتنی بات نہیں جانتے ہو گے، میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے اختلاف کیا، اس لئے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کی رائے اس کے متعلق معلوم کروں، ابن عباس نے فرمایا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو، اس کے بعد پندرہ سال مکہ میں رہے کبھی امن اور کبھی خوف کے ساتھ، اور پھر دس سال مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد رہے۔

(فائدہ) ابن عباسؓ نے اس مقام پر سن ولادت اور سن وفات کو بھی شمار کر کے ۶۵ کا عدد پورا فرمادیا ہے۔

۱۳۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

۱۳۹۱- محمد بن رافع، شیبابہ بن سوار، شعبہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۲- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ

۱۳۹۲- نصر بن علی، بشر بن مفضل، خالد الحذاء، عمار مولیٰ بنی ہاشم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔

خُمْسٌ وَسِتِّينَ *

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، روح، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، آواز سنتے تھے اور روشنی دیکھتے تھے سات سال تک، لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، اور پھر آٹھ سال تک وحی آیا کرتی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۱۳۹۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خُمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا *

(فائدہ) یعنی جبریل امین کی آواز سنتے، اور تاریک راتوں میں نور عظیم دیکھتے تھے، کذا فی المرقاة شرح مشکوٰۃ۔

باب (۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔

(۲۰۹) بَابُ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۹۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، محمد بن بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماجی بھی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں، یعنی سب لوگ میرے قدموں پر (قیامت کے دن) جمع کئے جائیں گے، اور میں عاقب بھی ہوں، اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آتا (یعنی خاتم النبیین ہوں)۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُمَحِّى بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان اسماء کے علاوہ آپ کے اور بھی نام ہیں، شیخ ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایک ہزار نام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۹۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور ماجی ہوں، اللہ تعالیٰ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ

میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں (دین) پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔

۱۳۹۷۔ عبد الملک، شعب، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعب اور معمر کی روایت میں ”سمعت رسول اللہ“ کا لفظ ہے اور عقیل کی روایت میں ہے کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ عاقب کے کیا معنی، وہ بولے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور معمر اور عقیل کی روایت میں ”کفرہ“ کا لفظ ہے اور شعب کی روایت میں ”کفر“ کا لفظ ہے۔

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَعُوفًا رَحِيمًا*

۱۳۹۷۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ - بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكُفْرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ*

۱۳۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی نام ہم سے بیان کئے، آپ نے فرمایا میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمة ہوں۔

۱۳۹۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ*

باب (۲۱۰)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والے تھے۔

(۲۱۰) بَابُ عَلِمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ*

۱۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسے جائز رکھا، یہ خبر

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ کے بعض اصحاب کو پہنچی، انہوں نے اسے برا جانا اور اس سے بچے، آپ کو معلوم ہوا تو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، انہیں خبر پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور اس سے بچے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَحَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَحَّصْتُ فِيهِ فَكَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً *

(فائدہ) لہذا آپ کی راہ پر چلنا اور آپ کی اتباع اور پیروی کرنا یہی تقویٰ ہے

۱۴۰۰۔ ابو سعید الانصاری، حفص بن غیاث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۰۱۔ ابو کریب، معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے متعلق رخصت دی، تو لوگ اس سے بچے، چنانچہ اس کی اطلاع آپ کو ہوئی، آپ غصہ ہوئے، حتیٰ کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ اس امر سے اعراض کرتے ہیں جس میں مجھے رخصت دی گئی ہے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتے والا، اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے والا ہوں۔

۱۴۰۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً *

باب (۲۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔

(۲۱۱) بَابُ وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۰۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حرہ کے نالے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، انصاری بولا، پانی کو چھوڑ دے وہ بہتا رہے، حضرت زبیرؓ نے نہ مانا، بالآخر سب

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی دے، پھر پانی اپنے ہمسائیہ کی طرف چھوڑ دے، یہ سن کر انصاری غصہ ہوا، اور بولا یا رسول اللہ، زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، یہ سن کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی روک لے، یہاں تک کہ وہ دیواروں تک چڑھ جائے، حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت ”فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجاً“ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاحْتَضَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أُرْسِلَ الْمَاءُ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكَمُوا فِيهَا شَجَرُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا) *

(فائدہ) یعنی خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے تا وقتیکہ اپنے جھگڑوں میں وہ آپ کو حکم نہ مان لیں، اور پھر جو فیصلہ فرمائیں، اس سے اپنے نفوس میں تنگی نہ کریں اور پورا پورا تسلیم کر لیں، پہلے آپ نے انصاری کی رعایت کی تھی مگر جب اس نے گستاخی کی تو آپ نے قاعدہ کے مطابق حکم دے دیا، داؤدی کہتے ہیں کہ یہ شخص منافق تھا اب اگر کوئی شخص آپ کی شان مبارک میں ایسا کلمہ کہے تو وہ کافر اور واجب القتل ہے، نیز آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ احادیث نبویہ کو تسلیم کئے بغیر اور ان پر عمل کئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ منکر حدیث ہو۔

(۲۱۲) بَابُ كَرَاهَةِ اكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ *

۱۴۰۳- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما ہے تھے جس کام سے میں تمہیں منع کروں، اس سے باز رہو، اور جس کا حکم کروں اسے بجالاؤ، جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

۱۴۰۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاجْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ *

۱۴۰۴- محمد بن احمد بن ابی خلف، ابو سلمہ، لیث، یزید بن ابیہاد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے ہم معنی روایت

۱۴۰۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ

نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ۔

(تیسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزای۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ۔

(پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو میں چھوڑ دوں تم بھی اس کو چھوڑ دو، اور ہمام کی روایت میں ”ترکتم“ کا لفظ ہے یعنی جس معاملہ میں تم کو چھوڑ دیا جائے، بقیہ روایت زہری عن سعید، اور ابو سلمہ عن ابی ہریرہ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۴۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کوئی بات پوچھی، اور وہ مسلمانوں پر حرام نہ تھی، مگر ان پر اس کے سوال کرنے سے حرام ہو گئی۔

۱۴۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان، زہری، عامر بن سعید، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا قصور مسلمانوں میں سے اس مسلمان کا ہے جو کسی

الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءَ *

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحَزَامِيَّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُمْكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكِّرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

۱۴۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

ایسے کام کے بارے میں سوال کرے، جو کہ حرام نہیں تھا، پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

۱۴۰۸۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کے متعلق پوچھا، اور موشگافی کی، اور یونس کی روایت میں ”عامر بن سعد انہ سمع سعداً“ کا لفظ ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ حُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *
۱۴۰۸۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَتَقَرَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا *

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں بلا ضرورت سوال کرنے سے انبیاء کو تکلیف ہوتی ہے جو موجب ہلاکت و بربادی ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال کرنا، یا کسی مسئلہ کی وضاحت کے لئے پوچھنا جیسے کہ حضرت عمرؓ شراب کے متعلق بار بار پوچھتے رہے، درست ہے (کذا فی المبارق)

۱۴۰۹۔ محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ سلمی، یحییٰ بن محمد اللؤلؤی، نصر بن شمل، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا، اور فرمایا میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، سو میں نے آج کے دن جیسی خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی، اگر تم بھی وہ جان لیتے، جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنتے اور بہت زیادہ روتے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دن سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں گزرا، سب نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ان پر گریہ طاری ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، پھر وہی آدمی کھڑا ہو گیا اور بولا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین آمنوا لے ایمان والو ایسی باتیں نہ دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ السَّلْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّوْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ غَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبْكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطُّوا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَبِيرٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ فَتَزَلْتُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۰۔ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین امنوا! یعنی اے ایمان ایسی باتیں مت دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ قیامت سے قبل کئی بڑی بڑی باتیں ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا، جو کوئی مجھ سے پوچھنا ہے تو پوچھ لے، بخدا جو بات تم مجھ سے پوچھو گے تو جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں (بہ وحی الہی) تم کو بتا دوں گا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی، تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما شروع کر دیا، کہ پوچھو مجھ سے، اتنے میں عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا، جب آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ کے بل گر پڑے اور عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، پھر فرمایا آفت قریب ہے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے، اس دیوار کے کونے میں ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، تو میں نے آج کے دن جیسی بھلائی اور برائی نہیں دیکھی،

۱۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ) تَمَامُ الْآيَةِ *

۱۴۱۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آفَافًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا کہ میں نے کوئی بیٹا تیرے جیسا نافرمان نہیں سنا، کیا تو اس بات سے بے خوف ہے کہ تیری ماں نے بھی وہ گناہ کیا ہوگا جو جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، پھر تو اسے (اپنی والدہ کو) رسوا کرے، عبد اللہ بن حذافہ نے بولے، اگر میرا رشتہ ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اس سے لگ جاتا۔

۱۴۱۲۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعب، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت یونس کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعب کی روایت میں ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا۔

۱۴۱۳۔ یوسف بن حماد، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شروع کیا حتیٰ کہ آپ کو جھک کر دیا، ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے، پھر فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اور جو بات بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں بتلا دوں گا، جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے اور ڈرے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دائیں اور بائیں دیکھا شروع کیا تو ہر ایک اپنا منہ کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا، بالآخر ایک آدمی نے ابتداء کی، جس سے لوگ جھکوتے تھے، اور اسے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ

كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ أَعَقَّ مِنْكَ أَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَفْتَ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَفَضَحَهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ أَسْوَدَ لَلْحِقْتُهُ *

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَبَدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّتهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا وَرَهَبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيَّ أَمْرٌ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَنْكِحِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِظِي فَيَدْعُو لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ

ہے، پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور کہا ”رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا و محمد رسولاً عانداً باللہ من سوء الفتن، حضور نے فرمایا، میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کبھی نہیں دیکھی، جنت اور دوزخ میرے سامنے لائی گئیں اور میں نے اس دیوار کے کونے میں دونوں کو دیکھا ہے۔

۱۴۱۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن عدی، ہشام۔

(تیسری سند) عاصم بن النضر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مروی ہے۔

اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَانِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صَوَّرْتُ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَائِطِ *

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التِّيمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ *

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سِئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَذَافَةٌ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ *

(۲۱۳) بَابُ وَجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَاشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ *

۱۴۱۵۔ عبد اللہ بن براء الاشعری، محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں دریافت کیں جو آپ کو ناگوار گزریں، جب لوگوں نے زیادہ دریافت کیا تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، تو ایک شخص بولا کہ میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے، پھر دوسرا کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے، پھر جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں اور ابو کریم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ من ابی یارسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبہ۔

باب (۲۱۳) حضور شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ جو بات اپنی رائے سے فرمائیں اس میں اختیار ہے۔

۱۴۱۶- قتیبہ بن سعید ثقفی، ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، ساک، موسیٰ بن طلحہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں پر گزرا جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ صحابہ نے کہا قلم لگاتے ہیں، یعنی نرمادہ کو ساتھ ملاتے ہیں، وہ پھل دار ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی فائدہ نہیں، جب یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ نے فرمایا، اگر اس میں انہیں فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو صرف ایک خیال کا اظہار کیا تھا، لہذا میرے خیال پر مجھے مت پکڑو لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَنَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءُ فَقَالُوا يُلْقِحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ يُغْنِيهِ ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأَخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تَوَاجِدُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(فائدہ) اس سے امور دنیا میں آپ کی وہی رائے سے مراد ہے جس میں آپ تصریح فرمادیں کہ میں نے بطور مشورہ اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور اس مقدمہ میں ہو، جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں، خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب میں حضور کی اتباع واجب اور ضروری ہے کسی کو روگردانی اور رائے زنی کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۴۱۷- عبد اللہ بن الرومی، عباس بن عبد العظیم، احمد بن جعفر، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابو النجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کا قلم لگا رہے تھے یعنی گاہرہ کر رہے تھے، آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اچھا ہو، لوگوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں گھٹ گئیں، تو صحابہ کرام نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا میں تو بشر ہوں، جب میں تمہیں دین کی بات بتاؤں تو اس پر کاربند ہو جاؤ اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے بتاؤں، تو میں بھی انسان ہوں، عکرمہ

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّؤُمِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَعْقَرِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَفَقَضَتْ أَوْ فَفَقَضَتْ قَالَ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِ

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرَمَةُ أَوْ نَحْوُ هَذَا قَالَ
الْمَعْقِرِيُّ فَتَفَضَّتْ وَلَمْ يَشْكُ *

بیان کرتے ہیں، یا اس کے مثل اور کچھ فرمایا، اور معقری نے
”تففضت“ بغیر شک کے کہا ہے۔

(فائدہ) روایت بالا سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور آپ کا عالم الغیب نہ ہونا، خود زبان اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم
سے ثابت ہو گیا، واللہ اعلم۔

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو
النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا جَمَادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا
لَصَلَحَ قَالَ فَخَرَجَ شَيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا
لِنَحْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذًا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَعْلَمُ
بَأَمْرِ دُنْيَاكُمْ *

۱۴۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسود بن عامر، حماد بن
سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ سے اور ثابت
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر سے ہوا جو
کہ قلم لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (چنانچہ
انہوں نے نہ کیا) تو خراب کھجور آئی، آپ کا پھر ادھر سے گزر
ہوا تو دریافت کیا، کہ تمہارے درختوں کو کیا ہوا، انہوں نے
عرض کیا آپ نے ایسا ایسا فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تم اپنے
دنیاوی کاموں سے بہ نسبت میرے زیادہ واقف ہو۔

(فائدہ) یعنی جس طرح پر آسانی اور فائدہ ہو کرو، بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(۲۱۴) بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ *

باب (۲۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت کا بیان۔

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَ لَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ
يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَ مُؤَخَّرٌ *

۱۴۱۹- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس
کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے،
ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے، میرا دیکھنا
تمہیں بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

(۲۱۵) بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
فَضَائِلُ *

باب (۲۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
فضائل۔

۱۴۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور انبیاء کرام سب علاقائی بھائیوں کی طرح ہیں، اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، داؤد، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور انبیاء علیہ السلام سب علاقائی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے۔

۱۴۲۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق رکھتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کرام سب علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا ہیں اور دین سب کا ایک ہے، اور ہمارے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بچہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی ولادت کے وقت شیطان اس کے کوچانہ مارے، چنانچہ وہ شیطان کے کوچانہ مارنے کی وجہ سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور ان کی والدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ”انی اعیذھا

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عُلَاتٍ وَ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ *

۱۴۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءِ أَبْنَاءُ عُلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ *

۱۴۲۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عُلَاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ *

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَ أُمُّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ وَ إِنِّي أَعِيذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ *

بَكَ وَذَرِيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيمِ“۔

۱۴۲۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھو دیتا ہے تو وہ اس چھونے کی وجہ سے چلا کر دیتا ہے اور شعیب کی روایت میں ”مس الشیطان“ کا لفظ ہے۔

۱۴۲۵۔ ابوالطاهر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابویونس، مولیٰ ابوہریرہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھو دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۱۴۲۶۔ شیمان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کا چھونا شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۴۲۷۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا تو چوری کرتا ہے، اس نے کہا ہر گز نہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور نفس کی تکذیب کی۔

(فائدہ)۔ یعنی جب تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو میں تجھے سچا سمجھتا ہوں، اس روایت سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ انبیاء کرام عالم الغیب نہیں ہوتے، واللہ اعلم۔

(۲۱۶) باب مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ (۲۱۶) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فضائل۔

۱۴۲۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِينًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْ عِيسَى بَنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتُ نَفْسِي *

عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۲۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن فضیل، مختار، (دوسری سند) علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، مختار بن فلفل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ”یا خیر البریۃ“ آپ نے فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(فائدہ)۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تواضع اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بندگی کی بنا پر ارشاد فرمایا، ورنہ آپ کی ذات بابرکات ہی ”خیر البریۃ“ اور تمام انبیاء کرام سے افضل ہے۔

۱۴۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ *

۱۴۲۹- ابو کریب، ابن ادریس، مختار بن فلفل، مولیٰ عمرو بن حریش، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۴۳۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۳۰- محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، مختار، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِئِنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ *

۱۴۳۱- قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی برس کی عمر (۱) میں بسولے سے آپ اپنا ختنہ کیا تھا۔

(فائدہ) اور موطا امام مالک میں ایک سو بیس برس کی عمر کا تذکرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۳۲- وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۴۳۲- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کرنے میں تاخیر نہیں فرمائی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی اس عمر میں ہوا تھا۔ ختنہ کرنے کے لئے مستحب وقت ولادت کا ساتواں دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسینؑ کا ختنہ ان کی ولادت کے ساتویں دن کرایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسحاقؑ کا ساتویں دن اور حضرت اسماعیلؑ کا تیرہویں دن ختنہ کرایا۔

بن عبدالرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں جبکہ انہوں نے فرمایا، اے پروردگار مجھے دکھا تو کس طرح سے مردے زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے یقین نہیں ہے؟ بولے کیوں نہیں، مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے دل کو تسلی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے، اور اگر میں قید میں اتنا زمانہ رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً ابلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

(فائدہ) اس حدیث کے متعلق کتاب الایمان میں پہلے لکھ چکا ہوں، وہاں رجوع کر لیا جائے، خلاصہ یہ سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام یہ چاہتے تھے کہ علم الیقین کے ساتھ عین الیقین حاصل ہو جائے۔

۱۴۳۳- عبد اللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس، زہری کی طرح روایت مروی ہے۔

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخْبِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طَوْلَ لَبْثِ يُونُسَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ *

۱۴۳۳- وَحَدَّثَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ *

۱۴۳۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُّوطِ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ *

۱۴۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثَنَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَقَوْلُهُ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ) هَذَا

۱۴۳۴- زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے انہوں نے مضبوط قلعہ کی پناہ چاہی۔

۱۴۳۵- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر تین مرتبہ، دو جھوٹ تو خدا کے لئے تھے ایک تو ان کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا ان کا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا، اور تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے بارے میں، واقعہ یہ ہے کہ

وَوَاحِدَةً فِي شَأْنٍ سَارَةً فَإِنَّهُ قَدِيمَ أَرْضِ جَبَّارٍ
وَمَعَهُ سَارَةٌ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ
هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمُ أَنَّكَ أَمْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكَ
فَإِنْ سَأَلْتُكَ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي فَإِنَّكَ أُخْتِي
فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا
غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ
أَهْلِ الْجَبَّارِ أَنَّهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضُكَ
أَمْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى
الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَمَالِكْ أَنْ بَسَطَ
يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَبَضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا
ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرَّكَ فَفَعَلَتْ
فَعَادَ فَقَبَضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا
مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبَضَتْ أَشَدَّ مِنَ
الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ
يَدِي فَلَمَّا دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا أَضُرَّكَ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ
يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا
أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرَجَهَا
مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي
فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ
لَهَا مَهْمُكُمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ
وَأَخَذَ حَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ أُمُّكُمْ يَا
بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ *

حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے، ان کے
ساتھ ان کی بیوی سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، حضرت
ابراہیم نے ان سے فرمایا کہ اگر بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا تو میری
بیوی ہے تو وہ تجھے چھین لے گا، اگر وہ تم سے پوچھے تو کہہ دینا کہ
میں ان کی بہن ہوں اور تم اسلام میں میری بہن ہو، کہ ساری
دنیا میں اس وقت میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مسلمان نہیں،
جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے
حضرت سارہ کو دیکھنے کیلئے پہنچے، اور بادشاہ سے کہا تیرے ملک
میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تیرے علاوہ اور کسی کے لائق
نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، وہ گئیں اور حضرت ابراہیم
نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں
تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا مگر اس کا ہاتھ
جکڑ دیا گیا تو خدا سے اس نے دعا کے لئے کہا، اور کہا کہ میرے
لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دیں اور میں
تمہیں نہیں تکلیف دوں گا، انہوں نے دعا کی، اس نے پھر دست
درازی کی تو پہلی بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ گیا، اس نے حضرت سارہ
سے پھر دعا کے لئے کہا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی، اس نے پھر
دست درازی کی، پھر دونوں بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ دیا گیا، وہ بولا
خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے، بخدا میں تم کو کبھی نہیں
ستاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس
نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور بولا تو
میرے پاس (معاذ اللہ) شیطانی کو لے کر آیا ہے، انسان نہیں
لایا، اس کو میرے ملک سے نکال دے اور ہاجرہ بھی انہیں دے
دے، حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں، حضرت
ابراہیم نے انہیں دیکھا تو لوٹے اور پوچھا کیا کیا گزرا، یہ بولیں ہر
طرح سے خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکردار کا ہاتھ مجھ
سے روک دیا اور ایک باندی بھی دلوا دی، حضرت ابو ہریرہؓ
فرماتے ہیں اے اولاد ”ماء السماء“ یہی (ہاجرہ) تمہاری ماں ہے۔

(فائدہ) عرب کو صفاتی نسب کی بنا پر اولاد ”ماء السماء“ (بارش کی اولاد) بولتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں مقام پر جھوٹ نہیں بولا بلکہ یہ تور یہ تھا، اور تینوں باتیں اپنی جگہ پر صحیح تھیں کیونکہ انبیاء کرام امور رسالت اور امور دنیاوی میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ قلیل ہو یا کثیر۔

(۲۱۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ *
باب (۲۱۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل۔

۱۴۳۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل برہنہ نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے تھے، لیکن حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے، بنی اسرائیل بولے، خدا کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس وجہ سے نہیں نہاتے کہ انہیں فتن کی بیماری ہے، تو ایک مرتبہ حضرت موسیٰ نہا رہے تھے اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے کہ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے، او پتھر میرے کپڑے دے، او پتھر میرے کپڑے دے، تا آنکہ بنی اسرائیل نے ان کی شرم گاہ کو دیکھ لیا، وہ بولے بخدا انہیں تو کوئی بیماری نہیں، جب لوگ انہیں دیکھ چکے تو پتھر رک گیا، حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر حضرت موسیٰ کی مار کے چھ یاسات نشان ہیں۔

۱۴۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاةٍ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاةٍ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ *

(فائدہ) اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے مذکور ہوئے، ایک پتھر کا کپڑے لے کر بھاگنا اور دوسرے اس پر مار کے نشان پڑ جانا، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام نقص جسمانی سے بھی پاک اور مبرا ہوتے ہیں، انہی خوبیوں اور کمالات کو دیکھتے ہوئے ملحدین اور کفار ان کی بشریت کے منکر ہو گئے، جیسا کہ قرآن کریم نے بار بار اس چیز کا تذکرہ فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۱۴۳۷۔ یحییٰ بن حبیب، یزید بن زریج، خالد حذاء، عبد اللہ بن شقیق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۱۴۳۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ

حضرت موسیٰ بہت شرمیلے تھے کسی نے ان کو کبھی نیگا نہیں دیکھا، آخر نبی اسرائیل بولے انہیں فتق کی بیماری ہے، ایک مرتبہ انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے، چنانچہ وہ بھاگتا ہوا چل دیا، اور حضرت موسیٰ اپنا حصا لے اے مارتے ہوئے اس کے پیچھے ہوئے اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، تا آنکہ وہ پتھر نبی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے جا رکھا، اور آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ایماندارو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی، اللہ نے انہیں لوگوں کی بات سے پاک کیا، اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۱۴۳۸- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گئے اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کا (بھی) خواستگار نہیں، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا جاؤ اس بندے سے کہہ دو کہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بل تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں اتنے سال کی زندگی تمہیں اور عطا کی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا کہ پھر (بھی) موت ہے، عرض کیا تو پھر ابھی سہی، چنانچہ دعا کی کہ اے العالمین مجھے ایک پتھر کے پھینکے جانے کے بقدر ارض مقدسہ (بیت المقدس) کے قریب کر دے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو راستہ کے قریب سرخ دھاری دار ریتی کے قریب ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ أَتَبْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَحَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ أَدْرُ قَالَ فَاعْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهِ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بَعْضَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَأَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا) *

۱۴۳۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ تَوَرَّاهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالآنَ فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ *

(فائدہ) روایت سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام پر مدفون ہونا بہتر ہے، اور عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت کے اندر حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا تھا، جس کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے آدمی ہی سمجھا اور طمانچہ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی،

باقی جب دوسری مرتبہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے راضی ہو گئے، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام عالم الغیب نہیں ہوتے بلکہ ”لا یعلم الغیب الا اللہ“ کذا فی القسطلانی۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَحَبُّ رَبِّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَفَاَهَا قَالَ فَارْجِعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شُعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بَهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أُمْتِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرْيَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَيْبِ الْأَخْمَرِ *

۱۴۴۰- قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

(۱) ملک الموت انسانی شکل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا چونکہ بغیر اجازت کے اندر آگیا تو ایک عام آدمی سمجھ کر اس کے طمانچہ مارا۔ انسانی شکل میں ہونے کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں عام مہمان سمجھا اور کھانا پیش کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس یہی فرشتے خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں گئے تو انہوں نے بھی نہ پہچانا۔ حضرت مریمؑ کے پاس فرشتہ آیا تو انسانی شکل میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے نہیں پہچانا۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْزُضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكََّ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَا لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ بَيْنَ أَظْهَرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَحْسِبَ بَصَفَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۱۴۴۱- زہیر بن حرب، حجت بن ثنی، عبدالعزیز بن عبداللہ، عبداللہ بن فضل، عبدالرحمن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کچھ مال فردخت کر رہا تھا اسے قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا، یا اس نے برا جانا اور بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب فرمایا، یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور بولے تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر فضیلت دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں، مجھے فلاں نے طمانچہ مارا ہے، آپ نے اس شخص سے پوچھا تو کہ تو نے اسے کیوں طمانچہ مارا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہہ رہا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے برگزیدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں پر اور آپ ہم لوگوں میں تشریف فرما ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے، یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ انور پر معلوم ہونے لگے، پھر ارشاد فرمایا ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح) فضیلت نہ دو (کہ دوسرے کی شان کے خلاف ہو) کیونکہ قیامت کے دن جس وقت صور پھونکا جائے گا آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں انھوں گا لیکن اٹھ کر دیکھوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کا پایہ پکڑے ہوں گے معلوم نہیں کہ طور والے دن کی بے ہوشی انہیں مجرا دی گئی یا مجھ سے پہلے وہ اٹھ بیٹھے، اور میں بھی یہ نہیں کہتا کہ کوئی نبی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

(فائدہ) کہ کہیں ایک کی فضیلت اس طریقہ پر بیان کرنے سے دوسرے کی شان کے خلاف الفاظ سرزد نہ ہو جائیں، معلوم ہوا کہ تمام انبیائے کرام کا ذکر خیر بڑی عزت و احترام سے کرنا چاہئے کہ کہیں کسی نبی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی سرزد نہ ہو جائے، کیونکہ کسی بھی

پیغمبر کی بے ادبی کفر ہے اور اس طرح ایک پیغمبر کی فضیلت مقابلہ کر کے اس طرح بیان کرنا کہ جس سے دوسرے انبیاء کرام یا کسی بھی پیغمبر کی مقصد عیاذ باللہ سرزد ہو جائے تو بجائے ثواب کے کفر ہو جائے گا جیسا کہ جہاں اور عوام الناس اس گمراہی میں مبتلا ہیں، اس قسم کی فضیلت سنا اور سنا دینوں حرام ہیں، گو ہمارے پیغمبر علیہ السلام تمام انبیاء کرام کے سردار اور افضل البشر ہیں، پھر بھی آپ نے اس طریقہ پر اپنی فضیلت بیان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا اور اس پر غصہ کا اظہار فرمایا کہ کہیں جہاں ضلالت اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کر بیٹھیں۔

۱۴۴۲۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۴۴۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۱۴۴۳۔ زہیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس میں باہم گالی گلوچ ہوئے، مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ خلائق بنایا، یہودی بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر برتری عطا کی، مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ اپنا اور مسلمان کا واقعہ گزرا تھا، بیان کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہوئے، مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاتہ ہو جائے گا، یا ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ فرمائے گا۔

۱۴۴۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَغِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِنْ أَسْتَشْنِي اللَّهَ *

۱۴۴۴۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۱۴۴۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کیا، اور ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۴۵۔ عمرو ناقد، ابوالاحمد الزبیری، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسے طمانچہ مارا گیا تھا اور معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ (مقابلہ کر کے) فضیلت نہ دو، ابن نمیر کی روایت میں سند اس طرح ہے عمرو بن یحییٰ حدیثی ابی۔

۱۴۴۷۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان بن جعفی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور ہداب کی روایت میں ہے کہ میرا موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، لال ریتی کے پاس دیکھا، کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(فائدہ) گو آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کرام کو اس عالم میں بھی یہ شرف حاصل ہو کہ وہ عبادت الہی میں مصروف رہیں، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، گو ان کی یہ حیات دنیاوی حیات کے طریقہ پر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں، واللہ اعلم۔

۱۴۴۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) عثمان

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ *

۱۴۴۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطِمَ وَجْهَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ اكْتَفَى بِصَفْعَةِ الطُّورِ *

۱۴۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخَيَّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي *

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِي بِي عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَخْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ *

۱۴۴۸- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى

بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالکؓ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، سفیان، سلیمان تمیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا موسیٰ پر گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ شب معراج میں میرا ان پر گزر ہوا۔

۱۳۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے کسی بندے کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، ابن شیبہ نے ”محمد بن جعفر عن شعبہ“ کہا ہے اور ”حدثا شعبہ“ کا لفظ نہیں کہا ہے۔

۱۳۵۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہوں، متی حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔

باب (۲۱۸) حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

۱۳۵۱۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت

يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي * ۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَعْني اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ *

(۲۱۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتَقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگوں میں زیادہ کریم اور بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو، صحابہ نے کہا ہم اس چیز سے سوال نہیں کرتے، آپ نے فرمایا تو سب سے بزرگ یوسفؑ ہیں، اللہ کے نبی، نبی کے بیٹے، خلیل اللہ کے پوتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس سے نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو تو زمانہ اسلام میں عرب کے وہ بہتر اور پسندیدہ حضرات ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے جبکہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔

(فائدہ) حضرت یوسف علیہ السلام مکارم اخلاق کے ساتھ شرف نبوت اور شرافت نسب سے بھی ممتاز ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور آباء اجداد میں حضرت یعقوب، حضرت اسحاق، حضرت ابراہیم موجود ہیں جن کی بنا پر اکمال کرم ہو گیا۔

(۲۱۹) بَابُ فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب (۲۱۹) حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت۔

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا *

۱۳۵۲ - ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

(فائدہ) فضیلت اور خوبی یہی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے، حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے، اس سے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۰) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب (۲۲۰) حضرت خضر علیہ السلام (۱) کی فضیلت۔

۱۴۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنْ

۱۳۵۳ - عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر المکی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، معید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف

(۱) حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے یا غیر نبی، اس بارے میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور پھر نبی مرسل تھے یا نبی غیر مرسل، تو جمہور کے ہاں وہ نبی غیر مرسل تھے اور امور مکنونیہ کا انھیں علم دیا گیا تھا۔ اور وہ حیات ہیں یا فوت ہو چکے ہیں، اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں زیادہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

ابْنُ عِيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عَمْرٍا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ
 يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِي
 إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ
 كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ
 فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَغَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ
 الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي
 بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى
 أَيُّ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ اخْمِلْ حُوتًا فِي
 مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ
 وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ
 هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ
 فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي
 الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ حَتَّى
 كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ
 لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا
 وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنَّ يُخْبِرَهُ
 فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِفَتَاهُ ()
 آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ()
 قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ
 بِهِ () قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْثَقْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمَّا
 نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ

بکالی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، وہ
 اور ہیں اور جو موسیٰ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے
 وہ اور ہیں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، اللہ کا دشمن ہے، میں نے ابی
 بن کعب سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ
 السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان
 سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم کس کو ہے؟ وہ بولے
 مجھے زیادہ علم ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر اس بات پر عتاب فرمایا کہ
 انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے، اللہ
 تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک
 بندہ مجمع البحرین میں ہے جو تم سے زیادہ جانتا ہے، موسیٰ نے کہا
 پروردگار میں اس سے کس طرح ملوں؟ ارشاد ہوا ایک زنبیل
 میں ایک مچھلی رکھ لو جس مقام پر وہ غائب ہو جائے وہیں وہ بندہ
 ملے گا، یہ سن کر موسیٰ اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر چلے
 اور موسیٰ نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے ہوئے
 مقام صحرہ تک پہنچے وہاں حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی سو
 گئے، مچھلی تڑپی اور زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ نے
 پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا، یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو گیا اور
 مچھلی کے لئے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ اور ان کے
 ساتھی متعجب ہوئے، پھر دونوں دن بھر اور ساری رات چلے اور
 حضرت موسیٰ کے ساتھی انہیں یہ واقعہ بتانا بھول گئے، جب صبح
 ہوئی حضرت موسیٰ اپنے ساتھی سے بولے ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر
 سے ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جبکہ اس جگہ سے
 آگے بڑھ گئے جہاں جانے کا حکم تھا، وہ بولے کہ آپ کو معلوم
 نہیں کہ جب ہم مقام صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان
 ہی نے اس کا ذکر کرنے سے بھلا دیا اور تعجب ہے کہ اس مچھلی
 نے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ نے فرمایا ہم تو اسی مقام کو
 تلاش کر رہے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر

لوٹے تا آنکہ صحرہ پر پہنچے، وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا، حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام بولے ہمارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، خضر بولے بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں، حضرت خضر بولے تمہیں خدا نے وہ علم ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے، میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ تم مجھے وہ علم سکھاؤ، جو اللہ نے تمہیں دیا ہے، حضرت خضر بولے تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے اور تمہیں اس بات پر کیونکر صبر ہو سکے گا جسے تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے صابر ہی پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا، خضر بولے اچھا اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا، تا آنکہ میں خود ہی تمہیں بیان نہ کر دوں، موسیٰ بولے بہت اچھا، چنانچہ دونوں سمندر کے کنارے چل دیے، ایک کشتی سامنے سے آئی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں سوار کرلو، انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ ڈالا، موسیٰ بولے کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا کہ کشتی والوں کو ڈوب دویہ تم نے بہت ہی عجیب کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا مجھے بھول چوک پر مت پکڑو، اور میرے معاملہ میں مجھ پر تنگی نہ کرو، پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے، اور سمندر کے کنارے کنارے چل دیے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر علیحدہ کر دیا اور اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا، یہ تو بہت برا کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت

أَذْكُرُهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوسَى (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقْصَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى آتِيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بَثْوَبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمُكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تَعْلَمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوهُمَا الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ الْوُحِ السَّفِينَةِ فَزَرَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتَغْرُقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى (أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ

تھا، موسیٰ نے کہا اب اس کے بعد اگر میں کسی چیز پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر بجا ہے، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں (۱) میں پہنچے تو ان سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کر دیا، پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی اور جھک چلی تھی، خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ بولے کہ ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا، اور کھانا نہیں کھلایا، اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے مزدوری لے لیتے، حضرت خضر بولے بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اب میں تمہیں ان امور کی تاویل اور راز بیان کئے دیتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، مجھے آرزو ہے کہ وہ صبر کرتے اور کئی باتیں دیکھتے اور ہمیں سناتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کہی تھی، پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میں نے اور تم نے خدا کے علم سے اتنا ہی علم حاصل کیا ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی اس طرح تلاوت کرتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا، اور وہ لڑکا کافر تھا۔

۱۴۵۴۔ محمد بن عبد الاعلیٰ مقبسی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نوف بن بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر کے پاس علم کی تلاش میں گئے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، ابن عباسؓ بولے اے سعید تم نے اسے یہ کہتے سنا ہے، میں نے کہا جی ہاں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ

نَفْسٍ لَقَدْ جَنَّتْ شَيْئًا نُّكِرًا قَالِ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالِ وَهَذِهِ اَشَدُّ مِنْ الْاُولٰى (قَالِ اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ) يَقُولُ مَا بَلَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمَ آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا (لَوْ شِئْتَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالِ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالِ وَقَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْاُولٰى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالِ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالِ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا *

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ

(۱) اس بستی سے کوئی بستی مراد ہے، مختلف اقوال ہیں، ایلہ، اٹاک، آذربائیجان، برقتہ، ناصرہ، جزیرہ اندلس۔

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ
كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ
وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا
وَأَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ
بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ
رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فذَلْنِي عَلَيْهِ
قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ
تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى
اتَّهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعَمِيَ عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ وَتَرَكَ
فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا
يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا
أَلْحَقَ نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخْبِرَهُ قَالَ فَفُتِيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا
(قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هَذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يُصِبْنَاهُمْ نَصَبٌ حَتَّى
تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى
آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا
هُنَا وَصِفْ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَلَمَّا هُوَ
بِالْخَضِرِ مُسْحًى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ
قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ
مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ
قَالَ جِئْتُ لِي (تَعَلَّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ

تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرما
رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
اور اس کی آزمائشوں کے متعلق نصیحت فرما رہے تھے، انہوں
نے یہ کہا میں نہیں جانتا کہ ساری دنیا میں کسی کو جو مجھ سے بہتر
ہو، یا مجھ سے زیادہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی
کہ میں جانتا ہوں، اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے
زائد (دوسرا) علم رکھتا ہے، وہ ایک شخص ہے زمین پر، حضرت
موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار مجھے اس سے ملا دے، حکم ہوا
کہ اچھا ایک مچھلی کو نمک لگا کر اپنے توشہ میں رکھو جہاں وہ مچھلی
گم ہو جائے، اسی مقام پر وہ آدمی ملے گا، یہ سن کر موسیٰ اور ان
کے ساتھی چلے، حتیٰ کہ صحرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہیں ملا،
حضرت موسیٰ آگے چل دیے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے،
یہ ایک مچھلی تڑپی اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق
کی طرح مچھلی پر بن گیا، موسیٰ کے ساتھی نے کہا کہ میں نبی اللہ
سے ملوں اور صورتحال بیان کروں، پھر وہ ان سے یہ واقعہ بیان
کرنا بھول گئے، جب آگے بڑھے تو موسیٰ نے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ،
اس سفر سے تو ہم تھک گئے ہیں اور موسیٰ کو تھکن اس مقام
سے آگے بڑھنے کے بعد ہوئی، ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا
تم کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرہ پر پہنچے تو میں مچھلی بھول گیا،
اور شیطان کے سوا یہ چیز کسی نے نہیں بھلائی، تعجب ہے کہ اس
نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ نے کہا اسی چیز کی تو ہمیں تلاش
تھی، پھر اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے، ان کے ساتھی نے
کہا جہاں وہ مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی، اس مقام پر موسیٰ
تلاش کرنے لگے، ناگاہ انہوں نے خضر کو دیکھا کہ ایک کپڑا
اوڑھے چت لیٹے ہیں یا سیدھے، موسیٰ نے کہا السلام علیکم،
انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون
ہو؟ موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، کون موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا
بنی اسرائیل کے موسیٰ، وہ بولے کیسے آئے ہو؟ موسیٰ بولے

اس لئے آیا ہوں کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دو، وہ بولے تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور جن امور کا تمہیں علم نہیں ان پر کیوں کر صبر کر سکتے ہو، لہذا اگر تم صبر نہ کر سکو تو بتاؤ میں اس وقت کیا کروں، موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، خضر بولے اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات نہیں مجھ سے نہ پوچھنا، حتیٰ میں خود اسے تم سے بیان نہ کروں، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کشتی کا تختہ توڑ ڈالا، موسیٰ بولے تم نے کشتی کا تختہ توڑ ڈالا کہ کشتی والے ڈوب جائیں، تم نے یہ عجیب کام کیا، خضر بولے میں نہ کہتا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ بولے میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور مجھ پر دشواری نہ کرو، پھر دونوں چلے، ایک مقام پر بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر نے بے سوچے فوراً ایک بچے کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا، یہ دیکھ کر موسیٰ گھبرائے اور کہنے لگے کہ تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کر دیا، یہ کام تم نے بہت ہی نازیبا کیا، حضور نے اس مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر اور موسیٰ پر رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے مگر انہیں خضر سے شرم آگئی اور بولے اگر اب کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر معقول ہے اور اگر موسیٰ صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے اور حضور انبیاء میں سے جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو کہتے اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمتیں ہوں ہم پر، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے آدمی بہت بخیل تھے اور یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا لگا مگر کسی نے ضیافت نہیں کی، پھر انہیں وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، خضر نے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ بولے اگر تم چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے، خضر بولے بس میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے اور موسیٰ کا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَبْرًا) شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ (قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تُسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا) قَالَ اتَّخَذِي عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَخَرَقْتُهَا لِتُغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا) غُلَامًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَىٰ أَحَدِهِمَا بِأَدْيِ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَذَعَرَ عِنْدَهَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَعْرَةً مُنْكَرَةً (قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَاكِيَةً بَغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ لَوْلَا أَنَّهُ عَجَلٌ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذِمَامَةً (قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا) فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ) لِأَمَامَا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَ (اسْتَطَعَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ) وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ (سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا

کپڑا پکڑ کر کہا کہ اب میں تمہیں ان امور کا از بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکتے، کشتی تو مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے بادشاہ تھا جو جبراً کشتیوں کو چھین لیتا تھا، تو میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب پکڑنے والا آیا تو اسے عیب دار سمجھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اسے درست کر لیا اور وہ بچہ فطرتابی کافر تھا، اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے اگر وہ بڑا ہوتا تو والدین کو بھی سرکشی میں پھنسا دیتا، ہم نے چاہا کہ اللہ انہیں اس کے بدلے دوسرے کا عطا فرمادے جو اس سے بہتر ہو، اور پورا تو شہر میں دو یتیموں کی تھی، اہل اہل اللہ۔

۱۳۵۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، محمد بن یوسف، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق سے اسناد تھیں کے ساتھ ابو اسحاق سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”تَلْذِذَاتٍ عَلَيْهِ اجْرًا“

۱۳۵۷۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس اور حرمہ بن قیس فزاری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مناقشہ کیا، حضرت ابن عباس بولے وہ خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں سے ابی بن کعب کا گزر ہوا، ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا ابو الطفیل لاہر آؤ میں اور یہ میرے ساتھی موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تھا تو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سنا ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ

لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْحَرَقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ (وَأَمَّا الْغُلَامُ) فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا) فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۱۴۵۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِإِسْنَادٍ التَّيَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۵۶۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (تَلْذِذَاتٍ عَلَيْهِ اجْرًا) *

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ بِنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ

السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ (آتِنَا غَدَاءَنَا) فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَمْرَ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ *

عنه نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو، حضرت موسیٰ نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے ان سے ملنا چاہا، تب اللہ نے ایک مچھلی کو اس کی علامت بنا دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ تو اس بندے سے مل لو گے، تو حضرت موسیٰ جہاں تک منظور الہی تھا، چلے اس کے بعد اپنے ساتھی سے فرمایا، ہمارا ناشتہ لاؤ، وہ بولے آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہی اس کا ذکر کرنا بھلا دیا، حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا، اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے، پھر جو واقعات گزرے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کر دیئے ہیں، مگر یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے، چلے۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل ملاح و معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور قول صحیح یہ ہے کہ وہ آدمی ہیں، اور قطبی فرماتے ہیں کہ وہ اخیر زمانہ میں جس وقت قرآن کریم مرتفع ہو جائے گا، انتقال فرمائیں گے اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں بھی تھے، ان کی کنیت ابوالعباس ہے اور نام بلیا بن مکران ہے اور لقب خضر ہے کیونکہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے تو ان کے بیٹھنے کی وجہ سے وہ زمین سرسبز ہو گئی۔ شیخ ابن الصلاح بیان کرتے ہیں کہ ان کی حیات اور مجالس خیر میں حضوری کے واقعات شمار سے زیادہ ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اس امر کو انہوں نے ملحوظ رکھتے ہوئے بغیر وحی کے کہہ دیا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں، اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ ایسا نہ کہنا چاہئے بلکہ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب کرنا چاہئے کیونکہ حسنات الابرار سینات المقرین، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علوم شریعت حاصل تھے اور خضر علیہ السلام کو علم کشف کو نیات، اور کشف کو نیات علوم شریعت اور کشف الہیات سے کبھی افضل نہیں ہو سکتا، اسی کو سیر فی اللہ کہتے ہیں اور اس کی انتہا ہی نہیں اور اگر خضر علیہ السلام زیادہ عالم ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام تحصیل علم کے لئے ان کے پاس ٹھہرتے، جلدی کر کے تشریف نہ لاتے اور پھر خضر علیہ السلام کے تو نبی ہونے میں بھی اختلاف ہے (نووی جلد ۲، کمال اکمال العلم و شرح جلد ۶ صفحہ ۷۰ او یعنی جلد ۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب (۲۲۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۴۵۸- زہیر بن حرب، عبد بن حمید، عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، عثمان بن ہلال، ہام، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے بیان کیا کہ میں نے مشرکین کے قدم اپنے سروں پر دیکھے اور ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم ان دونوں کو کیا سمجھتے ہو، جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(۲۲۱) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۴۵۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِثُهُمَا *

(فائدہ) روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل عظیم اور حضرت ابو بکر کی فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۴۵۹- عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، ابوالنضر، عبید بن حنین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیاوی نعمتیں لے لے یا اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کرے، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کر لیا، یہ سن کر ابو بکرؓ روئے اور خوب روئے اور عرض کیا ہمارے باپ دادا، ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں، پھر معلوم ہوا کہ اس بندہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ ان امور کو جاننے والے تھے، اور

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ خَيْرِهِ اللَّهُ يَبْنِي أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةُ الدُّنْيَا وَيَبْنِي مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَذَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ

حضور نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان مال اور صحبت میں ابو بکر کا ہے، اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سب کو بند کر دیا جائے، ہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کو باقی رکھا جائے۔

(فائدہ) حدیث کے آخری جملہ سے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۳۶۰۔ سعید بن منصور، فلیح بن سلیمان، سالم، ابو النضر، عبید بن حنین، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن رجاہ، عبد اللہ بن ابی الہذیل، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنالیا ہے۔

۱۳۶۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر کسی کو اپنی امت میں سے (خدا کے علاوہ) خلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا۔

۱۳۶۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، ابواسحاق، ابوالاحوص، عبد اللہ، (دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی ملیک، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں

فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامَ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْجَةَ إِلَّا خَوْجَةَ أَبِي بَكْرٍ *

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمًا بِمَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي الْهَذِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا *

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیل بناتا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا *

۱۴۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، واصل بن حیان، عبد اللہ بن ابی ہذیل، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر زمین والوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) کو خلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خلیل اللہ ہے۔

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهٰذِلِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

۱۴۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع۔

۱۴۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلٍّ مِنْ خَلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش۔

(چوتھی سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید انصاری، وکیع، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں (خدا کے علاوہ) ہر ایک دوست کی دوستی سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو خلیل بناتا لیکن تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِثْمَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ

۱۴۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو عثمان، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کے ساتھ بھیجا، جب میں واپس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ فرمایا عائشہؓ سے، میں

قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
عُمَرُ فَقَدْ رَجَلًا *

(فائدہ) روایت سے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عائشہؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور یہی اہل سنت والجماعت کی دلیل اور ان کا مسلک ہے۔

۱۴۶۷- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْوَانِيُّ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ ح وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ
بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْلِفًا لَوْ اسْتَحْلَفَهُ
قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا *

۱۳۶۷- حسن بن علی خلوانی، جعفر بن عون، ابو عمیس
(دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی
ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہؓ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، کہ اگر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کسی کو (اپنی زندگی میں ہی) خلیفہ کرتے تو کس کو
کرتے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ کو، پھر پوچھا گیا کہ ان
کے بعد کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت عمرؓ کو، پھر پوچھا گیا کہ پھر
کس کو کرتے؟ فرمایا حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو اس کے بعد
خاموش ہو گئیں۔

(فائدہ) شیعہ حضرات جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی خلافت پر نص کر دی تھی تو وہ بالکل بے اصل اور
باطل ہے، خود حضرت علیؓ نے ان کی تکذیب کی ہے، حضرت ابو بکرؓ کی خلافت باجماع صحابہ کرام پوری ہوئی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کسی کی خلافت کے لئے نص کر دیتے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی قسم کا تنازع ہی پیش نہ آتا (نودی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)۔

۱۴۶۸- حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا
أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهُمَا تَغْنِي الْمَوْتَ
قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَنِّي أَبَا بَكْرٍ *

۱۳۶۸- عباد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، محمد
بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ
مانگا، آپ نے اسے پھر آنے کے لئے کہا، اس نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (آپ انتقال کر
چکے ہوں) آپ نے فرمایا، اگر مجھے نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس
آنا۔

(فائدہ) اس روایت میں آپ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمادیا جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع کر دی تھی کہ آپ کے بعد حضرت
ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۴۶۹- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ

۱۳۶۹- حجاج بن الشاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد،
محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ کے بارے میں گفتگو کی، تو آپ نے اسے حکم دیا، بقیہ روایت عباد بن موسیٰ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۷۰۔ عبید اللہ بن سعید، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ اپنے والد ابو بکرؓ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، کہ کوئی آرزو کرنے والا خلافت کی آرزو نہ کرے، اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور مومنین ابو بکرؓ کی خلافت کے علاوہ اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔

۱۳۷۱۔ محمد بن بن ابی عمر کی، مردان بن معاویہ الفزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم اشجعی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج کے دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں ہوں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کوئی جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا جس میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔

۱۳۷۲۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو السرح، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوا ہوں،

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَادِ بْنِ مُوسَى *

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعْنَ فِي أَمْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّمَا رَجُلٌ

میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہوں، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں سجان اللہ کہا، کہ کیا تیل بھی بولتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اس بات کو سچا جانتا ہوں، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچا جانتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس دن بکری کون بچائے گا جس دن میرے علاوہ اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا، لوگوں نے کہا سجان اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ بھی اور عمرؓ بھی۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہیں تھے اس سے بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضور کو حضرات شیخین پر کس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۱۴۷۳۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ بھیڑیے اور بکری کا قصہ روایت کیا گیا ہے لیکن تیل کا قصہ (اس میں) مذکور نہیں ہے۔
۱۴۷۴۔ محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابن داؤد الحفاری، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں بھیڑیے اور تیل دونوں کا واقعہ مذکور ہے، اور اخیر میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس چیز پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ، اور عمرؓ بھی اور یہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

۱۴۷۵۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ فَذَ حَمَلَ عَلَيْهَا التَّفَتَّتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُحْلِقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي اِنَّمَا خَلَقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَجُّبًا وَفَرَعًا اَبَقَرَةً تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذَّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنَقَذَهَا مِنْهُ فَالتَفَتَ اِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ*

۱۴۷۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذَّنْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ *
۱۴۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَ فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا نَمَّ*

۱۴۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(قائدہ) باتفاق علماء اہل سنت والجماعت تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ، ابو منصور بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، اور پھر اہل احد اور اس کے بعد اصحاب بیت الرضوان ہیں، اور حضرت عثمانؓ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے اور وہ مظلوم شہید ہوئے، اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بھی صحیح ہے اور اپنے زمانہ میں وہی خلیفہ تھے، اور صحابہ کرام تمام عادل تھے اور آپس کے مناقشات اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے جس کو طرفین صحیح سمجھتے تھے اسی لئے بعض نے شرکت اختیار کی اور بعض نے علیحدگی اختیار کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)۔

(۲۲۲) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *
باب (۲۲۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۴۷۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَتَنَوَّنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَرَحَّمَهُ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَقْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِحِلِّ عَمَلِهِ مِنْكَ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ أَنْ يَخْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَفَّتْ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأُظُنُّ

۱۴۷۶- سعید بن عمرو اشعبی، ابوالربیع العتکی، ابوالکریب، ابن مبارک، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت تخت پر رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، اور دعا اور ان کی تعریف کر رہے تھے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ان پر نماز پڑھ رہے تھے، اور میں بھی ان ہی میں تھا، اور میں نہیں گھبرا یا مگر ایک شخص سے، جنہوں نے میرے پیچھے سے آکر میرا مونڈھا تھا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے، انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی، پھر فرمایا اے عمرؓ تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو، تم سے زیادہ، بخدا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ آپ فرماتے کہ میں آیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے، اور میں اندر گیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اندر گئے، اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے، اس لئے میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ان دونوں

ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا۔

أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ سے غایت درجہ کی محبت رکھتے تھے اور انہیں اپنے سے افضل اور خدا کا مقبول بندہ سمجھتے تھے، اور ویسے اعمال کی خود آرزو اور تمنا کرتے تھے، اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ میں محاذ اللہ اختلاف بیان کرتے ہیں۔

۱۴۷۷- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۴۷۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۴۷۸- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان (دوسری روایت) زہیر بن حرب، حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر کرتے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس سے نیچے، پھر حضرت عمرؓ نکلے اور وہ اتانچا کرتا پچنے ہوئے ہیں جو کہ زمین پر گھسٹا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے، آپ نے فرمایا دین ہے۔

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَتْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَتْلُغُ ذُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَحْرُهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ *

۱۴۷۹- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا، میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری خدمت میں لایا گیا، اس میں دودھ تھا میں نے اس میں سے پیا، حتیٰ کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطابؓ کو دے دیا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا علم۔

۱۴۷۹- حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضِلِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ *

(فائدہ) جیسا کہ دودھ بدن کی جسمانیات اور بو و ہاش کا سبب ہے اسی طرح علم دین روح کی زندگی اور اس کی پرورش کا باعث ہے، اسی بنا

پر اہل تعبیر بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی دودھ کھاتے پاتے خواب میں دیکھے تو اسے علم نصیب ہوگا، روایت اولیٰ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین کی فضیلت اور اس روایت سے ان کے علم کی مقبوت ثابت ہوتی ہے۔

۱۴۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۸۰- قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح سے یونس کی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مطابق روایت مروی ہے۔

۱۴۸۱- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَزَعَهَا بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ *

۱۴۸۱- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ڈول پڑا ہوا ہے تو میں نے اس ڈول سے جتنا اللہ نے چاہا پانی، پھر اسے ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکرؓ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر وہ بڑا ڈول ہو گیا اور اسے ابن خطاب نے لے لیا، میں نے لوگوں میں ایسا بہادر اور سردار نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ پہنچ گئے۔

(فائدہ) یہ راوی کاٹک ہے، صحیح دو ڈول کا کھینچنا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی طرف کی اشارہ ہے کہ انہوں نے دو سال تک خلافت کی، ان کی خلافت میں مرتدین کا استیصال ہوا، اور پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے زمانہ خلافت میں اسلام خوب پھیلا، اس روایت میں حضرات شیخین کی خلافت ہی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۴۸۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۸۲- عبد الملک بن شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد اور دادا، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو بن ناقد، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ

۱۴۸۳- حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابن

ابی قافہ (ابو بکر صدیقؓ) کو ڈول کھینچتے دیکھا، اور زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۸۴۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عمر بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو مجھے دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکرؓ میرے پاس آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا تاکہ مجھے آرام دیں، اور دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابن خطابؓ آئے اور انہوں نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے اور حوض بھر پور ہو کر بہہ رہا ہے۔

۱۴۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ بن عمر، ابو بکر بن سالم، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابو بکرؓ آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور کمزوری کے ساتھ نکالے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر عمرؓ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا تو وہ ڈول چرس ہو گیا، میں نے ایسا زبردست بہادری کے ساتھ کام کرنے والا نہیں دیکھا، تا آنکہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے لاونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھادیا۔

۱۴۸۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن الخطابؓ کے متعلق حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ يَنْخُو حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ *
۱۴۸۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَرَيْتُ أَنِّي أَنْزَعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَّ مِنْ يَدِي لِيُرْوِحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلَأًا يَتَفَجَّرُ *

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بَدَلُوْا بَكْرَةً عَلَى قَلْبِي فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوَبًا أَوْ ذَنْوَبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَهُ حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ *
۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْثَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَنْخُو حَدِيثَهُمَا *

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ الْمُثَنِّكِرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِرِ وَعَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْحَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ *

۱۴۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ الْمُثَنِّكِرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ *

۱۴۸۹- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَبْنَؤُنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ *

۱۴۸۷- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو، ابن منکدر، حضرت جابر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن منکدر، عمرو، حضرت جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت میں میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک گھریا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا یہ کس کا ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن خطاب کا ہے، میں نے اندر جانا چاہا مگر (عمر) تمہاری غیرت کا مجھے خیال آگیا، یہ سن کر عمر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کرتا۔

۱۴۸۸- اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تیسری سند) عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، جابر، ابن نمیر اور زہیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۸۹- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن الخطاب کا ہے، یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پشت پھیر کر چل دیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں حضور کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۱۴۹۰۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۹۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید، محمد بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت ہی باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تو چھپنے کے لئے اٹھ دوڑیں، آپ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دیدی اور آپ بس رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ آپ کو ہنساتا رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سننے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے، اور پھر ان عورتوں سے بولے اپنی جان کی دشمنو، تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں، وہ بولیں ہاں تم سخت ہو، اور حضور سے زیادہ غصے والے ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستہ میں چلتا ہوا ملتا ہے تو اس راستہ کو جس پر تم چلتے ہو، چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

۱۴۹۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قَمْنٌ يَتَذَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْنِئَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَفْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ *

اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند کر رکھی تھیں، جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو سب پردہ کے پیچھے بھاگ گئیں، بقیہ روایت زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۹۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبد اللہ بن وہب، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں محدث من اللہ ہوا کرتے تھے (بغیر قصد و ارادہ کے ان کی زبان پر حق بات جاری ہو جاتی تھی) میری امت میں ان میں سے اگر ایسا کوئی ہے تو وہ عمر بن الخطابؓ ہیں، ابن وہب نے محدثوں کی تفسیر ”ملہون“ سے کی ہے۔

(فائدہ) محدث کی تفسیر صاحب مبارق نے کی ہے کہ ملاء اعلیٰ کی جانب سے کسی بات کا القاء ہو جائے اور دوسری تفسیر جو علامہ قسطلانی کی ہے اس کی جانب میں نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔

۱۳۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابن عجلان، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۹۵۔ عقبہ بن مکرم الحمی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں میں میں اپنے رب کے موافق ہوا، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں، دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

(فائدہ) حضرت عمرؓ نے مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کی رائے دی تھی تو اسی وقت آیت کریمہ ”واخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ نازل ہو گئی، غرضیکہ اس روایت میں حضرت عمرؓ کی عظیم الشان فضیلت اور منقبت مروی ہے اور اس بات کا یقین ثبوت ہے کہ آپ ملہم من اللہ تھے اور موافقات حضرت عمرؓ کا حضرت محدثین نے پندرہ تک کا شمار کرایا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، شرح سنوکی و ابی جلد ۶ صفحہ ۲۵)

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ *

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ *

۱۳۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لئے دیدیتے، آپ نے دے دیا، پھر اس نے عرض کیا کہ اس کی نماز بھی پڑھا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہوئے اور آپ کا کرتا تھا، اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے چنانچہ استغفرلہم اولا تستغفرلہم ان تستغفرلہم سبعین مرة، تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ دعا کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ منافق ہے بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ“۔

(قائد) یعنی منافق کی نماز پڑھنا تو کجا اس کی قبر کے پاس بھی کھڑے نہ ہو جائے۔

۱۳۹۷۔ محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابواسامہ کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر آپ نے منافقوں کی نماز پڑھانا چھوڑ دی۔

باب (۲۲۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۳۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرمہ، عطاء سلیمان بن یسار، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں رانیں یا پنڈلیاں

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي ابْنِ سُلُولٍ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكْفَنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بَنُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً) وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

۱۴۹۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

(۲۲۳) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ

کھولے ہوئے لیٹے تھے، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے اجازت طلب کی، تو آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت لی، انہیں بھی آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں گفتگو کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کر لئے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ سب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے کہا، حضرت ابو بکرؓ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، اور حضرت عمرؓ آئے تب بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لئے، آپ نے ارشاد فرمایا تو کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

وَسُلَيْمَانَ ابْنِي يَسَارَ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فخذِهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ*

(فائدہ) یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازار باندھے ہوئے تھے اور اس پر کرتہ نہیں پڑا ہوا تھا، اور حیا و شرم ملائکہ کی صفات میں سے ایک صفت جلیلہ ہے، روایت سے حضرت عثمان کی منقبت اور فضیلت جلیلہ ثابت ہوتی ہے، اسی واسطے ارشاد ہے، ”واحياءم عثمان“ الخ۔

۱۴۹۹۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید العاص، سعید بن العاص، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور آپ اپنے بستر پر حضرت عائشہؓ کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اسی حال میں اجازت دے دی، وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دیدی، اور آپ اسی حالت پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے تشریف لے گئے، حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اپنے کپڑے درست کر لو، میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكَ ثِيَابَكَ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ

عمرؓ کے آنے سے اتنے نہیں گھبرائے جتنا کہ حضرت عثمانؓ کے آنے سے، آپؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ زیادہ حیا دار انسان ہیں تو مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو مجھ سے اپنی ضروریات پوری نہ کرا سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ عمرو ناقد، حسن بن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید بن العاص، سعید العاص، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اور ”عقیل عن الزہری“ کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۱۔ محمد بن ثنیٰ عنزی، ابن ابی عدی، عثمان بن غیاث، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک لکڑی کو کچڑ میں کھونس رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلویا، آپؓ نے فرمایا کھول دے اور اسے جنت کی بشارت دی، دیکھا کیا ہوں کہ وہ حضرت ابو بکرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی، پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلویا، آپؓ نے فرمایا کھول دے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دے، میں گیا دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلویا تو آپؓ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دے، اور جنت کی بشارت دے اس بلوئی کے ساتھ جو انہیں پیش آئے گا، میں گیا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور جنت

حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزَعَتْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزَعَتْ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتَ لَهُ عَلَى بَلَكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَتْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ *

۱۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنَ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَكِيٌّ يَرْكُزُ يَغُودُ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشِّرْتُهُ

کی بشارت دی اور جو حضور نے فرمایا تھا بیان کر دیا، وہ بولے الہ العالمین اس وقت صبر عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار ہے۔

۱۵۰۲۔ ابو الریح العنکی، حماد، ایوب، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تو دروازہ پر پہرہ دے، پھر بقیہ روایت عثمان بن غیاث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۵۰۳۔ محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، شریک بن ابی نمر، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر آئے اور کہنے لگے آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا، چنانچہ مسجد میں آئے اور دریافت کیا کہ حضور کہاں ہیں، حاضرین نے کہا اس طرف گئے ہیں، تو ابو موسیٰؓ بھی ان کے نشان قدم پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے گئے حتیٰ کہ بیرار لیس پر پہنچے تو میں دروازہ میں بیٹھ گیا، اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا، تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی من پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکار رکھی تھیں، میں نے سلام کیا، پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور (دل میں) کہا کہ آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون ہے، بولے ابو بکرؓ، میں نے کہا ٹھہریے، پھر میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکرؓ تشریف لائے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں آیا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، چنانچہ ابو بکرؓ آئے اور کنویں کی من پر آپ

بِالْحَنَةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِرًا أَوْ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ *

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّحِ الْعَنْكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ *

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلزَّمَنِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتُ أَرِيْسَ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بَيْتِ أَرِيْسَ وَتَوَسَّطَ قَفْهًا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَفْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَذَلَى رَجُلِيهِ فِي الْبُئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْيِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بَفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَذْنُ لَهُ وَبَشَّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذْنٌ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلَى رَجُلِيهِ فِي الْبُئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بَفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَتَذْنُ لَهُ وَبَشَّرُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِئَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ*

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عثمان غنیؓ کو روضہ اطہر میں جگہ نہ ملی، وہ ان کے سامنے بقیع میں دفن کئے گئے۔

کی داہنی طرف بیٹھ گئے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادیئے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہوگی تو اسے بھی لے آئے گا، یکا یک ایک شخص نے پھر دروازہ ہلایا، میں نے کہا کون؟ بولے عمر بن الخطابؓ، میں نے کہا ٹھہریئے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت عمرؓ اجازت طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا آجاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ اندر آئے اور آپ کی بائیں جانب کنویں کی من پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادیئے، میں لوٹا اور بیٹھ گیا اور کہا کہ اگر خدا کو فلاں یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آجائے، پھر ایک شخص آیا اور دستک دی، میں نے کہا کون؟ بولے عثمان بن عفانؓ، میں نے کہا ٹھہریئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو اس پریشانی کے ساتھ جو کہ انہیں لاحق ہوگی، میں آیا اور کہا اندر آجاؤ حضور آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، ایک بلوئی کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہوگا، وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ من پر اس جانب جگہ نہیں ہے تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے فرمایا میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

۱۵۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، سعید بن عفیر، سلیمان بن بلال، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، سعید بن المسیب، حضرت ابو

۱۵۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي

موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تلاش میں نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ باغوں کی طرف تشریف لے گئے، پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں دیکھا کہ آپ کنویں کی من پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا دیا ہے، بقیہ روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ہے مگر حدیث کے آخر میں حضرت سعید بن مسیب کا یہ قول ”فاولتھا قبورہم“ مذکور نہیں ہے۔

۱۵۰۵۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، شریک بن عبد اللہ، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف اپنی حاجت سے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، اور بقیہ روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کی ہے اور ابن المسیب فرماتے ہیں کہ اس طرح بیٹھنے سے میں نے ان حضرات کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا، کہ ان تینوں کی ایک ساتھ قبریں ہیں اور حضرت عثمان کی علیحدہ ہے۔

باب (۲۲۴) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے فضائل۔

۱۵۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو جعفر، محمد بن الصباح، عبید اللہ القواریری، سرج بن یونس، یوسف، الماحشون، محمد بن مکدر، سعید بن المسیب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم

شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هَاهُنَا وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ أَبُو مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقَفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ*

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي إِثَرِهِ وَاقْتَصَصْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورُهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ*

(۲۲۴) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبِيدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسَرِيجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْمَاحِشُونَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاحِشِيُّ حَدَّثَنَا

میرے پاس ایسے ہو جیسے کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں یہ حدیث خود حضرت سعد سے سن لوں، تو میں حضرت سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انہیں سنائی، سعد بولے میں نے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور فرمایا ہاں میں نے سنی ہے، اور اگر نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشَافَهُ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَى أُذُنِيهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكْنَا *

(فائدہ) علامہ طبری فرماتے ہیں حضور نے یہ اس وقت فرمایا جب آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ نے فرمایا ”امارتی یا علی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ“ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے وقال موسیٰ للاحیہ ہارون اخلفنی فی قومی ”اور ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی زندگی میں انتقال فرما گئے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، لہذا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تم ہی میری وفات کے بعد خلیفہ ہو گئے اور وجہ مشابہت تمام امور میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی، لہذا تمام امور میں حضرت ہارون کے برابر ہونا ضروری نہیں صرف اس وقت خلیفہ کر جانے میں تشبیہ ہے اور قرابت کی بنا پر آپ نے یہ خلافت عطا فرمائی کیونکہ گھر والوں پر قرابت دار ہی کو خلیفہ کیا جاتا ہے اور پھر جب کہ آپ نے صاف فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو اس سے خود اس چیز کی وضاحت ہو گئی۔

۱۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت علی کو (مدینہ پر) خلیفہ کیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ، آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہے جیسا کہ حضرت ہارون کا موسیٰ کے پاس تھا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

۱۵۰۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسْبُهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَقْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأَتَنِي بِهِ أَرَمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي *

۱۵۰۹- قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے انہیں امیر بنایا اور بولے کہ تم ابو ترابؓ کو برا کیوں نہیں کہتے؟ سعد بولے کہ میں تین باتوں کی بنا پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں، انہیں برا نہیں کہتا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے کسی لڑائی پر جاتے ہوئے انہیں مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میں نے حضور سے خیبر کے دن سنا، فرما رہے تھے کہ کل میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، یہ سن کر ہم اس کے انتظار میں رہے آپ نے فرمایا میرے پاس علیؓ کو بلاؤ، وہ آئے اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور جھنڈا ان کے حوالہ کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور جب آیت ”ندع ابناءنا و ابنائکم“ نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(فائدہ) حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت سعدؓ سے حضرت علیؓ کو برانہ کہنے کا سبب پوچھا، جیسا کہ اور حضرات ان کو برا کہتے تھے تاکہ مزید برآں ان کے مناقب و فضائل کا علم ہو جائے۔

۱۵۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۱۵۱۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے پاس تھا۔

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى *

۱۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، یہ جہنڈا میں ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے دوں گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی بھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں آپ کے سامنے اسی امید کی وجہ سے آیا کہ آپ مجھے اس کام کے لئے بلاویں، لیکن آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور وہ جہنڈا نہیں دیا، اور فرمایا چلے جاؤ کسی طرف التفات نہ کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے، حضرت علیؑ کچھ دور چل کر ٹھہر گئے اور کسی طرف التفات نہیں کیا، پھر بلند آواز سے بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں؟ آپ نے فرمایا، ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ اور ”محمد الرسول اللہ“ کی گواہی دیں، جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے تم سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا، مگر کسی حق کے بدلے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ *

۱۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، البتہ یہ جہنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، چنانچہ

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ

رات بھر صحابہ کرام ذکر کرتے رہے کہ یہ جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب کے سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ہر ایک اس بات کی تمنا کرتا تھا کہ یہ جھنڈا مجھے مل جائے، آپ نے فرمایا، علی ابن طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہیں، اور ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا، وہ لائے گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لئے دعا فرمائی، وہ بالکل اچھے ہو گئے، گویا انہیں کوئی تکلیف نہ تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا، حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے قتال کروں یہاں تک وہ ہم جیسے ہو جائیں، آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا حتیٰ کہ ان کے میدان میں اتر پھر انہیں اسلام کی دعوت دے، اور اللہ کا جو حق ان پر واجب ہے انہیں بتا، بخدا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۱۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی خیر کے دن پیچھے رہ گئے، ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، پھر وہ بولے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں، چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے، جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہتے ہیں، یا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا، پھر یکایک ہم نے حضرت علیؑ کو دیکھا، اور ہمیں امید نہ تھی کہ یہ جھنڈا انہیں ملے گا، لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان کو ہی حضور نے جھنڈا دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح فرمائی۔

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَبَاتِ النَّاسُ يَذُكُونَ لَيْتَهُمْ أَتَيْهِمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَتَيْ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَنْفِذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ *

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ أَوْ لِيَأْخُذَنَّ بِالرَّأْيَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأْيَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۱۵۱۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ حَتْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا بَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَقَدَّمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْيِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثَكُمْ فَأَقْبِلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَوَعِظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ

۱۵۱۴- زہیر بن حرب، شجاع بن مخلد، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو حصین بولے اے زید تم نے تو بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی، آپ کے ساتھ جہاد کیا، اور آپ کے پیچھے تم نے نماز پڑھی، زید تم نے تو خیر کثیر حاصل کر لی، ہم سے کچھ احادیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، حضرت زید بن ارقم بولے، اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی اور مدت گزر گئی، اور بعض باتیں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر رکھی تھیں، وہ بھول گیا، لہذا میں جو بیان کروں، اسے قبول کرو اور جو نہ بیان کروں اس کے لئے مجھے مجبور نہ کرو، پھر زید بولے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک پانی پر مکہ اور مدینہ کے درمیان جسے خم کہتے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا، انا بعد! اے لوگو میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے اور اسے قبول کر لوں، میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، پہلی ان میں سے کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، لہذا اللہ کی کتاب کو پکڑے رہو اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہو، آپ نے کتاب اللہ کی طرف خوب رغبت اور توجہ دلائی، پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، میں اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، حصین بولے، اے زید آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں، زید بولے آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں اور اہل بیت وہ سب ہیں جن پر آپ کے بعد زکوٰۃ حرام ہے، حصین بولے وہ

کون ہیں؟ زید نے کہا حضرت علیؓ، عقیلؓ، جعفرؓ اور عباسؓ کی اولاد ہے، حصین بولے ان سب پر صدقہ حرام ہے، زید بولے ہاں۔

۱۵۱۵۔ محمد بن بکار بن الریان، حسان، سعید بن مسروق، یزید بن حیان، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور زہیر کی حدیث کی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، ابو حبان سے اسی سند کے ساتھ اسماعیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

۱۵۱۷۔ محمد بن بکار بن الریان، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے اور ان سے کہا آپ نے بہت ثواب کمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی، بقیہ روایت ابو حیان کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک ان میں کتاب اللہ ہے وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہوگا، اور اس روایت میں ہے کہ ہم نے کہا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی ازواج ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا، خدا کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے، اہل بیت سے مراد آپ کی ذات تھی اور آپ کے وہ عصبات ہیں جن کو آپ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حَرَمَ الصَّدَقَةِ قَالَ نَعَمْ *

۱۵۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ *

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطْلَقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصْبَتُهُ الَّذِينَ حَرَّمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ *

(فائدہ) پہلی روایت میں ازواج مطہرات کو اہل بیت میں بائیں معنی شریک کیا ہے کہ وہ آپ کے اہل ہیں، ان کا اکرام اور احترام واجب ہے، اور قرآن کریم میں آیت تطہیر جو اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اسی معنی کو شامل ہے، اس میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور جن پر صدقہ کامل لینا حرام ہے، ان کی تشریح میں پہلے کرچکا، نیز کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی تاکید سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے بس معاذ اللہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن کریم میں تو جابجا اطاعت رسول کا حکم آیا ہے، لہذا ایسے لوگوں کی ضلالت اور گمراہی خود قرآن کریم ہی سے واضح اور روشن ہے۔

۱۵۱۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن حازم، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ مروان کی اولاد میں سے ایک شخص مدینہ منورہ پر حاکم ہوا، اس نے حضرت سہلؓ کو بلایا اور (معاذ اللہ) حضرت علیؓ کو برا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہلؓ نے انکار کیا، وہ بولا اگر تو انہیں برا نہیں کہتا تو یہ کہو (معاذ اللہ) ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو، سہل بولے کہ حضرت علیؓ کو تو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے، وہ بولا اس کا واقعہ بیان کرو ان کا نام ابو تراب کیوں ہوا، حضرت سہلؓ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں حضرت علیؓ کو نہ پایا، آپ نے فرمایا تمہارے ابن عم کہاں ہیں؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، دیکھو علیؓ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے دور ہو گئی تھی اور ان (کے بدن) کو مٹی لگ گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی صاف کرنا شروع کی، اور فرمانے لگے، ابو تراب اٹھ جاؤ، ابو تراب اٹھ جاؤ۔

باب (۲۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۵۱۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ، ام المومنین حضرت عائشہ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَذَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذَا أُبَيَّتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُّرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ *

(۲۲۵) بَاب فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت آدمی رات بھر میری حفاظت کرے، بیان کرتی ہیں کہ اتنے میں ہمیں ہتھیاروں کی آواز محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ وہ بولے سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ، میں آپ کے پاس پہرہ دینے کو حاضر ہوا ہوں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيظَةً *

(فائدہ) علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ارشاد خداوندی ”وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ“ کے نزول سے پہلے کا ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے پہرہ دلوانا چھوڑ دیا، نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

۱۵۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح آدمی ہوتا، جو آج رات میری چوکیداری کرتا، ہم اسی حالت میں تھے کہ ہتھیاروں کی کچھ بھنبھناہٹ محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ بولے سعد بن ابی وقاص، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ وہ بولے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق اندیشہ ہوا، اس لئے میں چوکیداری کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ نے حضرت سعد کو دعادی، پھر آپ سو گئے، اور ابن ریح کی روایت میں ہے کہ ہم نے پوچھا کون ہے۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَحٍ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا *

۱۵۲۱۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ *

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أَحْذِرْ أَرْمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي *

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ الْحِطْلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوَيْهِ يَوْمَ أَحْذِرْ *

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۲۲- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں فرمایا، مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بھی ابی وقاص) کے لئے (۱)، آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا، اے سعد تیرا، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۱۵۲۳- احمد بن حنبل، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) ابو کریب، اسحاق حطلی، محمد بن بشر، مسعر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، مسعر، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۲۴- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔

۱۵۲۵- قتیبہ بن سعید، ابن ریح، لیث بن سعد، (دوسری سند) ابن حنبل، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص سے فرمایا تھا ”فداک ابی وامی“ اسی طرح غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت زبیرؓ کے لئے بھی یہ فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ جو فرما رہے ہیں کہ ایسا صرف حضرت سعد بن وقاص سے فرمایا تھا ان کی مراد یا تو غزوہ احد کا موقع ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کسی اور کے لئے نہیں فرمایا حضرت علیؓ نے اپنے علم کے مطابق یہ بات ارشاد فرمائی تھی اور حضرت زبیرؓ سے اس کہنے کا انھیں علم نہ تھا۔

۱۵۲۶۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسمار، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں ایک شخص تھا جس نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد تیرا سوا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میں نے بغیر پھل کا تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی (اس مارے جانے سے) آپ ہنسے، تا آنکہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

۱۵۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں، ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی، حتیٰ کہ اپنے دین کا کفر کریں اور نہ کھائے گی اور نہ پئے گی، اور بولی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں اور تجھے اس بات کا حکم کرتی ہوں، پھر تین دن اسی حال میں رہی، نہ کھایا نہ پیا، حتیٰ کہ اسے غشی آگئی، آخر ایک بیٹا تھا جس کا نام عمارہ تھا، کھڑا ہوا اور اسے پانی پلایا، وہ حضرت سعد پر بددعا کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کا حکم دیا، لیکن اگر وہ زور ڈالیں تو میرے ساتھ اس کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت مت کرو، اور ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سامان قیمت ہاتھ آیا، اس میں ایک تلووار تھی، وہ میں نے لے لی اور آپ کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ یہ تلووار مجھے بطور انعام دے دیجئے، اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھ دے جہاں سے اٹھائی ہے، میں گیا اور قصد کیا کہ اسے گدام میں ڈال

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَتَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَأَنكَشَفْتُ عَوْرَتَهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ *

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفْتُ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّ اللَّهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أَمْرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَتَ ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) (وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي) وَفِيهَا (وَصَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا) قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَأَذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفَلَنِي هَذَا السَّيْفُ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ

دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا اور عرض کیا، یہ تمہارا مجھے دے دیجئے، آپ نے سختی سے فرمایا، اسے وہی رکھ دے جہاں سے لی ہے، تب اللہ نے یہ آیت کریمہ یسطلوٰک عن الانفال نازل فرمائی، سعد بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا، آپ تشریف لائے، میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنا مال جسے چاہوں تقسیم کروں، آپ راضی نہیں ہوئے، میں نے کہا اچھا آدھا تقسیم کروں، آپ نہیں مانے، میں نے کہا اچھا تہائی، آپ خاموش ہو گئے، پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تقسیم کرنا درست ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا، وہ بولے آؤ ہم تمہیں کھلائیں اور شراب پلائیں، اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی، چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں گیا، وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا، اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی، میں نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اور شراب پی، پھر وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا، میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں، ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا جس سے میری ناک زخمی ہو گئی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کیا تو اللہ رب العزت نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ انما الخمر الخ یعنی شراب، جوا، بت، تیر سب پلید اور شیطان کے کام ہیں۔

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْفَبْضِ لَأَمْتِنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ) قَالَ وَمَرْضُتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْإِنْصَافَ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْثُلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالِ نَطْعِمَكَ وَنَسْقِيكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٍّ عِنْدَهُمْ وَزَقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرَبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي الرُّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَأَنفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْزِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) *

۱۵۲۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں، اور بقیہ روایت زہری عن سماک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھانا چاہتے تو اس کا منہ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا

ایک لکڑی سے کھولتے، اور اس کے منہ میں کھانا ڈالتے، اور اس روایت میں ہے کہ سعد کے ناک پر مارا، ان کی ناک چر گئی اور ہمیشہ چری رہی۔

۱۵۲۹۔ زبیر بن حرب، عبدالرحمن، سفیان، مقدم بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ”ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي“ چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود بھی ان میں سے تھے، مشرکین کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔

۱۵۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ الاسدی، اسرائیل، مقدم بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو مشرکین آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجئے، یہ ہم پر جرات نہ کر سکیں گے، ان ہی لوگوں میں، میں تھا، ابن مسعود تھے، ایک شخص ہذیل کا تھا، اور بلالؓ تھے اور دو شخص جن کا نام میں نہیں لیتا، آخضرت کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا، آپ نے اپنے ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو مت دور کرو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں، اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں۔

باب (۲۲۶)۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل!

۱۵۳۱۔ محمد بن ابی بکر المقدی، حامد بن عمر البکراوی، محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان ایام میں جب کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کر رہے تھے تو بعض دن آپ کے ساتھ حضرت سعد رضی

أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بَعْصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضْرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْرُورًا *

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِي نَزَلَتْ (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ *

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِيلَ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) *

(۲۲۶) بَاب مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَتَّقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں رہا۔

۱۵۳۲۔ عمروناقد، سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غزوہ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی، حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں حاضر اور مستعد ہوں، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ نے ہی جواب دیا، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ ہی بولے، تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا خصوصی مددگار زبیرؓ ہے۔

۱۵۳۳۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۵۳۴۔ اسماعیل بن خلیل، سدید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ، حضرت حسان بن ثابتؓ کے قلعہ میں ہی تھے، تو کبھی وہ میرے لئے جھک جاتا اور میں دیکھ لیتا اور کبھی میں اس کے لئے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتا، اور میں اپنے والد کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف نکلتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عروہ نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد سے کیا، وہ بولے بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اس دن حضور نے میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، اور فرمایا کہ تجھ

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا *

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ *

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ مُسْهَرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أَطْمٍ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظَرُ وَأُطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَبَوَاهُ

پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

۱۵۳۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن میں اور عمرو بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں اور بقیہ حدیث حسب سابق ابن مسہر کی روایت کی طرح مروی ہے، اور حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے، لیکن واقعہ کو حدیث ہشام بن عمرو میں ملا دیا ہے۔

۱۵۳۶۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ تھے، وہ پتھر حرکت کرنے لگا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔

(فائدہ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ کے علاوہ باقی سب ظلماً شہید کئے گئے۔

۱۵۳۷۔ عبد اللہ بن محمد بن یزید بن حمیس، احمد بن یوسف ازدی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے وہ حرکت کرنے لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حراء ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔

فَقَالَ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي *

۱۵۳۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطْمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۱۵۳۶ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ *

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جَبَلٍ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ حِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس معنی کے اعتبار سے شہید فرمادیا کہ ان کے لئے جنتی ہونے کی آپ نے شہادت دی تھی اور یہ شہود بالجنت تھے۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبُوبَاكَ وَاللَّهِ مِنْ (الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) *

۱۵۳۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے فرمایا بخدا تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے، الذین استحبوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرع۔

(فائدہ) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عروہ کے باپ ہی تھے، باقی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے اور نانا کو باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَغْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرِ *

۱۵۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ دونوں سے مراد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ ہیں۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الْبُهَيْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبُوبَاكَ مِنْ (الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) *

۱۵۴۰- ابو کریب، وکیع، اسماعیل، بہی، حضرت عروہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔

(۲۲۷) بَابُ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

باب (۲۲۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَذَنِيٍّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبَةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّا أَمِينُنَا آيَتُهَا الْأَمَةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ *

۱۵۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد، (دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

(فائدہ) بہت تمام صحابہ کرام کے ان میں صفت امینیت زیادہ غالب اور ممتاز تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو شان خصوصی کے ساتھ خاص فرمادیا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)۔

۱۵۴۲۔ عمرو ناقد، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں حدیث اور اسلام سکھائے، تو آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امین ہے۔

۱۵۴۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، صلہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار آدمی بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں، یقیناً وہ امین ہے اور صفت امانت کے ساتھ ممتاز ہے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف نگاہیں جمائیں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

۱۵۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری، سلیمان، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۲۸) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۴۵۔ احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا الہ العالمین میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور محبت رکھ اس سے جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) سبحان اللہ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کیا عجیب نعمت ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ سے رب العالمین کا محبوب بن جاتا ہے، باقی محبت حقیقی یہی ہے کہ ان حضرات کے نقش قدم پر چلے اور اس سے سرمو تقاوت نہ کرے ورنہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، جیسے

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ *

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ *

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۲۲۸) بَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ *

جولہاسید کہنے سے سید نہیں بن سکتا، اسی طرح کوئی صرف دعوے کرنے سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا، یہ مقام بہت بلند ہے، محض کالے کپڑے پہننے اور فرائض و واجبات کے ترک سے مر کر بھی زندہ ہو جائیں تو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى جَاءَ سُوقُ بَنِي قَيْنِقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَتَمَّ لَكُمْ أَتَمَّ لَكُمْ يُعْنِي حَسَنًا فَظَنْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَن تَغْسِلَهُ وَتَلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ *

۱۵۴۶- ابن ابی عمر، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دن کے کسی وقت میں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ سے یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے، پھر آپ لوٹے، اور حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا بچہ ہے بچہ یعنی حضرت حسنؑ، ہم سمجھے کہ ان کی والدہ نے نہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں (یعنی حضور اور حضرت حسن) ایک دوسرے سے گلے ملے، پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ ہی کی محبت ہے تو اللہ تعالیٰ سے محبت بالذات ہے اور دوسروں سے بالواسطہ، تو مومن کی شان یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کی اطاعت اور محبت رکھنے کا حکم فرمائے، اس پر عمل پیرا رہے۔

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ *

۱۵۴۷- عبید اللہ بن معاذ، ابو بکر بن نافع، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علیؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ *

۱۵۴۸- محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علیؑ کو اپنے شانے پر بٹھا رکھا ہے، اور فرما رہے ہیں، اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۴۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّوْمِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النُّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَّاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قَدْتُ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَذْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَدَامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ *

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَلْفُظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ زَكَرِيَاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) *

۱۵۴۹- عبد اللہ بن الرومی الیمامی، عباس بن عبد العظیم، العنبری، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، حضرت یاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس سفید خمر کو کھینچا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو حجرہ نبوی تک لے گیا، ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک آپ کے پیچھے۔

۱۵۵۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نکلے، اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسنؑ آئے آپ نے انہیں اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسینؑ آئے، آپ نے انہیں بھی چادر میں کر لیا، پھر حضرت فاطمہؑ آئیں، انہیں بھی اندر بلا لیا، اس کے بعد حضرت علیؑ تشریف لائے انہیں بھی اسی چادر میں کر لیا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البيت ویطہرکم تطہیرا۔

(فائدہ)۔ یہ آیت تطہیر خاص کر ازواج مطہرات ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جیسا کہ آیت کا سیاق و سباق اس پر دال ہے، مگر حضور نے ان کو بھی داخل فرمادیا کہ پاکی میں یہ بھی شامل ہو جائیں۔

(۲۲۹) بَابُ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ (اَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ

باب (۲۲۹) حضرت زید بن حارثہ، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۵۱- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمدؓ کہا کرتے تھے (کیونکہ یہ حضور کے ممتحنی تھے) یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا، ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ *

۱۵۵۲۔ احمد بن سعید داری، حبان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ *

۱۵۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تو لوگوں نے ان کی سرداری پر طعن کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسامہؓ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو اہل بیت تم اس کے والد کی سرداری میں بھی اس سے پہلے طعن کر چکے ہو، خدا کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا، اور اب اسامہؓ ان کے بعد سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَبِي وَهْبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعْتُمْ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ *

۱۵۵۴۔ ابو کریب، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا آج اگر تم اسامہؓ کی سرداری پر نکتہ چینی کرتے ہو تو اس سے قبل اس کے باپ کی سرداری پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو، خدا کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا، اور خدا کی قسم میرے محبوب ترین لوگوں میں تھا، اور بخدا اسامہؓ بھی سرداری کے لائق ہے، اور بخدا زید کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے، لہذا میں تمہیں اسامہؓ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لَهَا وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيفٌ يُرِيدُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِكُمْ *

باب (۲۳۰) فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(۲۳۰) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسامہ بن علیہ، حبیب بن الشہید، عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ نے ابن زبیرؓ سے فرمایا تمہیں یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، انہوں نے کہا ہاں، تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا (سواری پر اتنی جگہ نہ ہوگی)

۱۵۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابواسامہ، حبیب بن الشہید سے ابن علیہ کی روایت اور اس کی سند کے مطابق حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم احوں، مورق عجل، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ سے جا کر ملتے، ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے، اور میں آپ سے ملنے آگے گیا، آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا، پھر حضرت فاطمہؓ کے ایک صاحبزادے آئے، آپ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، پھر ہم تینوں ایک جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، عاصم مورق، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے، ایک مرتبہ مجھ سے اور حسن یا حسین سے ملے تو آپ نے ہم میں ایک کو سامنے بٹھالیا اور ایک کو پیچھے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۹۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن سیمون، محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب، حسن بن سعد مولیٰ، حسن بن علی، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا *

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَإِسْنَادِهِ *

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَلْفُظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيَ بِصَبِيَّانِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِئَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَلَى دَابَّةٍ *

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ حَدَّثَنِي مُورِقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيَ بِنَا قَالَ فَتَلَقَّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْنَا أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور چپکے سے ایک بات فرمائی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

باب (۲۳۱) فضائل ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۵۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع، ابو معاویہ، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، (چوتھی سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں شاپیان کر رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمام عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں، اور تمام عورتوں میں (اپنے زمانہ میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں، مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی، اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ *

(۲۳۱) بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهِا مَرْيَمُ بِنْتُ إِيمَرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكَيَعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۱۵۶۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيَعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَمِنْ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ إِيمَرَانَ وَأَسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ بن ابی زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آتی ہیں، اس میں سالن ہے یا کھانا یا شربت لہذا جب وہ آئیں تو آپ انہیں میرا سلام کہئے، اور جنت میں ایک محل کی جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے، انہیں خوشخبری سنا دیجئے، جس میں نہ کسی قسم کی گونج ہوگی اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، ابو بکر بن ابی شیبہ نے سمعت کے بجائے عن ابی ہریرہ کہا اور منی نہیں کہا۔

۱۵۶۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر العبدی، اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت خدیجہ کو ایک محل کی بشارت دی ہے، بولے جی ہاں، حضور نے انہیں جنت میں ایک خولدار موتی کا مکان بننے کی بشارت دی ہے جس میں نہ شور و شغب اور نہ تکلیف۔

۱۵۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، جریر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن خالد، ابن ابی اوفیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو جنت میں ایک (خاص قسم کے) مکان ملنے کی بشارت دی ہے۔

۱۵۶۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جَبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي *

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ *

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ *

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بَطْلَانُ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَبِّحَهَا بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْحَنَةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يَهْدِيهَا إِلَى حَلَالِهَا *

والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ حضرت خدیجہؓ پر کیا اور وہ میرے نکاح سے تین سال قبل انتقال فرما چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کیا کرتی تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کرتے، اور آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں خولد اور موتیوں کا مکان ملنے کی بشارت دو، اور آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے۔

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُذْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا *

۱۵۶۷- سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، البتہ حضرت خدیجہؓ پر اور میں نے ان کو نہیں پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دو، میں ایک روز ناراض ہوئی اور بولی (بس خدیجہ ہی) خدیجہؓ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کی محبت مجھے عطا کر دی گئی ہے۔

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا *

۱۵۶۸- زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابواسامہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی آخری حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهَا وَإِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ *

۱۵۶۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جتنا رشک میں نے حضرت خدیجہؓ پر کیا، آپ کی کسی بیوی پر نہیں کیا، کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے تھے، اور میں نے خدیجہؓ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔

(فائدہ) رشک کوئی بری چیز نہیں ہے اور کالمین سے اس کا صدور بھی کمال ہے، حضرت خدیجہؓ الکبریٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل (جب آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۴۰ سال عمر تھی) شادی کی تھی، حضرت خدیجہؓ ۲۴ سال آپ کے ساتھ رہ کر

ساڑھے ۶۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے انتقال فرمائیں اور باتفاق علمائے کرام چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ آپ سے تولد ہو۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ *

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرَّاحَ لَذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فُغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمَرَاءِ الشَّدَقَتَيْنِ هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا *

۱۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ پر ان کے انتقال کرنے تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔

۱۵۷۱۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام، ابو اسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، آپ کو حضرت خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد آگیا، آپ خوش ہوئے اور فرمایا الہی یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں، مجھے یہ دیکھ کر رشک آیا اور عرض کیا، کیا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک پوٹلی بڑھیا کا ذکر کرتے ہیں جس کی پنڈلیاں پتلی تھیں، اور مدت ہوئی انتقال کر چکی اور اللہ نے اس سے بہتر عوض آپ کو عطا کر دیا۔

باب (۲۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

(۲۳۲) بَابُ فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاعَنِي بَكَ الْمَلِكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّهِ *

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

۱۵۷۲۔ خلف بن ہشام، ابو الربیع، حماد بن زید، ہشام، ابو اسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی، ایک فرشتہ تجھے سفید حریر کے ٹکڑے میں میرے پاس لایا، اور مجھ سے کہا یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے تیرا چہرہ کھولا تو تم ہی نکلیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خواب ہے تو ایسا ضرور ہی ہوگا۔

۱۵۷۳۔ ابن نمیر، ابن ادریس (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام (دوسری سند) ابو

کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جس وقت کہ ناخوش ہوتی ہے، میں نے عرض کیا، آپ کس طرح جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے قسم ہے ابراہیم کے پروردگار کی، میں نے عرض کیا بے شک خدا کی قسم ایسا رسول اللہ میں آپ کا صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔

وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ*

(فائدہ) یہ بھی رشک ہی ہے جو عورتوں پر معاف ہے، اس لئے صرف آپ کا اسم مبارک ہی ظاہری طور پر چھوڑ دیتی ہوں، ورنہ قلب آپ کی محبت اور عظمت سے لبریز ہوتا ہے، جیسے کہ واقعات اس پر شاہد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۵۷۵۔ ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ”لا ورب ابراہیم“ روایت مروی ہے، اور آخر کا جملہ مذکور نہیں ہے۔

۱۵۷۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ*

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھیں، بیان کرتی ہیں کہ میری سہیلیاں آتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقِمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ*

۱۵۷۷۔ ابو کریب، ابو اسامہ۔

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللَّعْبُ*

(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔

(تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں اور وہی کھیل تھیں۔

۱۵۷۸۔ ابو کریب، عبدہ، ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

عنها بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام ہدایا بھیجنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے، اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے طالب ہوتے تھے۔

۱۵۷۹۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن المنذر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت فاطمہؓ کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے اجازت طلب کی، آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ نے اجازت دیدی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابو بکرؓ کی صاحبزادی کے بارے میں (محبت میں) ہم سے عدل کریں اور میں خاموش تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ، حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے ہی کھڑی ہو گئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس گئیں اور ان سے اپنا عرض کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کر دیا، وہ بولیں ہم سمجھتی ہیں کہ تم ہمارے کچھ کام نہ آئیں، اس لئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، حضرت فاطمہؓ بولیں خدا کی قسم میں تو اب حضرت عائشہ کے بارے میں آپ سے کبھی گفتگو نہ کروں گی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ کے پاس ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہی تھیں،

هَشَام عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَحْزَرُونَ بِهَذَا يَأْهَمُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَتَعُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۱۵۷۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُنْذِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنْتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطَاطٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِمَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بِنْتِ أَلَسْتَ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَجِيبِي هَذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اور خدا سے زیادہ ڈرنے والی اور بہت ہی صادق اللسان، اور بہت ہی زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ و خیرات کرنے والی نہیں دیکھی، اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ کے کام اور صدقہ میں زور ڈالتی تھیں، البتہ ان میں کچھ تیزی تھی، اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں اور نادم ہو جاتیں، چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی، اور آپ حضرت عائشہ کی چادر میں ان کے ساتھ لیٹے ہوئے اسی حال میں تھے جس میں حضرت فاطمہ آئی تھیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکر کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، پھر یہ کہہ کر میری جانب متوجہ ہوئیں، اور بہت کچھ کہا، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی، کہ آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں، اور زینب کا سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا، اور میں نے جان لیا کہ آپ میرے جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے، تب میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا، بیان کرتی ہیں کہ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا، یہ ابو بکر صدیق کی بیٹی ہے۔

الَّتِي كَانَتْ تُسَامِنُنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ انْتِدَالَ لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تَسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسَلْنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَتَصَوَّرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَسَّسَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ *

(فائدہ) محبت قلب کی برابری میں کوئی مکلف نہیں ہے اور نہ کوئی اس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ برابری کر سکتا ہے، باقی آپ اور تمام امور میں برابری رکھتے تھے اور ازواج مطہرات کا محبت ہی کے بارے میں مطالبہ تھا کہ ہم سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر محبت کی جائے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۶)۔

۵۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاد، عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں ان کی جانب متوجہ ہوئی تو پھر وہ مجھ پر غالب نہ ہو سکیں۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا أَنْ أَنْحَيْتُهَا غَلَبَةً *

۱۵۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَئِنَّ أَنَا الْيَوْمَ أَئِنَّ أَنَا غَدًا اسْتَبْطَاءَ لِيَوْمٍ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي *

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ *

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ (مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا)

۱۵۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری میں) پوچھتے آج میں کہاں ہوں؟ اور کل کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے سینہ اور حلق کے درمیان سے بلالیا، آپ کاسر مبارک میرے سینہ سے لگا تھا۔

۱۵۸۲- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عباد بن عبد اللہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے قبل سنا، آپ فرما رہے تھے اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے آپ کے فرمانے کی طرف توجہ کی تو آپ فرما رہے تھے اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق۔

۱۵۸۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابواسامہ۔ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۴- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی نے اس وقت تک انتقال نہیں فرمایا جب تک کہ اس کو دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کے متعلق اختیار نہ دے دیا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے انتقال فرمایا، سنا آپ فرما رہے تھے مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً، اس وقت میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دے

دیا گیا۔

۱۵۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۶۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تندرستی کی حالت میں فرما رہے تھے کہ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہو تا جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، اور پھر اسے دنیا سے جانے کا اختیار نہ مل جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ دیر تک غشی رہی، پھر افاقہ ہوا، اور آپ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف لگائی، پھر فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے، اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے بحالت تندرستی فرمائی تھی، کہ کسی نبی کو اس وقت تک بلایا نہیں گیا جب تک اس نے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لیا اور اختیار نہ ملا ہو، بیان کرتی ہیں کہ آپ کا یہ آخری کلمہ تھا جو آپ نے فرمایا ”اللہم الرفیق الاعلیٰ“۔

۱۵۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبد بن حمید، ابو نعیم، عبد الواحد بن ایمن، ابن ابی ملیک، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ مجھ پر اور حصہ پر لگا،

قَالَ فَظَنَنْتُهُ خَيْرَ حَبِيبٍ *

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَاحِبٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

چنانچہ ہم دونوں آپ کے ساتھ چلیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو سفر کرتے، تو حضرت عائشہ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے، حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ، اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، تم دیکھو گی، اور میں بھی دیکھوں گی، حضرت عائشہ نے کہا اچھا، وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ ان کے اونٹ پر، رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف تشریف لائے، دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں، آپ نے سلام کیا، اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر چل دیئے، حتیٰ کہ منزل پر اترے، حضرت عائشہ نے (رات بھر) آپ کو نہ پایا، انہیں غیرت آئی، جب اتریں تو اپنا پیر اؤخر گھاس میں مارتیں اور کہتیں الہی مجھ پر سانپ یا بچھو مسلط کر، جو مجھے ڈس لے، وہ تیرے رسول ہیں انہیں کہنے کی کچھ مجال نہیں۔

۱۵۸۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ شید کھانے کی تمام کھانوں پر۔

۱۵۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل (دوسری سند) قتیبہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور دونوں میں ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا لفظ نہیں ہے اور اسماعیل کی روایت میں ”سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكَ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتَ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبْتَ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رَجُلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا *

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَلْتُ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ *

۱۵۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جَبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ*

۱۵۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن سلیمان، یعلیٰ بن عبید، زکریا، شعبہ، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل امین تم کو سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(فائدہ) حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو پروردگار عالم اور جبریل امین دونوں نے سلام کہلویا، اور یہاں جبریل امین نے سلام کہلویا، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلند ہے، اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حادث عن عروۃ سے مرسل روایت موجود ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہؓ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں اور مریم علیہ السلام عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، اور فاطمہؓ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، میری ناقص رائے میں تطبیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہے اور یہ امت سابقہ امتوں سے افضل اور بہتر ہے، لہذا فضیلت کلی اس امت والیوں ہی کو حاصل ہے۔

۱۵۹۱- اسحاق بن ابراہیم، ملائی، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سابقہ روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۵۹۲- اسحاق بن ابراہیم، اسباط بن محمد، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۹۳- عبد اللہ بن عبدالرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعبہ، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہؓ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، اور آپ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

۱۵۹۴- علی بن حجر سہدی، احمد بن حباب، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبد اللہ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا* ۱۵۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَعْلُهُ* ۱۵۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى* ۱۵۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَيْسَى وَاللَّفْظُ

لَا بَيْنَ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى
عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمَنَّ
مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْوَلَى زَوْجِي
لَحْمٌ جَمَلَ غُثٍّ عَلَى رَأْسِ حَبَلٍ وَغَرَّ لَا سَهْلٌ
فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيَنْتَقِلُ قَالَتِ الثَّانِيَّةُ زَوْجِي
لَا أَبْتُ حَبْرَةً إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرُهُ
أَذْكُرُ عُجْرَهُ وَبُجْرَهُ قَالَتِ الثَّلَاثَةُ زَوْجِي
الْعَشْنَقُ إِنْ أَنْطِقُ أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أَعْلَقُ
قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلِيلُ تِهَامَةٍ لَا حَرَّ وَلَا قُرَّ
وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي
إِنْ دَخَلَ فَهَدَّ وَإِنْ خَرَجَ أَسِيدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا
عَهْدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلْتُ لَفًّا وَإِنْ
شَرِبْتُ اشْتَفْتُ وَإِنْ اضْطَجَعْتُ التَّفَّ وَلَا يُوَلِّجُ
الْكُفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي
غَيَابَاءُ أَوْ عَيَابَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَحْلُكُ
أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي
الرَّيْحُ رِيحُ زَرْبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْزَبٍ قَالَتِ
التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النَّجَادِ
عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ
الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ
مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ
الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَتَيْتَنَّ أَنْهَنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ
فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَسٌ مِنْ حُلِيِّ أَذْنِي وَمَلَأٌ مِنْ
شَحْمِ عَضُدِي وَبَجَحْنِي فَبَجَحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي
وَجَلَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشِيقٍ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ

بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں یہ معاہدہ کر کے
بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا بیان کر دیں کچھ
چھپائیں نہیں، ایک عورت ان میں سے بولی کہ میرا خاوند ناکارہ،
دبیلے لونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہلاڑی
چوٹی پر رکھا ہوا ہو کہ نہ پہلاڑی کا راستہ سہل ہے، جس کی وجہ سے
وہاں چڑھنا ممکن ہو، اور نہ ہی وہ گوشت ہی ایسا ہے کہ اس کی وجہ
سے دقت اٹھا کر اس کے اتارنے کی کوشش ہی کی جائے اور اس
کو اختیار کیا جائے، دوسری بولی میں اپنے خاوند کی بات کہوں تو
کیا کہوں، مجھے ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب کا ذکر کروں تو پھر
خاتمہ کا ذکر نہیں، اور اگر کہوں تو ظاہری و باطنی سب ہی عیوب
کہوں، تیسری بولی میرا خاوند لم ڈھینگ ہے اگر میں کسی بات
میں بول پڑوں تو طلاق اور اگر چپ رہوں تو ادھر میں لٹکی ہوئی،
چوتھی بولی میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ گرم
ہے نہ ٹھنڈا، نہ اس سے کسی قسم کا خوف نہ ملال، پانچویں بولی میرا
خاوند جب گھبراہٹا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا
ہے اس کی تحقیق نہیں کرتا، چھٹی بولی میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو
سب نمٹا دیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، جب لیٹتا
ہے تو کیا ہی کپڑے میں لیٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی
نہیں بڑھاتا کہ میری پراندگی معلوم ہو، ساتویں بولی میرا شوہر
صحبت سے عاجز، نامرد اور اتنا بیوقوف ہے کہ بات بھی نہیں
کر سکتا، دنیا میں جو کوئی بیماری کسی میں ہوگی وہ اس میں موجود
ہے، اخلاق ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کر دے یا دونوں
ہی کر گزرے، آٹھویں بولی میرا خاوند چھوٹے میں خرگوش کی
طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے، نویں
بولی میرا خاوند رفیع الشان، بڑا ہی مہمان نواز، بڑی نیام والا دراز
قد ہے، اس کا مکان مجلس اور دار المشورہ کے قریب ہے، دسویں
بولی میرا شوہر مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں، بہت ہی زیادہ
قابل تعریف ہے، اس کے لونٹ بکثرت ہیں، جو اکثر مکان کے

صَهِيلٌ وَأَطِيطٌ. وَدَائِسٌ وَمُنْقٌ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَقْبَحُ وَأَرْقَدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنِّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عَكُومُهَا رَدَاخٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلٌ شَطْبَةٌ وَيَشْبَعُهُ ذِرَاعُ الْحَفَرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْغُ أَبِيهَا وَطَوْغُ أُمِّهَا وَمِلْدٌ كِسَائُهَا وَعَغِظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبِيثًا وَلَا تَنْقُتُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيثًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمَحْضُ فَلَقِيَّ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَضِرِهَا بِرُمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحَتْ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِيًّا وَأَرَاخَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِّي أُمُّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آيَةٍ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ *

قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں کم چرتے ہیں وہ اونٹ جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا دقت قریب آگیا، گیارہویں عورت ام زرع بولی میرا شوہر ابو زرع ہے، ابو زرع کی کیا تعریف کروں، زیور دس سے میرے کان جھکا دیئے، اور چربی سے میرے بازو پر کر دیئے، مجھے ایسا خوش رکھا کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھولنے لگی، مجھے اس نے ایک غریب گھرانہ میں پایا تھا جو تنگی میں بکریوں پر گزر کرتے، اور ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، بھیٹی کے بیل اور کسان موجود تھے، میری کسی بات پر مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں دن چڑھے تک سوتی اور کوئی مجھے جگا نہیں سکتا تھا، کھانے پینے میں ایسی دسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی، ابو زرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کروں، اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھر پور رہتے، اس کا مکان نہایت وسیع تھا، ابو زرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا، وہ بھی نور علی نور ایسا دلاپتا چھریے بدن کا کہ اس کے سونے کا حصہ سنی ہوئی ٹہنی یا تلوار کی طرح باریک، بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کو کافی، ابو زرع کی بیٹی اس کا کیا کہنا، ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی سوکن کی جلن تھی، ابو زرع کی باندی کا حال بھی کیا بیان کروں، گھر کی بات کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی، کھانے کی چیز بھی بے اجازت خرچ نہ کرتی تھی، گھر میں کوڑا کباڑ نہ ہونے دیتی تھی اور صاف رکھتی تھی، ایک دن صبح کے دقت جبکہ دودھ کے برتن بوائے جارہے تھے، ابو زرع گھر سے نکلا راستہ میں پڑی ہوئی ایک عورت اسے ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دس بچے دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے تھے، پس وہ اسے کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا، میں نے بھی ایک اور سردار شریف سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے، اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا، اور یہ بھی کہا کہ ام زرع خود

بھی کھا اور اپنے میکہ میں جو چاہے بھیج دے، لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو بھی جمع کروں تب بھی ابو زرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطاء کے برابر نہیں ہو سکتی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور نے یہ واقعہ سنا کر مجھ سے فرمایا، میں بھی تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابو زرع ام زرع کے لئے، (ایک روایت میں یہ بھی ہے، مگر میں تجھے طلاق نہیں دوں گا)۔

۱۵۹۵۔ حسن بن علی حلوانی، موسیٰ بن اسماعیل، سعید بن سلمہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے لیکن لفظوں کے معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۵- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّيَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشْكُ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصَفَرُ رَدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقَرُ حَارِثِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُتْ مِيرَتَنَا تَنْقِيئًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا *

(فائدہ) حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال قبل، حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ مکرمہ میں شادی فرمائی اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی اور حضرت خدیجہؓ مدینہ منورہ میں ۹ برس کی عمر میں ہوئی اور حضور کے انتقال کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ۵۸ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں اور حکم فرمایا تھا کہ مجھے رات کو دفن کیا جائے، چنانچہ ورتوں کے بعد بیچ قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، عروہ بن زبیرؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، محمد بن ابی بکرؓ، قاسم بن ابی بکرؓ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے آپ کو قبر میں اتارا، رضی اللہ عنہا (شرح ابی یوسف، جلد ۶ صفحہ ۲۶۱)۔

باب (۲۳۳) حضرت فاطمہ زہراؓ بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔

(۲۳۳) بَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

۱۵۹۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، قتیبہ بن سعید، لیث، بن سعد، عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیک، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالبؓ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، مگر یہ کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دینا پسند

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّمِيمِيُّ أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامٍ بَنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ

کریں، اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں، اس لئے کہ میری بیٹی میرا ایک حصہ ہے، مجھے شک میں ڈالتا ہے جو کہ اسے شک میں ڈالتا ہے اور ایذا پہنچاتی ہے مجھے وہ چیز جو اسے (۱) تکلیف دینا پہنچاتی ہے۔

يُنكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذُنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذُنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا أَذُنَ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلَقَ ابْنَتِي وَيُنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيشُنِي مَا رَأَيْتُهَا وَيُؤْذِنِي مَا آذَاهَا *

(فائدہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال میں، خواہ کسی بھی سبب سے ہو، ایذا پہنچانا حرام ہے۔

۱۵۹۷۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو، ابن ابی ملیک، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاطمہؑ میرا جڑ ہے مجھے تکلیف پہنچاتی ہے وہ چیز جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا *

۱۵۹۸۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن حنبلہ الدولی کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہؓ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو ان سے مسور بن مخرمہؓ ملے، اور کہا اگر آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ سے فرمائیے، بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ان سے کہا کچھ نہیں، مسور بن مخرمہؓ نے کہا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھے (حفاظت کے لئے) دیدیں گے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ زبردستی آپ سے اسے چھین نہ لیں، خدا کی قسم اگر وہ تلوار آپ مجھے دیدیں گے تو جب تک میری جان میں جان ہے کوئی اسے نہ لے سکے گا، اور حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان دنوں میں جوان ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا فاطمہؑ میرے بدن کا ایک جڑ ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّوْلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهِ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيٌّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ لَوْنٌ أُعْطِيتَنِيهِ لَا يُحْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَطَبَ بَنَاتِ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ

(۱) ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کرنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ایذا اور تکلیف کا باعث تھا اور حضرت فاطمہؑ کی تکلیف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اس نکاح سے منع فرمادیا تاکہ حضرت علیؑ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

میں کوئی فتنہ نہ ڈالا جائے، پھر آپ نے اپنے ایک دلماد (عاص بن الربیع) کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھا، ذکر فرمایا اور ان کی دلمادی کی خوب تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی، اور جو وعدہ کیا پورا کیا، اور میں کسی حلال شے کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں، لیکن خدا کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ ہر گز کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

عَلَى مَنِيرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُّخْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَحَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا *

۱۵۹۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعب، زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا، اور ان کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ تھیں، جب حضرت فاطمہؑ نے یہ سنا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کہتی ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے لئے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں، مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منبر) پر کھڑے ہوئے اور جب آپ نے تشہد پڑھا تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا، میں نے اپنی لڑکی (زینبؑ) کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی، اور فاطمہؑ میرا جگر پارہ ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ اس کے دین پر کچھ آفت لائیں، اور بخدا اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک مرد کے پاس کبھی جمع نہ ہوں گی، یہ سن کر حضرت علیؑ نے پیام چھوڑ دیا۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَنْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيُّ الْخِطْبَةَ *

۱۶۰۰۔ ابو معن الرقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۶۰۰۔ وَهَبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۰۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ، حضرت عائشہؓ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور کان میں ان سے کوئی بات کہی، وہ روئیں، پھر کان میں ان سے کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کان میں کیا فرمایا جس پر تم روئیں، پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں، وہ بولیں پہلے آپ نے فرمایا تھا میری موت قریب ہے اس لئے میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

۱۶۰۲۔ ابو کمال جحدری، ابو عوانہ، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سب ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، کوئی ان میں سے باقی نہیں تھا، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں اور ان کا چلنا بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی طرح تھا، جب آپ نے انہیں دیکھا تو مر جا کہا، اور فرمایا مر جا لے میری بیٹی، پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا، وہ خوب روئیں، جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا، وہ ہنسیں، میں نے ان سے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدہ تم سے خاص راز کی باتیں کیں، پھر تم روئیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا باتیں کیں؟ وہ بولیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افاش نہیں کروں گی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو میں نے انہیں اس حق کی قسم دی، جو میرا ان پر تھا،

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتُ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيتُ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتُ قَالَتْ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ *

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْ أَرْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُحْطِئُ مِشْيَتِهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتُ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكْتُ فَقُلْتُ لَهَا خَصَصَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَّارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ

اور کہا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا وہ بیان کرو، وہ بولیں جی ہاں اب بیان کروں گی، پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں فرمایا کہ جبریل امین ہر سال میں مجھ سے ایک یا دو مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ، اور صبر کر، میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں رونے لگی، جیسا کہ تم نے دیکھا، جب آپ نے میرا رونادیکھا تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، اور فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ مومنین کی عورتوں، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنسی، جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا۔

۱۶۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، زکریا (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع ہوئیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہی، پھر حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھی، آپ نے فرمایا، مر حبا میری بیٹی پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھالیا، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات فرمائی، حضرت فاطمہؓ رونے لگیں، پھر ایک اور بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں، وہ بولیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں، میں نے کہا، میں نے تو آج کی طرح کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اس قدر قریب ہو، جب وہ روئیں تو میں نے کہا کہ حضور نے تمہیں اس بات سے ہمیں چھوڑ کر خاص کیا ہے، اور تم روتی ہو، اور میں نے پوچھا حضور نے کیا فرمایا، وہ بولیں کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں، پھر آپ کی جب رحلت ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا، حضور نے فرمایا تھا کہ جبریل ہر سال

عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْآجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ *

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بَائِنْتِي فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَهَا فَضَحِكْتُ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتُ أَحْصَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَلَّاتَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ

مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرے انتقال کا وقت اب قریب آ گیا ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی، اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو اس بات سے خوش نہیں ہوتی کہ تو مومنین کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنسی۔

سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَمَّا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ لِدَلِّكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّ بَنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِدَلِّكَ *

(فائدہ)۔ پہلی روایت میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دور کرنا جو تک کے ساتھ مذکور ہے، یہ راوی کا وہم ہے، صحیح یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ الکبریٰ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت فاطمہؓ تولد ہوئیں، ان سب میں حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے بعد حضرت علیؓ سے ان کی شادی کر دی اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۵ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی، اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۱ سال کی تھی، آپ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور زینبؓ تولد ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے آٹھ یا چھ یا تین ماہ بعد علیؓ اختلاف الاقوال انتقال فرما گئیں، اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ اور فضل بن عباسؓ نے قبر میں اتار ارضی اللہ تعالیٰ عنہا، علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں تمام عورتوں میں سب سے افضل مریم علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ ہیں اور ازواج مطہرات میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ فضیلت کے بارے میں دلائل مختلف ہیں اس لئے سکوت اولیٰ ہے، ہذا قال النووی (مرقاۃ جلد ۵ و نوادی جلد ۲)۔

باب (۲۳۴)۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل!

۱۶۰۴۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، محمد بن عبد الاعلیٰ قیسی، معتمر بن سلیمان، اپنے والد، ابو عثمان، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا، اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل، کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا نصب ہوتا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہؓ تھیں، حضرت جبریل آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر کھڑے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا وحیہ کلبی تھے، ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ خدا کی

(۲۳۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

۱۶۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيُهُ قَالَ وَأَنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قسم ہم تو انہیں دجیہ کلبی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ ہماری خبر ان سے بیان کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید سے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ مَنِ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

(فائدہ) جبریل امین اکثر دجیہ کلبی کی شکل میں تشریف لایا کرتے تھے، اس روایت میں حضرت ام سلمہ کی بڑی عظیم الشان فضیلت موجود ہے کہ انہوں نے جبریل امین کو دیکھا، حضرت ام سلمہ کے شوہر جب غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو ان کی عدت گزرنے کے بعد حضور نے ان سے شادی کر لی، زمانہ خلافت یزید بن معاویہ میں انہوں نے انتقال فرمایا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، اور بقیع میں مدفون ہوئیں (شرح ابی و سنو جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔

(۲۳۵) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *
باب (۲۳۵) ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

۱۶۰۵۔ محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات سے) فرمایا تم سب میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (بہت سخی ہے) تو سب ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ لمبے ہیں؟ بیان کرتی ہیں کہ ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيْنَانِيُّ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتَهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ *

(فائدہ) لمبے ہاتھ سے حضور کی مروا سخاوت تھی، اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی، ورنہ حقیقتاً تو لمبے ہاتھ حضرت سودہ کے تھے، مگر حضرت زینبؓ نے ہی سب سے پہلے ۵۲۰ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا (نووی جلد شرح ابی جلد ۶)۔

(۲۳۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *
باب (۲۳۶) حضرت ام ایمن (۱) رضی اللہ تعالیٰ

(۱) حضرت ام ایمن کا نام برکتہ بنت ثلبہ ہے، حبشہ سے تعلق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد جناب عبد اللہ کی باعدی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں لکھلایا تھا اور آپ کی پرورش کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت آپ نے حضرت ام ایمن کو آزاد کر دیا۔ بعد میں حضرت ام ایمن سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسامہؓ انھیں سے پیدا ہوئے۔

اللَّهُ عَنْهَا *

عنہا کے فضائل۔

۱۶۰۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمنؓ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، وہ ایک برتن میں شربت لائیں، میں نہیں جانتا کہ آپ روزہ سے تھے، یا آپ نے (ویسے) واپس کر دیا وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ کرنے لگیں۔

(فائدہ) کیونکہ ام ایمنؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور پرورش کی تھی اور آپ کو اپنی والدہ کی میراث میں ملی تھیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمنؓ میری والدہ کے بعد میری دوسری والدہ ہیں، رضی اللہ عنہا (نووی جلد ۲ شرح ابی دسوسی جلد ۶)۔

۱۶۰۷۔ زہیر بن حرب، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ہمارے ساتھ ام ایمنؓ کی ملاقات کے لئے چلو، ہم ان سے ملیں گے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لئے وہ بہتر ہے، وہ بولیں میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول کے لئے جو سامان اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے، بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آتا بند ہو گئی، ان کے اس کہنے سے ان دونوں کو بھی رونا آ گیا، یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

باب (۲۳۷) حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۶۰۸۔ حسن حلوانی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاولَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَذْرِي أَصَادَفْتُهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْنَعُ عَلَيْهِ وَتَذْمُرُ عَلَيْهِ *

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُنْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهِيَ جَنَّتُهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَتَكَيَّانِ مَعَهَا *

(۲۳۷) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلِيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا * ۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ

صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات اور ام سلیم کے گھر کے علاوہ کسی عورت کے گھر پر نہیں جایا کرتے تھے، آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے تھے، صحابہ کرام نے اس کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا، مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے ان کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی رضاعی یا نسبی خالہ تھیں۔

۱۶۰۹۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میں جنت میں گیا، وہاں میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ پائی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ وہاں والوں نے کہا انس بن مالک کی والدہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔

۱۶۱۰۔ ابو جعفر، زید بن حباب، عبد العزیز بن ابی سلمہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۱۶۱۱۔ محمد بن حاتم بن میمون، بنہر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا جو ام سلیم سے تھا، انتقال کر گیا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی توفیقہ میں خود نہ کہوں خبر نہ کرنا، آخر ابو طلحہ آئے، ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں، انہوں نے کھایا اور پیالہ پھر ام سلیم نے ان کے لئے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا، حتیٰ کہ انہوں نے ہم بستر کی، جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر لی، تب انہوں نے کہا، اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ کسی گھرانے کو کوئی چیز عاریتہ دیں پھر وہ اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے روک

اللہ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمَّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قَتَلَ أَخُوها مَعِي *

۱۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسٍ بِنْتُ مَالِكٍ *

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْفَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ *

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَأْبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تَحْدُثُوا أَبَا طَلْحَةَ بَائِنَهُ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحَدُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرَبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَعْتَ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَحَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلًا يَسْتَوْفِلُوا عَارِيَتَهُمْ أَلَمْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا

قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ
تَرَكَتَنِي حَتَّى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَحْبَرْتَنِي بِأَيْنِي
فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِي غَابِرِ
لَيْلَتِكُمْ قَالَ فَحَمَلْتُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنُّوا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا
أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبُّ
إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أُخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ
وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى
قَالَ تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجَدُّ الَّذِي
كُنْتُ أَجَدُّ انْطَلِقْ فَاَنْطَلِقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا
الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي
أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُو بِهِ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحَ احْتَمَلَتْهُ فَاَنْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ
مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأْنِي قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ
نَعَمْ فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجَرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَجْوَةٍ مِنَ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِيهِ حَتَّى
ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ
يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمَرُ قَالَ فَمَسَحَ

سکتے ہیں، ابو طلحہ بولے نہیں، ام سلیم بولیں، تو میں تجھے تیرے
لڑکے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں، یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے
اور بولے تو نے مجھے خبر نہیں کی، حتیٰ کہ میں آلودہ ہوا، اب
مجھے خبر کی، وہ چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس آئے اور آپ کو
صورت حال کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں
تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا کرے، ام سلیم حاملہ
ہو گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم
بھی آپ کے ساتھ تھیں، اور جب سفر سے مدینہ منورہ میں
تشریف لاتے تو رات کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے،
جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا،
ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے، اور حضور چل دیئے، ابو طلحہ کہنے
لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ
ٹکنا پسند ہے جب وہ نکلیں، اور جانا پسند ہیں جب وہ جائیں، لیکن
تو جانتا ہے کہ، جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں، ام سلیم
بولیں ابو طلحہ اب میرے دیباہ درد نہیں ہے جیسا کہ پہلے تھا، چلو
ہم بھی چلیں، جب دونوں مدینہ آئے تو پھر ام سلیم کو درد زہ
شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا، انس بیان کرتے ہیں کہ میری
والدہ نے کہا، اے انس اسے کوئی دودھ نہ پلائے حتیٰ کہ تو صبح کو
اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے،
جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے، آپ نے جب مجھے
دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا ہے، میں نے عرض کیا
جی ہاں، آپ نے وہ آلہ دست مبارک سے رکھ دیا، میں نے بچہ
لے کر آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے مدینہ منورہ کی عجمہ
کھجور منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی، جب وہ گھل گئی تو بچہ کے
منہ میں ڈالی، بچہ اسے چوسنے لگا، آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو
کھجور سے کس قدر محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ

وَجْهَهُ وَسَمَاءُ عَبْدَ اللَّهِ *

پھیر اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۱۶۱۲۔ احمد بن حسن خراش، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ کا ایک لڑکا انتقال کر گیا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۱۳۔ عبید بن یعیش، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ابو حیان (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان جمی، یحییٰ بن سعید، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا، اے بلال صبح کی نماز پڑھ اور مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہے، اور جس کے فائدہ کی تجھے زیادہ امید ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے تیرے جو توں کی آواز سنی ہے، حضرت بلال نے جواب دیا میں نے اسلام میں کوئی عمل جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہو، اس سے زیادہ نہیں کیا کہ جب رات یادوں میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھا ہوتا ہے، نماز پڑھ لیتا ہوں۔

باب (۲۳۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۱۴۔ منجاب بن حارث، سہل بن عثمان، عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، سوید بن سعید، ولید بن شجاع، علی بن مسہر، اعمش، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اور نیک اعمال کئے ان پر گناہ نہیں ہے، اس چیز کا جو وہ کھا چکے ہیں، جبکہ انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور ایمان (آخر تک) تو آنحضرت

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَآبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ * ۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بَلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنفَعَةٌ مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصَلِّيَ *

(۲۳۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو ان ہی لوگوں میں سے ہے۔

۱۶۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود بن یزید، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے، تو ایک زمانہ تک ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ کو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے، کیونکہ وہ آپ کے پاس بہت ہی جایا کرتے تھے، اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۶۱۶۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یوسف، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، بقیہ روایت حسب سابق مروی ہے۔

۱۶۱۷۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود کو آپ کے اہل بیت میں سے سمجھتا تھا، بقیہ روایت اسی کے قریب ذکر کی ہے۔

۱۶۱۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، ابو الاحوص بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ بن مسعود جیسا اب کوئی باقی ہے، دوسرے بولے تم یہ کہتے ہو، ان کی تو یہ شان تھی کہ ہم دربار

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحَ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ *

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينَا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثَرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ *

۱۶۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا *

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّ

قُلْتُ ذَاكَ إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا *

نبوی سے رد کے جاتے، اور ان کو اجازت دی جاتی، اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

(فائدہ) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہیں تھا، تو اب ان کے بعد کون ان کا مثل ہو سکتا ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَيْنَ قُلْتُ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا *

۱۶۱۹۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مالک بن حارث، ابو الاحوص بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے مکان میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے چند ساتھیوں کے ساتھ موجود تھے، اور وہ سب ایک قرآن کریم دیکھ رہے تھے، اتنے میں عبد اللہ بن مسعود بولے میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کریم کا جاننے والا، اس شخص سے زیادہ جو کھڑا ہے، کوئی چھوڑا ہو، ابو موسیٰ بولے اگر تم یہ کہتے ہو تو درست ہے، مگر ان کی شان تو یہ تھی کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور انہیں (حاضری) کی اجازت ملتی، جب ہم روک دیئے جاتے۔

۱۶۲۰۔ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، شَيْبَانُ، الْأَعْمَشُ، مَالِكُ بْنُ حَارِثٍ، أَبُو الْأَخْوَصِ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس آیا تو میں نے عبد اللہ اور ابو موسیٰ کو پایا، (دوسری سند) ابو کریب، محمد بن ابی عبیدہ، بواسطہ اپنے والد، اعمش، زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ کے ساتھ بیٹھا تھا اور بقیہ روایت بیان کی، مگر قطبہ کی روایت کامل ہے۔

۱۶۲۰۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَحَّدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَأَبَا مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حَذِيفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

۱۶۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبیدہ بن سلیمان، اعمش، عبد اللہ بن مسعود نے کہا اور جو شخص کوئی چیز چھپائے گا، وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہو گا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ کس شخص کی قرأت کے مطابق تم مجھے قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہو، میں نے تو حضور کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں پڑھیں اور آپ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں، اور اگر میں جانتا کہ اللہ کی کتاب کوئی مجھ سے زیادہ

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غُلٌّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةٍ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جانتا ہے تو میں اس کے پاس چلا جاتا، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے عبد اللہ بن مسعود کی اس بات کی تردید کی یا ان پر نکیر کی ہو۔

وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُرَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيِيهِ *

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض مقامات پر جمہور کے مصاحف کے خلاف قرأت تھی اور ان کے اصحاب کے مصاحف بھی انہی کے مصحف کی طرح تھے، لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حضرت عبد اللہ کے مصحف کو جلا دینے اور انہیں جمہور کی قرأت کے مطابق قرآن پڑھنے کا حکم دیا، تب حضرت عبد اللہ نے یہ فرمایا۔

۱۶۲۲۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی کتاب میں کوئی سورت ایسی نہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی ایسی آیت نہیں مگر جانتا ہوں کہ کس باب میں نازل ہوئی، اور اگر میں کسی کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں ضرور سوار ہو جاتا۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ *

۱۶۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، ایک دن ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے تم چار آدمیوں سے قرآن کریم سیکھو، ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) پہلے ان کا نام لیا، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَتَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أَحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدًا بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ *

۱۶۲۴۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

کی ایک حدیث ان کے سامنے بیان کی، وہ بولے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ان کے بارے میں سنی ہے، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قرآن چار آدمیوں سے پڑھو، ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود کا نام لیا) ابی بن کعب، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل، زہری نے روایت میں ”یقولہ“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے جریر اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی ابو بکر کی روایت میں ”حدثنا“ کے بجائے ”عن ابی معاویہ“ ہے، اور ابی بن کعب سے معاذ بن جبل کا نام پہلے ذکر کیا ہے اور ابو کریب کی روایت میں اس کا الٹ ہے۔

۱۶۲۶۔ ابن ثنی، ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر شعبہ سے چاروں حضرات کی ترتیب میں دونوں راوی مختلف ہیں۔

۱۶۲۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس حضرت ابن مسعودؓ کا ذکر کیا گیا وہ بولے یہ ایسے شخص ہیں، کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، برابر ان سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا چار حضرات سے قرآن کریم سیکھو، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

۱۶۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، شعبہ نے کہا اولاً آپ نے ان

کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَرَاهُ أَحَبَّ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدٍ بِهِ وَمِنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرَفْتُ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ *

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ وَوَكَيْعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أَبِي وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَرَيْبٍ أَبِي قَبْلَ مُعَاذٍ *

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمَا وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَسْيِيقِ الْأَرْبَعَةِ *

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَرَاهُ أَحَبَّ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ *

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ

دونوں کا نام لیا، باقی میں نہیں جانتا کہ پہلے کس کا لیا۔

باب (۲۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔

بِهَذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأُ *

(۲۳۹) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

۱۶۲۹۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (میرے علم میں) چار حضرات نے قرآن کریم کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابو زید، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ بولے میرے بچوں میں سے تھے۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولًا جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي *

(فائدہ) اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف چار ہی حضرات قرآن کریم کو جمع کرنے والے تھے اور کوئی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا، کیونکہ جنگ یمامہ جو حضور کے انتقال کے قریب ہوئی، اس میں قرآن کریم کے جمع کرنے والوں میں سے ستر صحابہ کرام شہید ہو گئے تھے، اب ناظرین خود ہی اس بات کا اندازہ لگالیں، کہ جمع کرنے والے کتنے ہوں گے، اور پھر قرآن کریم کی حفاظت جمع پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ رب العزت نے لیا ہے، لہذا اس کے تواتر میں اشکال پیدا کرنے والوں کا داغی توازن درست نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۳۰۔ ابو داؤد، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس نے قرآن کریم کو جمع کیا انہوں نے کہا کہ انصار میں سے چار آدمیوں نے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابتؓ اور ایک انصاری شخص جسے ابو زید کہتے تھے۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ *

۱۶۳۱۔ ہد اب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ابی بن کعب سے فرمایا، اللہ نے مجھے تم کو قرآن سنانے کا حکم دیا ہے، ابی بولے اچھا اللہ نے آپ سے میرا نام لیا ہے، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ نے مجھ سے تیرا نام لیا ہے ابی یہ سن کر (خوشی سے) رونے لگے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أَبِي يَتَكَبَّى *

۱۶۳۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو ”لم یکن الذین کفروا“ سناؤں، ابی بولے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جی ہاں! یہ سن کر ابی رونے لگے۔

۱۶۳۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۴۰) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۳۴۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد بن معاذؓ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا کہ اس کے لئے پروردگار عالم کا عرش جھوم گیا۔

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی قدير یا عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جھومنا مراد ہو (نودی جلد ۲)

۱۶۳۵۔ عمروناقد، عبد اللہ بن ادریس اودی، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذؓ کی موت کی خوشی میں جھوم گیا۔

۱۶۳۶۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء الخفاف، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذؓ کا جنازہ رکھا ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے لئے پروردگار عالم کا عرش

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنٍ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى *

۱۶۳۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنٍ بِمَثَلِهِ *

(۲۴۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّتْ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تمیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی قدير یا عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جھومنا مراد ہو (نودی جلد ۲)

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّتْ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ *

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءِ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَنَازَتُهُ

جھوم گیا۔

۱۶۳۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے، آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ ملائم ہیں۔

۱۶۳۸۔ احمد بن عبدہ ضعی، ابو داؤد، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی رومال پیش کیا گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اس روایت میں ابن عبدہ نے سند حدیث اس طرح بیان کی ہے ”آخرنا ابو داؤد حد شاشعبہ حد مثنیٰ قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح یا اس جیسی)۔“

۱۶۳۹۔ محمد بن عمرو بن جبلة، امیہ بن خالد، شعبہ سے یہی حدیث دونوں سندوں کے ساتھ ابو داؤد کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۶۴۰۔ زہیر بن حرب، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس کا ایک جبہ تحفہ میں آیا اور آپ حریر کے پہننے سے منع فرماتے تھے، صحابہ نے اس سے تعجب کیا، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔

(قتادہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں مرتبہ بلند ہونے کی خبر دی ہے، کیونکہ رومال سب سے ادنیٰ کپڑا شمار ہوتا ہے، جب اس کی یہ حالت ہے تو اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا۔

مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *
۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمُسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ *

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ *

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا كَرَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ *

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّةَ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا *

۱۶۴۱۔ محمد بن بشار، سالم بن نوح، عمر بن عامر، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر دومتہ الجندل کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوڑا تحفہ بھیجا، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع فرماتے تھے۔

باب (۲۴۱) حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا یہ مجھ سے کون لیتا ہے؟ تو سب نے ہاتھ پھیلا دیئے، ہر ایک ان میں سے کہتا تھا کہ میں لیتا ہوں، آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کرنے کے ساتھ کون لیتا ہے؟ یہ سنتے ہی سب پیچھے ہٹ گئے، ابو دجانہ نے عرض کیا، میں لے کر اس کا حق ادا کروں گا، انہوں نے یہ تلوار لے لی، اور مشرکین کے سر اس سے چیر ڈالے۔

باب (۲۴۲) حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۴۳۔ عبد اللہ بن عمر قواریری، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن مکتدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن (جنگ کے بعد) میرے والد لائے گئے، اور ان پر کپڑا ڈھک رکھا تھا، اور ان کے ناک، کان، ہاتھ، پاؤں کاٹے گئے تھے، میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا، پھر ارادہ کیا اور لوگوں نے منع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو اٹھایا، یا آپ کے حکم سے وہ کپڑا اٹھایا گیا، آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی آواز سنی، تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے،

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَكِيدَرَ دَوْمَةَ الْجَنْدَلِ أهدى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ *

(۲۴۱) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا أَخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ ففَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ *

(۲۴۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمَرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُتَكِدِّرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جِئَ أَبَايَ مُسَجًى وَقَدْ مُلِّ بِهٍ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِئَةٍ أَوْ

آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو، ان کے اٹھائے جانے تک فرشتے ان پر برابر سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۴۔ محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن مکندر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے، تو میں ان کے چہرے پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا، صحابہ کرام مجھے منع کرتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں روکتے تھے اور (میری پھوپھی) فاطمہ بنت عمرو بھی ان پر رو رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم روؤ یا نہ روؤ، جب تک تم نے انہیں اٹھایا، فرشتے برابر ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۵۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ابن جریج۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، محمد بن مکندر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی روایت میں فرشتوں کے سایہ کرنے اور رونے والی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۶۴۶۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، عبد الکرم، محمد بن المکندر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو احد کے دن لایا گیا، ان کے ناک کان کٹے ہوئے تھے، پھر انہیں حضور کے سامنے رکھا گیا، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

باب (۲۴۳) حضرت جلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۶۴۷۔ اسحاق بن عمر بن سلیم، حماد بن سلمہ، ثابت، کنانہ بن

صاحبة فقال من هذه فقالوا بنت عمرو أو أخت عمرو فقال ولم تبكي فما زالت الملائكة تظله بأجنحتها حتى رفع *

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ *

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِیَةِ *

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدِّعًا فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۲۴۳) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَلَيْطٍ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْرَى لَهُ فَأَقَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَانَا وَفَلَانَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَانَا وَفَلَانَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيًّا فَاطْلُبُوهُ فَطَلَبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا *

نعیم، ابو بزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کوئی غائب تو نہیں ہے، حاضرین نے کہا جی ہاں فلاں، فلاں، اور فلاں غائب ہیں، پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے، صحابہ نے کہا جی نہیں، آپ نے فرمایا میں نے جلیب کو نہیں دیکھا، لوگوں نے انہیں مقتولین کی لاشوں میں تلاش کیا، تو ان کی لاش ان سات آدمیوں کے پاس پائی گئی جنہیں جلیب نے قتل کیا، پھر وہ مارے گئے، حضور ان کی لاش کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا، اس کے بعد مارا گیا، یہ میرا ہے، میں اس کا ہوں، یہ میرا ہے میں اس کا ہوں، پھر آپ نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ نے ہی اٹھایا، پھر ان کے لئے قبر کھدوائی گئی اور انہیں ان کی قبر میں رکھ دیا گیا اور راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(فائدہ) اللہ نے اپنے نبی کو جلیب کے متعلق خبر کر دی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو مارا ہے، تو آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں پاتا کیونکہ ان کا نہ ہونا ایک امر عظیم ہے، اسی بنا پر آپ نے ان کی اس قدر تحکیم کی (شرح ابی و سنوی جلد صفحہ ۳۰۰)۔

باب (۲۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

(۲۴۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۴۸- ہد اب بن خالد از دی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے کہا، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے، میں اور میرا بھائی انیس اور میری والدہ تینوں نکلے، اور ایک ہمارا ماموں تھا، اس کے پاس اترے، اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی، مگر اس قوم نے ہم سے حسد کیا، اور کہنے لگی کہ جب تو اپنے گھر سے باہر جاتا ہے تو انیس تیری بیوی سے زنا کرتا ہے: چنانچہ ہمارا ماموں آیا اور اس سے جو کہا گیا تھا وہ الزام اس نے ہم پر لگا دیا، میں نے کہا تو نے جو

۱۶۴۸- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارَ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أَنِيسٌ وَأُمُّنَا فَزَلَّانَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أَنِيسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَتْنَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ

احسان کیا وہ بھی برباد کر دیا، اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے ان پر اپنا اسباب لادہ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کر دیا، ہم چلے حتیٰ کہ مکہ کے سامنے اترے، انیس نے ان اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر ایک بازی لگا دی، انیس اور وہ شخص اس کے پاس گئے، کاہن نے انیس کو جتوایا، انیس ہمارے اونٹ اور اتنے ہی اور اونٹ لے کر آیا، ابوذر نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے میں حضور کی ملاقات سے تین سال قبل سے نماز پڑھتا تھا، میں نے کہا نماز کس کی پڑھتے تھے؟ بولے خدا کی، میں نے کہا کس طرف رخ کرتے تھے؟ بولے جس طرف اللہ رخ کرادے، میں عشاء کی نماز پڑھتا جب رات کا آخر ہوتا تو میں پڑ جاتا حتیٰ کہ سورج میرے اوپر آ جاتا، انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو، میں جاتا ہوں، وہ گیا اور اس نے دیر کی، پھر آیا میں نے پوچھا اتنی دیر کیوں کی؟ وہ بولا میں مکہ میں ایک شخص سے ملا جو تیرے دین پر ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں، انیس خود بھی شاعر تھا، اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی، لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے، اور اس شخص کے کلام کو شاعروں کے اقوال سے بھی موازنہ کیا، مگر کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر موزوں نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم وہ سچا ہے، اور لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم یہیں رہو میں اسے جا کر دیکھتا ہوں، پھر میں مکہ آیا، اور ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے منتخب کیا، اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جسے تم صابی کہتے ہو، اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، یہ صابی آگیا یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر پل پڑے، حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب مجھے ہوش آیا اور کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں (خون کی وجہ سے) لال بت ہوں، میں

مَعْرُوفَكَ فَقَدْ كَذَرْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ
فَقَرَبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالَنَا
ثَوْبُهُ فَجَعَلَ يَنْكِي فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ
مَكَّةَ فَنَافَرَ أَنِيسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَأَتَيْنَا
الْكَاهِنَ فَخَبَّرَ أَنِيسًا فَأَتَانَا أَنِيسٌ بِصِرْمَتِنَا
وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ
أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَنَاتٍ سَبِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيُّ
تَوَجُّهٍ قَالَ اتَّوَجَّهْتُ حَيْثُ يُوجِّهُنِي رَبِّي أَصْلَى
عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ
كَأَنِّي خِفَاءً حَتَّى تَغْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أَنِيسٌ
إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَافْكُنِي فَاَنْطَلَقَ أَنِيسٌ
حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا
صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ
يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ
يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أَنِيسٌ أَحَدَ
الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنِيسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ
فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ
الشُّعْرِ فَمَا يَلْتَمِمْ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ
شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ
قُلْتُ فَافْكُنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَاَنْظَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ
مَكَّةَ فَتَضَعَعْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا
الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّابِيُّ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِيُّ
فَمَالَ عَلِيٌّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظُمَ
حَتَّى خَرَزْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ
ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصَبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْرَمَ
فَفَسَلْتُ عَنِّي الدَّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ
لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ

زمرم کے پاس آیا، اور خون دھویا اور اس سے پانی پیا، اے میرے بھتیجے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا، اور زمرم کے علاوہ کوئی کھانا میرے پاس نہیں تھا، چنانچہ میں اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی بنیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی، ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اور اس وقت بیت اللہ کا کوئی طواف نہیں کر رہا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ (بت) کو پکار رہی تھیں، وہ طواف کرتے کرتے میرے سامنے آئیں، میں نے کہا کہ ایک کانکاج دوسرے سے کر دو، یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، جب وہ پھر میرے سامنے آئیں تو میں نے کہا اندام مخصوص میں لکڑی، اور مجھے یہ کہنا یہ نہیں آتا (اس لئے ان بتوں کو صاف گالی دی) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلائی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا، راستے میں ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ ملے اور وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے، انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا، وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا ہے، انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا، وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حتیٰ کہ حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اپنے صاحب کے ساتھ طواف کیا اور نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اول سلام کی سنت ادا کی، اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں، آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید آپ کو یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں ناگوار گزارا، میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لپکا، مگر آپ کے صاحب جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتے تھے، انہوں نے مجھے روکا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا، تم یہاں کب سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا تیس دن سے ہوں،

لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْرَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قَمَرَاءَ إِضْحِيَانٍ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةً قَالَ فَاتَّبَعْنَا عَلِيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَيْتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاتَّبَعْنَا عَلِيَّ فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْحَشْبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَاَنْطَلَقْنَا تَوَلُّوْلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمْ قَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمْ قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَمْلَأُ الْقَمَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِحَيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنْ اتَّعَمَّيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ أَخَذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِي مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْرَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ

آپ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا مزرم کے پانی کے علاوہ کھانا وغیرہ کچھ نہیں اور میں موٹا بھی ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجے میں بھوک کی ناتوانی بھی نہیں پاتا، آپ نے فرمایا مزرم کا پانی برکت والا ہے اور کھانا بھی ہے، کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج کی رات مجھے اس کو کھلانے کی اجازت دیجئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا، ابو بکرؓ نے ایک دروازہ کھولا، اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے، یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا جب تک کہ رہا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا مجھے ایک زمین کھجور والی دکھائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں، لہذا تم (جاکر) میری طرف سے اپنی قوم کو دین اسلام کی دعوت دو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہاری بنا پر نفع پہنچائے اور تم کو ثواب دے، میں انیس کے پاس آیا، اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا، اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی، وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں، میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے وہ بولیں مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی، ہم نے اپنے اونٹوں پر سامان لاد اور اپنی قوم غفار میں پہنچے، آدمی قوم مسلمان ہو گئی، ان کی قیادت ایماء بن رخصہ کیا کرتا تھا، اور وہ ان کا سردار تھا، اور آدمی قوم نے یہ کہا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں گے تب ہم مسلمان ہوں گے، چنانچہ حضور جب مدینہ تشریف لائے، تو بقایا آدمی قوم بھی مسلمان ہو گئی، اور قبیلہ اسلم کے لوگ آئے انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کے طرح مسلمان ہوتے ہیں، وہ بھی مسلمان ہو گئے، آپ نے فرمایا غفار کو

إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذَن لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهْتُ لِي أَرْضَ ذَاتِ نُحُلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرَبُ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُزَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُتَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أَمْنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَوْمُهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نَسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ*

اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر لیا۔
۱۶۴۹۔ اسحق بن ابراہیم خطلی، نصر بن شمیل، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں مکہ کی طرف آنے لگا تو انہیں نے کہا اچھا جا، لیکن اہل مکہ سے بچے رہنا، وہ اس شخص کے دشمن ہیں اور اس سے اپنا منہ بتاتے ہیں۔

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَأَكْفِينِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا *

۱۶۵۰۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، حمید بن ہلال، حضرت عبد اللہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے، میں نے آپ کی نبوت سے دو سال قبل نماز پڑھی، بقیہ روایت سلیمان بن مغیرہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں اتنی زیادتی ہے کہ دونوں ایک کا ہن کے پاس گئے، انہیں نے اس کا ہن کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس پر غالب آگیا، اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لئے، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، چنانچہ میں آپ کے پاس آیا اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی سلام کیا، میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھ سے عرض کیا، پندرہ دن سے یہاں ہوں اور یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا، آج رات مجھے ان کی مہمان نوازی کرنے دیجئے۔

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَخِي صَلَّيْتُ سَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أَنْيَسُ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذَنَا صِرْمَتُهُ فَضَمَمَنَا هَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مِنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مِنْذُ خَمْسِ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنْحِفْنِي بِضِيَاغِهِ اللَّيْلَةَ *

۱۶۵۱۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرة السامی، محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں مبعوث ہونے کی

۱۶۵۱- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرَعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ

سَعِيدٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ أَرْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ أَتَيْتَنِي فَانْطَلَقَ الْآخِرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلِّمًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَغْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ اخْتَمَلَ قَرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَطَّلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَمْ يَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تَحَدَّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أُعْطِيتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَتُ كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءِ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَفْقُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى

اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی میں سوار ہو کر جا، اور اس شخص کو دیکھ کر آجو کہتا ہے کہ میرے پاس آسمان سے وحی آتی ہے، ان کی بات سن کر پھر میرے پاس آ، وہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ آئے، اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آئے، اور کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہ خصال حمیدہ کا حکم کرتا ہے، اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے، ابوذر بولے اس سے مجھے تسکین نہیں ہوئی، پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا، حتیٰ کہ مکہ آئے، اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حضور کو پہچانتے بھی نہیں تھے، اور پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور لیٹ گئے، حضرت علیؑ نے انہیں دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، چنانچہ ان کے ساتھ گئے، لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی، یہاں تک صبح ہو گئی، پھر وہ اپنا توشہ اور مشکیزہ مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہیں دیکھا، پھر وہ اپنے سونے کی جگہ پر آ گئے، وہاں سے حضرت علیؑ کا گزر ہوا بولے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو، پھر انہیں کھڑا کیا، اور ابوذر ان کے ساتھ گئے، مگر کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی، حتیٰ کہ تیسرا دن ہوا اور اس دن بھی ایسا ہی ہوا، چنانچہ حضرت علیؑ نے پھر انہیں اٹھایا اور کہا کہ تم مجھ سے کیوں نہیں بیان کرتے جس کام کے لئے تم اس شہر میں آئے ہو؟ ابوذر بولے اگر تم مجھ سے عہد و پیمان کرو، کہ میری راہبری کرو گے تو میں بتاؤں، انہوں نے اقرار کیا، ابوذر نے سارا حال بیان کیا، حضرت علیؑ بولے وہ سچے ہیں اور بے شک اللہ کے رسول ہیں تم صبح کو میرے ساتھ چلنا، اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خدشہ ہو تو میں کھڑا ہوں جاؤں گا، جیسے کوئی پانی بہاتا ہے، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا، جہاں میں گھسوں

تم بھی وہاں آجانا، ابوذر نے ایسا ہی کیا، ان کے پیچھے چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس پہنچے، ابوذر بھی ساتھ ہی پہنچے، پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے، حضور نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں دین کی تبلیغ کرو تا وقتیکہ میرا حکم تمہارے پاس پہنچے، ابوذر نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تو یہ بات مکہ والوں کو علی الاعلان سناؤں گا، پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور پکار کر کہا اشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ، لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور مارتے مارتے لٹادیا، حضرت عباسؓ وہاں آئے اور ابوذر پر جھک گئے اور کہا تمہاری خرابی ہو، تم نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ہے، اور تمہارا ملک شام میں تجارت کا راستہ ان کے ملک پر سے ہے، پھر ابوذر کو ان سے چھڑ لیا، دوسرے روز ابوذر نے پھر ایسا ہی کیا، لوگ دوڑے اور انہیں مارا، حضرت عباسؓ پھر آڑے آئے اور انہیں چھڑ لیا۔

باب (۲۴۵) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، بیان، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبد اللہ، (دوسری سند) عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں روکا، اور کبھی بھی آپ نے مجھے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ ہنسے۔

۱۶۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو اسامہ، اسماعیل (دوسری سند) ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، اسماعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَنَارَ الْقَوْمِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْحَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تَجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَنَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ *

(۲۴۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا وَضَحِكَ *

۱۶۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا

روکا اور مجھے کبھی نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی، ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ جریر کہتے ہیں میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جمتا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا الہی اسے جمدے، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

۱۶۵۴۔ عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمنی یا کعبہ شامی بھی اسی کا نام تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ اور کعبہ یمنی و شامی کی طرف سے بے فکر کرتا ہے، چنانچہ میں ایک سو پچاس آدمی احسن قبیلہ کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا، اور جتنے آدمیوں کو وہاں پایا، قتل کیا، پھر میں لوٹ آیا، اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احسن کے لئے دعا کی۔

۱۶۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، بن حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ بن جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ بت خانہ سے آرام نہیں دیتا، اور اس بت خانہ سے کہ جسے کعبہ یمنی بھی کہتے تھے، جریر بیان کرتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سو اور وہاں لے کر گیا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا الہی اسے جمدے اور اسے راہ دکھانے والا اور راہ یافتہ کر دے، چنانچہ جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلا دیا، اس کے بعد ایک شخص جس کا نام ابوارطاة تھا، خوشخبری کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کیا، وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم ذوالخلصہ کو خارش اوٹ کی طرح چھوڑ آئے ہیں،

حَجَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا تَبَسُّمَ فِي وَجْهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ يَدَيْهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا *

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَفَرَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَذَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ *

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِحَنَنَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ فَفَرَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ فَارَسَ وَكُنْتُ لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَاذْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُشِيرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةٍ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتِكَ حَتَّى تُرْكَنَاهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

كَانَهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ *

۱۶۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، سفیان۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، مروان۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جریر کا خوشخبری دینے والا ابورطاة، حصین بن ربیعہ، حضور کو خوشخبری دینے آیا۔

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَغْنِي الْفَزَارِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرٌ جَرِيرُ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۴۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

(۲۴۶) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۶۵۷- زہیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، ہاشم بن قاسم، درقا بن عمر الشکری، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا، جب آپ آئے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ (زہیر کی روایت میں ہے) کہ میں نے کہا، ابن عباس نے، آپ نے فرمایا اللہ العالمین اسے دین میں سمجھ عطا فرما۔

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الشَّكْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ *

باب (۲۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

(۲۴۷) بَابُ فَقْهِ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۶۵۸- ابوالریح العسکی، خلف بن ہشام، ابوکامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ساتھ استبرق کا ایک ٹکڑا ہے، اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَسْكَيُّ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

۱۶۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، موسیٰ بن خالد، ابوالحق فزاری، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں سویا کرتا تھا اور میرے اہل و عیال نہیں تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے گئے تو میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، اور بقیہ روایت زہری عن سالم عن ابیہ کی طرح مروی ہے۔

باب (۲۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، ام سلیمؓ بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انسؓ آپ کا خادم ہے، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، الہی اسے بہت مال اور بہت اولاد عطا کر، اور جو تودے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۶۶۲۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسؓ آپ کا خادم ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۶۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۶۴۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت گھر میں میرے، میری والدہ، اور میری خالہ ام حرام کے علاوہ کوئی

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَتَّى الْفِرْيَابِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أُبَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ *

(۲۴۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ اذْغِ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۶۶۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ

نہیں تھا، میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے میرے لئے ہر خیر کی دعا کی، اور آخر میں فرمایا الہی اس کا مال اور اولاد بہت کر، اور اس میں برکت دے۔

۱۶۶۵۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، اور اپنی اوڑھنی پھاڑ کر آدمی اس میں سے میری ازار اور آدمی کی چادر بنادی، اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چھوٹا سا انس میری لڑکا ہے، میں آپ کی خدمت کے لئے اسے لائی ہوں، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا الہی اس کا مال اور اولاد بہت کر دے، انس کہتے ہیں، بخدا میرا مال بہت زیادہ ہے، اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۱۶۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جعفر، جعد ابی عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ چھوٹا سا انس (جو آپ کا خادم) ہے (اس کے لئے دعا فرمائیے)، آپ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں، دو تو میں اس دنیا میں پاچکا، اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

حَاتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَوِّدْكَ
ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي
آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ
وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ *

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَّرْتَنِي
بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أُنَيْسُ ابْنِي أَتَيْتَكَ بِهِ يَخْدُمُكَ
فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ
أَنَسٌ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ
وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ *

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِيِّ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ
صَوْتَهُ فَقَالَتْ أَبَاي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَيْسٌ
فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا
وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ *

(فائدہ) اور صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے والی بننے سے پہلے حضرت انسؓ اپنی اولاد سے ایک سو بیس کو سپرد خاک کر چکے تھے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)، اور امام عینی فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کے مال کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ بصرہ میں ان کے باغات تھے اور وہ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتے تھے، اور ان کے پھلوں کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔

۱۶۶۷۔ ابو بکر بن نافع، بہز، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں اپنی والدہ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
الْعَبُّ مَعَ الْغُلَمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى

کے پاس دیر سے گیا، جب میں گیا تو میری والدہ نے کہا تو نے کیوں دیر کی، میں نے کہا کہ حضور نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا تھا، وہ بولیں آپ کا کیا کام تھا، میں نے کہا وہ راز ہے، انہوں نے کہا کہ حضور کا راز کسی سے بیان نہ کرنا، انس نے فرمایا بخدا اگر وہ راز میں کسی سے کہتا، تو اے ثابت تجھ سے بیان کرتا۔

۱۶۶۸۔ حجاج بن الشاعر، عارم بن فضل، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے بیان کی، اس کے بعد میں نے کسی سے وہ بیان نہیں کی، حتیٰ کہ میری والدہ ام سلیم نے بھی پوچھی، تو میں نے ان سے بھی بیان نہیں کی۔

باب (۲۴۹) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۹۔ زبیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ابو النضر، عارم بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن سلام کے علاوہ کسی زندہ شخص کے متعلق جو کہ چلا پھر تا ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے۔

۱۶۷۰۔ محمد بن ثنیٰ اعنزی، معاذ بن معاذ، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا، جس میں بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی تھے، ایک شخص آیا، اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا، بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ جنتی ہیں، یہ جنتی ہیں، انہوں نے دو رکعت پڑھیں، پھر چلے، میں بھی ان کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا، میں بھی ان کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں، جب دل لگ گیا تو میں نے اس

حَاجَةً فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ *

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسْرَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ *

(۲۴۹) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمُشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ *

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَتَحَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ

سے کہا کہ جب آپ مسجد میں آئے تھے، تو ایک شخص نے ایسا ایسا کہا تھا (کہ آپ جنتی ہیں) وہ بولے سبحان اللہ، کسی کو وہ بات نہیں کہنی چاہئے جس کو وہ نہیں جانتا، اور میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا، وہ میں نے آپ سے بیان کیا، کہ میں باغ میں ہوں جس کی وسعت، سبزی اور پھل دار کا حال انہوں نے بیان کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے، جو نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خدمت گار آیا، اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے، اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا، میں چڑھ گیا، یہاں تک اس ستون کی بلندی تک پہنچ گیا، اور حلقہ کو میں نے تھام لیا، مجھ سے کہا گیا کہ اسے تھام رکھو، پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ اس وقت بھی میرے ہاتھوں میں تھا، میں نے حضور سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا باغ اسلام ہے اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ دین کا مضبوط حلقہ ہے، اور تو مرنے تک اسلام پر قائم رہے گا، قیس کہتے ہیں وہ آدمی عبد اللہ بن سلام تھے۔

فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلَتْ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتَنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتُهَا وَعَشْبَتُهَا وَخَضِرَتُهَا وَوَسَطُ الرِّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقُ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ يَثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّمَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرِّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ *

۱۶۷۱۔ محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا، جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمرؓ بھی موجود تھے، اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے اور لوگوں نے کہا یہ جنتی ہیں، میں کھڑا ہوا، اور ان سے کہا کہ تمہارے متعلق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں، انہوں نے کہا سبحان اللہ انہیں وہ بات نہ کہنی چاہئے جسے وہ نہیں جانتے، میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا، اس کے سر پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا،

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عَمْرٍو فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وَضِعَ فِي

مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں چڑھا، یہاں تک کہ میں نے اس حلقہ کو تھام لیا، میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا عبد اللہ اسی عروہ و مہمی (مضبوط حلقہ) کو تھامے ہوئے انتقال کرے گا۔

رَوْضَةُ خَضْرَاءَ فَصَبَّ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِئْصَفٌ وَالْمِئْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي أَرْقُهُ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى *

۱۶۷۲۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سلیمان بن مسہر، خرشہ بن حربیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، اس میں ایک بوڑھے تھے نہایت خوبصورت اور وہ عبد اللہ بن سلام تھے، وہ لوگوں سے بہت ہی اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں، جب وہ کھڑے ہوئے تو حاضرین نے کہا جو جنتی دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، میں نے کہا بخدا میں ان کے ساتھ جاؤں گا، اور ان کا گھر دیکھوں گا، پھر میں ان کے پیچھے ہولیا، حتیٰ کہ وہ شہر سے باہر جانے کے قریب ہو گئے، پھر اپنے مکان میں گئے، میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے دے دی، پھر پوچھا اے میرے بھتیجے تیرا کیا کام ہے؟ میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا، جب آپ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ جو جنتی کو دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا، وہ بولے جنت والوں کو تو اللہ ہی جانتا ہے اور میں تجھ سے ان کے اس کہنے کی وجہ بیان کرتا ہوں، میں ایک مرتبہ سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اس نے کہا کھڑا ہو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا، مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں، میں نے ان میں جانا چاہا، وہ بولا ان میں نہ جاؤ یہ بائیں طرف والوں (کافروں کی راہیں) ہیں، پھر دائیں طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جاؤ، پھر ایک پہاڑ ملا، وہ بولا اس پر چڑھ، میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرینوں کے بل گر پڑا، کئی مرتبہ میں نے چڑھنے کا قصد کیا مگر ہر مرتبہ گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ خُرَّشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلَقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَبْعَنَّهُ فَلَا أَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعَجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِنْ قَالُوا ذَلِكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ يَدِي فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِأَخْذٍ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادٌ مَنَهِجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَاتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْغَدْ قَالَ

کی چوٹی آسمان میں اور تہہ زمین میں تھی اور اس کے اوپر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا میں اس پر کس طرح چڑھوں، اس کا سر تو آسمان میں ہے، آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا، میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں، پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکا رہا، جب میں بیدار ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب الشمال کی راہیں ہیں، اور جو راہیں تو نے دائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب الیمین کی راہیں ہیں، اور پہاڑ وہ شہداء کا مقام ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا، اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے، اور تو مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ اسلام پر قائم رہے گا۔

فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَزْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلَقَةٌ فَقَالَ لِي أَصْعَدُ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلَقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَحَرَ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلَقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الشَّامِ قَالَ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنَزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ *

باب (۲۵۰) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

(۲۵۰) بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۷۳۔ عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا گزر حسان بن ثابتؓ پر ہوا، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے ان کی طرف دیکھا، حسان بن ثابتؓ نے کہا میں تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر (یعنی حضور) موجود تھے، پھر ابو ہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضورؐ سے سنا ہے فرما رہے تھے، اے حسان میری طرف سے جواب دے، الہ العالمین اس کی

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بَرُوحُ الْقُدْسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ *

روح القدس سے امداد فرما، ابوہریرہؓ بولے جی ہاں، واللہ میں نے سنا ہے۔

(فائدہ) حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور مشرکین میں سے جو بد بخت آپ کی ہجو کرتا، حضرت حسان اس کا جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان نے ایک جماعت میں کہا جس میں ابوہریرہؓ بھی تھے کہ ابوہریرہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلَقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشَدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۶۷۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا وہ ابوہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے کہ میں تم کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، الہی حسان کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے۔

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشَدُكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آيِدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۱۶۷۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حسان بن ثابت سے فرما رہے تھے کہ کافروں کی ہجو کر، اور جبریل امین تیرے ساتھ ہیں۔

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُوهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ *

۱۶۷۷۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر (تیسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۶۷۷ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۶۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسانؓ نے حضرت عائشہؓ سے متعلق بہت باتیں کیں، میں نے انہیں برا کہا، وہ بولیں اے میرے بھانجے جانے دے، کیونکہ حسان (کافروں کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۶۸۰۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو الضحیٰ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اس وقت ان کے پاس حسانؓ بیٹھے ہوئے ایک شعر اپنی ابیات میں سے سنا رہے تھے، جو انہوں نے کہے تھے

”پاک ہیں اور عقل والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں ہے، صبح کو غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں“ حضرت عائشہؓ نے (مزاحاً) حضرت حسان سے کہا، تم ایسے نہیں ہو، مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتے ہو جبکہ اللہ نے فرمایا جس نے ان میں سے بری بات کا بیڑا اٹھایا، اس کے لئے بڑا عذاب ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس سے سخت عذاب کیا ہو گا کہ وہ اندھا ہو گا اور فرمایا حسان تو کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دہی، یا بھوکا کرتے تھے۔

(فائدہ) ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسانؓ حضرت عائشہؓ کے اکٹ کے معاملہ میں شریک نہیں تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ان کی برات بیان کی ہے اور اس آیت سے حضرت حسانؓ مراد نہیں ہیں، جیسا کہ حدیث اکٹ میں مکمل بیان آجائے گا بلکہ عبد اللہ بن ابی منافق مراد ہے، اور حضرت حسانؓ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے سامنے برا کہنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۸۱۔ ابن شنی، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں ”یذب عن رسول اللہ صلی

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مَعَهُ كَثْرٌ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَّيْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَيَّاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزُنُّ بَرِيَّةٌ وَتُصْبِحُ غَرْتِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِينِ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ) فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ

اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور ”حصان رزان“ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۱۶۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان نے کہا یا رسول اللہ مجھے ابوسفیان کی بھو کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا اس سے میری رشتہ داری بھی تو ہے، حضرت حسان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے، ”یعنی بزرگی اور شرافت آل ہاشم میں بنت مخزوم کی اولاد کو ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا“ ان کا یہ قصیدہ ہے۔

۱۶۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ حضرت حسان نے حضور سے مشرکین کی بھو کرنے کی اجازت چاہی، باقی اس روایت میں ابوسفیان کا ذکر نہیں ہے اور ”خمیر“ کے بجائے ”عجین“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۶۸۴۔ عبد الملک، شعیب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمارہ بن غزیہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کفار کی بھو کرو کیونکہ ان کے لئے اپنی بھو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق ہے، پھر آپ نے ایک شخص کو ابن رواحہ کے پاس بھیجا اور فرمایا قریش کی بھو کرو، انہوں نے بھو کی مگر آپ کو پسند نہ آئی، پھر آپ نے کعب بن مالک کے پاس بھیجا اور پھر حسان بن ثابت کے پاس بھیجا، جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے، جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے بلانے لگے، اور عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا خمیر بنا کر بھیجا ہے، میں کافروں کو

كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانَ رَزَانَ *

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذَنُّ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بَقَرَاتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسْلُتَكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ سَنَامَ الْمَخْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتٍ مَخْزُومٍ وَالذُّكَّ الْعَبْدُ فَصِيدَتُهُ هَذِهِ *

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلُ الْخَمِيرِ الْعَجِينَ *

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالْثَبَلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضَ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ

أَذْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَأَفْرِيتَهُمْ بِلِسَانِي فَرِيًّا الْأَدِيمُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ
فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي
فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْخَصَّ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ
حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
لَخَصَّ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَأَسْأَلَنَّ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانٍ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا
يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى
قَالَ حَسَّانُ

(۱) هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْحِزَاءِ

(۲) هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا

رَسُولَ اللَّهِ شَيْمَتُهُ الْوَفَاءِ

(۳) فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءِ

(۴) نَكَلْتُ بُنْتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا

تُبِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَفْنِي كَدَاءِ

(۵) يُيَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُضْعِدَاتِ

عَلَى أَكْتَاغِهَا الْأَسْلُ الظَّمَاءِ

(۶) تَطْلُ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتِ

تَلَطَّمُهُنَّ بِالْحُمُرِ النَّسَاءِ

(۷) فَإِنْ أَغْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا

وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسا کہ چڑے کو پھاڑتے
ہیں، حضور نے فرمایا اے حسان جلدی مت کرو کیونکہ ابو بکر
قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں، اور میرا نسب بھی قریش ہی
سے ہے تاوقتیکہ وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر کے نہ بتادیں، پھر
حسان ابو بکر کے پاس آئے، اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا یا
رسول اللہ، ابو بکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا، قسم ہے
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کو
قریش سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح ہال آٹے سے نکال
لیا جاتا ہے، عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے سنا، آپ حسان
سے فرما رہے تھے، روح مقدس تیری مدد کرتا رہے گا جب تک
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جواب دیتا رہے گا اور آپ
نے فرمایا حسان نے قریش کی جھوکر کے مومنین کے قلوب کو
تسکین عطا کر دی اور کافروں کی عزت کو تباہ کر دیا، چنانچہ حسان
نے فرمایا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی، میں نے اس کا جواب

دیا، اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا بدلہ دے گا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نیک ہیں، متقی و پرہیزگار ہیں

اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے، جھوکی ہے

میرے ماں باپ اور میری آبرو، سب آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی عزت بچانے کے لئے قربان ہیں۔

میں اپنے آپ کو گریہ کروں (مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام

کدار کے دونوں طرف غبار اڑاتے نہ دیکھو۔

وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے جاتے ہیں اور نگاہوں سے سرتابی

کرتے جاتے ہیں اور ان کے شانوں پر پیاسے لکڑاں نیزے رکھے ہیں۔

اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے مونہوں

کو عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے صاف کرتی ہوں گی۔

اگر تم ہم سے رد گردانی کرو گے تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو

جائے گی اور پردہ ہٹ جائے گا۔

ورنہ اس دن کے مقابلہ کا انتظار کرو جس میں خدا تعالیٰ جسے چاہے گاعزت عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندہ کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو سچی بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے جس کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔

ہم تو روزانہ ایک تیاری میں ہیں کافروں سے گالی گلوچ ہے یا لڑائی ہے، یا کافروں کی ہجو ہے۔

تم میں سے کوئی اللہ کے رسول کی ہجو کرے یا مدح اور امداد کرے سب برابر ہے۔

کیونکہ خدا کے پیامبر جبریل ہم میں موجود ہیں اور وہ روح القدس ہیں جن کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

باب (۲۵۱) فضائل حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۶۸۵- عمرو ناقد، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرک تھی، ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لئے کہا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار گزری، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا، اور عرض کیا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور وہ نہیں مانتی تھی، آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھے سنائی جو مجھے ناگوار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے، حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا کر، میں آپ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا، جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی، ذرا ٹھہر، میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، غرض میری

(۸) وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لَإِصْرَابِ يَوْمٍ يُعْزِ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(۹) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

(۱۰) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْإِنصَارُ عَرْضَتَهَا اللَّقَاءُ

(۱۱) لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدِّ سَيَابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءٍ

(۱۲) فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ

(۱۳) وَجَبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا وَرُوحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ *

(۲۵۱) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْتِي عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعْتَنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھ لی، پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابو ہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ وحدہ ولا شریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی سے روتا ہوا آیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ خوش ہو جائیے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت عطا کی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، چنانچہ آپ نے یہ دعا فرمائی الہی اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو مسلمانوں کا محبوب بنا دے اور انہیں ایمانداروں کی محبت نصیب کر چنانچہ (اس دعا کی برکت سے) پھر کوئی مسلمان ایسا پیدا نہیں ہوا جو کہ میرا ذکر کرنے اور مجھے دیکھ کر محبت نہ کرے، (الہی مترجم کو اس محبت سے حصہ عنایت کر، آمین)۔

۱۶۸۶- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو حساب لینے والا ہے، میں تو ایک مسکین شخص تھا، پیٹ بھرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے، وہ مجھ سے جو سنے گا وہ بھولے گا نہیں، چنانچہ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا، یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے، پھر میں نے اس کپڑے کو

جَنُتُ فَصَرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعْتُ أُمِّي خَشَفَ قَدَمِي فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلْتُ وَلَبَسْتُ دِرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ قَدْ اسْتَحَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمُّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يُحِبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبِّبَهُمَ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا يَغْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خَلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي *

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَحْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْطُ

اپنے سینہ سے لگا لیا چنانچہ (پھر) کوئی بات نہیں بھولا، جو آپ سے سنی تھی۔

۱۶۸۷- عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی مالک کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ختم ہو گئی اور اپنی روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون اپنا کپڑا پھیلاتا ہے۔

۱۶۸۸- حرملہ بن یحییٰ تبحی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم ابو ہریرہؓ پر تعجب کرتے ہو، وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنے لگے، میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھ رہی تھی، وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے، اگر میں انہیں پاتی تو ان پر نکیر کرتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے، جیسا کہ تم کرتے ہو، ابن شہاب بواسطہ ابن میتب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، لوگ تو کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت احادیث بیان کیں اور اللہ تعالیٰ کو حساب لینے والا ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں، میرے انصاری بھائی تو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے تھے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملات میں مشغول رہتے، اور میں اپنا پیٹ بھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتا، میں حاضر رہتا وہ

ثَوْبُهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۱۶۸۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكََا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ *

۱۶۸۸- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَنْبَ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتَهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرَدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أُلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلَّةِ بَطْنِي

غائب ہوتے، میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری احادیث سنتا ہے اور پھر اسے اپنے سینہ سے لگا لے، پھر جو بات سنے گا وہ نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھادی، حتیٰ کہ آپ بیان حدیث سے فارغ ہوئے، پھر میں نے اپنی اس چادر کو اپنے سینہ سے لگایا، اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی، نہیں بھولا، اور اگر یہ دو آیات جو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں، نہ ہوتیں تو میں کبھی کوئی بیان نہ کرتا، ان الذین یکتُمون ما انزلنا من الہدٰی والحدیث الی آخر الآتین۔

۱۶۸۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتے ہیں، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۵۲) فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۱۶۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، حسن بن محمد، عبید اللہ بن ابی رافع کاتب حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ بتان خان کو جاؤ وہاں تم کو ایک شتر سوار عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے لینا، حسب الحکم ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل دیے، وہ عورت ملی، میں نے کہا خط نکال دے، وہ بولی میرے

فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَتَيْكُمْ يَنْسُطُ ثَوْبُهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى آخِرِ الْآيَتِينَ * ۱۶۸۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

(۲۵۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِصَّةَ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ *

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ اتُّوَا رَوْضَةَ خَاشٍ فَإِنَّ بِهَا ظُعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا

پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے کہا خط نکال کر دیتی ہے تو دے
 ورنہ کپڑے اتار، اس نے اپنے چونڈے سے خط نکال کر دے
 دیا، ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہوئے، اس خط میں حاطب بن ابی بلعہ نے مشرکین
 مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض (خفیہ) امور کی
 اطلاع دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے
 فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے
 متعلق جلدی نہ فرمائیے، میں قریش کا حلیف تھا اور حضور کے
 ساتھ مہاجرین ہیں، ان کی قریش کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں،
 اور میری ان سے کوئی قرابت نہیں جن کی بنا پر قریش میرے
 متعلقین کی نگہداشت کرتے، لہذا میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا
 احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے متعلقین کی حفاظت
 کریں، یہ فعل (معاذ اللہ) میں نے کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں
 کیا، اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں، آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، حضرت عمرؓ نے
 عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی
 گردن مار دوں، آپ نے فرمایا یہ بدر میں حاضر تھے، اور تمہیں
 کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے مطلع
 ہوتے ہوئے فرمایا ہے جو چاہو سو کرو (۱)، بے شک میں نے
 تمہیں بخش دیا ہے، اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت یا ایہا
 الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الخ
 اتاری، ابو بکرؓ اور زبیرؓ کی روایت میں آیت کا تذکرہ نہیں ہے
 اور اسحاقؓ نے اپنی روایت میں سفیانؓ سے آیت کی تلاوت نقل
 کی ہے۔

۱۶۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل۔

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَىٰ بَنَا حَیْلَنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا
 اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا
 لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقَيْنَ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ
 عِقَاصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ
 لَا تَعَجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي كُنْتُ اَمْرًا
 مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سَفِيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ
 وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ
 الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيهِمْ
 فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ
 اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قُرَائِنِي وَلَمْ اَفْعَلْهُ
 كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ
 بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اَضْرِبْ
 عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا وَمَا
 يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اَطْلَعَ عَلَيَّ اَهْلًا يَذَرُ فَقَالَ
 اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
 عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
 أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِي
 رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سَفِيَانُ *

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) ”اعملوا ما شئتم“ کرو تم جو چاہو۔ اس میں اہل بدر کے لئے اس بات کی خوشخبری ہے کہ آئندہ مستقبل میں انہیں اعمال صالحہ کی
 توفیق دی جائے گی اور یہ لوگ اعمال صالحہ ہی کریں گے اگر کبھی کوئی خطا سرزد بھی ہو گئی تو اس پر توبہ کر لیں گے۔ یہ مراد انہیں ہے کہ ان
 کے لئے گناہوں کا کرنا بھی جائز قرار دے دیا گیا۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس۔
 (تیسری سند) رفاعہ بن ثمیم واسطی، خالد بن عبد اللہ حصین،
 سعد بن عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابو مرثد غنوی اور
 زبیرؓ کو بھیجا اور ہم سب شہسوار تھے کہ بتان خان پر جائیں اس
 لئے کہ وہاں مشرکین کی ایک عورت ہے اس کے پاس حاطب
 بن ابی بلتعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مشرکین کے نام خط ہے،
 بقیہ روایت عبد اللہ بن ابی رافع عن علی کی طرح مروی ہے۔

۱۶۹۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام ان کی
 شکایت کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
 عرض کیا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا، آپ
 نے فرمایا تو جھوٹا ہے، حاطب دوزخ میں نہ جائے گا، وہ بدر اور
 حدیبیہ میں شریک تھا۔

باب (۲۵۳) اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان
 والوں کے مناقب و فضائل۔

۱۶۹۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر،
 حضرت جابر بن عبد اللہ، ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
 ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
 ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس فرما رہے تھے کہ انشاء اللہ
 تعالیٰ اصحاب شجرہ میں سے جنہوں نے اس درخت کے نیچے
 بیعت کی ہے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، حضرت بولیں، یا رسول
 اللہ کیوں نہیں جائیں گے، آپ نے انہیں جھڑکا، حضرت
 حفصہ بولیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ
 الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَ الْغَنَوِيِّ
 وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى
 تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ
 بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ *
 ۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ
 ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
 أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو
 حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ
 النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ *
 (۲۵۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
 أَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *
 ۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
 أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
 أَخْبَرَنِي أُمُّ مِشْرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ
 بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْتَهَرَهَا
 فَقَالَتْ حَفْصَةُ (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) فَقَالَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا) *

پرنہ جائے، آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ بھی تو ہے کہ ثم ننجی الذین اتقوا الخ، پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل اسی میں چھوڑیں گے۔

(فائدہ) اصحاب بیعت رضوان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة اور صحیح قول کے مطابق ان کی تعداد چودہ سو ہے، اور ورود جہنم ہر ایک کے لئے ہوگا کیونکہ پل صراط جہنم پر قائم ہے اور ورود سے دخول جہنم ضروری نہیں ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

باب (۲۵۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری اور ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۹۴۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ مقام جعرانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اترے تھے اور حضرت بلالؓ بھی آپ کے ساتھ تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی آیا، اور بولا یا رسول اللہ آپ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے، آپ نے فرمایا خوش ہو جا، وہ بولا آپ خوش ہو جا بہت فرماتے ہیں، پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ابو موسیٰ اور بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے تو بشارت اور خوشی کو لوٹا دیا تم قبول کرو، ہم دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور چہرہ انور اس میں دھویا، اور اس میں تھوکا، پھر آپ نے فرمایا اس پانی کو پی لو، اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو، اور خوش ہو جاؤ، ان دونوں نے پیالہ لے کر جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا ویسے ہی کیا، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے کچھ بچا ہو اپنی لاؤ، انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہو اپنی دے دیا۔

۱۶۹۵۔ عبد اللہ بن براد اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو

(۲۵۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا * ١٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَنْحُزُّ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشِيرُ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبَشِيرٍ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضَبِيَّانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبَشِيرَى فَأَقْبَلَا أَتَمَّا فَقَالَا قَبْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَعَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَنَحْوِرَكُمَا وَأَبَشِيرًا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السُّتْرِ أَفْضَلَا لَأَمْكُمَا مِمَّا فِي إِيَّاكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً *

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ أَبُو عَامِرٍ

برہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامرؓ کو لشکر دے کر اوطاس کی جانب روانہ کیا، ان کا مقابلہ درید بن صمہ نے کیا، مگر درید بن صمہ مارا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لوگوں کو شکست دی، ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابو عامرؓ کے ساتھ بھیجا تھا، ابو عامرؓ کے گھٹنے میں تیر لگا، وہ تیر بنی جہنم کے ایک آدمی نے مارا تھا، وہ ان کے گھٹنے میں جم گیا تھا، میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا، یہ تیر تمہارے کس نے مارا ہے؟ ابو عامرؓ نے اشارہ سے ابو موسیٰؓ کو بتایا کہ اس شخص نے مارا اور یہی میرا قاتل ہے، میں اس شخص کو مارنے کے ارادہ سے چل دیا اور راستہ میں اس پر جا پہنچا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا، میں نے اس کا تعاقب کیا اور کہا، کیا تجھے شرم نہیں آتی، کیا تو عرب نہیں ہے، ٹھہر تو سہی، وہ رک گیا، میرا اور اس کا مقابلہ ہوگا، اس نے وار کیا اور میں نے بھی اس پر وار کیا، آخر میں نے اسے تلوار سے مار ڈالا، پھر لوٹ کر ابو عامرؓ کے پاس آیا، اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو مار ڈالا ہے، ابو عامرؓ نے کہا اب یہ تیر نکال لے، میں نے اس تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا، ابو عامرؓ بولے اے بھتیجے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر میرا سلام کہنا، اور عرض کرنا، ابو عامرؓ کہتے ہیں حضور میرے لئے دعائے مغفرت کریں، اور ابو عامرؓ نے مجھے لوگوں کا سردار کیا اور کچھ دیر زندہ رہ کر انتقال فرما گئے۔ جب میں لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کی خدمت میں گیا، آپ ایک کو ٹھڑی میں بانوں کے پتنگ پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہیں تھا، اور بانوں کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیوں پر پڑ گیا تھا، میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور ابو عامرؓ کا حال بھی بیان کیا، اور عرض کیا کہ ابو عامرؓ درخواست کر گئے تھے کہ آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں، چنانچہ

الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوَاطَسَ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَّةِ فَقَتَلَ دُرَيْدَ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رِمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمُّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَيَّ أَبُو مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُهُ فَلَجِجْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَلِيَّ عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَتُبْتُ فَكَفَّ فَالتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاحْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَاثْرُغْ هَذَا السَّهْمَ فَزَرَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرئه مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ وَاسْتَغْمَلْنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَرُ رِمَالُ السَّرِيرِ بَظْهَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرَ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرُ لِي فَدَعَا رَسُولُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الہی عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا الہی ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی مخلوقات میں سے یا لوگوں میں سے بہتوں کا سردار بنانا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا الہی عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کے گناہ بخش دے، اور قیامت کے دن اسے عزت کے مقام میں داخل فرما، ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک دعا ابو عامر کے لئے ہے اور ایک دعا ابو موسیٰ کے لئے۔

باب (۲۵۵) اشعری لوگوں کے مناقب۔

۱۶۹۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اشعریوں کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ رات کو آتے ہیں، اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں، اگرچہ دن میں ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جبکہ وہ دن میں اترے ہوں، اور ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے، جب وہ سواروں سے ملتا ہے یا فرمایا کہ دشمن سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم کرتے ہیں، کہ تم ان کا انتظار کرو۔

۱۶۹۷۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اشعری لوگ جب جہاد میں نادر ہوتے ہیں اور مدینہ میں ان کے بال بچوں کا کھانا بھی کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں ایک جگہ جمع اور اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِنْطِئِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى *

(۲۵۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ *

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِثْنَاءِ وَاحِدٍ

بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ *

(فائدہ) یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ان کے اس اتفاق کو پسند کرتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۲۵۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۵۶) حضرت ابو سفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۹۸۔ عباس بن عبد العظیم عمری، احمد بن جعفر، نصر بن محمد، عکرمہ، ابو زمیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابو سفیان کی طرف نہیں دیکھتے تھے، اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرتے تھے، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری تین باتیں قبول فرمائیے، آپ نے فرمایا، اچھا، ابو سفیان نے کہا میری بیٹی ام حبیبہ تمام عرب عورتوں سے زیادہ حسین و جمیل ہے میں اس کا نکاح حضور سے کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اچھا، ابو سفیان نے کہا معاویہؓ کو اپنا کاتب وحی بنا لیجئے، آپ نے فرمایا اچھا، ابو سفیان نے کہا، مجھے سپہ سالار بنا دیجئے، جس طرح مسلمانوں سے لڑتا تھا اسی طرح اب کافروں سے لڑوں، آپ نے فرمایا، اچھا، ابو زمیل کہتے ہیں کہ اگر ابو سفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ان باتوں کی استدعا نہ کرتے تو آپ منظور نہ فرماتے، مگر آپ کی تو عادت ہی یہ تھی کہ ہر ایک درخواست پر اچھا فرمادیتے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُمَيْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثَ أَعْطَيْتَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَحْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَرْوَجُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ *

(فائدہ) ابو سفیانؓ فتح مکہ کے دن ۸ھ میں مشرف باسلام ہوئے اور ام حبیبہؓ سے آپ نے ۶ھ یا ۷ھ میں مدینہ یا حبشہ میں نکاح کر لیا تھا تو اس وقت ابو سفیان کی غرض تجدید نکاح ہوگی، وہ سمجھتے ہوں گے کہ باپ کی رضامندی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا یا ممکن ہے یہ راوی کا وہم ہو۔

(۲۵۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

باب (۲۵۷) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

۱۶۹۹۔ عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ، اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَمَاءَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانُ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ إِذَا قَالَ بَضْعًا وَإِذَا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْنَمَهُمْ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ قَالَ فَدَخَلْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَتَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كُلًّا

کرتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کی ہمیں اطلاع ملی اور میرے دونوں بھائی ابو بردہ اور ابو رہم اپنی قوم کے ۵۳ یا ۵۲ آدمیوں کے ساتھ ترک وطن کر کے نکل کھڑے ہوئے اور میں دونوں بھائیوں میں سے چھوٹا تھا، جا کر کشتی میں سوار ہوئے، مگر کشتی نے ہمیں حبش میں یا نجاشی کے پاس جا پھینکا، وہاں جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت جعفرؓ نے کہا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھیجا ہے اور یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ یہیں رہو، ہم ان کے ساتھ رہنے لگے، پھر سب جمع ہو کر واپس آئے اور حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب کہ خیبر فتح ہو گیا تھا، حضور نے خیبر والوں کے مال میں ہمارا بھی حصہ مقرر فرمایا، ہمیں بھی اس مال میں سے دیا، اور حضور نے صرف انہی لوگوں کا حصہ مقرر فرمایا تھا جو آپ کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے، غیر حاضر لوگوں کا حصہ آپ نے نہیں دیا، مگر حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھی کشتی والے جس قدر تھے، سب کو آپ نے حصہ دیا، بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اسماء بنت عمیسؓ جو مہاجرین کے ساتھ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئی تھیں اور ہمارے ساتھ وہاں سے آئی تھیں، حضرت حفصہؓ کی ملاقات کے لئے گئیں، حضرت عمران کو دیکھ کر بولے یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے کہا، اسماء بنت عمیسؓ، حضرت عمرؓ بولے یہ حبشیہ اور بحریہ، حضرت اسماء بولیں جی ہاں! حضرت عمرؓ بولے ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اس لئے ہم بہ نسبت تمہارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حقدار ہیں، حضرت اسماءؓ کو یہ سن کر غصہ آگیا، وہ بولیں، عمرؓ تم نے غلط کہا، ہر گز ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تم میں سے جو بھوکا ہوتا آپ اسے کھانا کھلاتے اور جو نادانف ہوتا

اسے نصیحت فرماتے تھے، اور ہم دور دراز دشمن کے ملک میں (نجاشی کے علاوہ سب کا فرحتے) اور یہ صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے تھا، اور بخدا میں نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی، تاوقتیکہ اس بات کا جو تم نے کہی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ نہ کر دوں، اور ہمیں ملک حبش میں ایذا ہوتی تھی اور ڈر بھی تھا، میں اس کا ذکر حضور سے کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی، بخدا میں جھوٹ نہ بولوں گی اور نہ بے راہ چلوں گی، نہ زیادہ کہوں گی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو حضرت اسماءؓ نے عرض کیا، یا نبی اللہ، عمرؓ نے ایسا ایسا کہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ تم سے زیادہ حقدار نہیں، بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے، اور تمہاری اور سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں، اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو موسیٰؓ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ گردہ گردہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز ان کے لئے اتنی خوشی کی نہ تھی اور نہ اس سے عظیم الشان تھی، ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے کہا کہ میں نے ابو موسیٰؓ کو دیکھا وہ (خوشی میں) اس حدیث کو مجھ سے دہراتے تھے۔

باب (۲۵۸) حضرت سلیمان و صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب!

۷۰۰- محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، معاویہ، عائد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیانؓ، حضرت سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس چند لوگوں کی موجودگی میں آئے، انہوں نے کہا کہ اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہیں پہنچیں، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم قریش کے بوڑھے اور ان کے سردار کے متعلق ایسا کہتے ہو، پھر ابو بکرؓ آنحضرت صلی

وَاللّٰهُ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْطُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُغْضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ وَإِنَّمَا اللّٰهُ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ وَسَأَذْكَرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَوَاللّٰهُ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عَمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي *

(۲۵۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ

وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللّٰهُ مَا أَخَذْتَ سَيُوفَ اللّٰهِ مِنْ غُنْقٍ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخِذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا

اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا ابو بکر شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا، یہ سن کر ابو بکر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا، وہ بولے نہیں، اے ہمارے بھائی اللہ آپ کو بخشنے۔

لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْيٰ

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کہ ابوسفیان کافر تھے اور مسلمانوں میں صلح کر کے آئے تھے، اس روایت میں ان تینوں حضرات کی فضیلت کا بیان ہے اور ضعفاء اور دیداروں کے ساتھ خاطر داری کرنے اور ان کی دلجوئی کرنے کا حکم ہے۔

(۲۵۹) بَابُ مِنَ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

۱۷۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ازہمت طاقتان مکم الخ، ہمارے یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے متعلق نازل ہوئی تھی، اور ہماری خواہش یہ نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ”واللہ ولیہما“ (اور ان دونوں جماعتوں کا مالک و مددگار اللہ تعالیٰ ہے) فرمادیا ہے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَلَفِّظِ لِإِسْحَقَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) بَنُو سَلَمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نَحِبُّ أَنَّهُمَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا) *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو عبد اللہ بن ابی منافق تنہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راستہ سے واپس ہو گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا تھا، مگر اللہ رب العزت نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں ثابت قدم رکھا، اس آیت میں اسی چیز کا بیان ہے، (واللہ اعلم بالصواب)۔

۱۷۰۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نصر بن انس، حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ *

۱۷۰۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔

۱۷۰۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۴۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے انصار کے اور انصار کی اولاد کے لئے اور انصار کے غلاموں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

۱۷۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچوں اور کچھ عورتوں کو ایک شادی میں آتے ہوئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہو گئے، اور ارشاد فرمایا اے انصار! خدا کی قسم تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، خدا کی قسم! تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۷۰۶۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، غندر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس کی باتیں سننے کے لئے علیحدہ ہو گئے، اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ہو۔

۱۷۰۷۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۰۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میرے

بَنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِي الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشْكُ فِيهِ *

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيحًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ غُرَسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْبِتًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ *

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَخَلَا بَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

معتد اور مخصوص لوگ ہیں اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے، مگر یہ کم ہوتے جائیں گے، لہذا ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کے قصور سے درگزر کرو۔

۱۷۰۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے، اور پھر بنی عبد الاشہل کا، پھر بنی حارث، بنی خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے، حضرت سعدؓ بولے میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسرے لوگوں کو فضیلت عطا فرمائی ہے تو ان سے کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت فضیلت دی گئی ہے۔

۱۷۱۰۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۱۔ قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز۔

(تیسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے مگر روایت میں حضرت سعدؓ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔ محمد بن عباد، محمد بن مہران رازی، حاتم، عبد الرحمن بن حمید، ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا ہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرَشِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ *

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ *

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ *

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

انصاریوں میں سے بہترین گھر بنی نجار کا ہے، اور بنی عبد الاشہل، اور بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور خدا کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو دیتا (لیکن میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا)۔

۱۷۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، ابو سلمہ، حضرت ابواسید انصاریؓ شہادت دے کر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انصاریوں میں بہترین گھر بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبد الاشہل کا، اور پھر بنی حارث بن خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، باقی انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت کر سکتا ہوں، اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا، چنانچہ یہ خبر حضرت سعد بن عبادہ کو پہنچی، انہیں افسوس ہوا، کہنے لگے ہم چاروں گھرانوں کے اخیر میں ہوئے، میرے گدھے پر زین کو، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا، سہلؓ کے بھتیجے نے ان سے کہا کہ تم حضور کی بات رد کرنے کے لئے جاتے ہو، حالانکہ آپ تو زیادہ جانتے ہیں، کیا تمہیں یہ فخر کافی نہیں ہے کہ چاروں میں سے چوتھے تم ہو، یہ سن کر حضرت سعدؓ لوٹے اور فرمایا، اللہ ورسولہ اعلم، اور گدھے کی زین کھولنے کا حکم دیا۔

۱۷۱۴۔ عمرو بن علی، ابو داؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابواسید انصاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بہترین انصاریا انصار کا بہترین گھر اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں حضرت سعد بن عبادہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

أُسَيْدٌ حَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْتَرًا بِهَا أَحَدًا لَأَثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي *

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمْعِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَتَهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خَلَفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرَجُوا لِي حِمَارِي آتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أُحِيٍّ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتُرَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ *

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ

قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۷۱۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَدُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّحَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضَّبًا فَقَالَ أَنْحَنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّوَرِ الَّتِي سَمَى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمَّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَى فَانْتَهَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۱۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَرَّةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرَّةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ

۱۷۱۵- عمرو ناقد، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ بتلاؤں، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا بنی عبد الاشہل، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی نجار، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ کا گھرانہ، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بھلائی ہے، یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ غصہ میں کھڑے ہوئے اور بولے کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمان سنا تو آپ کی بات پر اعتراض کرنا چاہا، ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے کہا بیٹھ جاؤ، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا گھرانہ ان بیان کردہ چاروں گھرانوں میں رکھا ہے، اور جن گھرانوں کو آپ نے بیان نہیں کیا، وہ تو بہت ہیں، چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے سے رک گئے۔

۱۷۱۶- نصر بن علی جہضمی، محمد بن ثنی، ابن بشار، ابن عرعرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبد اللہ بکلی کے ساتھ سفر میں نکلا، وہ میری خدمت کرتے تھے تو میں نے کہا تم میری خدمت نہ کرو (تم بڑے ہو)،

انہوں نے کہا میں نے انصار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام (خدمت) کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے قسم کھائی ہے کہ جب کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا، ابن شثیٰ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ، حضرت انسؓ سے بڑے تھے۔

باب (۲۶۰) قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مناقب۔

۱۷۱۷۔ ہباب بن خالد، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور اسلم کو بچالیا۔

۱۷۱۸۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن شثیٰ، ابن بشار، ابن مہدی، شعبہ، ابو عمران جوئی، حضرت عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (قبیلہ) اسلم کو خدا نے سالم رکھا، اور غفار (قبیلہ) کی اللہ نے مغفرت فرمائی۔

۱۷۱۹۔ محمد بن شثیٰ، ابن بشار، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۲۰۔ محمد بن شثیٰ، ابن بشار، سوید بن سعید، ابن ابی عمر،

مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خِدْمَتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ *

(۲۶۰) بَابُ مِنَ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجَهْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمَزِينَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيْئٍ *

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ *

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ قَوْمُكَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

عبد الوہاب، ثقفی، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن شثی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ۔

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، شبابہ، ورقار، ابو الزناد، اعرج،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ۔

(چھٹی سند) محمد بن عبد اللہ، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ساتویں سند) سلمہ بن شیب، حسن بن اعین، معقل،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا، اور غفار کی خدا تعالیٰ نے مغفرت

فرمائی (سب راوی یہی بیان کرتے ہیں)

۱۷۲۱۔ حسین بن حریش، فضل بن موسیٰ، عثیم بن عراق

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

اسلم کو خدا نے سالم رکھا اور غفار کی اللہ نے مغفرت فرمائی، یہ

میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا۔

۱۷۲۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، لیث، عمران بن ابی انس، حظلہ

بن علی، خفاف بن ایہام انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں

فرمایا، اے اللہ لعنت فرما بنی لیمان پر، رعل پر، ذکوان پر، اور

عصیہ پر، انہوں نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ

تعالیٰ نے غفار کو بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔

۱۷۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن

وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي

عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

۱۷۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ خَثِيمِ بْنِ عِرَّكَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ

لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ

حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خَفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

صَلَاةِ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرَعْلًا وَذَكْوَانَ

وَعُصَيَّةَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ *

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ

جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی خدا نے مغفرت فرمائی اور اسلم کو بچالیا اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔

أَيُّوبَ وَقَتِيئَةَ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصِيَّةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۷۲۴۔ ابن شثی، عبد الوہاب، عبید اللہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، اسامہ (تیسری سند) زہیر بن حرب، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی صالح اور اسامہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد منبر پر فرمایا ہے۔

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۷۲۵۔ حجاج بن الشاعر، ابو داؤد الطیالسی، حرب بن شداد، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۲۵ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ *

۱۷۲۶۔ زہیر بن حرب، یزید، ابومالک اشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار، مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے یہ دوسرے لوگوں کے سوا میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسولؐ ان سب کا مددگار ہے۔

۱۷۲۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوَالَهُمْ *

(فائدہ) یہ چھ شاخیں سچے مومن اور محب رسولؐ کی تھیں اور عبد اللہ کی اولاد سے بنو عبد العزیٰ مراد ہیں جو غطفان کی شاخ ہیں، آپؐ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا، اور عرب انہیں محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ *

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ *

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ *

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارٌ وَأَسْلَمٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ

۱۷۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریش اور انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں اور ان کا مددگار اور حمایتی اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۱۷۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۲۹۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم، اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک اسد اور طہی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ أَسَدٍ وَطَيْئٍ وَغَطَفَانَ *

۱۷۳۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ
الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ
وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ
وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازَنَ وَتَمِيمٍ *

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ
بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَاجِجِ مِنْ أَسْلَمَ
وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي
شَكَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ
جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ
وَغَطَفَانَ أَحَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرٌ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَكَ *

۱۷۳۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ *

۱۷۳۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ *

۱۷۳۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں یعنی بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۵۔ محمد بن شافعہ، ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد۔

(دوسری سند) عمرو ناقد، شبابہ بن سوار، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر جہینہ اور اسلام اور غفار، بنی تمیم اور غطفان اور بنی عامر بن حصصہ سے بہتر ہوں (تو کیا یہ گھائے میں ہوں گے) حضور نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے، عرض کیا یہ نقصان اور گھائے میں رہیں گے، آپ نے فرمایا، واقعہ یہ (اسلم وغیرہ) بہتر ہیں اور ایک روایت میں جہینہ اور غفار کے ساتھ مزینہ کا بھی ذکر ہے۔

۱۷۳۷۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، ابو عوانہ، عامر، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلا صدقہ کا مال جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور اور صحابہ کرام کے چہروں کو روشن کر دیا تھا وہ بنی طہی کے صدقہ کا مال تھا جسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں لے کر آیا تھا۔

۱۷۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغُطَفَانَ *

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ *

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَهِيٍّ جَنَّتْ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

اور عقیل کے ساتھیوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس نے کفر کیا اور اسلام کا انکار کیا، آپ ان کے لئے بدو عابجئے، کسی نے کہا، دوس ہلاک ہو گئے، آپ نے فرمایا الٰہی انہیں ہدایت دے اور میرے پاس بھیج دے۔

۱۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، حارث، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتیں بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں اس وقت سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے، حضورؐ نے فرمایا، یہ لوگ دجال پر میری تمام امت سے سخت ہوں گے، (ایک مرتبہ) بنی تمیم کی زکوٰۃ کا مال آیا تو حضورؐ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقہ کا مال ہے، حضرت عائشہؓ کی بنی تمیم میں ایک باندی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کرو، یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۷۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں میں برابر ان سے محبت کرنے لگا۔ الخ۔

۱۷۴۱۔ حامد بن عمر الکراوی، مسلمہ بن علقمہ، داؤد، فضی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ تین باتیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں اور حسب سابق روایت مروی ہے، لیکن دجال کا ذکر نہیں، باقی یہ ہے کہ بنی تمیم معرکوں میں سب سے زیادہ دلیری سے لڑنے والے ہیں۔

باب (۲۶۱) بہترین حضرات۔

۱۷۴۲۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید

الأعرج عن أبي هريرة قال قال قديم الطفيل وأصحابه فقالوا يا رسول الله إن دوساً قد كفرت وأبت فاذع الله عليها فقبل هلكت دوس فقال اللهم اهد دوساً وأنت بهم *

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ *

۱۷۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْكِرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَا حِمٍّ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَالَ *

(۲۶۱) بَاب خِيَارِ النَّاسِ *

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں برگزیدہ تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی برگزیدہ ہوں گے، جبکہ دین میں سمجھ رکھتے ہوں اور اسلام میں بہتر تم اسی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت رکھتا ہو (۱)، اور شری ترین آدمی اسے پاؤ گے جو دورِ خاہوگا جو ان کے پاس ایک رخ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ۔

۱۷۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور معمولی سے الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۶۲) قریش کی عورتوں کے فضائل۔

۱۷۴۴۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بہترین عورتوں میں سے جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں، جو اپنے چھوٹے بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہیں اور اپنے شوہروں کے مال کی زیادہ نگہبان ہیں۔

وَهَبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قِيلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَاجِهِ وَهَوْلَاءَ بَوَاجِهِ *

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ *

(۲۶۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ *

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْبَابِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ قَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي

(۱) مراد یہ ہے کہ جو شخص جاہلیت کے زمانے میں اسلام کو زیادہ ناپسند کرتا تھا اسلام لانے کے بعد اسلام کے معاملے میں بھی وہ سب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ یہ حضرات زمانہ جاہلیت میں دوسروں سے زیادہ اسلام کو ناپسند سمجھنے والے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق بخشی تو ان کا اسلام بھی دوسروں سے بہتر تھا بلکہ دین اسلام میں دوسروں کے قاصد بنے۔

صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ *

۱۷۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٌ *

۱۷۴۶- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ اللَّيْلَ أَخْنَاهُ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ *

۱۷۴۵- عمرو ناقد، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابن طاووس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں ”یتیم“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

۱۷۴۶- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، قریش کی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے اچھی ہیں وہ بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہروں کے مال کی نگہبان ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی۔

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہؓ نے اس توہم کا ازالہ کر دیا کہ کوئی نساء عرب کو حضرت مریم علیہا السلام پر فضیلت نہ دے، نیز معلوم ہوا کہ عورتوں میں دو خصلتیں بہت پسندیدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا اور دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، میں کہتا ہوں حقیقت میں یہ دونوں خصلتیں دلیل اور اصل اصول ہیں عورت کے پاک دامن اور عفت مآب ہونے کی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ أُمَّ هَانِئَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ *

۱۷۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا

۱۷۴۷- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کو پیغام نکاح بھجوایا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ بہترین عورتیں جو سوار ہوں، اور بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں ”ارعاه“ کے بجائے ”اخوانہ“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۷۴۸- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر ابن طاووس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(دوسری سند) معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے زیادہ بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کی بہت زیادہ نگہبان ہیں۔

۱۷۴۹۔ احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمر روایت کی سند سے اسی طریقے سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۶۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔

۱۷۵۰۔ حجاج بن الشاعر، عبدالصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت ابو طلحہ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا۔

۱۷۵۱۔ ابو جعفر محمد بن الصباح، حفص بن غیاث، عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے، انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان برادری کرائی تھی۔

(فائدہ) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث نامے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبدہ بن

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ *

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ (وَهُوَ وَابْنُ بِلَالٍ) حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سَوَاءً *

(۲۶۳) بَابُ مُوَاحَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ * ۱۷۵۰۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ *

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَّغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ *

(فائدہ) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث نامے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

سلیمان، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں میرے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۷۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، زکریا، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میراث کا وارث بنانے والی قسم کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور جو قسم زمانہ جاہلیت میں نیکی کے لئے تھی، وہ اسلام میں اور مضبوط ہو گئی۔

باب (۳۶۴) حضور صحابہ کرامؓ کے لئے باعث امن و برکت تھے اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔

۱۷۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن عمر بن ابان، حسین بن علی ہنسی، مجمع بن یحییٰ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپ کے پاس بیٹھے رہیں اور عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے، آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے ہو، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں اور آپ کے ساتھ عشاء کی بھی نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا، آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا، پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا، ستارے آسمان کے لئے امان ہیں، جب ستاروں کا ٹکنا بند ہو جائے گا تو آسمان پر بھی وہی (قیامت) آجائے گی، جس کا خوف

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ *

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً *

(۲۶۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ *

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا

دلایا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں جب صحابہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ (فتنے) آپڑیں گے جن سے ڈرایا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اصحاب کے نہ ہونے سے بدعتوں کا ظہور ہوا اور یہی فتنوں سے مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۶۵) صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت۔

ذَهَبَتْ أُنْتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أُنْتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ *

(۲۶۵) بَاب فَضْلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ *

۱۷۵۵۔ ا۱۷۵۵۔ ابو خثیمہ، زبیر بن حرب، احمد بن عبدہ رضی، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ جب کچھ جماعتیں جہاد کے لئے جائیں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے اندر کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے، چنانچہ انہیں فتح حاصل ہوگی، پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو دیکھا ہو وہ کہیں گے ہاں ہے، تو انہیں بھی فتح حاصل ہوگی، پھر ایک زمانہ آئے گا جس میں کچھ لوگ جہاد میں جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی کے ساتھی کو دیکھا ہے وہ کہیں گے ہاں ہے انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِقَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيْكُم مَّنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِقَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيْكُم مَّنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِقَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيْكُم مَّنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۶۔ سعید بن یحییٰ بن سعید اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابوالزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِقَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيْكُم مَّنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِقَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيْكُم مَّنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جس میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنْ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ *

۱۷۵۹۔ محمد بن ثنی، امین بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔ (دوسری سند) محمد بن ثنی، امین بشار، عبدالرحمن، سفیان، منصور سے ابوالاحوص اور جریر کی سند اور روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

۱۷۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۶۰۔ حسن بن علی الحلوئی، ازہر بن سعد السمان، ابن عون، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۶۰۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أُدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ *

۱۷۶۱۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابی بشر (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، ابوبشر، عبداللہ بن شفیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہترین لوگ اس

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

زمانہ کے ہیں جس میں میں معبوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، واللہ اعلم حضورؐ نے تیسرے نمبر کا ذکر کیا، یا نہیں، بہر حال فرمایا، پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو فرہبی اور موٹاپے پر مریں گے اور بغیر طلب گواہی کے گواہی دیں گے۔

۱۷۶۲۔ محمد بن بشار محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔

(تیسری سند) حجاج بن الشاعر، ابوالولید، ابوعوانہ، ابوبشر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے نمبر پر یہ فرمایا تیسرے پر۔

۱۷۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوجرہ، زہد، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین آدمی میرے زمانہ کے ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے آدمیوں کے بعد دو نمبر ذکر کئے یا تین پھر فرمایا کہ ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو بغیر طلب شہادت کے گواہی دے گی، خیانت کرے گی، اسے دیانتدار نہیں سمجھا جائے گا، نذریں مانے گی لیکن انہیں پورا نہیں کرے گی اور ان میں فرہبی اور موٹاپا نمایاں ہوگا۔

۱۷۶۴۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند) عبدالرحمن بن بشر، بہز، (تیسری سند) محمد بن رافع، شبابہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان سب روایتوں میں ہے کہ میں نہیں جانتا، آپؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانہ ذکر کئے یا

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خَیْرُ أُمَّتِی الْقُرْنِ
الَّذِیْنَ بُعِثَتْ فِیْہِمُ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنُہُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ
أَذْکَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُّحِیُّوْنَ
السَّمَانَةَ یَشْہَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ یُسْتَشْہَدُوا *

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ
نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي
حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا
أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً *

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ
غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ
بْنُ مُضَرَّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنُهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُوْنُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنُهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا
أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ
يَشْہَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْہَدُوْنَ وَيَحْيُوْنَ وَلَا
يُؤْتَمِنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيَظْہَرُ فِیْہِمُ
السَّمْنُ *

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ
الْعَبْدِيِّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي

تین اور شاہد کی روایت میں ہے کہ میں نے زہد م سے سنا اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی حاجت سے آئے تھے، انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا اور بچی اور شاہد کی روایت میں ”لایفون“ کا لفظ ہے اور بہر کی روایت میں ابن جعفر کی روایت کی طرح ”لایوفون“ ہے۔

۱۷۶۵۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ (دوسری سند) محمد بن شثی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن لوئی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس امت کے بہترین آدمی اس زمانے کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، ابو عوانہ نے زہد م عن عمران کی روایت کی طرح یہ زیادتی بیان کی ہے کہ واللہ اعلم آپؐ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، اور ہشام عن قتادہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ وہ تسمیں کھائیں گے، باوجودیکہ ان سے قسم طلب نہیں کی جائے گی۔

۱۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شجاع بن مخلد، حسین، زائدہ، سدی، عبد اللہ بن تمیمی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں، آپؐ نے فرمایا اس زمانہ کے جس میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانے کے۔

باب (۲۶۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک کہ جو اس وقت صحابی موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

۱۷۶۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،

حَدِيثُهُمْ قَالَ لَا أَذْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ وَجَاعَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثٍ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَفِي حَدِيثٍ يَهْزِي يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ *

۱۷۶۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمَ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ *

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَالْأَلْفَظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّلَاثُ *

(۲۶۶) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَنَةِ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ *

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

سالم بن عبد اللہ، ابو بکر بن سلیمان، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر حیات میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا، تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا، اب سے سو برس کے بعد زمین والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا مطلب سمجھنے میں لغزش ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی مراد تو یہ تھی کہ جو انسان روئے زمین پر اس وقت موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اور یہ زمانہ ختم ہو جائے گا۔

حُمَيْدٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدُ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ
فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ
سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا
يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ
وَأِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ
يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ *

(فائدہ) یہ حکم فرشتوں اور جنات کو شامل نہیں ہے اور ایسے ہی خضر علیہ السلام بھی اس سے مستثنیٰ ہیں، اور پھر ان کا شمار دیوالوں میں ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، جیسے کہ میں قرن اول کے اختتام کی تاریخ پہلے لکھ چکا اور یہ روایت عام خص منہ البعض کے قبیل سے ہے۔

۱۷۶۸- عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب،
لیث، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، زہری سے عمر کی سند اور
اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (۱)۔

۱۷۶۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ
الْلَيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ مُسَافِرٍ
كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ *
۱۷۶۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ

۱۷۶۹- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن
جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی وفات سے ایک سال قبل فرما رہے تھے کہ تم مجھ سے
قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، مگر اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسی طرح پورا ہوا اور صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت ابو طفیل
رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی وفات کب ہوئی اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، ۱۰۰ھ میں ۱۰ھ، آخری قول بھی لیا جائے تو بھی سو سال سے
زیادہ عرصہ نہیں گزرتا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنی آخر حیات میں ارشاد فرمائی تھی۔

ہے، یہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں زمین (عرب) پر کوئی جاندار انسان ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں، اور پھر بھی وہ زندہ ہو۔

۱۷۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں انتقال سے ایک ماہ قبل کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۷۱۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو نصرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک ماہ قبل فرمایا تھا، اس وقت تک کوئی جاندار انسان، ایسا نہیں ہے کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہے۔ عبد الرحمن صاحب سقاییہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ عمریں بہت کم ہو جائیں گی۔

۱۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان تمیمی نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۷۷۳۔ ابن نمیر، ابو خالد، واؤد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن حیان، واؤد، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے، تو لوگوں نے آپؐ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جاندار (انسان) اس وقت روئے زمین (عرب) پر موجود ہیں، سو سال ان میں سے کسی پر نہ گزریں گے۔

۱۷۷۴۔ اسحاق بن منصور، ابو الولید، ابو عوانہ، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ *

۱۷۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ *

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَصُ الْعُمُرِ *

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ *

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ الْيَوْمَ *

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کا، کوئی انسان ایسا نہیں کہ اس وقت سے سو سال کو پہنچ جائے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس چیز کا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا۔ تو (وہ بولے) مراد وہ انسان ہیں جو اس دن پیدا ہو چکے تھے۔

باب (۲۶۷) صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔

۱۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں دے گا، تو صحابہ کے ایک مد (سیر بھر غلہ) کو نہیں پہنچے گا، بلکہ نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۷۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمن کو برا کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب میں سے کسی کو برا مت کہو، اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صرف کرے، تو ان کے دو مد یا آدھے مد کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۱۷۷۷۔ ابو سعید ان، ابو کریب، وکیع، اعمش۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن ثنی، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، اعمش سے حدیث مروی ہے، باقی شعبہ اور وکیع کی روایت میں خالد

سَالِمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكُرُنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ *

(۲۶۷) بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۷۷۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ *

۱۷۷۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ *

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

بن ولید اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۶۸) حضرت اولیس قرنی رضی اللہ عنہ
کے مناقب۔

۸۷۷-۱۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، سعید جری، ابو نصرہ، اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وفد میں ایک آدمی ایسا بھی تھا، جو حضرت اولیس قرنی سے مذاق کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہاں کوئی قرنی ہے، وہی شخص حاضر ہوا، حضرت عمر نے فرمایا، حضور نے فرمایا تھا کہ یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا، جسے اولیس کہتے ہیں، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اسے برص کی بیماری ہوگی، اور وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے اس بیماری کو دور فرما دے گا۔ صرف دینار یاد رہے ہم کے برابر سفید جگہ رہ جائے گی۔ تم میں سے جو بھی انہیں ملے تو اپنے لئے دعا و مغفرت کرائے۔

۷۹۷ھ میں ہیر بن حرب، محمد بن ثنیٰ، عفان بن مسلم، حماد، سعید جریری، حضرت عمر فاروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تابعین میں سب سے بہترین ایک شخص ہوگا جس کو اولیں کہا جائے گا اس کی ایک ماں ہوگی، اور اس کے بدن پر سفیدی کا ایک نشان ہوگا، تم ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہنا۔

(فائدہ) حضرت اولیس قرنی بفرمان اقدس خیر التابیین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل التابیین ہیں، ان کا مطلب باعتبار حدیث و تفسیر اور فقہ کے ہے۔

١٧٨٠- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

۱۷۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، معاذ بن

ہشام بن ابواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اونی، حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جب اہل یمن کی کمک آیا کرتی، تو آپ ان سے دریافت کرتے کہ کیا تم میں کوئی شخص اویس بن عامر ہے۔ بالآخر ایک مرتبہ حضرت اویس آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، آپ مراد قبیلہ سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، پوچھا قرن سے ہو؟ بولے جی ہاں، حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ کو برص تھا اور اس سے آپ اچھے ہو گئے، صرف درہم کے برابر جگہ رہ گئی ہے؟ اویس بولے ہاں، پوچھا کیا آپ کی والدہ ہے؟ بولے ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنا تھا۔ فرما رہے تھے تمہارا پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اویس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا۔ پھر اچھے ہو جائیں گے۔ مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی جس کے فرمانبردار ہو گئے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ پوری کریگا، اگر ہو سکے تو ان سے دعا مغفرت کرانا لہذا میرے لئے دعا مغفرت کیجئے۔ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعا مغفرت کر دی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اب کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کوفہ کا، عمر بولے میں وہاں کے حاکم کو لکھ دوں، بولے مسکین لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال ہوا تو سرداران کوفہ میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اویس کے متعلق پوچھا۔ کہنے لگا۔ میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان کا گھر شکستہ اور سامان بہت کم تھا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں نے حضورؐ سے سنا فرماتے تھے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اویس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برص ہوگا، جس سے اچھے ہو جائیں گے، مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی، جس

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيَكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِلْأَبَرَّةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفَرَ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تَرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الثَّيِّبِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِلْأَبَرَّةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ

صَالِحٌ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ
أَحَدُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٌ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ
لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ
النَّاسُ فَاَنْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيِّرُ وَكَسَوْنَهُ
بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَاهُ إِنْسَانٌ قَالَ مِنْ أَيْنَ
لِأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ *

کے وہ فرمانبردار ہونگے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو اس سے دعاء مغفرت کراتا۔ یہ شخص اویس کے پاس پہنچے اور کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے، وہ بولے تم نیک سفر کر کے آرہے ہو، تم میرے لئے دعاء مغفرت کرو، اس نے پھر کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے کہنے لگے، تم نیک سفر سے آئے ہو، میرے لئے دعا کرو، پھر فرمایا کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تھے، اس نے کہا ہاں، اویس نے اس کیلئے دعاء مغفرت کر دی اس وقت لوگ اویس کا مقام سمجھے۔ اسیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں ایک چادر اوڑھادی تھی، جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تھا، تو کہتا تھا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب (۲۶۹) اہل مصر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔

(۲۶۹) بَاب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ *

۱۷۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَرَمَلَةُ (دوسری سند) ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، حرمہ، عبد الرحمن بن شماسہ مہری، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم ایسی زمین کو فتح کرو گے جس میں قیراط (پیمانہ) کا رواج ہوگا، وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ ان کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی اور جب تم دو آدمیوں کو وہاں ایک اینٹ جگہ کے لئے لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبد الرحمن بن شریحیل ایک اینٹ کی جگہ کے لئے لڑ رہے ہیں تو حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے نکل آئے۔

۱۷۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَرَمَلَةُ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكَّرُ فِيهَا الْقَيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَجِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتِيلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِي شَرْحِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا *

(فائدہ) ان روایات اور آئندہ روایات میں حضورؐ نے پیش آنے والے واقعات کے متعلق پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، سو بحمد اللہ سچی ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، یہ سب آپؐ کے معجزاتِ باہرہ ہیں، جو قیامت تک اس دنیا میں روشن رہیں گے اور رہا مصر والوں سے رشتہ داری تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام ام العرب مصر کی تھیں اور اگلی روایت میں آرہا ہے کہ ان سے دلدلی کا بھی تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی والدہ ماجدہ قبیلہ بھی مصری کی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَبِي سَمِيعٍ حَرَمَلَةُ الْمِصْرِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَخْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا *

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ *

(۲۷۰) بَابُ فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ *

باب (۲۷۰) عمان والوں کی فضیلت۔

۱۷۸۳۔ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، ابوالوازع، جابر بن عمرو، راسبی، حضرت ابو بزرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قباہل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس بھیجا قبیلہ والوں نے اسے گالیاں دیں اور مارا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے نہ گالیاں دیتے اور نہ مارتے۔

(۲۷۱) بَابُ ذِكْرِ كَذَابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرَهَا *

باب (۲۷۱) ثقیف کا کذاب اور طالم۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقْبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشَ تَمُرَّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ

۱۷۸۴۔ عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيَّ، الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، ابی نوفل روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو (سولی پر لٹکا ہوا) مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا، قریش اور تمام آدمی ادھر سے گزرتے تھے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی وہاں سے گزرے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے، السلام علیک اباغیب، السلام علیک ابا

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ *

اللّٰهُ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 اَبَا حُبَيْبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا حُبَيْبِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ اَبَا حُبَيْبِ اَمَّا وَاللّٰهُ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ
 عَنْ هَذَا اَمَّا وَاللّٰهُ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا
 اَمَّا وَاللّٰهُ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا اَمَّا وَاللّٰهُ
 اِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا وَصَوًّا
 لِلرَّحِمِ اَمَّا وَاللّٰهُ لَأُمَّةٌ اَنْتَ اَشْرُهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ نَّمَّ
 نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ
 عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ
 فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ نَّمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ
 أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ
 عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكَ مَنْ
 يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهُ لَا
 آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي
 قَالَ فَقَالَ أُرُونِي سِبْطِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ نَّمَّ انْطَلَقَ
 يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي
 صَنَعْتُ بَعْدُ وَاللّٰهُ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ
 دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَنْكَ تَقُولُ
 لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهُ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ
 أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ
 الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا
 تَسْتَعِينِي عَنْهُ أَمَّا إِنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا
 الْكَذَابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا إِيَّاهُ
 قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا *

حُبیب، السلام علیک ابا حُبیب، خدا کی قسم میں تمہیں اس بات
 (خلافت) سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس بات
 سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس سے پہلے ہی منع
 کرتا تھا، بخدا میں کسی کو تمہاری طرح روزہ دار، شب بیدار اور
 کنبہ پرور نہیں جانتا، خدا کی قسم وہ گروہ جس کے (بزعیم دشمن)
 برے تم ہو وہ بہتر گروہ ہے، اس کے بعد حضرت عبداللہ چلے
 آئے، حجاج کو جب ابن عمرؓ کے کلام کرنے اور وہاں کھڑے
 ہونے کی اطلاع پہنچی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا جسم
 درخت سے اترا کر یہود کے قبرستان میں پھینکوا دیا۔ پھر
 حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کو
 آدی بھیج کر بلوایا، حضرت اسماءؓ نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس
 نے دوبارہ قاصد بھیجا اور کہا اگر آتی ہے تو آ جا ورنہ میں ایسے
 آدی کو بھیجوں گا جو تیرے بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لے آئے گا۔
 حضرت اسماءؓ نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا بخدا میں تیرے پاس
 نہیں آؤں گی، چاہے تو کسی آدی کو بھیجے کہ وہ بال پکڑ کر کھینچتا
 ہوا لے جائے، آخر حجاج نے کہا کہ میری جوتیاں لاؤ، جوتیاں
 پہن کر اکڑتا ہوا حضرت اسماءؓ کے پاس آیا اور بولا تم نے دیکھا،
 بخدا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا، اسماء بولیں میں
 نے دیکھا ہے کہ تم نے اس کی دنیا ہی خراب کی اور اور انہوں
 نے تیری آخرت تباہ کر دی اور میں نے سنا ہے کہ تو نے ابن
 زبیرؓ کو (طہراً) دو کمر بند والی کا بیٹا کہا ہے، بخدا میں دو کمر بند والی
 ہوں، ایک کمر بند سے تو میں نے حضورؐ اور ابو بکرؓ کا کھانا (بوقت
 ہجرت) سواری سے باندھا تھا اور دوسرا کمر بند وہی تھا جس کی
 عورت کو حاجت ہوتی ہے، اور سن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ
 قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہو گا، کذاب تو (مختار
 بن ابی عبید ثقفی) کو ہم نے دیکھا اور ظالم تیرے سوا کسی کو
 نہیں سمجھتی، یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب

نہیں دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، باتفاق علماء اہل سنت والجماعت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کئے گئے۔ قبیلہ ثقیف کے پہلے کذاب مختار ثقیفی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قسم قسم کے جھوٹ بنائے، آخر حضرت مصعب بن زبیرؓ کے مقابلہ میں مارا گیا، اور دوسرا ظالم حجاج بن یوسف ثقیفی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی مکمل ہوئی۔

(۱۷۲) بَاب فَضْلِ فَارِسَ * باب (۲۷۲) فارس والوں کی فضیلت!

۱۷۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی اس کو فارس کا ایک آدمی لے جاتا، یا فرمایا کہ فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اسے لے لیتا۔

۱۷۸۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ *

۱۷۸۶۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں سورہ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی جب آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، وَاٰخَرِينَ مِنْهُمْ اَنُحْ، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے عرب کی طرف اور دوسروں کی طرف پیغمبر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ عرب کے علاوہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ اس نے ایک مرتبہ یاد دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے، آپؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

۱۷۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ (وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ *

(فائدہ) ان دونوں روایتوں میں صاف طور پر امام ابو حنیفہؒ کے ظاہر ہونے اور ان کے فضائل کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۷۳) بَاب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب (۲۷۳) انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے

کہ ۱۰۰ میں سے ایک بھی سوار کے قابل نہیں ملتا۔
۱۷۸۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم آدمیوں کو ایسا پاؤ گے، جیسے سوانٹ ہوں اور ان میں کوئی بھی عجیب قابل سوار ہونے کے اونٹنی نہ ملے (۱)۔

النَّاسُ كَيْبِلُ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً *
۱۷۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ أَحْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ كَيْبِلِ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ

باب (۲۷۴) والدین سے حسن سلوک کرنا اور ان کو اس میں مقدم رکھنا۔

۱۷۸۸۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ پر اچھا سلوک کرنے کے لئے سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، تیرا باپ اور قتیبہ کی روایت میں لفظ "ناس" (انسان) نہیں ہے۔

(۲۷۴) بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَأَنْهَمَا أَحَقُّ بِهِ *

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ *

۱۷۸۹۔ ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

(۱) اس جملے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے؟ ایک تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصد اس ارشاد سے لوگوں میں برابری بیان کرنا ہے۔ انسانیت اور اسلام کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصد فضیلت والے لوگوں کی کمی بیان کرنا ہے کہ دیے لوگ تو بہت ہیں مگر فضیلت والے بہت کم ہیں۔

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو قریب ہو، پھر جو قریب ہو۔

۱۷۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شریک، عمارہ، ابن شبرمہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اس نے کہا، اچھا آپ کے والد کی قسم آپ کو اطلاع مل جائے گی۔

۱۷۹۱۔ محمد بن حاتم، شباہ، محمد بن طلحہ (دوسری سند) احمد بن خراش، حبان، وہیب، ابن شبرمہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وہیب کی روایت میں ”من ابر“ کا لفظ ہے، اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ”ای الناس اتق منی“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے، بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب، (دوسری سند) محمد بن ثنّی، یحییٰ، سفیان، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے جہاد میں شرکت کرنے کی اجازت طلب کی، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا، تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، تو پھر ان ہی میں جہاد کر۔

۱۷۹۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور حسب سابق روایت بیان کرتے

عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَذْنَاكَ*

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُرْمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَمَّا لَتُبَيِّنَنَّ*

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شُرْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ مِنْ أَبْرُوفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ*

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْيٍ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ*

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں، امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابو العباس کا نام سائب بن فروخ المکی ہے۔

۱۷۹۴۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق۔

(تیسری سند) قاسم بن زکریا، حسین بن علی جعفی، زائدہ، اعمش، حبیب اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۹۵۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، زید بن ابی حبیب، ناظم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپؐ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا طالب ہوں، آپؐ نے فرمایا، تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، دونوں زندہ ہیں، آپؐ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب کا طالب ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا، اور انہیں سے حسن سلوک کر۔

(فائدہ) ان روایات سے والدین کی خدمت کی بہت ہی فضیلت ثابت ہوئی اور خصوصیت کے ساتھ ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی، امام نوویؒ فرماتے ہیں سلوک کرنے میں رشتہ داروں کی یہ ترتیب ہے، پہلے ماں، پھر باپ، پھر اولاد، پھر ادا، دادی، نانی، پھر بھائی، بہن، پھر اور محرم اور نزدیک، بعید پر مقدم ہے، اور حقیقی کو اخیانی اور علاقائی پر فوقیت ہے، پھر وہ رشتہ دار جو محرم نہیں، پھر نکاحی رشتہ والے، اس کے بعد غلام، پھر مسائے (نووی جلد ۲)

باب (۲۷۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک نفل نماز سے مقدم ہے۔

۱۷۹۶۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جرجہ اپنے عبادت خانہ میں عبادت کر رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں آئی، حمید کہتے ہیں کہ ابورافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحٍ الْمَكِّيُّ *

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَتَبْغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْكَ أَلَدٌ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَخْسِنْ صُحْبَتَهُمَا *

(۲۷۵) بَابُ تَقْدِيمِ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا *

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُوحٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدُ

عنه سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقشہ بیان کیا کہ جس طرح اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور جرتج کو بلانے کے لئے سر اٹھایا اور بولی اے جرتج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، جرتج اس وقت نماز میں تھا، اس نے (دل میں) کہا الٰہی میری ماں بلا رہی ہے اور میں نماز میں ہوں، عرضیکہ وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں لوٹ گئی اور پھر دوسرے دن آئی، اور بولی اے جرتج میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، وہ بولا اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، وہ بولی، الٰہی یہ جرتج میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی، مگر اس نے انکار کیا، اے اللہ اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، آپؐ نے فرمایا، مگر وہ دعا کرتی کہ جرتج قنہ میں پڑ جائے تو پڑ جاتا، ایک بھیڑوں کا چرواہا تھا جو جرتج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا، گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی، اس چرواہے نے اس کے ساتھ بد فعلی کی، اسے حمل ٹھہر گیا، اس نے ایک لڑکا جتا، لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے؟ وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے، یہ سن کر (بستی والے) کدالیں اور پھاڑے لے کر آئے اور آواز دی، وہ نماز میں تھا، اس نے بات نہ کی، لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے، جب اس نے یہ دیکھا تو اترا، لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے، جرتج ہنس اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے، جب انہوں نے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا وہ سونے اور چاندی کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کرو، جیسا کہ پہلے تھا اور چڑھ گیا۔

فَوَصَّفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَقْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمَتِّهِ حَتَّى تَرِيَهُ الْمُؤَمِّسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفَتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَاآنَ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِقُوَّوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَقُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّآنَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا بَنِي مَا هَذَا مِنَّا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تَرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ *

۷۹۷-۱۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تین بچوں

۱۷۹۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُعْنِتُهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُؤْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتِمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئَكُمْ لَأَفْنِيْتُهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضْتُ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَآتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمَكَّتَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاتَتْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنَكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهِذِهِ الْبَغِيَّةُ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقْبِلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيٌّ لَكَ صَوْمَعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ ففَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارَاهُ وَشَارَاهُ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ إِنِّي مِثْلَ هَذَا

کے علاوہ کوئی پنگھوڑے میں نہیں بولا، ایک توحضرت عیسیٰ علیہ السلام، دوسرا صاحب جرتج، اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اور جرتج، وہ بولا، اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں نے کہا، الہی جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ دینا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے جرتج اور اس کی عبادت کا چرچہ کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی، وہ بولی اگر تم کہوں تو میں جرتج کو فتنہ میں مبتلا کر دوں پھر وہ عورت جرتج کے سامنے گئی، مگر اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جرتج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا اور اس سے بد فعلی کے لئے کہا، چنانچہ اس نے اس کے ساتھ بد فعلی کی وہ حاملہ ہو گئی جب بچہ جنا تو بولی یہ بچہ جرتج کا ہے، لوگ یہ سن کر جرتج کے پاس گئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا، اور اسے مارنے لگے اس نے کہا تمہیں کیا ہوا، لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے ایک بچہ بھی تجھ سے جنا ہے، جرتج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اسے لائے، جرتج نے کہا کہ ذرا مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، پھر نماز پڑھی اور اس بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ایک ٹھونڈا دیا اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا۔ یہ سن کر لوگ جرتج کی طرف دوڑے اور اسے چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں، وہ بولا نہیں جیسا پہلے تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنا دو، لوگوں نے بنا دیا، تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار عمدہ جانور پر سٹھری پوشاک والا نکلا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے اس بیٹے کو ایسا کرنا، بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور

اس سوار کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے ایسا نہ کرنا، پھر چھاتی کی طرف جھکا، اور دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور وہ اس بچہ کے دودھ پینے کا نقشہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر بیان کر رہے ہیں، حضورؐ نے فرمایا پھر لوگ ایک باندی کو لے کر لٹکے، جسے مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کرایا، اور چوری کی، وہ کہتی تھی اللہ تعالیٰ میری کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے، بچہ کی ماں بولی، الہی میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح مت کرنا، یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے اس کی طرح کرنا، اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی، ماں بولی، اے سرمندے، جب ایک شخص اچھی حالت میں نکلا اور میں نے کہا الہی میرے لڑکے کو اس جیسا کرنا تو تو نے کہا، الہی مجھے اس جیسا نہ کرنا، اور اس لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا، چوری کی ہے، میں نے کہا، یا اللہ میرے بچہ کو اس جیسا نہ کرنا، تو نے کہا مجھے اس جیسا کرنا، بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم آدمی تھا، تو میں نے دعا کی الہی مجھے اس طرح نہ کرنا اور اس باندی پر لوگ تہمت لگاتے ہیں تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور چوری کی تہمت لگاتے ہیں مگر اس نے چوری نہیں کی، تو میں نے دعا کی کہ الہ العالمین مجھے اس جیسا کرنا۔

فَتَرَكَ الثَّوْدِيَّ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَوْدِيهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمْصُهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَبِعَمِّ الْوَكِيلِ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهَنَّاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَقَنِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهِذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزِنْ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا *

(قائد) جن بچوں نے بذریعہ وحی الہی بات کی وہ تین ہیں ورنہ طفولیت کے زمانہ میں سات بچوں نے بات کی ہے، ایک تو یوسف علیہ السلام کا شاہد، اور ایک بچہ نے فرعون کے زمانہ میں، اور ایک بچہ نے اصحاب اخدود کے واقعہ میں اور ساتویں حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے زمانہ طفولیت میں بات کی ہے، یعنی باب بدء الخلق۔

۱۷۹۸- شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر خاک آلود ہو، پھر خوب ہی خاک آلود ہو جو اپنے والدین میں سے ایک کو یاد دونوں کو بڑھاپے میں پائے

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ

كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

۱۷۹۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔

۱۷۹۹- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک، خاک آلود ہو اور پھر خاک آلود ہو، اور خوب ہی خاک آلود ہو، کہا گیا یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہو۔

۱۸۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۸۰۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلمان بن بلال، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، تین مرتبہ یہی فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

(۲۷۶) بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا *

باب (۲۷۶) والدین کے دوستوں سے حسن سلوک کی فضیلت۔

۱۸۰۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَ إِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَاهُ هَذَا كَانَ وَدَّاعِمَرِ ابْنِ الْخَطَّابِ وَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلٍ وَدَّائِيهِ *

۱۸۰۱- احمد بن عمرو السرح، عبد اللہ بن وہب، سعید بن ابی ایوب، ولید بن ابی الولید، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا تو حضرت عبد اللہ نے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اسے سوار کیا، اور اپنے سر کا عمامہ اسے دیا، ابن دینار کہتے ہیں ہم نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نیکی کرے یہ دیہاتی ہیں اور یہ تھوڑی سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اس کا باپ حضرت عمر فاروق کا دوست تھا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

۱۸۰۲- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۸۰۲- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، حماد بن شریح، ابن الہادی،

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

۱۸۰۳۔ حسن بن علی الحلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ، ابن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مکہ ہا اپنے ساتھ آرام کے لئے رکھتے، جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے، ایک عمامہ رکھتے جو سر پر باندھتے، ایک دن وہ گدھے پر جارہے تھے اتنے میں ایک دیہاتی آیا، عبداللہ نے کہا کہ فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے، وہ بولا ہاں، حضرت عبداللہ نے اسے اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ دیا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے، عبداللہ کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے اپنے آرام کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا، جو اپنے سر پر باندھتے تھے، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے، عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے انتقال کر جانے کے بعد حسن سلوک کرے اور اس بدوی کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

باب (۲۷۷) بھلائی اور برائی کے معنی۔

۱۸۰۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی اور برائی کے متعلق پوچھا، آپ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے، اور تجھے برا معلوم ہو، کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

بُنْ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْرُ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدُّ أَبِيهِ *

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةً يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِي فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبْرِ الْبِرِّ صَلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدُّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤَلِّيَ وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعَمَرِ *

(۲۷۷) بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ *

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

(فائدہ) حسن خلق ایسا جامع اور عام لفظ ہے کہ برائی اور بھلائی کے تمام شعبے اس کے ماتحت آگئے، خواہ وہ اطاعات سے ہوں، یا لطف و نرمی اور حسن معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں۔

۱۸۰۵۔ ہارون بن سعید الی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال تک رہا اور میں نے صرف آپ سے مسائل پوچھنے کی وجہی سے ہجرت نہیں کی تا کہ مسافروں کے حکم میں رہوں کیونکہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا، چنانچہ میں نے آپ سے بھلائی اور برائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو لوگوں کی اس پر اطلاع کو اچھا نہ سمجھے۔

باب (۲۷۸) صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔

۱۸۰۶۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم، معاویہ، ابوالحباب، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یہ مقام قطع رحمی سے پناہ مانگنے والے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اچھا کیا، تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو تجھے ملائے رکھے گا، میں اسے ملاؤں گا، اور جو تجھے قطع کرے گا، میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا، رحم نے کہا، کیوں نہیں (میں راضی ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بس یہ تیرا حق ہے، پھر حضور نے فرمایا، اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم ان یعنی اگر تمہیں حکمرانی مل جائے، تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ، اور قطع رحمی کرو، یہ وہ لوگ

۱۸۰۵ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ يَغْنِي بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجَرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

(۲۷۸) بَابُ صَلَهِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطْعِهَا *

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحَبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكُ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ

ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، کیا قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر قفل پڑے ہیں۔

۱۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، معاویہ بن ابی مزرد، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم عرش الہی سے لٹکا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا، جو مجھے ملائے گا، اسے خدا تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے گا۔

۱۸۰۸۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمرو، سفیان، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں قاطع رحم، داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا، یعنی رحم قطع کرنے والا۔

۱۸۰۹۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبی، جویریہ، مالک، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشتہ داری قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۸۱۰۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”اَنَّ“ کے بجائے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۱۸۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں کو ملائے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا) *

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعْلَقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ *

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ *

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ *

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِييُّيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسَيِّطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

۱۸۱۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الْلَيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ
بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَيِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ
فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

۱۸۱۲- عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب بن لیث، عقیل بن
خالد ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے یہ
محبوب ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر میں ترقی ہو، وہ صلہ
رحمی کرے۔

۱۸۱۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ
الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي
قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ
وَيَسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ
فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ
الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا
دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۸۱۳- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمار بن
عبد الرحمن بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے ناتا ملاتا ہوں اور وہ
توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے
ہیں، میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کے ساتھ پیش آتے
ہیں، آپ نے فرمایا، اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے
منہ پر جلتی ہوئی راکھ ڈالتا ہے۔ جب تک تو اس حالت پر قائم
رہے گا خدا کی طرف سے ایک مددگار ان کے مقابلہ میں تیرے
ساتھ رہے گا۔

(۲۷۹) بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ
وَالْتَدَايْرِ *

۱۸۱۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَتَدَايَرُوا وَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ *

۱۸۱۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، باہم حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، اور ایک
دوسرے کی طرف پشت پھیر کر نہ بیٹھو بلکہ خدا کے بندے
بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی کو تین شب
سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔

۱۸۱۵- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ
الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

۱۸۱۵- حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زہری،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم۔

(دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، عمرو ناقد، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ باہم قطع تعلقات مت کرو۔

۱۸۱۷۔ ابوالکامل، یزید بن زریج۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یزید کی روایت سفیان بن ازہری کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں خصال اربعہ کا تذکرہ ہے، لیکن عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ باہم حسد نہ کرو (۱)، اور نہ قطع تعلقات کرو، اور نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔

۱۸۱۸۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باہم حسد نہ کرو، باہم بغض نہ کرو، اور ایک دوسرے سے قطع تعلقات نہ کرو، اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا *

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرَوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا *

۱۸۱۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

(فائدہ) حسد دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنے کو کہتے ہیں، یہ سخت ترین حرام ہے اور بہت بری بلا ہے۔ حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا، حسد ایدھن کی طرح اس کو جلا دیتا ہے۔

(۱) حسد کے چار مرتبے ہیں (۱) کسی کے پاس موجود نعمت کے اس سے ختم ہونے کو پسند کرنا اگرچہ حسد کرنے والے کو وہ نہ ملے۔ (۲) کسی کے پاس نعمت دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کے پاس نہ رہے مجھے مل جائے۔ (۳) نعمت دیکھ کر یہ پسند کرنا کہ اس کے پاس بھی رہے مجھے بھی اس جیسی نعمت حاصل ہو جائے۔ اگر مجھے حاصل نہیں ہوتی تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔ (۴) دوسرے کے پاس جیسی نعمت ہے ویسی مجھے حاصل ہو جائے اس کے پاس سے بھی ختم نہ ہو۔ یہ چوتھی صورت جائز ہے اور اسے غبطہ اور اردو میں رشک کہا جاتا ہے۔ پھر حسد کی بنا پر ناجائز کام شروع کروے جیسے اس کی غیبت، اس کو گالیاں دینا یا اس کے پاس جو نعمت ہے اس کے زائل ہونے کی دعا کرنا اور اس کی کوشش کرنا، تو ایسا حسد بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر دل میں حسد تو ہے مگر اس کا اثر ظاہری اعمال میں نظر نہیں آتا تو ایسا حسد گناہ ہے یا نہیں اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں۔

۱۸۱۹- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ نَاصِرٍ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

(۲۸۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بَلَا عُدْرٍ شَرْعِي *

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا *

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُذَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۸۱۹- علی بن نصر الجہضمی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ اتنی زیادتی ہے جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

باب (۲۸۰) تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرنے کی حرمت۔

۱۸۲۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رہے، دونوں باہم ملتے ہوں، تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر منہ کر لے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو ابتداء بالسلام کرے۔

۱۸۲۱- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب سفیان۔

(دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔

(تیسری سند) حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف ایک لفظ میں فرق ہے، کہ مالک کے علاوہ سب ”يعرض“ کا لفظ بولتے ہیں اور مالک ”يصد“۔

۱۸۲۲- محمد بن رافع، محمد بن ابی فذیک، ضحاک، نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات ترک کرے۔

۱۸۲۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شب سے زیادہ ترک تعلقات جائز نہیں ہے۔

باب (۲۸۱) بدگمانی، جاسوسی اور حرص و طمع حرام ہے۔

۱۸۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات پر کان مت لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو، باہم ایک دوسرے پر حرص نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیر کر نہ بیٹھو، بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترک تعلقات مت کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہم حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی جاسوسی نہ کرو اور چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو اور بیچ نبش نہ کرو، بلکہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

(۲۸۱) بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّجَاشُ وَنَحْوَهَا *

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

(فائدہ) بیچ نبش کی تفصیل اور اس کے معنی کتاب الموع میں بیان ہو چکے ہیں، اس جگہ دیکھ لیا جائے۔

۱۸۲۷۔ حسن بن علی الحلوانی، علی بن نصر جہضمی، وہب بن

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ

جریر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بلکہ جس طرح تم کو اللہ نے حکم دیا ہے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۸۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور حرا صی بھی نہ کرو، بلکہ خدا کے بند و بھائی بھائی ہو جاؤ۔

باب (۲۸۲) مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا اور حقیر سمجھنا حرام ہے۔

۱۸۲۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد، ابو سعید مولیٰ عامر بن کریر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بیچ نجش نہ کرو اور کسی سے بغض نہ رکھو، اور نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور نہ کسی کی بیچ پر بیچ کرو، بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر جانے، تقویٰ اور پرہیزگاری اس جگہ ہے اور آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا، آدمی کے لئے یہ برائی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی ہر ایک چیز اس کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

۱۸۳۰۔ ابو الطاہر، ابن وہب، اسامہ، ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور داؤد کی روایت کی طرح کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث مروی ہے، زیادتی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں

وَعَلَيْ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

۱۸۲۸۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

(۲۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ ظَلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ *

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسَبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ *

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ

اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور آپ نے اپنی انگلی سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۳۱۔ عمروناقد، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اہم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

باب (۲۸۳) کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔

۱۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پھر ہر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو، کہا جاتا ہے کہ ان کو دیکھتے رہو، حتیٰ کہ ان میں صلح ہو جائے، ان کو دیکھتے رہو، یہاں تک کہ ان کا آپس میں میل ہو جائے دیکھتے رہو، کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں۔

۱۸۳۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، احمد بن عبدہ ضعی، عبد العزیز الدراوردی، سہیل اپنے والد سے مالک کی سند اور ان کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں، مگر دراوردی کی روایت سے ”الا المہاجرین“ اور قتیبہ کی روایت سے ”الا المہتجرین“ کا لفظ ہے یعنی دو کی مغفرت نہیں ہوتی، جنہوں نے آپس میں ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

حَدِيثُ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ *

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ *

(۲۸۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشُّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ *

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْثَانِينَ وَيَوْمَ الْحَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شُحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا *

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ إِلَّا الْمُتَهَاجِرِينَ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدِ قَالَ قُتَيْبَةُ إِلَّا الْمُهْتَجِرِينَ *

۱۸۳۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک کے جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت فرمادیتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، البتہ اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی، جس کا اپنے بھائی سے کینہ اور عداوت ہو، بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔

۱۸۳۵۔ ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، مالک بن انس، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ایماندار بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہاں اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا، جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو، بلکہ کہا جاتا ہے، انہیں چھوڑ دو، یا انہیں مہلت دو، تا وقتیکہ یہ رجوع کر لیں۔

باب (۲۸۴) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۸۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ابو الجہاد سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنا سایہ عطا کروں گا، اور آج کے دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔

۱۸۳۷۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا *

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ائْرُكُوا أَوْ ائْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا *

(۲۸۴) بَاب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ *

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْجَهَادِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِحَلَالِي الْيَوْمِ أَظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمٌ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي *

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

ملاقات کو ایک دوسری آبادی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار میں بھیج دیا، جب اس کا اس فرشتے سے گزر ہوا، تو فرشتہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس آبادی میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تو نے اس پر کچھ احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے، اس نے کہا نہیں، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے اللہ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا ”تو میں تیرے پاس اللہ کا قاصد ہوں کہ جس طرح تو اس سے خدا کی وجہ سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔“

۱۸۳۸۔ ابواحمد، ابو بکر محمد بن قشیری، عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۵) مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔
۱۸۳۹۔ سعید بن منصور، ابو الربیع زہرائی، حماد، ایوب، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنے والا جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس نہیں آتا۔

۱۸۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، ابواسماء، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے، اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، یزید بن زریع، خالد، ابو قلابہ، ابو

رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتُهُ فِيهِ *

۱۸۳۸۔ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَّةَ الْقَشِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَخْوَه *

(۲۸۵) بَاب فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ *
۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

اسماء رجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احول، عبد اللہ بن زید، ابواشعث صنعانی، ابواسماء رجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص بیمار کی مزاج پر سی (۱) کرتا ہے، وہ برابر جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کے باغات۔

۱۸۴۳۔ سوید بن سعید، مروان بن معاویہ، عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۴۴۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا، مگر تو نے کھانا نہیں دیا، بندہ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ*

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمِ بْنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاهَا*

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعَمْتَكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ

(۱) بیمار کی عیادت کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت والا عمل ہے لیکن اس کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیمار کے آرام کے وقت یا اس کے اہل خانہ کے آرام کے وقت عیادت کے لئے نہ جائے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ ایک ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے کہ جس سے وہ تنگ ہونے لگے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور کو اس وقت بخار تھا، میں نے ہاتھ رکھ کر دیکھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ، حضور کو بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا، کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے لئے دہر اثواب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان پر بیماری وغیرہ کی کوئی تکلیف آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض میں اس سے اس طرح (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے کہ (موسم خزاں) میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں، اور زہیر کی روایت میں ہاتھ لگا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن عبد الملک، اعمش سے تمام روایتیں جریر کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی مروی ہیں۔ باقی ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا، ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے بیماری کی کوئی تکلیف آئے (آخر تک)

۱۸۴۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، اسود بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مقام منیٰ میں تھیں کچھ قریشی نوجوان ان کے پاس گئے اس وقت وہ ہنس رہے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کس بات سے ہنس رہے ہو؟ قریشی جوانوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص خیمہ کی رسی پر گر پڑا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے ہی پگھی۔ فرمایا ہنومت اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِيَّايُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي *

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ *

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بَعْنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يَضْحَكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طَنْبٍ فَسَطَّاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا

سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے اگر کوئی کانٹا یا کانٹے سے چھوٹی کوئی چیز لگ گئی ہے تو اس کے عوض اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، (دوسری سند) اسحاق خطلی، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کانٹا لگتا ہے یا اس سے بھی کوئی چھوٹی تکلیف پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے یا ایک گناہ اس کا کم کر دیتا ہے۔

۱۸۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اگر کسی کانٹے یا اس سے بھی چھوٹی چیز سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۸۵۲۔ ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی اگر اس کے چھتا ہے۔

۱۸۵۴۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یزید بن خصیفہ، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن پر جو مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ اگر کانٹا بھی اس کے لگتا ہے تو اس کے

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكَ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ*

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ*

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ*

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكَهَا*

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

عوض اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں، یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے، یزید یقین کے ساتھ نہیں بیان کر سکتے کہ عروہ نے کونسا لفظ بولا ہے۔

۱۸۵۵۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوہ، ابن ہاد، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس چیز سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کے کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلہ میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا کوئی گناہ اس کا ساقط کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا بیماری یا رنج یہاں تک کہ فکر ہی ہو تو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی معافی سے صغائر کی معافی مراد ہے۔

۱۸۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، ابن محیصن، محمد بن قیس بن خرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی برائی کرے گا، اسے اس کا بدلہ ملے گا، مسلمانوں کو اس سے بہت فکر ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور استقامت کو اختیار کرو، مسلمان پر جو بھی تکلیف آتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ جو شوکر لگتی ہے یا کانٹا بھی چبھتا ہے وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، ابن محیصن، عمر بن عبد الرحمن بن محیصن مکہ کے رہنے والے

حَتَّى الشُّوْكَهَ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَذَرِي يَزِيدُ أَتَيْهُمَا قَالَ عُرْوَةُ *

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشُّوْكَهَ تُصِيبَهُ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ *

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى أَلْهَمَ يَهُمَّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ *

(فائدہ) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی معافی سے صغائر کی معافی مراد ہے۔ ۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُحْزَرْ بِهِ) بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النُّكْبَةُ يُنْكَبُهَا أَوْ الشُّوْكَهَ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

تھے۔

۱۸۵۸۔ عبد اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، حجاج صواف، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام سائب یا ام میتب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ام سائب یا ام میتب کیا ہوا تم کانپ رہی ہو، ام سائب نے عرض کیا، حضور یہ بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے، آپ نے فرمایا، بخار کو برا مت کہو، اس لئے کہ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۸۵۹۔ عبد اللہ بن عمر قواریری، یحییٰ بن سعید، بشر بن مفضل، عمران ابو بکر، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھلاؤں، میں نے کہا کہ ضرور، فرمایا یہ سیاہ فام عورت، حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، اگر تیری مرضی ہو تو صبر کر تجھے جنت ملے گی، اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں، اللہ تجھے صحت دیدے، عورت بولی میں صبر کرتی ہوں، مگر میرا ستر کھل جاتا ہے، حضور دعا فرمائیں میرا ستر نہ کھلے، آپ نے اس کے لئے دعا فرمادی۔

باب (۲۸۷) ظلم کی حرمت۔

۱۸۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، مروان، سعید بن عبد العزیز، ربیعہ بن یزید، ابودریس خولانی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے

بْنُ مُحْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ *

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمِّ الْمُسَيْبِ تَرْفُزِينَ قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَدِيدِ *

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبْرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا *

(۲۸۷) بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ *

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي

إِنِّي حَرَمْتُ الظِّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْيَ فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَحَنَكُمْ كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَحَنَكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَحَنَكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرُ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفِكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَعَلَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ *

میرے بندو تم سب گمراہ ہو، مگر جسے میں راہ بتاؤں لہذا مجھ سے راہ مانگو، میں تم کو راہ بتاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، مگر جسے میں کھلاؤں، لہذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو تم سب تنگے ہو، مگر جسے میں پہناؤں، سو لباس مجھ ہی سے مانگو، میں لباس عطا کروں گا، اے میرے بندو تم شب و روز گناہ کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشا ہوں، لہذا مجھ سے بخشش چاہو میں تمہیں معاف کروں گا، اے میرے بندو تم نہ میرا نقصان کر سکتے ہو اور نہ مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو، اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن اور انس اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ متقی ہے تب بھی میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے، اور اگر سب اگلے اور پچھلے انسان اور جنات اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ بدکار ہے، تب بھی میری سلطنت میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو سکتی، اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جنات ایک ہموار میدان میں کھڑے ہو کر مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے وہ دیدوں، تب بھی میرے خزانوں میں اتنی کمی نہ ہوگی، جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے، اے میرے بندو، یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں جمع کر رہا ہوں، ان کی جزا میں پوری پوری دوں گا سو جو بہتر بدلہ پائے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کرے اور جسے بہتر بدلہ نہ ملے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے، سعید بیان کرتے ہیں کہ ابو ادريس خولانی جس وقت یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے۔

(فائدہ) کلام اللہ شریف میں آیہ الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث قدسی اللہ رب العزت کے جلا و جلال اور عظمت و کبریائی کے بیان میں بے مثل ہے، اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کی بادشاہی بندوں جیسی بادشاہی نہیں ہے بلکہ خداوند کریم سب سے بے نیاز فعال لما یرید ہے، کوئی کیسا ہی مقبول اور برگزیدہ بندہ ہو، مگر اس کی بارگاہ میں سوائے آہ و زاری اور عاجزی کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا، سب بندے اسی کے غلام ہیں، وہ ملک الملوک ہے، سب کو وہی کھلاتا پلاتا اور دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی وہی جسے چاہے نجات عطا کرے، محاذ اللہ، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں ہے اور نہ کوئی اس کے کاموں میں دخل ہونے کا مجاز ہے، کسی کی مخالفت

اور موافقت کی اسے رتی بھر بھی پرواہ نہیں، بالفرض ولقہدیر اگر تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ اور تمام اولیاء خدا کے خلاف ہو جائیں (اور وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے) تو ایک رتی بھر بھی اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے، وہ سب کو آنا فنا کا لہدم کر سکتا ہے چہ جائیکہ وہ خرافات جو عوام نے اولیاء کی طرف منسوب کر رکھی ہیں کہ جن سے ایمان کی سلامتی ہی مشکل ہے۔ (معاذ اللہ اللہم احفظنا) تعالیٰ اللہ عن ذلك علواً کبیراً۔

۱۸۶۱۔ ابو بکر بن اسحاق، ابو مسہر، سعید بن عبد العزیز سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت ان روایتوں میں کامل ہے، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حسن بن بشیر اور حسین اور محمد بن یحییٰ نے ابو مسہر سے مفصل بیان کی ہے۔

۱۸۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، قتادہ، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کا فرمان مبارک روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کیا ہے، اس لئے آپس میں ظلم مت کرو، اور بقیہ روایت حسب سابق بیان کی ہے مگر ابو اور یس کی روایت اس سے کامل ہے۔

۱۸۶۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنعب، داؤد، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تارکیاں ہیں، اور بخیلی سے بچو، اس لئے کہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، بخیلی ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون کئے، اور حرام کو حلال کیا۔

۱۸۶۴۔ محمد بن حاتم، شایبہ، عبد العزیز مہشون، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ظلم قیامت کے

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْنَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَاهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بَشَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْنَرٍ فَذَكَّرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ*

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْ هَذَا*

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَنْبَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ*

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجْشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دن تاریکیاں ہوں گی۔

۱۸۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ کسی تباہی میں ڈالے جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا، اور جو مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس کی دور کرے گا، اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔

۱۸۶۶۔ قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ حاضرین نے کہا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و اسباب نہ ہو، آپ نے فرمایا، میری امت میں قیامت کے دن وہ مفلس ہوگا جو نماز، روزہ، زکوٰۃ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال لیا ہوگا اور اس کا خون کیا ہوگا، اور کسی کو مارا ہوگا، چنانچہ ان لوگوں کو اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں، اس پر ڈال دی جائیں گی اور وہ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

۱۸۶۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق ادا کرانے جائیں گے حتیٰ کہ بے سینک والی بکری کا بدلہ سینک والی بکری سے لے لیا جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلُمَ ظَلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كَرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَىٰ مَا عَلَيْهِ أَخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ *

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَوُذَّنَّ الْحُقُوقُ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ *

۱۸۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، یزید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

باب (۲۸۸) اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔

۱۸۶۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکوں میں باہم جھگڑا ہوا ایک مہاجرین سے تھا اور دوسرا انصار سے، چنانچہ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا، اور انصاری نے انصار کو بلایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا جاہلیت کا دعویٰ ہے حاضرین نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا، آپ نے فرمایا خیر کچھ ڈر نہیں، آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہئے، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

۱۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، انصاری نے آواز دی، انصار دوڑو، اور مہاجر نے کہا مہاجرین مدد کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) *

(۲۸۸) بَابُ نَصْرِ الظَّالِمِ أَوْ مَظْلُومًا *

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ *

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ عَزِيدَةَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، آپ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو، یہ نازیبا بات ہے، عبد اللہ بن ابی منافق کو یہ اطلاع ملی تو وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا، خدا کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا شخص (معاذ اللہ) ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے، آپ نے فرمایا جانے دو، لوگ یہ نہ مشہور کریں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُتَنَبِّةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْنِي لَا يَحْدُثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ *

۱۸۷۱- اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کے سرین پر مار دیا، انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصاص کی درخواست کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوڑ دو یہ نازیبا بات ہے، ابن منصور بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کی روایت میں ”سمعت جابرا“ کے لفظ ہیں۔

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُتَنَبِّةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رَوَاتِهِ عَمَرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا * (۲۸۹) بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاظِدِهِمْ *

باب (۲۸۹) مومنین کو باہم متحد اور ایک دوسرے کا معین و مددگار ہونا چاہئے۔

۱۸۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر، عبد اللہ بن ادریس، ابواسامہ۔

(دوسری سند) محمد بن العلاء ابو کریب، ابن مبارک و ابن ادریس، ابواسامہ، یزید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے، جیسے ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتی ہے۔

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا *

۱۸۷۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، شععی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے۔ بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن نیند نہ آنے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

۱۸۷۴۔ اسحاق حنظلی، جریر، مطرف، شععی، حضرت نعمان بن بشیر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، شععی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کا سر دکھتا ہے تو باقی اعضاء بدن، بخار اور بیماری میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

۱۸۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعمش، خثیمہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا بدن بیکار ہو جاتا ہے اور اگر سر دکھتا ہے تو سب بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۸۷۷۔ ابن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعمش، شععی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۹۰) گالی گلوچ کی حرمت۔

۱۸۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْحَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى *

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ *

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهَرِ *

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ خَثِيمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ *

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

(۲۹۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ *

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

آپس میں گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتدا کرنے والے پر ہی ہوگا، تاوقتیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب (۲۹۱) عفو اور تواضع کی فضیلت۔

۱۸۷۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی، اور جو بندہ درگزر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

باب (۲۹۲) غیبت کی حرمت۔

۱۸۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا (پس پشت) وہ ذکر کرو جو اسے ناگوار ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو، فرمایا تب ہی تو غیبت ہے، ورنہ تو بہتان ہے۔

(فائدہ) تمام اخلاقی احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے قول و عمل سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے، اور ان طریقوں میں سے سب سے زیادہ جس طریقہ سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری ہوتی ہے وہ غیبت ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ تعریض، تصریح، رمز و اشارات، تحریر و کتابت ہر ایک طریقہ سے دوسروں کے عیوب بیان کئے جاسکتے ہیں، اور ہر ایک شخص کے نسب، اخلاق، دین و دنیا، جسم اور لباس، غرض ہر ایک چیز میں عیب نکالا جاسکتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت پر زور طریقہ سے اس کی ممانعت کی ہے، اور اس کو خود اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے جس میں بلاغت کے بہت سے نکتے نکلتے ہیں۔

باب (۲۹۳) جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔

۱۸۸۱۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریج، روح، سہیل،

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ *

(۲۹۱) بَابِ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ *

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ *

(۲۹۲) بَابِ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ *

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَحَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحَبِّي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ *

(۲۹۳) بَابِ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى

عَيْبِهِ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ *

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں عیب پوشی کرتا ہے، اس کی آخرت میں بھی عیب پوشی کرے گا۔

۱۸۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو بندہ دنیا میں کسی بندہ کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

باب (۲۹۴) جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس سے مدارات کرنا۔

۱۸۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باریابی کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا، اسے اجازت دے دو (مگر) یہ اپنے قبیلہ میں برا آدمی ہے، یا قبیلہ کا برا آدمی ہے، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے اس سے نرم گفتگو کی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے اس کے متعلق وہ قول فرمایا تھا، پھر اس سے نرم گفتگو کی، آپ نے فرمایا، اے عائشہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ میں سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔

۱۸۸۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن المنکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، صرف ایک لفظ کا فرق ہے ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(۲۹۴) بَابُ مَدَارَاةٍ مَنْ يُتَقَى فُحْشُهُ *

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذْنُوا لَهُ فَلَبَسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَنَسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَّعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ *

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَنَسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ *

(۲۹۵) بَابُ فَضْلِ الرَّفْقِ *

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَّمَ الرَّفْقَ حَرَّمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحَرِّمِ الرَّفْقَ يُحَرِّمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۸- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

بَابُ (۲۹۵) رَفْقٍ اور نرمی کی فضیلت۔

۱۸۸۵- محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، تميم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، اعمش۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، تميم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو رفق و نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الواحد بن زیاد، محمد بن ابی اسماعیل، عبد الرحمن بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نرم کلام سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

۱۸۸۸- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوہ، ابن الہاد، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہ اللہ تعالیٰ رفق ہے، رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے،

اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو کہ نہ سختی پر دیتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

۱۸۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مقدم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، نرمی جس چیز میں جوتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے۔

۱۸۹۰۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مقدم بن شرح بن ہانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کسی اونٹ پر سوار ہوئیں اور وہ سرکش تھا، حضرت عائشہؓ اسے چکر دینے لگیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ نرمی کرو۔

باب (۲۹۶) جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔

۱۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر تھی، وہ تڑپتی، انصاری عورت نے اس پر لعنت کی تو حضورؐ نے سن لیا، آپؐ نے فرمایا، اونٹنی پر جو سامان ہے وہ لے لو، اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے، عمران بیان کرتے ہیں کہ اب تک میری نظر میں وہ سماں ہے کہ اونٹنی لوگوں میں یونہی پھر رہی تھی اور اس سے کوئی تعرض نہیں کر رہا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ *

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شَرِيحٍ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنَزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ *

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شَرِيحٍ بْنِ هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةً فَجَعَلَتْ تَرُدُّهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

(۲۹۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا *

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَحَرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَادْعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَغْرِضُ لَهَا أَحَدٌ *

۱۸۹۲۔ قتیبہ بن سعید، ابوالریح، حماد (دوسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسماعیل کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، حماد کی روایت میں ہے کہ عمران نے کہا گویا میں اس خاکستری اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا جو سامان اس اونٹنی پر ہے وہ لے لو اور برہنہ پشت کر کے اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ملعون ہے۔

۱۸۹۳۔ ابوکامل، فضیل بن حسین، یزید بن زریج، تمیمی، ابو عثمان، ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی لوگوں کا کچھ سامان بھی اونٹنی پر لدا ہوا تھا، اچانک اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی، اس باندی نے کہا چل (اور گھبرا کر) بولی، اے اللہ اس پر لعنت کر، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ لعنت والی اونٹنی نہ رہے۔

۱۸۹۴۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معتمر کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے، اوکمال قال۔

۱۸۹۵۔ ہارون بن سعید الیٰ، ابن وہب، سلیمان، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق (اکبر) لعنت کنندہ ہونا زیبا نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام پر لعنت کی، تب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۱۸۹۶۔ ابوکریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، علاء بن

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادٍ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرَقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خَذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرِضُوا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ *

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِّ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ *

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَيْمَ اللَّهُ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ *

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بَلَالٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصَدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعْنًا *

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

عبدالرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عبدالملک بن مروان نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پاس سے کچھ آسائش خاگی کا سامان بھیجا، جب رات ہوئی تو رات سے اٹھ کر عبدالملک نے اپنے خادم کو آواز دی، شاید خادم کو دیر ہو گئی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی، صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبدالملک سے کہا میں نے رات سنا تھا کہ تم نے اپنے خادم کو بلانے کے وقت اس پر لعنت کی، میں نے ابو الدرداء سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفیق ہوں گے اور نہ گواہ۔

۱۸۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو غسان سمعی، عاصم بن نصر تمیمی، معتمر بن سلیمان، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۸۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو حازم، حضرت ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفیق۔

۱۹۰۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، زید، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! مشرکین کے لئے بددعا کیجئے، آپ نے

مَحْلِدٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَانَهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ *

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ عَلَى

فرمایا، مجھے لعنت کنندہ بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

باب (۲۹۷) جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہ تھا تو یہ اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث ہوگا۔

۱۹۰۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے معلوم نہیں کہ آپ سے کیا باتیں کیں، بالآخر انہوں نے حضور کو غصہ دلادیا، حضور نے ان پر لعنت کی اور برا کہا، جب وہ دونوں نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان دونوں کے علاوہ اوروں کو تو خیر پہنچ گئی باقی انہیں خیر نہیں پہنچے گی، آپ نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا اس لئے کہ آپ نے ان پر لعنت کی ہے، آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے جو شرط کی ہے میں نے عرض کیا، اے میرے مالک میں آدمی ہوں لہذا جس پر میں لعنت کروں یا برا کہوں تو یہ لعنت وغیرہ اس کے لئے پاکی اور اجر بنا دے۔

(فائدہ) روایت میں خود زبان اقدس سے صاف طور پر بشریت رسول ثابت ہو گئی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) علی بن حجر سحدی، اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ خلوت کی، آپ نے انہیں برا کہا، اور ان پر لعنت بھیجی اور انہیں نکلوا دیا۔

الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعْنًا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ رَحْمَةً *

(۲۹۷) بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةً *

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بَشْيَاءَ لَا أَذْرِي مَا هُوَ فَأَغَضِبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتُهُمَا وَسَبَّيْتُهُمَا قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتَ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَّيْتُهُ فَاجْعَلْ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلُّوا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا *

۱۹۰۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الہی میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں، یا لعنت کروں یا اسے سزا دوں تو یہ اس کے لئے باعث پاکی اور رحمت بنادے۔

۱۹۰۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، بواسطہ اپنے والد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں رحمت کے بجائے اجرا کا ذکر ہے۔

۱۹۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ، اعمش ابن نمیر کی اسناد کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ باقی عیسیٰ بن یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اجرا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں رحمت کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۰۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ جس کا تو خلاف نہیں کرے گا، میں آدمی ہوں، تو مومنین میں سے جسے میں ایذا دوں، برا کہوں یا لعنت کروں، ماروں تو یہ اس کے لئے باعث رحمت اور پاکی کرنا اور ایسی نزدیکی عطا کر کہ جس سے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے۔

۱۹۰۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے مگر یہ کہ اس میں او جلدہ یا میں اسے ماروں، ابو الزناد کہتے ہیں، یہ حضرت ابوہریرہ کی لغت ہے، ورنہ جلدتہ ہے۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَلِيمَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً *

۱۹۰۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ *

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَخَذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدْتُهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ *

۱۹۰۸۔ سلیمان بن مبد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابوب، عبدالرحمن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۰۹۔ لیث، سعید بن ابی سعید۔ سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے۔ الہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہوں، غصہ آجاتا ہے، جیسا کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں، جس کا تو خلاف نہیں کریگا کہ جس مومن کو میں ایذا دوں، بابر اکہوں، یا سزا دوں، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دے، اور اسے قرب عطا فرما کہ جس سے وہ تجھ سے قیامت کے دن تقرب حاصل کرے۔

۱۹۱۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں، تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بنادے۔

۱۹۱۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم ابن انہی ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، الہی میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں، جس کے خلاف نہ کیجوں، کہ جس کسی ایماندار کو میں برا کہوں، یا کوڑے لگاؤں، تو اس فعل کو قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا۔

۱۹۱۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ *

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَذَيْتُهُ أَوْ سَبَّيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَّيْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَّيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، میں بھی انسان ہوں اور میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے کہ جس مسلمان بندہ کو میں برا بھلا کہوں یا گالی دوں، تو یہ چیز اس کے گناہوں کی طہارت اور باعث اجر ہو جائے۔

۱۹۱۳۔ ابن ابی خلف، روح (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۱۴۔ زہیر بن حرب اور ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، جسے ام انس کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا، تو یہ وہی لڑکی ہے، تو تو بڑی ہو گئی، خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو، وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روتی ہوئی آئی، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، بیٹی تجھے کیا ہوا، وہ بولی میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ہے، کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی، یا یہ فرمایا کہ تیری بھجولی بڑی نہ ہو، یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلدی سے اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اے ام سلیم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے نبی اللہ! آپ نے میری یتیم لڑکی کے لئے بددعا کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا بددعا، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، وہ کہتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی یا اس کی بھجولی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، اور فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نہیں جانتی ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے۔ میری شرط یہ ہے کہ میں نے بارگاہ الہی میں

ابن جریج أخبرنی أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنما أنا بشر وإنني اشتريت على ربي عز وجل أي عبد من المسلمين سببته أو شتمته أن يكون ذلك له زكاة وأجرًا *

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِرُؤْمِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ أَنْتِ هِيَ لَقَدْ كَبُرَتْ لَا كَبُرَ سِنُكَ فَرَجَعْتَ الْيَتِيمَةَ إِلَيَّ أُمُّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلِيٌّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِي فَأَلَانَ لَا يَكْبُرُ سِنِي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلَوْتُ حِمَارَهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوتُ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمْتَ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنُهَا وَلَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرَطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَيْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا

عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں، خوش ہوتا ہوں، جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں، جیسا کہ آدمی غصہ کرتا ہے، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو بددعا دوں، اور وہ اس بددعا کا سزاوارنہ ہو، تو یہ چیز اس کے لئے طہارت اور پاکیزگی کا سبب کر دینا، اور ایسی قربت کر دینا کہ جس سے وہ قیامت کے دن تجھ سے تقرب حاصل کرے، ابو معن نے تینوں مقام پر ”یتیمہ“ تفسیر کے ساتھ کہا ہے۔

(فائدہ) عقل مند انسان کے لئے صرف اشارہ کافی ہے، باقی جس کے دماغ میں جہالت اور بغض و عناد بھرا ہوا ہو، وہ اشارہ تو کجا سورج دیکھ کر اس کا بھی منکر ہو جاتا ہے، بہر حال ان تمام روایات سے روز روشن کی طرح بشریت رسول اور خصوصیت کے ساتھ اس روایت سے عدم حضور و تصور اور عدم علم غیب ثابت ہو گیا۔

۱۹۱۵۔ محمد بن ثنیٰ عنزی (دوسری سند) ابن بشار، امیہ بن خالد، شعبہ، ابو حزرہ قصاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لائے، میں دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے آکر میرے دونوں شانوں کے درمیان تھپکا، اور فرمایا جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا اور (آکر) کہا، وہ کھانا کھا رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا، جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا (اور آکر) کہا وہ ابھی تک کھانا کھاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے، ابن ثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ سے ”حطائی“ کے معنی پوچھے۔ انہوں نے کہا، ہاتھ سے چھکی دینا۔

۱۹۱۶۔ اسحاق بن منصور، نصر بن شمیل، شعبہ، ابو حزرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں چھپ گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۹۸) دورے آدمی کی مذمت اور اس کے

يَشْرُ أَرْضِي كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهْرًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يَتِيمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ *

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّأَنِي حَطَاةً وَقَالَ اذْهَبْ وَاذْغُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبْ فَادْغُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبِعَ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَّأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً *

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بَيْنَهُ *

باب ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ

افعال کی حرمت۔

فِعْلِهِ *

۱۹۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین لوگوں میں سے دور خافض ہے، جو ایک رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رخ، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراق بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا، فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، لوگوں میں سے بدترین دور خافض وہ ہے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم لوگوں میں سے بدترین دور خافض انسان کو پاؤ گے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس آتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

باب (۲۹۹) جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں۔

۱۹۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ام کلثوم سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا، جھوٹا وہ نہیں ہے، جو لوگوں

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ *

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ *

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُوثٌ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءَ بَوَجْهِهِ *

(۲۹۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ الْمُبَاحِ مِنْهُ *

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عُقْبَةَ بِنْتُ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولِ اللَّاتِي بَايَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

میں صلح کرائے، یا کوئی اچھائی کی بات (لڑائی کے دفع کے لئے) خلاف واقعہ، کہے یا لگائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ تین مقامات کے علاوہ میں نے کسی جھوٹ کی اجازت نہیں سنی (ایک) لڑائی میں (دوسرے) لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے وقت (تیسرے) شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے بات چیت کرنے میں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا*

(فائدہ) زوجین بغرض ازدیاد محبت ایسا کریں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو، اور اگر مکرو فریب کی غرض سے ایسا کریں، جس سے کسی کی حق تلفی ہو، تو وہ بالاجماع حرام ہے، مگر اسے تغلیبا جھوٹ کہہ دیا ہے۔ ورنہ یہ تعریض اور توریہ ہے، جھوٹ بولنا کسی بھی حال میں درست نہیں، علامہ طبری وغیرہ کی یہی رائے ہے، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا صورتوں میں بغرض مصلحت شرعی جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے۔

۱۹۲۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں، ان تینوں امروں میں رخصت یونس کی روایت کی طرح ابن شہاب کے بجائے ام کلثوم سے مروی ہے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرْخَصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ*

۱۹۲۲۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یہاں تک روایت مروی ہے کہ وہ خیر کی بات لگائے، باقی روایت کا اگلا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۱۹۲۲۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ* (۳۰۰) بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ*

باب (۳۰۰) چغلی کی حرمت! ۱۹۲۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بتاؤں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت اور دشمنی پھیلائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ خدا کے ہاں سچا

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنبئُكُمْ مَا الْعَضَةُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى

لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں
جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

باب (۳۰۱) جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور
اس کی فضیلت۔

۱۹۲۳۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،
جریر، منصور، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی
ہے، اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں سچا لکھ
دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور
برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے،
یہاں تک کہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناؤ بن السری، ابو الاحوص، منصور،
ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچائی
نیکوکاری ہے اور نیکوکاری جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ سچ
بولنے کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے
صدق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ برائی ہے اور برائی دوزخ میں
لے جاتی ہے، اور بندہ جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ
خدا کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی
روایت میں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۲۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، وکیع، اعمش،
(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سچ بولنے کا التزام
رکھو، سچ نیکوکاری کا راستہ بتاتا ہے، اور نیکوکاری جنت میں لے

اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى
يُكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا *
(۳۰۱) بَابُ فَتْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصَّدْقِ
وَفَضْلِهِ *

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَإِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ
يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَصْدُقَ حَتَّى
يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَكْذِبَ
حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا *

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ
بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْآخُوصِ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الصَّدْقَ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصَّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ
صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فَجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي
إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى
يُكْتَبَ كَذَابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے، اور سچ بولنے کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے صدق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرو، اس لئے جھوٹ برائی کا راستہ بتاتا ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے، اور جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے، یہاں تک کہ دربار الہی میں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا *

(فائدہ) انسان کے تمام اخلاق ذمہ میں سب سے بری اور مذموم عادت جھوٹ کی ہے۔ یہ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے، یا عمل سے اس کا اظہار کیا جائے، اس لئے کہ ہمارے تمام اعمال کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقعہ کے مطابق ہوں، اور جھوٹ کلی طور پر اس کی ضد ہے، اس لئے یہ برائی ہر ایک قسم کی قوی و عملی برائیوں کی جڑ ہے، انسان کے دل کی بات خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اس کے اظہار کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ آدمی خود اس کا اظہار کرے، اب اگر وہ اندرونی طور پر صحیح بات جان بوجھ کر ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس کے خلاف بیان کرتا ہے، تو وہ ساری دنیا کو فریب دے رہا ہے، ایسے شخص میں جتنی بھی برائیاں ہوں وہ کم ہیں کیونکہ اس نے تو آئینہ حقیقت ہی کو پاش پاش کر دیا ہے۔

۱۹۲۷۔ منجانب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں سچ اور جھوٹ کے متلاشی رہنے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (سچا یا جھوٹا) لکھ لیتا ہے۔

۱۹۲۷ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عَيْسَى وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يُكْتَبَهُ اللَّهُ *

باب (۳۰۲) غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

(۳۰۲) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ *

۱۹۲۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم تمیمی، حارث بن سويد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رقبہ کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو، (یعنی زندہ نہ رہے) آپ نے فرمایا، رقبہ یہ نہیں ہے۔ بلکہ رقبہ وہ ہے کہ جس نے پہلے سے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو، پھر آپ نے فرمایا، تم زبردست پہلوان کسے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، زبردست پہلوان وہ شخص ہے،

۱۹۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَفْطُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْدُونَ الرُّقُوبَ فَيَكُمُ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِالرُّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ

جسے لوگ پچھا نہ سکیں آپؐ نے فرمایا زبردست پہلوان یہ نہیں ہے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پہلوان وہ نہیں ہے، جو کشتی میں پچھاڑ دے، بلکہ طاقتور (تو) وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے طاقتور پہلوان نہیں ہوتا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ پھر طاقتور اور کون ہے؟ فرمایا جو شخص غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) عبد اللہ بن عبدالرحمن بن بہرام، ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، عدی بن ثابت، حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں

فِیْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِیْ لَا یَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ لَیْسَ بِذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ *

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَیْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيْمٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کہہ دے، تو جو حالت اس کی ہو رہی ہے، وہ جاتی رہے، یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وہ شخص بولا کیا آپ مجھ میں کچھ جنون سمجھتے ہیں؟ ابن علاء کی روایت میں اس آدمی کا ذکر نہیں ہے۔

ثَابِتٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَتَفَيْخُ أَوْ دَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ *

۱۹۳۴۔ نصر بن علی جعفی، ابواسامہ، اعمش، عدی بن ثابت حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ایک کا غصہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک ایسا لفظ معلوم ہے کہ اگر یہ آدمی وہ لفظ کہہ دے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے گی۔ وہ لفظ یہ ہے، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر اسے جا کر کہا، کیا تو جانتا ہے کہ حضورؐ نے ابھی ابھی کیا فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہے کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں، جس سے اس کا غصہ جاتا رہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اس آدمی نے کہا، کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے۔

۱۹۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۰۳) انسان کی تخلیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔

۱۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَذَرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِفًا قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمْ جُنُونًا تَرَانِي *

۱۹۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۰۳) بَابُ خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكُ *

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ نے جنت میں آدم کا پتلا بنایا تو جتنی مدت چاہا، جنت میں رکھا، البتیس اس کے چاروں طرف گھومتا اور دیکھتا یہ کیا ہے، جب اندر سے کھوکھلا دیکھا، تو بولا خدا نے اسے ایسی مخلوق بنایا ہے جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

۱۹۳۷۔ ابو بکر بن نافع، ہمزہ، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۰۴) چہرے پر مارنے کی ممانعت۔

۱۹۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے بچے۔

۱۹۳۹۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو مارے۔

۱۹۴۰۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو چہرہ پر مارنے سے بچو۔

۱۹۴۱۔ عبید اللہ بن معاذ غبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو، چہرے پر ہرگز طمانچہ نہ مارے۔

۱۹۴۲۔ نصر بن علی، بواسطہ اپنے والد، ثنی، (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرَكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَحْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلَقَ لَأَيِّمَالِكُ *

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۳۰۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ *

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ *

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا هَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ *

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ *

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ *

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو منہ سے بچا رہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے (۱)۔

۱۹۴۳۔ محمد بن ثنی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، یحییٰ بن مالک المرغی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو چہرے پر مارنے سے بچے۔

باب (۳۰۵) انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان۔

۱۹۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں چند لوگوں پر سے گزرے، جن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اور ان کے سروں پر روغن زیتون بہایا گیا تھا، ہشام نے پوچھا، ان کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا وصول خراج کے لئے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۴۵۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام کا ملک شام میں چند قطبی لوگوں سے گزر ہوا۔ جنہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا، فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، لوگوں نے کہا کہ وصول جزیہ کے لئے

الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ * ۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ *

(۳۰۵) بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذِّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا *

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا

(۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق بنائی ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت میں مار کر نقص پیدا کرے۔ ویسے تو سارے ہی اعضاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں چہرے کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کا وہ عضو ہے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔

انہیں حوالا کیا گیا۔ فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۳۶۔ ابو کریم، دکیج، ابو معادیہ (دوسری سند) اسحق بن ابراہیم، جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ کے گورنر اس زمانے میں عمیر بن سعد تھے، ہشام ان کے پاس گئے اور حدیث سنائی، عمیر نے حکم دے کر لوگوں کو رہا کرادیا۔

۱۹۳۷۔ ابو الطاہر، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ حص کے حاکم نے کچھ ٹپلی لوگوں کو ادائے جزیہ کے لئے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے، فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو آدمی دنیا میں عذاب دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔

باب (۳۰۶) جو شخص مسجد یا بازار وغیرہ اور لوگوں کے مجمع میں تیر لے کر نکلے، تو اسے اس کی بوریاں (پھل) پکڑ لینی چاہئیں!

۱۹۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عروہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تیروں کی بوریاں (پھل) پکڑ لو۔

۱۹۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع، حماد بن زید، عروہ بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

حُبْسُوا فِي الْحِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فَلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلُّوا *

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَحَدَّ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يَشْمُسُ نَاسًا مِنَ النَّبْطِ فِي أَدَاءِ الْحِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

(۳۰۶) بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنَصَالِهَا *

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا *

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ

ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا اور تیروں کی بوریاں کھلی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا، اس کی پیکانیں پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کے چہ نہ جائیں۔

۱۹۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا، جو مسجد میں تیر بانٹا تھا کہ جب تو تیر لے کر نکلے، تو ان کی پیکان تھام لیا کر۔

۱۹۵۱۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جب کوئی ہاتھ میں تیر لئے اگر کسی مجلس یا بازار میں سے گزرے تو تیروں کی بوریاں پکڑ لے تیروں کی بوریاں پکڑ لے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم اس وقت تک نہیں مرے، جب تک تیروں کو ایک دوسرے کے چروں پر نہیں لگالیا۔

(فائدہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے، کہ حضور تو بلا قصد و ارادہ اگر کسی کو تکلیف پہنچ جائے، اس سے بھی احتیاط پر متنبہ فرما رہے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے ایک دوسرے پر تیر برسائے، یہ حکم تیروں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر ایک تکلیف دہ چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۵۲۔ عبد اللہ بن براہ اشعری، محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی تیر ساتھ لئے ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو ہاتھ سے ان کی بوریاں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے کچھ تکلیف اور ضرر نہ پہنچے۔

أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْنَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْدَى نَصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنَصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا *

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَصْدَقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنَصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصْدَقُ بِالنَّبْلِ *

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَيَدِيهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَدْنَاَهَا بَعْضُنَا فِي وَجْهِهِ بَعْضٍ *

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشْيَاءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضَ عَلَى نَصَالِهَا *

باب (۳۰۷) مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۵۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب، ابن سرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو تا وقتیکہ ہتھیار سے اشارہ کرنا چھوڑ دے۔

۱۹۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۵۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، معلوم نہیں کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار نکلوا دے اور نتیجہ یہ ہو کہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑے۔

باب (۳۰۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔

۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سبی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا راستہ میں اسے ایک خاردار شاخ ملی اس نے راستہ سے اس شاخ کو ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی، اور اسے معاف فرمادیا۔

۱۹۵۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت

باب (۳۰۷) النَّهْيُ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ *

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ *

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَحَدَكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ *

باب (۳۰۸) فَضْلُ إِزَالَةِ الْآذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغُفِّرَ لَهُ *

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص نے راستہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے، تو وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۱۹۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، شیبان، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے اڑاتے دیکھا جس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

۱۹۵۹۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۹۶۰۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابان بن صمعة، ابوالوازع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جس سے میں فائدہ حاصل کروں، آپؐ نے فرمایا، مسلمانوں کے راستہ سے ایذا دینے والی چیز کو علیحدہ کر دیا کرو۔

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن شعیب، ابوالوازع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معلوم نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپؐ کے بعد رہ جاؤں، لہذا توشہ آخرت کے لئے مجھے کوئی ایسی چیز عنایت فرما دیجئے جو مجھے فائدہ عطا فرمائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیا کرو، یہ

جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْحِثَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ *

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَاظِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ *

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرَزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَرَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ

کیا کرو اور ایذا رساں چیز راستہ سے علیحدہ کر دیا کرو۔

باب (۳۰۹) بلی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں ان کو ستانے کی حرمت۔

۱۹۶۲۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضبعی، جو یرہ بن اسماء، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت پر بلی کی وجہ سے عذاب ہوا، عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا، یہاں تک کہ بلی مر گئی، نہ اس عورت نے اسے کھانے پینے ہی کے لئے دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھا لیتی۔

۱۹۶۳۔ ہارون بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یرہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۹۶۴۔ نصر بن علی جھضمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھے رکھا، نہ اسے کھانے کو دیتی اور نہ پینے کو، اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھا لیتی۔

۱۹۶۵۔ نصر بن علی جھضمی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

کَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِيرُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *
(۳۰۹) بَابُ تَحْرِيمِ تَغْذِيبِ الْهَرَّةِ

وَنَحْوَهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي *
۱۹۶۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَمَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ *

۱۹۶۴- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْ تَقْتَهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَ لَمْ تَسْقِهَا وَ لَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۵- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی کہ بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو کھانے ہی کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چبالیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

باب (۳۱۰) کبر و غرور کی حرمت۔

۱۹۶۷۔ احمد بن یوسف، عمر بن حفص بن غیاث بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابواسحاق، ابو مسلم الاغر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے، اور بزرگی اس کی چادر ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں غرور و کبر کے متعلق سخت وعید ہے اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔

باب (۳۱۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

۱۹۶۸۔ سوید بن سعید، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عمران الجونی، حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص بولا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ فلاں کو نہیں بخشوں گا، میں نے فلاں کی مغفرت کر دی، اور تیرے اعمال ضبط کر دیے۔ اوکا قال۔

باب (۳۱۲) ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔

۱۹۶۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن،

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرْمَرُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَزَلًا *

(۳۱۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبَرِ *

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكَبَرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذْبَتُهُ *

(۳۱۱) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَنَاقِي عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ *

(۳۱۲) بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْحَامِلِينَ *

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي

بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ پریشان ہال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے (۱)۔

(فائدہ) خاکساری سے وہی خاکساری مراد ہے جو شریعت اور اتباع حق کے دائرہ میں ہو، یہ خاکساری نہیں ہے کہ شرابی، جواری، بھک، یا مدک پینے والے فقیروں کو جہاں کی طرح قلب زماں اور ولی سمجھ لیا جائے اور ان کا گرویدہ بن جائے۔ واللہ اعلم۔

باب (۳۱۳) ”لوگ تباہ ہو گئے“ کا جملہ استعمال کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (بطور حقارت) یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ”اہلکھم“ لام کے زیر کے ساتھ ہے یا پیش سے۔

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔ (دوسری سند) احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْنَعَتْ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ *

(۳۱۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ *

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَا أَذْرِي أَهْلَكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ *

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۳۱۴) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَارِ وَالْإِحْسَانِ باب (۳۱۴) ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے واقع ہونے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اعزاز کرتے ہوئے اس چیز کو اسی طرح واقع فرمادیتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے بندے اپنی قسم میں حاشہ نہ ہو جائیں۔

بھلائی کرنا۔

إِلَيْهِ *

۱۹۷۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) قتیبہ، محمد بن رحم، لیث بن سعد۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن

سعید۔

(چوتھی سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، ابو بکر،

عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں

انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام برابر

مجھے ہمسائے کے متعلق اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے

رہے، یہاں تک کہ میں سمجھا بے شک وہ ہمسایہ کو وارث بنا

دیں گے۔

۱۹۷۳۔ عمر و ناقد، عبد العزیز بن ابی حازم، ہشام بن عروہ،

بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۷۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریج، عمرو بن محمد،

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جبریل امین برابر مجھے ہمسایہ کے متعلق حسن سلوک کی وصیت

کرتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھا وہ اسے وارث بنادیں گے۔

۱۹۷۵۔ ابو کاتل جحدری، اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن

عبد الصمد، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ جب تو گوشت پکائے تو شور با بہت زیادہ کر لے اور

اپنے ہمسایوں کا دھیان رکھ (کہ انہیں بھی دے)

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ

أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ

اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كُلُّهُمْ عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ

سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ

ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ

أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ

يُوصِينِي بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورَثَنِي *

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِهِ *

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي

بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثَنِي *

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحَقُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ

حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ

الصَّامِدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا

طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ *

۱۹۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ادریس، شعبہ، (دوسری سند)
ابو کریب، ابن ادریس، شعبہ، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن
صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ
جب تو گوشت پکائے تو شور باہت زیادہ کر اور پھر اپنے ہمسایہ
کے گھروالوں کو دیکھ اور انہیں اس میں سے بھیج (۱)۔

باب (۳۱۵) ملاقات کے وقت خوش روئی سے
پیش آنے کا استحباب۔

۱۹۷۷۔ ابو غسان سمعی، عثمان بن عمر، ابو عامر، ابو عمران
جونہی، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
ارشاد فرمایا کہ احسان اور نیکی میں سے کسی چیز کو کم نہ سمجھو اور یہ
بھی ایک احسان ہے، کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے
ساتھ ملاقات کرے۔

باب (۳۱۶) امور جائزہ میں شفاعت کا استحباب۔

۱۹۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، حفص بن غیاث،
برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی
حاجت لے کر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوتے
اور فرماتے، سفارش کرو، تمہیں ثواب ملے گا، اور اللہ تبارک و
تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر تو وہی حکم کرے گا جو اس کو پسند
ہوگا۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ
الْحَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي إِذَا
طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ
جِيرَانِكَ فَأَصِيبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ *

(۳۱۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ
عِنْدَ اللَّقَاءِ *

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةَ الْمُسَمْعِيُّ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ
عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْفِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا
وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلَقٍ *

(۳۱۶) بَابِ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا
لَيْسَ بِحَرَامٍ *

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَا
طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا
فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا
أَحَبُّ *

(۱) پڑوس کی حد کیا ہے؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) حضرت علی کا قول یہ ہے جہاں تک اذان سنائی دے وہ پڑوس ہے۔ (۲) جو لوگ
صبح کی نماز مسجد میں تیرے ساتھ ادا کریں وہ پڑوسی ہیں۔ (۳) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ہر جانب چالیس گھروں تک پڑوسی ہے۔
(۴) ہر جانب دس دس گھروں تک پڑوس ہے۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تو بذریعہ وحی حکم صادر ہو گا جو اللہ تعالیٰ ازل سے فیعلہ فرما چکے ہیں یعنی عطاء یا حرمان، باقی تم سفارش کر کے ثواب حاصل کر لو۔

باب (۳۱۷) صلحاء کی صحبت اختیار کرنے اور بروں کی صحبت سے بچنے کا استنباب۔

۱۹۷۹-۱۹۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، برید بن عبد اللہ بواسطہ جد امجد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جلیس صالح اور برے ساتھی کی مثال مشک فروخت کرنے والے اور بھی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک والا یا تو تجھے یونہی مشک دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور یا کم از کم پاکیزہ خوشبو ہی سوگھ لے گا اور بھی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھے سوگھنسی ہی پڑے گی۔

باب (۳۱۷) اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ

الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ *

۱۹۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُخْذِلَكَ وَإِمَّا أَنْ تَنْبَغَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً *

(فائدہ) یعنی نیک شخص کی صحبت سے عالم ہو یا درویش فائدہ ضرور حاصل ہو گا اور بد کی صحبت میں نقصان یعنی ہے اگر کوئی اور نقصان نہ ہو تو اتنا تو ضرور ہے کہ عبادت الہی سے بے التفاتی ہو جاتی ہے اور یہ کونسا کم نقصان ہے، نیز معلوم ہوا کہ مشک پاک ہے اور اسی پر اجتماع است ہے۔

باب (۳۱۸) لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔

باب (۳۱۸) فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى

النِّبَاتِ *

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۱۹۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن قہراز، سلمہ بن سلیمان، عبد اللہ، معمر، ابن شہاب، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعبہ، زہری، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک کھجور تھی، وہی اسے دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر دو

کلڑے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کو دیدیا اور آپ کچھ نہیں کھایا، پھر اٹھی اور چل دی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا جو لڑکیوں میں جتلا ہو (یعنی اس کے لڑکیاں ہوں) اور پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (دین کے راستہ پر ڈالے اور حسن سلوک کرے) تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑ ہوں گی۔

۱۹۸۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہاد، زیاد بن ابی زیاد، عراق بن مالک، عمر بن عبد العزیز، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک فقیرنی میرے پاس اپنی دونوں بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ سے لگائی، اتنے میں اس کی لڑکیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگی، چنانچہ اس نے اس کھجور کے جسے خود کھانا چاہتی تھی دو کلڑے کئے، مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کر دی، یا فرمایدوزخ سے اسے آزاد کر دیا۔

۱۹۸۲۔ عمروناقد، ابواحمد زہری، محمد بن عبد العزیز، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو جو ان ہونے تک پالے تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

باب (۳۱۹) بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلْتَنِي فَلَمْ تَحْذَرْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَلَى مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَخْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِنَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْحَبَ لَهَا بِهَا الْحَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ *

۱۹۸۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ *

(۳۱۹) باب فضل من يموت له ولد فيحسنه *

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں گے اسے آگ میں نہیں کرے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا وادھا کان علی ربک حتماً مقضیاً اسے دوزخ پر سے گزر ضرور ہوگا

۱۹۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ۔ (دوسری سند) عبد بن حمید، ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے مگر سفیان کی روایت میں مس نار کے بجائے دخول نار کا لفظ ہے۔

۱۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مرجائیں اور وہ بامید ثواب صبر کرے تو وہ جنت میں جائے گی ایک عورت نے ان سے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر دو مرجائیں، آپؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہی مرجائیں۔

۱۹۸۶۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، عبد الرحمن بن اسمان، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مرد تو آپؐ کی حدیثیں سن جاتے ہیں، ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرما دیجئے، کہ ہم اس دن حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپؐ کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی سکھا دیا کریں، آپؐ نے فرمایا فلاں دن تم جمع ہو جانا وہ سب جمع ہوئیں، آپؐ ان کے پاس آئے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دیا تھا اس میں

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ*

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَيُلْجِ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ*

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْنُوْهُ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْحَنَّةُ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ اثْنَيْنِ*

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا

سے کچھ عورتوں کو تعلیم فرمایا، پھر فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے مرنے سے پہلے تین بچے روانہ کر دے گی تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور (اگر) دو ہوں، دو، دو، حضورؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں، اور دو، دو۔

۱۹۸۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد الرحمن بن اصہبانی، ابو حازم، سے اسی سند کے ساتھ اور اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی زیادتی کے ساتھ روایت ہے کہ تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔

۱۹۸۸۔ سوید بن سعید، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو السلیل، ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میرے دو لڑکے مر گئے ہیں آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جسے سن کر مردوں کی طرف سے ہماری طبیعت خوش ہو جائے، فرمایا اچھا بیان کرتا ہوں، چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہیں یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے، ان میں سے کسی کی ملاقات اپنے والد یا والدین سے ہوگی تو اس کا کپڑا پکڑنے کا جس طرح میں تمہارے کپڑے کا دامن پکڑتا ہوں، جب تک اپنے والد کو جنت میں نہ لے جائے گا نہ مانے گا، ایک روایت میں عن ابی السلیل کے بجائے حدیث ابو السلیل ہے۔

۱۹۸۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، تمیمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور کہا، کیا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہمارے نفس مردوں کی طرف سے خوش ہو جائیں، فرمایا ہاں۔

عَلِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدَمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ * وَاثْنَيْنِ

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتَلَفُوا الْحَنْثَ *

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْحَنَةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنْفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْحَنَةَ وَفِي رِوَايَةِ سُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ *

۱۹۸۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا

قَالَ نَعَمْ *

۱۹۹۰۔ ابو بکر بن، ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید انصاری، حفص بن غیاث۔ (دوسری سند) عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، طلح بن معاویہ، ابو زرہ بن عمرو بن جریر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا نبی اللہ اس کے لئے دعا فرمائیے، میں تین بچے وفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا تو تین کو وفن کر چکی ہے عورت نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا تو ووزخ سے تیرے لئے مضبوط بندش ہو گئی، عمر بن حفص بن غیاث نے تو اپنے جد کا نام لیا ہے مگر باقی راویوں نے نہیں لیا۔

۱۹۹۱۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، طلح بن معاویہ، ابو غیاث، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ بیمار ہے اور مجھے اس کا اندیشہ ہے اور میں تین وفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا تو ووزخ سے تمہارے لئے مضبوط آڑ ہو گئی، زہیر نے ابو غیاث کنیت بیان نہیں کی، صرف نام لیا ہے۔

باب (۳۲۰) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو اس کا حکم ہوتا ہے پس جبریل اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور پھر تمام آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۱۹۹۲۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْحِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصْبِي لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ احْتَظَرْتُ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنَهُمْ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْحٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْحَدَّثَ *

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْحِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدْ احْتَظَرْتُ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْحٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ *

(۳۲۰) بَابُ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرِيلَ فَاحْبَبَهُ وَأَحْبَبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ *

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا

جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل آسمان میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی قبولیت قائم کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے نفرت فرماتے ہیں تو جبریل سے کہتے ہیں کہ مجھے فلاں بندہ سے نفرت ہے، تم اس سے نفرت کرو، جبریل بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان والوں میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو، آسمان والے بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی نفرت قائم کر دی جاتی ہے۔

۱۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن القاری، عبد العزیز الدراوردی، (دوسری سند) سعید بن عمرو اشعثی، عمیر، علاء، بن میتب، (تیسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک انس، سمیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سوائے اس کے کہ علاء بن میتب کی روایت میں بغض کا تذکرہ نہیں ہے (یعنی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے)

۱۹۹۴۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابوسلمہ، سمیل بن ابی صالح بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں تھے تو حضرت عمرو بن عبد العزیز گزرے اور وہ اس زمانہ میں امیر حج تھے، لوگ کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، میں نے اپنے والد سے کہا، ابا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر بن عبد العزیز سے محبت ہے، وہ بولے کیسے؟ میں نے کہا اس لئے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ہے، بولے تو نے حضرت ابو ہریرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے

أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبَّهُ قَالَ فَيَجِبُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبُوهُ فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يَوْضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تَوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ *

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عِثْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبَغْضِ *

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاحْشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَيْكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ

سنا ہوگا، بقیہ روایت جریر عن سہیل کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۳۲۱) روحیں اجتماعی صورت میں تھیں۔

۱۹۹۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام روحیں مجتمع جماعتیں تھیں اب جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اس میں محبت ہوگی اور جس کا تعارف نہ ہو اس میں اختلاف رہا۔

۱۹۹۶۔ زہیر بن حرب، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کی بھی چاندی سونے کی کانوں کی طرح کانیں ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے، اسلام میں بھی وہ بہتر ہیں، بشرطیکہ وہی دانش رکھتے ہوں اور روحیں مجتمع جماعتیں تھیں جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اسے اس سے محبت ہوگئی، اور جس نے نہ پہچانا اس کا باہم اختلاف رہا۔

باب (۳۲۲) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

۱۹۹۸۔ ابو بکر بن شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ *

(۳۲۱) بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ *

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

۱۹۹۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

(۳۲۲) بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۱۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِرِزْوَانٍ قَالُوا

قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے اس شخص نے زیادہ باتیں نہیں کیں، صرف اتنا عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں، فرمایا تجھے جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت یہ ہے کہ ان کی پوری پوری اطاعت کی جائے اور شریعت کے خلاف کوئی فعل سرزد نہ ہو، اور صالحین کی محبت میں ان کے برابر عمل ضروری نہیں۔

لعل الله يرزقني صلاحاً

۱۹۹۹۔ محمد بن رافع، عبد اللہ بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس اعرابی نے کہا کہ میں نے اتنی بڑی تیاری نہیں کی کہ اپنی تعریف خود کروں۔

۲۰۰۰۔ ابو الریح، حماد، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا، انس کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد ہمیں کسی بات سے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوئی جتنی حضورؐ کے اس فرمان سے ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے، انس کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور امید ہے کہ ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

۲۰۰۱۔ محمد بن عبید الغمری، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی حضرت انس کا قول مذکور نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

احب الصالحين ولست منهم

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي *

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتُ لِلْسَّاعَةِ قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرَحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ *

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أَحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ *

۲۰۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کی دہلیز پر ایک آدمی ملا اور عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ یہ سن کر وہ آدمی خاموش سا ہو گیا اور پھر عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ نماز روزے اور زکوٰۃ تو تیار نہیں کر رکھی باقی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا۔

۲۰۰۳۔ محمد بن یحییٰ بن عبد العزیز یفکری، عبد اللہ بن عثمان بن جبلة، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۴۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔ (دوسری سند) ابن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ۔

(تیسری سند) ابو غسان، مسعمی، محمد بن ثقی، معاذ، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۰۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو وائل، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص کسی قوم سے محبت رکھے اور اس جیسے عمل نہ کرے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سِدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الشُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخَوِهِ *

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا وَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي

وسلم ارشاد فرمایا، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔

۲۰۰۶۔ محمد بن قسّی، ابن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) ابن نمیر، ابوالجواب، سلیمان بن قرم، سلیمان، ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، محمد بن عبید، اعمش، شقیق، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور جریر عن اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۲۳) نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔

۲۰۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالریح، ابوکامل، حماد بن زید، ابو عمران جوئی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اعمال صالحہ کرتا ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں، آپ نے فرمایا یہ اس کے لئے فوری بشارت ہے (۱)۔

رَجُلٌ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *
۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيهِ بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *
۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ *

(۳۲۳) بَابُ إِذَا أَثْنَى عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرَى وَلَا تَضُرُّهُ *

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ *

(۱) نیک عمل اگر اس لئے کیا جائے کہ لوگ تعریف کریں تو یہ ریا ہے جو کہ حرام ہے اور اگر نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور بغیر چاہت کے لوگ اس کی تعریف کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے۔ ایسی تعریف سے وہ عمل کرنے والا خود پسندی میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی اور اس کے عیوب کو ان سے چھپالیا۔

۲۰۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن عثمان، عبد الصمد۔

(چوتھی سند) اسحاق، نصر، شعبہ، ابو عمران سے حماو کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی عبد الصمد کی روایت کے علاوہ شعبہ سے سب لوگوں کے محبت کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اور عبد الصمد، حماد کی روایت کی طرح لوگوں کی تعریف کرنے کا ذکر کرتے ہیں (الفاظ میں تغیر و تبدل ہے)

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحَمِّدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادُ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْقَدْرِ

باب (۳۲۴) شکم مادر میں آدمی کی تخلیق کی کیفیت اور اس کی موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔

(۳۲۴) بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ *

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مصدوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر اتنے ہی دن میں خون بستہ ہو جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں لو تھڑا ہو جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے، اس کا رزق، زندگی اور عمل اور شقی یا سعید، قسم ہے اس خداے وحد لا شریک کی کہ تم میں سے بعض

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلَاقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ

كَلِمَاتٍ بِكُتُبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا *

آدی جنت والوں کے سے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض آدی دوزخیوں کے سے اعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور اہل جنت جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) موت کا کوئی اعتبار نہیں لہذا نادانی اور جہالت کی بناء پر کسی لمحہ بھی یاد الہی سے اور عبادت الہی سے غافل نہ رہنا چاہئے، معلوم نہیں کہ کس وقت موت آجائے۔

۲۰۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا *

۲۰۱۱- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر بن عبد الحمید۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔ (تیسری سند) ابو سعید اشج، وکیع۔ (چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ بن الحجاج، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی وکیع کی روایت میں ہے تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس رات تک ہوتی ہے اور معاذ عن شعبہ کی روایت میں چالیس راتیں یا چالیس دن کا ذکر ہے، اور جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن کا ذکر ہے۔

۲۰۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يُلْقِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقَرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٍّ أَوْ

۲۰۱۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب نطفہ رحم مادر میں چالیس یا پچاس تالیس شب ٹھہرا رہتا ہے تو اس کے بعد فرشتہ آتا ہے اور عرض کرتا ہے پروردگار یہ شقی ہے یا سعید چنانچہ دونوں باتیں لکھ دی جاتی ہیں، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ نر ہے یا مادہ، چنانچہ یہ

دونوں باتیں بھی لکھ دی جاتی ہیں، نیز اس کے اعمال، افعال اور موت و رزق کو بھی لکھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

۲۰۱۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو الزبیر، عامر بن وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شقی وہی ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر شقی ہو چکا، سعید وہ ہے جو دوسروں کی حالت سے نصیحت قبول کرے، یہ سن کر عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ بن اسید کہتے تھے، آئے اور ان سے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوتا ہے؟ حضرت حذیفہؓ بولے تم اس سے تعجب کرتے ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جب نطفہ پر پیالیں راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے، جو اس کی صورت اور کان، آنکھ، کھال، گوشت، اور ہڈیاں بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت، پھر جو مرضی الہی ہوتی ہے وہ حکم فرماتا ہے فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے، اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے؟ چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرما دیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لئے باہر نکلتا ہے جس میں کسی بات کی نہ کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

۲۰۱۴۔ احمد بن عثمان، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے، اور بقیہ حدیث حسب سابق عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

سَعِيدٌ فَيَكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أَنْثَىٰ فَيَكْتَبَانِ وَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَثَرَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ ثُمَّ تَطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ *

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بَغِيرِهِ فَأَتَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حَدِيثُهُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بَغِيرَ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجَلَدَهَا وَلَحَمَهَا وَعَظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ أَمْ أَنْثَىٰ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَىٰ مَا أُمِرَ وَلَا يُنْقَصُ *

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ النُّوفَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ *

۲۰۱۵۔ محمد بن احمد ابی خلف، یحییٰ بن ابی بکر، زبیر، عبد اللہ بن عطاء، عکرمہ بن عمار، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ چالیس رات تک نطفہ رحم میں پڑا رہتا ہے پھر بنانے والا فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے اور عرض کرتا ہے، پروردگار یہ نہ ہے یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ اسے نریا مادہ کہہ دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کے اعضاء پورے اور ہموار ہوں یا ادھورے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے پورایا ادھوراکر دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے خصائل و عادات کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے شقی (بد بخت) یا سعید (نیک بخت) کر دیتا ہے۔

۲۰۱۶۔ عبدالوارث، عبد الصمد، ربیعہ بن کلثوم، ابی کلثوم، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ رحم میں مقرر ہے، جب اللہ رب العزت کچھ اوپر چالیس راتیں گزرنے کے بعد کچھ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۲۰۱۷۔ ابوکامل، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس فرشتہ کو رحم پر موکل کر رکھا ہے وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار ابھی نطفہ ہے، ابھی خون بستہ ہے، پروردگار اب گوشت کی بوٹی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ عمر

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذُنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَوْ أُنْثَىٰ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَىٰ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رَزَقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خَلَقَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا *

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ حَدَّثَنِي أَبِي كَلْثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذَنُ اللَّهُ لِبُضْعِ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ أَيُّ رَبِّ عَلَقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى

کیا ہے؟ غرضیکہ (سب امور) ماں کے پیٹ میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔

شَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ *

۲۰۱۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع غرقہ میں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے، حضور کے پاس ایک چھڑی تھی، آپ نے سر نیچے جھکا لیا اور لکڑی سے زمین کریدنی شروع کی، پھر آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایسا نہیں، کوئی جان ایسی نہیں، جس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دی ہو اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ شقی ہے یا سعید، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں، آپ نے فرمایا جو سعید طبقہ میں سے ہوگا، وہ ان جیسے اعمال کی طرف سبقت کرے گا، اور جو بدکاروں میں سے ہوگا وہ ان جیسے کاموں میں سبقت کرے گا، پھر ارشاد فرمایا، عمل کئے جاؤ، ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے لیکن نیکوں کو نیک اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے اور بدوں کو بد اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فَاَمِنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَقَ بِالْحُسْنٰى اَلْحِجْسِ نَے خیرات کی اور اللہ سے ڈرا اور بہترین دین کی تصدیق کی سو اس پر ہم نیکوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لا پرواہی کی اور بہتر دین کی تکذیب کی تو ہم اس پر کفر کی سخت راہ آسان کر دیں گے۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالْلَفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحَقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَاتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْحَنَةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ اَوْ سَعِيْدَةٌ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَمُكُّثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلَى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلَى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اَعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٍ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَقَ بِالْحُسْنٰى فَسَيُسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى) *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا دیا کہ اعمال تقدیر کے منافی نہیں بلکہ تقدیر ہی کے ساتھ ان کا تعلق اور ارتباط ہے، جیسا کہ آئندہ، بینائی اور کان شنوائی کا سبب ہے، اسی طرح اعمال صالحہ جنت اور اعمال سیئہ دوزخ کا پیش خیمہ ہیں۔

۲۰۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابو الاخوص، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے اور کہا کہ آپ نے ایک چھڑی پکڑی اور سر نیچے جھکانے کا ذکر

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ

نہیں کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں ابوالاحوص سے ”قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوسعید اشج، وکیع، (دوسری سند) ابونمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، (تیسری سند) ابوکریب، ابو معاویہ، اعمش، سعید بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے، دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص کا دوزخ میں یا جنت میں مقام معلوم ہے، حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں، بھروسہ ہی پر کیوں نہ رہیں، آپ نے فرمایا، نہیں عمل کئے جاؤ، کیونکہ جو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اسی کی توفیق دی جاتی ہے، پھر آپ نے فاما من اعطی والقی الآیۃ تلاوت فرمائی۔

۲۰۲۱۔ محمد بن ثقفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۰۲۲۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو حنیفہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دین کو ہمارے سامنے آ کر بیان فرمادیجئے، گویا ہم تو آج ہی پیدا ہوئے ہیں آج ہم جو عمل کرتے ہیں تو کیا اسی مقصد کے لئے کرتے ہیں جسے لکھ کر قلم خشک ہو گئے، اور تقدیر الہی جاری ہو چکی یا اس مقصد کے لئے جو

عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَنْكِلُ قَالَ لَا اَعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسِرٍ لِمَا خَلَقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) إِلَى قَوْلِهِ (فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى) *

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ *

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خَلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا

آگے آنے والا ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں عمل اسی کے مطابق ہیں جسے قلم لکھ کر خشک ہو گئے، اور تقدیر الہی جاری ہو چکی، سراقہ نے کہا کہ پھر عمل کیوں ہے؟ زہیر کہتے ہیں کہ ابوالزہیر نے اس کے بعد کچھ کہا جسے میں نہیں سمجھا، میں نے پھر پوچھا، انہوں نے کہا عمل کئے جاؤ، ہر شخص کو توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مطابق توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، یزید ضبعی، مطرف، عمران بن حصین، بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اہل جنت اور اہل دوزخ کا علم ہو گیا ہے؟ فرمایا ہاں، کہا گیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی کام آسان کیا گیا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۲۰۲۵۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، ابن علیہ۔

(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان۔

(چوتھی سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رشک سے حماد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبد الوارث کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔

۲۰۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، عزہ بن ثابت، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن مہر، ابوالاسود دلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا آج لوگ جس چیز کے لئے عمل

جَعَلَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلِ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اَعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسَّرٍ

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مُيسَّرٌ لِعَمَلِهِ *

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضَّبْعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مُيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ *

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ

أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ
الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ
وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى
عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ
مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ
قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ
ذَلِكَ فَرَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ
وَمَلَكَ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ
فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ
إِلَّا لِأَخْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مَزِينَةِ أَتَيَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ
وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى
فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ
مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ
وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ
وَمَا سَوَّاهَا فَالْتَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا) *

کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر
الہی اس پر جاری ہو چکی، یا جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لے کر آئے، اور ان پر حجت قائم ہو چکی، ان پر عمل ہوتا ہے؟
میں نے کہا، نہیں بلکہ جو کچھ حکم ہو چکا اور جو تقدیر الہی میں آچکا
عمل اسی کے مطابق ہوتا ہے، عمران نے کہا تو کیا پھر یہ ظلم
نہیں ہوا، میں یہ سن کر بہت سخت گھبرا گیا اور عرض کیا ہر
ایک چیز خدا کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے دست قدرت کی
مملوک ہے، خدا سے باز پرس نہیں کی جاسکتی ہے اور لوگوں سے
ہو سکتی ہے، عمران نے مجھ سے کہا خدا تم پر رحم کرے، سوال
کرنے پر میرا مقصد تمہاری عقل کی آزمائش کرنا تھا، قبیلہ
مزینہ کے دو آدمیوں نے حضورؐ سے آکر پوچھا یا رسول اللہؐ
فرمائیے، آج دنیا ایسے اعمال میں جو کچھ جدوجہد کر رہی ہے کیا
یہ سب کچھ ان کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ تھا یا جب انبیاء
کرام تشریف لا کر خدائی حجت ان پر پوری کر دیتے ہیں تو اس
کے بعد لوگ اعمال کا سلسلہ بغیر کسی تقدیر کے خود شروع
کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، یوں نہیں بلکہ ان کی تمام جدوجہد
طے شدہ تقدیر کے تحت ہوتی ہے چنانچہ اس کی تصدیق قرآن
مجید میں ہے (ترجمہ) قسم ہے نفس انسان کی اور اس کی جس نے
اسے درست کیا، اور نیکی اور بدی کا الہام فرمایا۔

(فائدہ) حدیث کا ماحصل یہی ہے کہ اس عالم میں جو کچھ نظر آرہا ہے یہ سب عالم تقدیر کی کار فرمایاں ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آیت فالہمہا فجورہا وتقوہا میں، الہام سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نفس میں تقویٰ اور فجور کی صورت
پیدا فرما دیتا ہے جیسے کہ آپؐ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ شکم مادر ہی میں سعادت و شقاوت لکھ دی جاتی ہے، اس کا خلاصہ بھی یہی ہے، اور الہام
اصل میں اس صورت علمیہ کو کہتے ہیں جس کی بناء پر کسی کو عالم کہا جاتا ہے اس کے بعد ہر وہ صورت اجمالیہ جو آئندہ ظہور آثار کے لئے مبداء
نشا ہو، الہام کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے، اگرچہ اس پر عالم کا اطلاق نہ کیا جاتا ہو، اس جگہ الہام سے یہی معنی مراد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے اور آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے، لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوتا ہے۔

۲۰۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی لوگوں کے ظاہر میں جنت والوں کے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کے دیکھنے میں دوزخیوں کے سے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

باب (۳۲۵) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

۲۰۲۹۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ ضعی، ابن عیینہ، عمرو، طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مناظرہ ہوا حضرت موسیٰ نے کہا، آدم آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں محروم کیا، اور جنت سے نکلوا، حضرت آدم نے کہا، موسیٰ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ساتھ خاص کیا اور تورات تمہارے لئے اپنے دست قدرت سے لکھی، تم مجھے ایسے فعل پر طعنہ دیتے ہو جو میرے پیدا کرنے سے چالیس سال قبل مقرر فرمادیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بالآخر آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْتَمُّ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُحْتَمُّ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ *
۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَتَدَوَّلُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَتَدَوَّلُ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

(۳۲۵) بَاب حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام *

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْقَافِطُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيِّبْنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدِ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ *

(فائدہ) تقدیر تواریخ ہے اس امر کا لکھا جاتا ہے تورات میں ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے

تورات اپنے دست قدرت سے لکھ کر اس میں یہ واقعہ بھی تحریر فرمادیا تھا اور جیسا کہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء سے ملاقات ثابت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ملاقات کروادی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا تو آدم، موسیٰ پر غالب آگئے، موسیٰ بولے تم وہی آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو نامراد کرایا، اور انہیں جنت سے نکلوا یا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنا رسول بنا کر بزرگی عطا کی، موسیٰ نے کہا ہاں، آدم بولے تو مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش (۱) سے پہلے مقرر ہو چکا۔

۲۰۳۱۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، حارث بن ابوزباب، یزید بن ہرمل، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے پروردگار کے سامنے مباحثہ کیا، سو آدم موسیٰ پر غالب آگئے، حضرت موسیٰ نے فرمایا تم وہی آدم ہو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا، اور تم میں اپنی روح پھونکی اور تمہیں فرشتوں سے سجدہ کرایا، اور تمہیں جنت میں رہنے کے لئے جگہ دی، پھر تم نے اپنی لغزش کی بناء پر لوگوں کو زمین پر اتارا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ نوازا، اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے تورات کی تختیاں دیں، جن میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اور تمہیں سرگوشی کے لئے اپنا

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى تَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قُدِيرٍ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ *

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمَزٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ

(۱) تقدیر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کی تقدیر مقرر فرمادی ہے اور اس تقدیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (۲) اس مقرر شدہ تقدیر سے بندہ کسی کام کے کرنے پر یا اس کے چھوڑنے پر مجبور محض نہیں ہے۔ (۳) ہر مکلف بندے کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اختیار دے رکھا ہے جس کے ذریعے وہ افعال کے کرنے یا نہ کرنے پر قادر ہے (۴) بندے کے اپنے اختیاری فعل پر ثواب یا سزا کا ترتب ہوتا ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر ظلم کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مقرب بنایا، تم کیا سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری پیدائش سے کتنے سال پہلے لکھا؟ موسیٰ نے فرمایا، چالیس سال قبل، آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں دیکھا و عصى آدم ربہ نفوی ہوئے؟ بولے ہاں، آدم نے کہا، پھر تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو، جس کا کرنا اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل مجھ پر لازم کر دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالآخر حضرت آدم حضرت موسیٰ سے جیت گئے۔

الْأَلْوَاخَ فِيهَا بَيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَحْيًا فَبَكُمْ وَحَدَّثَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَحَدَّثَ فِيهَا (وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَقْلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۰۳۲۔ زہیر بن حرب، ابن ابی حاتم، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی، موسیٰ نے فرمایا، تم وہی آدم ہو، جو لغزش سرزد ہونے کی وجہ سے جنت سے نکلے، آدم نے کہا، تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے منتخب فرمایا، پھر تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے قبل مجھ پر مقدر ہو چکا تھا۔ چنانچہ آدم، موسیٰ پر غالب آگئے۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۰۳۳۔ عمرو ناقد، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّحَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۴۔ محمد بن منہال، یزید بن زریج، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۳۴۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۵۔ ابو الطاهر، ابن وہب، ابویانی، ابو عبد الرحمن، حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوگوں کی تقدیریں لکھ دی تھیں اور فرمایا کہ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرَّشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ کتابت تقدیر کا زمانہ ہے، ورنہ تقدیر تو ازیں ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں (نووی جلد ۲) حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں تقدیر کے پانچ مراتب بیان فرمائے ہیں، پہلا نمبر ارادہ ازیلہ ہے جو تمام کائنات کا اصل مبداء و منشاء ہے، دوسرا مرتبہ اس روایت میں مذکور ہے، تیسرا مرتبہ جب اس نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو ان سے نکالا اور ان میں مطیع و عاصی کی تقسیم فرمائی، چوتھا نمبر وہ کتابت ہے جو شکم ماور میں ہوتی ہے، اور پانچواں مرتبہ اذہان انسان سے بالاتر ہے، حافظ ابن قیم نے اس چیز کو ایک اور انداز میں بیان فرمایا ہے وہ پہلے تین نمبر گنانے کے بعد فرماتے ہیں چوتھا مرتبہ حولی ہے جو شب قدر میں لکھا جاتا ہے اور پانچواں مرتبہ یومی ہے جو روزمرہ لکھا جاتا ہے، کل یوم ہو فی شان، واللہ اعلم۔

۲۰۳۶۔ ابن ابی عمر، مقری، حیوہ، (دوسری سند) محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، نافع، ابویانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی دونوں سندوں میں عرشی الہی کا پانی پر ہونا مذکور نہیں ہے۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِيٍّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرَّشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

باب (۳۲۶) اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے قلوب کو پھیر دیتا ہے۔

(۳۲۶) بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ *

۲۰۳۷۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، حیوہ، ابو حانی، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے دل اللہ رب العزت کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے، انہیں پھیر دیتا ہے، اس کے بعد رسالتکب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ،

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقْرِيِّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ

كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ *

قلوب کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

(فائدہ) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی کا نقشہ اس سے زیادہ موثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا، اس اعتقاد کے بعد بندہ کی زبان پر بے ساختہ جو کلمات جاری ہونے چاہئیں۔ وہ یہی ہیں کہ الہ العالمین ہمارے دلوں کو اپنی تابعداری ہی کی طرف جھکائے رکھ۔

(۳۲۷) بَاب كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ *
باب (۳۳۷) قضاء و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔

۲۰۳۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوْ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ *

۲۰۳۸۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، مالک بن انس (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک، زیاد بن سعد، عمرو بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کو پایا، وہ فرماتے تھے، ہر ایک چیز تقدیر سے ہے، اور میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، یہاں تک کہ انسان کی در ماندگی اور ہوشیاری بھی، یا ہوشیاری اور در ماندگی بھی۔

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَزَلَّتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) *

۲۰۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، زیاد بن اسماعیل، محمد بن عباد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تب یہ آیت نازل ہوئی جس دن اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں گے، چکھو جہنم کا مزہ، بے شک ہم نے ہر ایک چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

(۳۲۸) بَاب قُدْرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا وَغَيْرِهِ *

باب (۳۲۸) ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔

۲۰۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم کے معنی وہ ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی تقدیر میں اس کے زنا کرنے کا حصہ بھی لکھ دیا ہے جو لامحالہ اسے ملے گا آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا باتیں کرنا ہے، اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے، اور شر مگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے، عبد بن حمید نے، ابن طاؤس کی روایت کی سند اسی طرح بیان کی ہے، عن ابیہ سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۰۴۱۔ اسحاق بن منصور، ابو ہشام مخزومی، وہیب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تقدیر انسانی میں زنا کا بھی کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو لامحالہ اسے پہنچے گا، آنکھوں کا زنا تو دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا گرفت کرنا ہے۔ اور پاپوں کا زنا (برے مقامات کی طرف) چلنا ہے۔ اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور شر مگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

باب (۳۲۹) ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔

۲۰۴۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی اور

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزَنَا اللِّسَانُ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ قَالَ عَبْدُ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزَّانَا مُذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأُذُنَانِ زَنَاهُمَا الْإِسْمَاعُ وَاللِّسَانُ زَنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَاهَا الْبَطْشُ وَالرَّجُلُ زَنَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيَكْذِبُهُ *

(۳۲۹) بَاب مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ *

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عیسائی اور مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح چوپایہ کے کامل الاعضاء چوپایہ پیدا ہوتا ہے، کیا ان میں کوئی بریدہ اعضاء محسوس ہوتا ہے؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، تمہاری طبیعت چاہے تو یہ آیت بھی پڑھ لو ”فطرۃ اللہ التي فطر الناس علیہا لا تبدل“ لخلق اللہ الآیۃ۔

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيَمَجْسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُجِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ) الْآيَةُ *

۲۰۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں جانور کے ناقص الخلق ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِبَهِيمَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ *

۲۰۴۴۔ ابو الطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر ایک بچہ فطرت (اسلام) ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ آیت پڑھ لو، فطرۃ اللہ التي فطر الناس علیہا لا تبدل لخلق اللہ ذلك الذين القيم الآیۃ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَقْرَعُوا (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقِيمُ) *

۲۰۴۵۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بچہ کی پیدائش فطرت ہی پر ہوتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی اور عیسائی اور مشرک بنا لیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بچہ اس سے پہلے ہی مر جائے، تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، کہ وہ کیا عمل کرتے۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيَشْرَكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کے جو بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں، تو وہ بالاتفاق جنتی ہیں، لیکن کفار کے بچوں کے متعلق علماء میں اختلاف ہے، صحیح مذہب جس پر محققین ہیں، وہ ان کے جنتی ہونے کا ہے اور اس روایت میں ان کے دوزخ میں جانے کا ذکر نہیں ہے،

واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اور ابو بکر عن معاویہ کی روایت میں ہے کہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس سے اس چیز کا اظہار نہ کروے اور ابو کریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان اس چیز کے متعلق گویا نہ ہو جائے۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ *

۲۰۴۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ چند روایات میں سے روایت کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ اونٹ بچے جتنا ہے، کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوتا ہے بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ، جو بچہ ہی میں مر جائے، اس کا کیا ہوگا، فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ایسے بچے کیا کرتے۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُوَلَّدُ يُوَلَّدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيَنْصَرِّغَانِهِ كَمَا تَنْتَجُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَذْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۴۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر انسان کو اس کی ماں فطرت ہی پر جنتی ہے، بعد کو اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، اگر اس کے والدین مسلمان ہوتے، تو یہ بھی مسلمان رہتا، ہر ایک انسان کے دونوں پہلوؤں میں (جب اس کی ماں جنتی ہے) تو شیطان ٹھونس دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدَ يُهَوِّدَانِهِ وَيَنْصَرِّغَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُرُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۲۰۴۹۔ ابو الطاهر، ابن وہب، ابن ابی ذئب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابوالیمان، شعیب۔

(تیسری سند) سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی شعیب اور معقل کی روایت میں ”اولاد“ کے بجائے ”ذرائی المشرکین“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲۰۵۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو کہ بچپن ہی میں مر جائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی کو خوب علم ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا خدا کو ان کے پیدا کرنے کے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا کریں گے۔

۲۰۵۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کر دیا تھا، وہ جب شکم مادر میں جماتا تھا،

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ*

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح وَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذَيْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ*

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ*

۲۰۵۲۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ*

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

الْعَلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرَهَقَ أَبُوْنِهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا *

اس کی تقدیر میں کافر ہی لکھا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا، تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

(قائدہ) آپ پہلے پڑھ چکے کہ شقاوت و سعادت شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے اور اس کتابت کے ماتحت وہ مولود ایسا مسخر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر وہی افعال کرتا ہے، گو کرتا اپنے اختیار ہی سے ہے ادھر والدین کی حفاظت بھی مقصود ہے تو اس کے طغیان سے پہلے اسے والدین سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ ظاہر اتو والدین پر ظلم معلوم ہوتا ہے مگر تقدیر کہتی ہے کہ بہت بہتر ہوا، کیونکہ اگر یہ زندگی پر لطف گزر جاتی، تو اخروی زندگی برباد ہو جاتی، اب اگر یہ راز ہمیں کھول دیا جاتا، تو اس بچہ پر صبر میں والدین کے لئے کیا بات رہ جاتی، اخفاء تقدیر کے ساتھ جب وہ صبر کرتے ہیں تو انہیں رضا بالقضاء کا تمغہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، حالانکہ ان کا صبر بھی قضاء الہی کے ماتحت رہتا ہے مگر عالم اسباب میں یہ تمام چیزیں مستور رہتی ہیں اور اس عالم ظاہر کے اختیار ہی پر یہ جزا و سزا مرتب ہو جاتی ہے اگر عالم غیب کا اظہار ہو جائے، تو جزا و سزا کے لئے اس دنیا کو اتنی تفصیل دینے کی حاجت نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۵۴ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوَفِّي صَبِيًّا فَقُلْتُ طُوبَى لَهٗ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَذَرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَٰذِهِ أَهْلًا وَلِهَٰذِهِ أَهْلًا *

۲۰۵۳ - زہیر بن حرب، جریر، علاء، فضیل بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بچہ مر گیا، میں نے کہا، اس کے لئے خوشی ہو، یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی ہے، اور کچھ لوگوں کو اس کیلئے بنایا ہے اور کچھ کو اس کے لئے۔

۲۰۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَٰذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُذْرِكْهُ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ *

۲۰۵۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ کی شرکت کے لئے بلایا گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کے لئے خوشی ہو، وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا تھی، کوئی گناہ اس نے نہیں کیا اور نہ گناہ کرنے کے زمانہ تک وہ پہنچا، آپ نے فرمایا، عائشہ اور کچھ کہتی ہے، اللہ نے جنت کا اہل بعض لوگوں کو بنایا اور انہیں بنایا ہی جنت کے لئے، حالانکہ وہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے اور بعض کو دوزخ کا اہل بنایا اور انہیں دوزخ ہی کے لئے بنایا حالانکہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے۔

۲۰۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ زَكْرِيَا، طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى،

۲۰۵۵ - محمد بن الصباح، سلیمان بن زکریا، طلحہ بن یحییٰ،

(دوسری سند) سلیمان بن معبد، حسین بن حفص (تیسری سند) اسحاق بن منصور، محمد بن یوسف، سفیان ثوری، طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۳۰) مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ح وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصِ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ * (۳۳۰) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ *

۲۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، مسعر، علقمہ بن مرثد، مغیرہ بن عبد اللہ، معرور، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ دعا مانگی کہ اے العالمین میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ مدت دراز تک مجھ پر قائم رکھنا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کی مگر ایسی مدتوں کے لئے جو پہلے سے متعین ہیں، ان کے ایام زندگی سب شمار کئے جا چکے ہیں، ان کے رزق بھی سب تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے ان میں سے کسی چیز کو مقدم نہیں کریگا اور نہ وقت کے بعد اسے مؤخر کرے گا، کاش اگر تم دوزخ کے عذاب یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگتیں تو زیادہ بہتر یا افضل رہتا، راوی کہتے ہیں کہ کسی نے اس وقت بندروں کا ذکر چھیڑ دیا کہ کیا وہ مسخ شدہ قوم ہے، مسعر بیان کرتے کہ میرا گمان ہے کہ خزیروں کے متعلق بھی ذکر آیا، اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل جاری نہیں کی اور نہ وقت مقررہ کے بعد ان میں سے کسی کو باقی رکھا ہے۔ آخر بندر اور سور ان سے پہلے بھی تو ہوا کرتے تھے۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَيْشَكْرِيِّ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْتِنِي بِزَوْجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سَفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالِ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرْدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْحَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرْدَةُ وَالْحَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۵۸۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان کی حدیث میں من عذاب فی النار عذاب فی القبر کے الفاظ ہیں۔

۲۰۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، ثوری، علقمہ بن مرجم، مغیرہ بن عبدالرحمن یثکری، معمر بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، اے العالمین! مجھے میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ اٹھانے دینا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لئے کہا جن کی میحاویں مقرر ہیں، اور قدم تک جو چلیں وہ لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں تقسیم شدہ ہیں، ان میں سے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وقت سے مقدم اور مؤخر نہیں کرے گا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے نجات دے تو بہتر ہوتا، ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا بندر اور سوران ہی لوگوں کی اولاد ہیں کہ جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے یا جس قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے، ان کی نسل کو باقی نہیں رکھتا ہے اور بندر اور سوران سے پہلے بھی موجود تھے۔

۲۰۶۰۔ ابو داؤد، حسین بن حفص، سفیان سے اسی سند کے ساتھ معمولی الفاظ کے تغیر کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۳۱) تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔

۲۰۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، ربیعہ

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشْرٍ وَوَكَيْعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سَفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِأَجَالِ مَضْرُوبَةٍ وَأَثَارِ مَوْطُوعَةٍ وَأَرْزَاقِ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقِرْدَةُ وَالْحَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذَّبْ قَوْمًا فَيُجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرْدَةَ وَالْحَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارِ مَبْلُوعَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ أَيْ نُزُولِهِ *

(۳۳۱) بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ وَالْإِذْعَانِ لَهُ *

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

بن عثمان، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مضبوط مومن کمزور سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے، اور یوں تو ہر ایک ہی بہتر ہے اور جو چیز تمہیں نفع رساں ہو، اس کے لئے حریص بنے رہنا اور اس میں اللہ سے مدد مانگنا اور درماندہ ہو کر نہ بیٹھ جانا، اور اگر کبھی کوئی نقصان ہو جائے تو یہ مت کہنا کہ اگر میں ایسا کرتا، تو ایسا ہو جاتا، بلکہ سیوں کہنا، کہ اللہ نے یونہی مقدر فرمادیا تھا اور اس نے جو چاہا ہو گیا، کیونکہ اس ”اگر“ کے کلمہ سے آئندہ ایک شیطانی عقیدہ کا دروازہ کھلتا ہے۔

نُمَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ أَحْرَصٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَأَسْتَعِينُ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ *

(فائدہ) شرعی نظر میں تقدیر کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کی طرح ایمان بالقدر کو بھی اسلام کا ایک رکن لازم قرار دے دیا ہے۔ گویا کہ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھی ایمان نہیں رکھتا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں، تقدیر کے جس معنی کے سمجھنے کی توفیق صرف اللہ حق کے حصہ میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ تقدیر کے آگے تمام عالم مجبور ہے، کوئی ذرہ اس کے خلاف جنبش نہیں کر سکتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نظام توحید ایمان بالقدر پر دائر ہے جو شخص ایمان لائے، اور تقدیر کا انکار کرے، اس نے توحید کو بھی باطل کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْعِلْمِ

باب (۳۳۲) متشابہات قرآن مجید کی اتباع ممنوع ہے اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔

۲۰۶۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یزید بن ابراہیم، عبد اللہ بن ابی ملیک، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں، ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ اَلْغَيْثِ یعنی اللہ وہی ہے، جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیات محکم ہیں

(۳۳۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ *

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

جو کتاب کی اصل ہیں اور بعض تشابہ، سو جن کے دلوں میں کھوٹ ہے، وہ تشابہ آیات کا کھوج کرتے ہیں، جس سے فتنہ چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اور جو پختہ علم والے ہیں، وہ کہتے ہیں، ہم اس پر ایمان لائے، سب آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور فصیحت تو عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیات تشابہات کے درپے ہوتے ہیں، تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا بیان اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔ ان سے بچو۔

(فائدہ) تشابہ کے معنی میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، سلف کا صحیح ترین قول یہی ہے کہ تشابہ ان حرفوں کا نام ہے، جو کہ ہوا اکل سور ہیں، جیسے الم، حم، وغیرہ ان کا علم، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے، امام غزالی فرماتے ہیں، کہ وہ آیات صفات کہ جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور تاویل کی محتاج ہیں، آیات تشابہات ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۰۶۳۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن ربیع الانصاری، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں علی الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا، آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی میں جھگڑا کرنے کی بنا پر ہلاک اور برباد ہو گئے۔

۲۰۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو قدامہ، ابو عمران، جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرتے رہیں پڑھتے رہو اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ *

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ *

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو قَدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرءوا القرآن ما اختلفت عليه قلوبكم فإذا اختلفتم فيه فقوموا *

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

۲۰۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، ہمام، ابو عمران جونی، حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرآن پڑھتے رہو، جب تک تمہارے دل زبان کے موافق رہیں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

۲۰۶۶۔ احمد بن سعید بن مسعود الدارمی، حبان، ابان، ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کوفہ میں پہنچے تھے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا کہ قرآن پڑھو، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے مغنوض ترین انسان، سخت جھگڑالو اور جھگڑے کا ماہر ہے۔

۲۰۶۸۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گزشتہ اقوام کے طریقوں پر بالشت بالشت اور ہاتھ، ہاتھ پر چلو گے، اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے، تو تم بھی ان ہی کی اتباع میں داخل ہوں گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگلی امتوں سے مروی ہوئی اور عیسائی ہیں، آپ نے فرمایا اور کون ہیں۔

۲۰۶۹۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۰۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حسب سابق روایت

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّלَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَفُتُّوا *

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَاذُّ الْخَصِمِ *

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَبِيرًا بَشِيرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ *

۲۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۰۔ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ *

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الْأَحْفَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا *

(۳۳۳) بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ *

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْتِيَّاحِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزُّنَا *

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعَتْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزُّنَا وَيَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدَةٌ *

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، احف بن قیس، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا بال کی کھال نکالنے والے ہلاک ہو گئے۔

باب (۳۳۳) آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظاہر ہونا۔

۲۰۷۲- شیبان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کا اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا، شراب کا پیا جانا، زنا کا (علی الاعلان) ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

۲۰۷۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کر دوں، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، جس نے اسے آپ سے سنا ہو، آپ فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، زنا عام ہوگا، شراب پی جائیگی، مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد (۱) ہوگا، جو ان کی خبر گیری کرے گا۔

۲۰۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، (دوسری سند)

(۱) پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہونے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ پچاس عورتوں کا نگران، سربراہ اور کفالت کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ اور دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایسے آنے والے زمانے کی طرف اشارہ ہے جس زمانے میں شر بہت زیادہ ہوگا اور جہالت کی انتہا کی بنا پر ایک حفص پچاس پچاس عورتوں سے نکاح کرے گا۔

ابو کریب، عبدہ، ابواسامہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور ابن بشر اور عبدہ کی روایت میں ہے کہ میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ وَعَبْدَةُ لَا يُحَدِّثُكُمْوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو سعید اشجی، وکیع، اعمش، ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے، جن میں علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ *

۲۰۷۶۔ ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، عبید اللہ الاشجعی، سفیان، اعمش، ابوداؤد، حضرت عبد اللہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) قاسم بن زکریا، حسین جعفی، زائدہ، سلیمان، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں فرماتے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وکیع اور ابن نمیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشَجُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۰۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، اسحاق حنظلی، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اور وہ باتیں کر رہے تھے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت ہے۔

۲۰۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت) کا زمانہ قریب ہو جائیگا، علم اٹھایا جائیگا، فتنے ظاہر ہوں گے، دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی، اور ہرج بکثرت ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کشت خون۔

۲۰۸۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمن الداری، ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمن الزہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم اٹھایا جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(دوسری سند) ابن نمیر، ابو کریب، عمرو ناقد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ،

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّعُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ *

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(چوتھی سند) ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام راویوں سے زہری عن حمید عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی کسی نے بخیلی کے پھیلنے کا ذکر نہیں کیا۔

هَرِيرَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشَّحُّ *

۲۰۸۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا، کہ اللہ اس طرح علم دین کو نہیں اٹھائیگا کہ ان کے دلوں سے جھین لے بلکہ یوں ہوگا کہ علماء اٹھائے جائیں گے جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا، تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا *

۲۰۸۴۔ ابوالریح، العسکری، حماد بن زید۔

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع۔

(چوتھی سند) ابو کریم، ابن اورلیس، ابواسامہ ابن نمیر، عبدہ۔

(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چھٹی سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید۔

(ساتویں سند) ابو بکر بن نافع، عمر بن علی۔

(آٹھویں سند) عبد بن حمید، یزید بن ہارون، شعبہ بن حجاج،

ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو سے

جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عمرو بن علی کی

روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر میں سال کے ختم پر حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، تو انہوں نے اسی

طرح ہم سے حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا
الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۰۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ حُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ
أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۲۰۸۶- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ
أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَّغْنِي أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَارَ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالَقَهُ فَسَأَلْتُهُ
فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ
يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ
النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَغْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ
مَعَهُمْ وَيُثْقِي فِي النَّاسِ رُغُوسًا جُهَالًا يُفْتَنُونَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا
حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ
قَالَتْ أَحَدْتُكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ
قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ قَدِمَ فَالَقَهُ ثُمَّ
فَاتِحَهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ
لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي

۲۰۸۵- محمد بن ثنی، عبد اللہ بن حمران، عبد الحمید بن جعفر، ابو
جعفر، عمر بن الحکم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے ہشام
بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۶- حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، ابوالاسود،
عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا، بھانجے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف سے گزر کر حج کو جائیں گے، تم
ان سے مل کر مسائل دریافت کرنا، انہوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے بہت علم حاصل کیا، چنانچہ میں ان سے ملا اور
بہت سی حدیثیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے تھے، ان سے دریافت کیں، عروہ کہتے ہیں، منجملہ دیگر
احادیث کے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضور نے فرمایا، علم
لوگوں کے سینہ سے نہیں کھینچا جائے گا بلکہ علماء انتقال کر جائیں
گے اور علماء کے ساتھ علم بھی اٹھالیا جائے گا، لوگوں کے سردار
صرف جہال ہی رہ جائیں گے جو انہیں بغیر علم کے فتویٰ دیں
گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہو گئے، اور انہیں بھی گمراہ
کریں گے، عروہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کی، تو انہیں تعجب ہوا اور اس
کا انکار کرنے لگیں اور فرمانے لگیں کہ کیا تم سے انہوں نے یہ
کہا تھا کہ میں نے خود حضور سے سنا ہے، عروہ کہتے ہیں جب
دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے
کہا، ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں، ان سے مل کر سلسلہ

کلام شروع کرنے کے بعد وہی حدیث پوچھو، جو علم کے بارے میں انہوں نے تم سے بیان کی تھی، میں ان سے ملا اور پوچھا تو انہوں نے پہلی مرتبہ کی طرح حدیث بیان کر دی، عروہ کہتے ہیں جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس چیز کی خبر دی، تو انہوں نے کہا، میں ان کو سچا جانتی ہوں، اور انہوں نے اس میں کسی چیز کی کمی بیشی نہیں کی۔

باب (۳۳۴) جو اسلام میں اچھایا براطریقہ جاری کرے یا ہدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔

۲۰۸۷۔ جریر بن حرب، جریر بن عبد الحمید، اعمش، موسیٰ بن عبد اللہ، ابوالفضلی، عبد الرحمن بن ہلال عسی، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی بالوں کا لباس پہنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کی شکستہ حالت دیکھ کر ان کی محتاجی معلوم کر لی اور لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے دیر کی، اس سے چہرہ انور پر کچھ آثار نمودار ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک انصاری ورہمہوں کی تھیلی لے کر آئے اور پھر ایک اور آدمی لے کر آئے یہاں تک کہ تاننا بندھ گیا، اس وقت چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ نکالے پھر لوگ اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں، تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے ثواب کے برابر اجر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات (بدعت) نکالے، اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

نَحْوَمَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ *

(۳۳۴) بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ *

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَلُوا عَنْهُ حَتَّى رُبِّيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بَصُرَةً مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

(فائدہ) یعنی جس چیز کی شریعت مصطفویہ میں فضیلت اور خوبی ثابت ہے، اسے اگر کوئی روانہ دے گا تو اس کے ثواب کا یہ عالم ہوگا، امام

نوویٰ فرماتے ہیں، خواہ یہ کام اس سے پہلے کسی اور نے کیا ہو، یا نہ کیا ہو، جیسا کہ تعلیم علم دین یا صدقہ و خیرات وغیرہ، اور خواہ لوگ اس پر اس کی زندگی میں عمل کریں، یا مرنے کے بعد ہر صورت میں اسے ثواب ملے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۹۔ محمد بن بشار، یحییٰ، محمد بن ابی اسماعیل، عبد الرحمن بن ہلال عسی، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کوئی ایسا اچھا طریقہ ایجاد نہیں کرتا، جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۹۰۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، ابو کامل، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عون، عبد الملک بن عمیر، منذر بن جریر، بواسطہ اپنے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر۔ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن، ابی جحیفہ، منذر بن جریر، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۰۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے، اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سَنَةَ صَالِحَةٍ يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ *

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ثواب ملے گا اور چلنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے، اس کو گمراہی پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا، اور ان چلنے والوں کے گناہ میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔

دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ مَا أُجُورُ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْفًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْفًا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

باب (۳۳۵) ذکر الہی کی ترغیب کا بیان۔

۲۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں، جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک باشت مجھ سے قریب ہو، تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھ کے بقدر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور جب میرے پاس وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف آتا ہوں۔

۲۰۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ جملہ نہیں کہ اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔

(۳۳۵) بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى * ۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً *

۲۰۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا *

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ بندہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے دو چند رحمتوں سے اسے نوازتا ہے اور کرم فرماتا ہے۔

۲۰۹۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے، تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھرتا ہے، تو میں دو ہاتھ اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں اس سے بھی تیز اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۰۹۵۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ سے، جسے حمدان کہتے ہیں گزر ہوا، فرمایا چلے چلو، یہ حمدان ہے، مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد، اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔

باب (۳۳۶) اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔

۲۰۹۶۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کو یاد رکھے گا، جنت میں داخل ہوگا، اور بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر ہی کو پسند کرتا ہے، ابن ابی عمر کی روایت میں ہے، جو انہیں یاد کرے گا۔

۲۰۹۷۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین،

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَّقَانِي عَبْدِي بِشِيرٍ تَلَّقَيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَّقَانِي بِذِرَاعٍ تَلَّقَيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَّقَانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعٍ *

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ *

(۳۳۶) بَاب فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا *

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتَرْتُحِبُّ الْوِثْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا *

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ابو ہریرہ، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان کا احاطہ کر لے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ زیادتی بھی ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ دتر ہے، اور دتر ہی کو پسند کرتا ہے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام اس حدیث میں اسماء الہی کا حصر نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی اسماء ہیں، مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے اسماء کو جو یاد کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب (۳۳۷) پچھنگی سے دعائے مانگے، مشیت الہی پر متعلق نہ کرے۔

۲۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص دعائے مانگے تو پچھنگی سے دعا مانگے، یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ عطا کر دے کیونکہ خدا تعالیٰ کسی چیز سے مجبور نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی آہو زاری سے قطعی طور پر دعائے مانگے، استغناء اور لاپرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ بخش دے، بلکہ پچھنگی کے ساتھ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے کیونکہ خدا کے نزدیک کسی کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

الرِّزَاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ وَتُرْجِبُ الْوُتْرُ *

باب العزم بالدعاء وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ *

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزَمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ *

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعْزَمْ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعْظِمِ الرِّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ *

۲۱۰۰۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذہاب، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ

اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، کہ الہی اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما، الہی اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ صاف طور سے بلا شرط دعا مانگے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے، کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں ہے۔

باب (۳۳۸) مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرے۔

۲۱۰۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت کے آنے پر کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر بغیر تمنا نہ رہا جائے تو یوں کہے الہی جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور اگر موت میرے لئے بہتر ہو، تو موت عطا کر دے۔

۲۱۰۲۔ ابن ابی خلف، روح، شعبہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عفان، حماد ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اس میں ”نزل“ کے بجائے ”أصابہ“ ہے۔

۲۱۰۳۔ حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم، نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت زندہ تھے، انہوں نے کہا کہ اگر حضورؐ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔

ابن عبد الرحمن بن أبي ذباب عن عطاء بن مينا عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم ارحمني إن شئت ليعزم في الدعاء فإن الله صانع ما شاء لا مكره له *

(۳۳۸) باب كراهة تمنّي الموت لضرّ نزل به *

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَخِينِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي *

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرِّ أَصَابَهُ *

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر دین کی آفت ہو، یا فتنہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو، تو اس وقت تمنائے موت جائز ہے، لیکن افضل صبر کرنا ہی ہے۔

۲۱۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، اسلعیل بن ابی

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

خالد، قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان کے پیٹ پر سات داغ لگائے گئے تھے، فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت مانگنے سے ہم کو منع نہ کیا ہوتا، تو میں موت کی دعا کرتا۔

۲۱۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، یحییٰ بن حبیب، معتمر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۰۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، اور نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے، کیونکہ جب کوئی تم میں سے مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

باب (۳۳۹) جو اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

۲۱۰۷۔ ہباب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔

۲۱۰۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ حضرت

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى سِتْرَ كِبَاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمرُهُ إِلَّا خَيْرًا *

(۳۳۹) بَاب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا هَبَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

بَشَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۱۰۹۔ محمد بن عبد اللہ، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا موت سے نا پسندیدگی مراد ہے؟ موت تو ہم میں سے کوئی بھی پسند نہیں کرتا، فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے، تو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اسے ملنا پسند فرماتا ہے، اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کے غصہ کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا نَكْرَهُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۰۔ محمد بن بشار، محمد بن بکر، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ *

۲۱۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، زکریا، شعبی، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا محبوب رکھتا ہے۔ اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، اور موت تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہوتی ہے۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۱۳۔ سعید بن عمرو اشعری، عبید، مطرف، عامر، شریح بن ہانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، شریح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث ابو ہریرہ سے سن کر حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور عرض کیا ام المؤمنینؓ میں نے ابو ہریرہ سے حضورؐ کی ایک حدیث سنی ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو ہم تباہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا، حضورؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہ حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو وہ کیا ہے میں نے کہا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے، اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہ کرے، اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جو موت کو برا نہ سمجھتا ہو، حضرت عائشہؓ نے کہا بیشک حضورؐ نے ایسا ہی فرمایا لیکن یہ مطلب نہیں جو تو سمجھا ہے، بلکہ جس وقت آنکھیں پھر جائیں اور سینہ میں دم رک جائے، بدن کے روٹکے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبید کی روایت طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبِيدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشَرَ جِ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَ الْجُلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبِيدٍ *

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

باب (۳۴۰) ذکر و دعا اور اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کی فضیلت۔

۲۱۱۶۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصرم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور جس وقت وہ مجھے پکارے میں اس کے ساتھ ہوں۔

۲۱۱۷۔ محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عدی، سلیمان، انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک ہاشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز کے بقدر قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۱۸۔ محمد بن عبد الاعلیٰ قیس، محترم، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ”جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے“ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں، اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاشت تقرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا

(۳۴۰) بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالِدُعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى *

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي *

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمَشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا أَتَانِي يَمَشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ

بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً *

ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معرور بن سوید، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں اور زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے، یا معاف کر دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین بھر کر گناہوں سے ملے مگر میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت اسے دوں گا، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حسن بن بشر نے وکیع سے ہی حدیث بیان کی ہے۔

۲۱۲۱۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں ہے کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ۔

باب (۳۴۱) آخرت کے بدلے دنیا ہی میں نزول عذاب کی دعا ممنوع ہے۔

۲۱۲۲۔ ابو الخطاب، محمد بن ابی عدی، حمید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی، جو بیماری سے چوڑے کی طرح ہو گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کیا کرتا تھا، یا اس سے کچھ مانگتا تھا، وہ بولا جی ہاں میں یہ کہا کرتا تھا کہ اے العالمین جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَحَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ *

(۳۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا *

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي

لے (۱)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ تجھ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب برداشت کرنے اور اٹھانے کی طاقت اور ہمت کہاں ہے تو نے یہ کیوں دعا نہیں کی اللھم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی، اللہ نے اسے اچھا کر دیا۔

۲۱۲۳۔ عاصم بن نصر جمی، خالد بن حارث، حمید سے اسی سند کے ساتھ ”وقنا عذاب النار“ تک روایت مروی ہے اور اس سے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۱۲۴۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، بقیہ روایت حمید کی روایت کی طرح ہے اور اس میں حضور کے دعا فرمانے اور اس کے صحت یاب ہو جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۲۵۔ محمد بن مشن، ابن بشار، سالم بن نوح، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۴۲) مجالس ذکر کی فضیلت۔

۲۱۲۶۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جنہیں سیر اور گشت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو تلاش کرتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہے تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور

الْآخِرَةِ فَعَجَّلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ (آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ *

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ (وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ *

۲۱۲۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ *

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

(۳۴۲) بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ *

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًّا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ

(۱) اس حدیث سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے آزمائش یا مصیبت مانگے اس لئے کہ انسان کمزور ہے نامعلوم اس آزمائش اور مصیبت کو برداشت بھی کر سکے گا یا نہیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مصیبت کی بنا پر ناشکری اور اللہ تعالیٰ کا شکوہ اور شکایت کرنے لگے۔

بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِلُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالُوا فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالُوا وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالُوا وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبُّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَحِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَحِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبُّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فَلَانٌ عَبْدٌ خَطَاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَحَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ حَلِيسُهُمْ *

(۳۴۳) بَاب أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۲۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا أَيْ دَعْوَةً كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے پروں سے ایک دوسرے کو چھپا لیتے ہیں، یہاں تک کہ زمین سے لے کر آسمان تک کی جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے منتشر ہوتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ علام الغیوب ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں تیری بندوں کے پاس سے زمین میں ہو کر آئے ہیں، وہ تیری تسبیح و تکبیر، تہلیل و تحمید کر رہے تھے، اور تجھ سے مانگتے تھے، پروردگار فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں، پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں اے رب، اللہ فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں، اور وہ تیری پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اے رب تیری آگ سے، اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں، اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت مانگتے تھے، اللہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ چاہتے ہیں اس سے پناہ دی، فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار ان میں ایک فلاں گناہ گار بندہ بھی تھا جو ادھر سے نکلا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں کیا جاتا۔

باب (۳۴۳) حضور اکثر کون سی دعا مانگا کرتے تھے۔

۲۱۲۷- زہیر بن حرب، اسماعیل، عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگا کرتے تھے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا، اکثر یہ دعا مانگتے (ترجمہ) اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی نیکی

دے اور آخرت میں بھی نیکی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، حضرت انسؓ بھی جس وقت دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور اگر کوئی دوسری دعا کرنا چاہتے تو اسی میں شامل کر لیتے۔

۲۱۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار۔

أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ (إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْفَارِغَ) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ *

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) *

(فائدہ) یہ دعا باوجود اپنے اختصار کے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو جامع ہے۔

باب (۳۴۴) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔

۲۱۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور دن بھر شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی شخص اس کے فعل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کر سکتا، ہاں جو آدمی اس سے زیادہ عمل کرے اور جو شخص دن میں سو بار سبحان اللہ و الحمد، پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں ساقط کر دی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے بقدر ہوں۔

(۳۴۴) بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالِدُعَاءِ *

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

۲۱۳۰۔ محمد بن عبد الملک اموی، عبد العزیز، سہیل، سہی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی صبح و شام سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ پڑھتا ہے اس سے بڑھ کر قیامت کے دن کوئی شخص عمل نہیں لائے گا، ہاں وہ شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ بار اسے پڑھا ہو گا۔

سُهَيْلٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ *

۲۱۳۱- سلیمان بن عبید اللہ، ابو عامر، عمر، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص نے دس بار ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر، دس مرتبہ پڑھا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے ہوں، سلیمان بواسطہ ابو عامر، عمر، عبد اللہ بن ابی السفر، شععی، ربیع بن خثیم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے، چنانچہ میں عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا، ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ابو ایوب انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔

۲۱۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَاتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۳۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو کریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں مگر میزان میں بھاری ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۲۱۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

الْعَظِيمِ *

۲۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پڑھنا، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیارا ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

۲۱۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن نمیر، موسیٰ اجمعی، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، موسیٰ اجمعی، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ کلام سکھائیے جس کو میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیر اوالحمد للہ کثیرا، سبحان اللہ رب العالمین، لا حول والہ قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، اس نے کہا یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی پڑھا کرو، موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھے ”عافی“ کا بھی خیال ہے، پر یاد نہیں، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۱۳۵۔ ابو کامل جحدری، عبد الواحد، ابومالک الشجعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہوتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور رزق دے۔

۲۱۳۶۔ سعید بن ازہر واسطی، ابو معاویہ، ابومالک الشجعی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھاتے تھے، پھر ان

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ *

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْلفظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَا عَافِنِي فَأَنَا أَتَوْهُمْ وَمَا أَذْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى *

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَغْنِي ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي *

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ

کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے، اللہم اغفر لی وارحمنی
وابھنی وعافنی وارزقنی۔

۲۱۳۷۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابو مالک اپنے والد
سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا کہ خدمت گرامی میں ایک شخص نے آکر عرض کیا
یا رسول اللہ، میں اپنے پروردگار سے دعا کرتے وقت کیا کہا
کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو، اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی و
ارزقنی اور اپنی انگلیاں سوائے ابہام کے جمع کر لیتے، یہ الفاظ
تمہاری دنیا و آخرت کے لئے جامع ہیں۔

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان، علی ابن مسہر، موسیٰ جہنی،
(دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد موسیٰ
جہنی، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے،
آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے
عاجز ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ہزار
نیکیاں کمانے کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا سو بار سبحان
اللہ پڑھ لیا کرو، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ یا
ہزار خطائیں مٹا دی جائیں گی۔

باب (۳۴۵) درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے
جمع ہونے کی فضیلت۔

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو معاویہ،
اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مومن کی کوئی
دنیاوی مشکل دور کریگا، اللہ تعالیٰ قیامت کی نعمتوں میں سے
اس پر سے ایک سختی دور کرے گا، اور جو شخص کسی متکبر پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ
بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي *

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ
قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي
وَيَجْمَعْ أَصَابِعُهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ
لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ *

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْلفظُ لَهُ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ
بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجزُ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ
جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ
يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ
يُحِطُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ *

(۳۴۵) بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى تِلَاوَةِ
الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ *

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
وَالْهَمْدَانِيُّ وَالْلفظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ
قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر سہولت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے، جو شخص طلب علم کی راہ میں چلتا ہے، خدا اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ جب کبھی کسی خانہ خدا میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور اس کے درس و تدریس میں مشغول ہوں، تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت الہی انہیں گھیر لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے اعمال اسے پیچھے کر دیں، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حدیث میں درس و تدریس کے اجتماع کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

۲۱۴۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) نصر بن علی، ابواسامہ، اعمش، ابن نمیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ ابواسامہ کی روایت میں تنگ دست کے ساتھ آسانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۴۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اغرابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری پر گواہی دیتا ہوں ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دی ہے کہ آپ نے فرمایا جو قوم باہم بیٹھ کر خدا کو یاد کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت و اطمینان قلبی ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللہُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللہُ عَلَیْہِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللہُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللہُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللہُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللہِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللہِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللہُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ *

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحَبَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَعْثًا حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ *

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَعْرَضِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ

میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

۲۱۴۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، مرحوم بن عبدالعزیز، ابونعامة سعدی ابو عثمان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر گزر ہوا، بولے کیوں بیٹھے ہو؟ حلقہ والوں نے کہا، خدا کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں، معاویہ بولے، بخدا اسی لئے بیٹھے ہو، انہوں نے کہا، خدا کی قسم ہمارے بیٹھنے کی یہی وجہ ہے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں نے تم سے قسم کہی تہمت وغیرہ کی بنا پر نہیں لی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جو میرا مرتبہ تھا۔ اتنا مرتبہ والا کوئی آدمی اتنی کم احادیث بیان کرنے والا نہیں جتنا کہ میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ پر سے گزرے۔ تو فرمایا، کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے ہیں اور اس کی اس بات پر حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپ نے فرمایا بخدا تمہارے بیٹھنے کا یہی سبب ہے؟ وہ بولے بخدا یہی وجہ ہے، فرمایا میں نے تم سے قسم اس لئے نہیں لی، کہ تم پر تہمت لگائی ہو، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

باب (۳۴۶) استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔

۲۱۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابوالریح عسکری، حماد بن زید، ایوب، ابوبریدہ، حضرت اغرمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ *

۲۱۴۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَاهِي بَكُمْ الْمَلَائِكَةَ *

(۳۴۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِكْثَارِ مِنْهُ *

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے دل پر (کبھی کبھی انوار سے) پردہ سا ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں دن میں خدا سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ہر وقت یاد الہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور بسا اوقات امت کی فکر اور جہاد وغیرہ کی طرف آپ کا قلب متوجہ ہو جاتا۔ اگرچہ یہ بھی عبادتیں ہیں، مگر آپ کے مقام عبودیت سے ان کا مرتبہ ذرا کم ہے، اس لئے آپ استغفار میں مصروف ہو جاتے۔

باب (۳۴۷) توبہ کا بیان۔

۲۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو بردہ، حضرت اغر (جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو خدا کی طرف توبہ کرو، میں بھی دن میں سو مرتبہ اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

(فائدہ) محاسبی بیان کرتے ہیں کہ انبیائے کرام عذاب الہی سے امن میں ہوتے ہیں، باقی ان کا خوف عظمت الہی کی بناء پر ہوتا ہے (نووی جلد ۲) واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱۳۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن ثقی، ابو داؤد، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد۔

(دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید ثنی، حفص، ہشام۔

(چوتھی سند) ابو خیمہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے سے قبل جو شخص توبہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(۳۴۷) بَابُ التَّوْبَةِ *

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَغَرَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ *

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْهَفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں توبہ کی تین شرطیں ہیں، اولاً تو گناہ سے باز آئے، دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے اس بات کا عہد کرے کہ پھر وہ گناہ نہیں کرے گا اور اگر گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو، تو چوتھی شرط یہ ہے کہ اس بندہ کا حق ادا کرے، یا اس سے معاف کرائے۔

(۳۴۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ
بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ
بِرَفْعِهِ *

۲۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو معاویہ، عاصم، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنی شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ کسی غائب کو پکار رہے ہو، بلکہ اس ذات کو پکار رہے ہو، جو سننے والی ہے، اور تمہارے قریب اور ساتھ ہے، اس وقت میں حضور کے پیچھے کھڑا ہوا، لاجول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا، لاجول ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۱۴۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو سعید الخدری، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۰۔ ابو کامل فضیل بن حسین، یزید بن زریع، تمیمی، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ ایک شخص جب کسی پہاڑی پر چڑھتا، تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ غائب کو، پھر فرمایا۔ اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْزِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَتَكُمُ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفُهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَلَا أَدُنُّكَ عَلَى كَثَرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كَلِمًا عَلَا ثَنِيَّةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَنَادُونَ

عنه کیا میں تجھے ایک کلمہ جنت کے خزانہ کا نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ کلمہ یہ ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“۔

۲۱۵۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت باب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۵۲۔ خلف بن ہشام، ابو الریح، حماد بن زید، ایوب ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، خالد حذاء، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جسے تم پکار رہے ہو، وہ تمہاری اونٹنی کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے اور اس میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، یہ مجاز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”نحن اقرب الیہ من جبل الوریث“ مطلب یہ ہے، کہ وہ سبج و علیم ہے، اتنا بلند پکارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۱۵۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، عثمان بن غیاث، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمائیے، ارشاد فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

أَصَمَّ وَلَا غَايِبًا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ يَنْتَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّيِّعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ *

۲۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

(۳۴۹) بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ *

۲۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُو
بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

۲۱۵۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ
الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ
أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءَ أَذْعُو بِهِ فِي
صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا *

۲۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِوَلَاءِ
الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ
وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ
خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

بَاب (۳۴۹) دعوات اور تعوذ۔

۲۱۵۵- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،
یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عبد اللہ بن عمرو، حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا، کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھادیتجے جو میں اپنی نماز
میں مانگا کروں، آپ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھا کرو، اللہم انی
ظلمت نفسی ظلمًا کبیرًا ولا یغفر الذنوب الا انت
فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور
الرحیم، قتیبہ نے کبراً کے بجائے کثیراً کہا ہے۔

۲۱۵۶- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن
ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا
رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھادیتجے، جسے میں اپنی نماز اور گھر میں
پڑھا کروں، بقیہ روایت لیث کی روایت کی طرح ہے، لیکن اس
میں ”ظلمًا کثیرًا“ کے الفاظ ہیں۔

۲۱۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ہشام بواسطہ
اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے
تھے (ترجمہ) الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے فتنے سے اور
جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب
سے، اور امیری کے فتنے سے اور فقری کے فتنے سے اور قبر
کے عذاب سے اور امیری کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا
ہوں، الہی میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو
دے، اور میرا قلب گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسا
کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کر دیا، اور میرے

گناہوں کو مجھ سے اس قدر دور کر دے، جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دور کیا، الہی تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

۲۱۵۸۔ ابو کریب، ابو معاویہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۵۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ العالمین میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور ایسے بڑھاپے سے جس میں عقل دہوش جاتا رہے اور بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے (۱)۔

۲۱۶۰۔ ابو کامل، یزید بن زریج (دوسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، تمیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی لیٹ کی روایت میں موت اور زندگی کے فتنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۱۔ ابو کریب، ابن مبارک، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگنا نقل کرتے ہیں، جن میں بخیلی بھی ہے۔

۲۱۶۲۔ ابو بکر بن نافع، بہز بن اسد، ہارون بن اعور، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ *

۲۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْحُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبَحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبَحْلُ *

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا

(۱) اس حدیث میں جن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان کی وضاحت یہ ہے۔ العجز سے مراد یہ ہے کہ عارض کی وجہ سے کام کرنے پر قادر نہ ہونا۔ الکسل سے مراد یہ ہے کہ طبیعت کا مصالح دینیہ یا دنیویہ کرنے پر بوجھ محسوس کرنا اور اس بوجھ کی وجہ سے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے رک جائے۔ الحبن یہ بہادری کی ضد بزدلی ہے۔ البخل سے مراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا فرض، واجب یا بہتر ہو وہاں خرچ کرنے سے رک جانا۔ الهرم سے مراد سھیا جانا ہے کہ ٹھکی عمر کی طرف لوٹ جانا اس لئے کہ ایسی عمر میں عقل اور حواس میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور عبادات کی ادائیگی سے عاجز آ جاتا ہے۔ فتنۃ المحیاء سے مراد یہ ہے کہ زندگی میں دنیوی سامان، خواہشات نفسانیہ وغیرہ کسی چیز کی بنا پر فتنہ میں پڑ جانا اور فتنۃ الممات سے مراد موت کے وقت کا فتنہ یا قبر کا فتنہ ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَالْكَسَلِ وَارْزُلِ الْعَمْرَ وَ عَذَابَ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۱۶۳۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، سہی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے تقدیر کی خرابی سے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور سخت قحط سے، عمرو کی روایت میں سفیان کا قول مروی ہے، کہ مجھے شک ہے کہ میں نے دعا میں ایک لفظ زائد کر دیا ہے۔

۲۱۶۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رنج، لیث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جو شخص کسی منزل پر اترے، پھر یہ دعا پڑھے، اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق، وہ جب تک اس جگہ سے کوچ کرے گا، کوئی چیز اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۱۶۵۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ تم میں سے کوئی جب کسی پڑاؤ پر اترے تو یہ کلمات کہے، میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے

شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأُرْزَلِ الْعُمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِيْ سُمَيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمَرُو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ أَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا *

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَالْلَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزَلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ *

۲۱۶۵۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَالْلَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمَرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ

ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگا ہوں، تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

۲۱۶۶۔ یعقوب، قحطاع بن حکیم، ذکوان ابو صالح۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، اور بہت تکلیف ہوئی، آپ نے فرمایا، اگر تم شام کو اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق پڑھ لیتے، تو بچھو نہیں ضرر پہنچاتا۔

۲۱۶۷۔ عیسیٰ بن حماد، لیث، یزید بن ابی حبیب، جعفر، یعقوب، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۳۵۰) سوتے وقت دعا۔

۲۱۶۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سعد بن عبادہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو، تو نماز کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر پڑھو (ترجمہ) الہ العالمین میں نے اپنا منہ تیرے لئے رکھ دیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور تجھ پر تیرے ثواب کی خاطر اور تیرے عذاب کے ڈر سے بھروسہ کیا، تیرے علاوہ اور کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں، ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ اور اخیر بات یہی دعا ہو، اب اگر تم اس رات میں مر جاؤ گے، تو اسلام پر مرو گے، براء کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لئے دوبارہ پڑھا، تو میکہ کے بجائے

أَنهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ *

۲۱۶۶۔ قَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ الْقُحْطَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَعْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ *

۲۱۶۷۔ وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى عَطْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَعْتَنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

(۳۵۰) بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ *

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْحَاجَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنِّي آخِرَ كَلَامِكَ فَإِنَّ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتُّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدَتْهُنَّ

لَأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ *

”برسولک“ کہا، آپ نے فرمایا ”نبیک“ کہو۔

(فائدہ) دعائیں وہی کلمات کہنا چاہئے جو کہ مروی ہوں اور چونکہ بذریعہ وحی اس دعا کا آپ کو علم ہوا، تو آپ نے معمولی سا تبدل بھی اس میں مناسب نہیں فرمایا، واللہ اعلم۔

۲۱۶۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن اوریس، حصین، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی منصور کی مندرجہ بالا روایت مفصل ہے اور حصین کی روایت میں صرف اتنی زیادتی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا، اگر تو صبح کرے گا تو خیر حاصل ہوگی۔

۲۱۷۰۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابن بشار، عبد الرحمن، ابو داؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رات کو جب خواب گاہ میں جائے تو یہ دعا پڑھے، اللھم اسلمت نفسی الیک، ووجهت وجهی الیک والجات ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبة ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجأ منك الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت و برسولک الذی ارسلت، اب اگر اسی شب میں انتقال ہو جائے گا، تو فطرت اسلام پر ہو گا، ابن بشار نے اپنی روایت میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، اے فلاں، جس وقت بستر پر جلیا کرو، تو یہ دعا پڑھو، اس روایت میں ”برسولک“ کے بجائے ”نبیک“ ہے، اور آخر میں اتنا زیادہ ہے، اگر صبح کرو گے

۲۱۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَمَّهُ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا *

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ *

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فَلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ

تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۲۔ ابن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ اگر صبح کرو گے، تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السمر، ابو بکر بن موسیٰ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے ”اللہم باسمک احیا و باسمک اموت، اور جب بیدار ہوتے، تو یہ فرماتے ”الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور“۔

۲۱۷۴۔ عقبہ بن مکرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد، عبد اللہ بن حارث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب بستر پر جایا کرو، تو یہ پڑھا کرو (ترجمہ) اے العالمین تو نے میری جان کو پیدا کیا۔ اور تو ہی موت دے گا، اور تیرے ہی لئے جینا اور مرنا ہے، اگر تو اس کو جلا دے، تو اپنی حفاظت میں رکھ اور اگر اسے موت دے، تو اس کی مغفرت فرما، الہی تجھ سے عافیت چاہتا ہوں، ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی، انہوں نے کہا، اس سے سنی جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر تھے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن نافع نے اپنی روایت میں عن عبد اللہ بن الحارث کہا ہے، سمعت کالفظ نہیں کہا۔

۲۱۷۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں حکم دیا کرتے، کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا

الذی أرسلت فإن مت من لیلتک مت علی الفطرة وإن أصبحت أصبت خیراً *

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا *

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا

ارادہ کرے، تو دامن کر وٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ)
 الہی مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے، اور مالک بڑے عرش
 کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے، دانے اور گٹھلی کو
 چیرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے
 والے، میں تیری ہر ایک چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے
 قبضہ میں ہے، پناہ مانگتا ہوں، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی
 نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی نہیں، تو ظاہر ہے، تیرے
 اوپر کوئی شئی نہیں۔ تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی شئی نہیں،
 ہم سے قرض ادا کر دے، اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کر
 دے، ابو صالح اس دعا کو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۶- عبد الحمید بن بیان واسطی، خالد، سمیل، بواسطہ اپنے
 والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں،
 باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں تیری ہر ایک جانور کے شر
 سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔ (یعنی تو
 اس کا مالک ہے)۔

(فائدہ) حدیث نمبر ۲۱۷۵ میں جو آخر کا لفظ ہے، ابو بکر باقلانی فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا اللہ العالمین ازل میں اپنی صفات علم و
 قدرت کے ساتھ تھا، اسی طرح ہمیشہ رہے گا۔

۲۱۷۷- ابو کریب محمد بن العلاء، ابواسامہ، (دوسری سند)
 ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب ابن ابی عبیدہ، بواسطہ اپنے والد،
 اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں ایک خادم کا سوال کرنے کو آئی آپ نے انہیں دعا
 مذکورہ پڑھنے کا حکم دیا، بقیہ روایت سمیل عن ابیہ کی طرح
 ہے۔

۲۱۷۸- اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ،

إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقِيهِ
 الْيَمِينِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ
 الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ
 شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ
 وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ
 شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
 فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
 الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ
 وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۷۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ
 الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ
 سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا
 أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ
 وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا *

۲۱۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
 حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
 شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ
 حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ
 رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ
 أَبِيهِ *

۲۱۷۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

سعید بن ابی سعید مقبری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی بستر پر جانا چاہے تو تہ بند کا کنارہ پکڑ کر بسم اللہ کہہ کے بستر کو اس سے جھاڑے، کیونکہ معلوم نہیں ہے اس کے بعد بستر پر کون (جانور) اس کا جانشین ہو گیا ہے، اس کے بعد جب لیٹنا چاہے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) پاک ہے تو اے پروردگار تیرا نام لے کر میں زمین پر کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس کی مغفرت فرما، اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما، جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۱۷۹۔ ابو کریب، عبدہ، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں، باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت نفسی فارحمہا۔

۲۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ ہے۔

باب (۳۵۱) دعاؤں کا بیان۔

۲۱۸۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ہلال، فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے، فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللھم انی اعوذ بک الخ یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے

الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاعْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ *

۲۱۷۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتْ نَفْسِي فَارْحَمْهَا *

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مَعَنَا لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي *

(۳۵۱) بَاب فِي الدَّعِيَةِ *

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ

جو میں نے کیا ہے اور جو میں نے نہیں کیا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن ادریس، حصین، ہلال، فروہ بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے تھے؟ فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، ابن عدی۔ (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلة، محمد بن جعفر، شعبہ، حصین اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی محمد بن جعفر کی روایت میں ”ومن شر ما لم اعمل“ کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۴۔ عبد اللہ بن ہاشم، وکیع، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ہلال بن یساف، فروہ بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل۔

۲۱۸۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۵۔ حجاج بن الشاعر، ابو معمر، عبد الوارث، حسین، ابن بریدہ، یحییٰ بن یحمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا، اے میرے مالک میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں (تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے) اس بات سے کہ تو مجھے بے راہ کر دے تو ہی جی لایموت ہے اور جن و انس سب مر

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بَرِيدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا

جائیں گے۔

۲۱۸۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں صبح ہوتی تو فرماتے سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی حسن بلاء کو سن لیا، اے ہمارے پروردگار، ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، میں اللہ تعالیٰ سے نار جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

۲۱۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ غبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق، ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ میری چوک اور میری نادانی کی مغفرت فرما، اور میری اس زیادتی کو جو مجھے اپنے حال میں ہوئی اور اس چیز کو بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتے والا ہے، الٰہی میرے ارادہ کے گناہ اور ہنسی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو معاف فرما، اور یہ سب میری جانب سے ہے اے میرے مالک میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتے والا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

۲۱۸۸۔ محمد بن بشار، عبد الملک بن الصباح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۱۸۹۔ ابراہیم بن وینار، ابو قطن، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، قدامہ بن موسیٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے العالمین میرے دین کو سنو اور دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے اور میری دنیا کو درست کرو گے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت

يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ *

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بِلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا عَائِذَا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ *

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

۲۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَطْعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونِ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي

کو سنوار دے جس میں میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر ایک خیر میں زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو میرے لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب کر دے۔

۲۱۹۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسئَلُکَ الھِدی والتقی والعفافی والغنی۔

۲۱۹۱۔ ابن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ثنی کے علاوہ سب نے والعفافی کے بجائے والعفة کہا ہے۔

۲۱۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، ابو عثمان نہدی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اے العالمین میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ کا طالب ہوں، اے العالمین میرے نفس کو متقی بنادے اور اسے پاک کر دے تو ہی اس کا بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا آقا اور مولا ہے، اے اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۲۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبید اللہ،

هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ *

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى *

۲۱۹۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رَوَاتِهِ وَالْعَفَّةَ *

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبَخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ أَنْتَ نَفْسِي تَقَوَّاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا *

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا
وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الرَّبِيعُ
أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ
خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي
النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَرَاهُ قَالَ
فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ
مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ
الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ
وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا
أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ *

۲۱۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

ابراہیم بن سويد، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے
ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کے
علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، زہید نے ابراہیم
سے اس جگہ یہ کلمات نقل کئے ہیں کہ الملک ولہ الحمد وهو علی
کل شیء قدیر، الکی میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور
اس رات کے بعد کی اور اس رات کی برائی اور اس کے بعد والی
رات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، الکی میں سستی اور بڑھاپے کی
برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے جہنم اور
عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

۲۱۹۳- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبد اللہ، ابراہیم بن
سويد، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے امسینا و امسى الملك لله لا اله الا الله
وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على
كل شيء قدير، رب اسئلك خير ما في هذه الليلة و
خير ما بعدها، واعوذ بك من شر ما في هذه الليلة و
شر ما بعدها رب اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر
رب اعوذ بك من عذاب في النار و عذاب في القبر
اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے اور امسینا کے بجائے
”اصبحنا واصبح الملك لله“ فرماتے تھے (ترجمہ اوپر بیان
ہو چکا)۔

۲۱۹۵- ابو بکر بن ابی شیبہ حسین بن علی، زائدہ، حسن بن عبید
اللہ، ابراہیم بن سويد، عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

بیان کیا کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے امسینا وامسی الملک للہ، والحمد للہ، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہم اتی اسئلك من خیر هذه اللیلة وخیر ما فیہا، واعوذ بك من شرها وشر ما فیہا، اللہم اتی اعوذ بك من الكسل والهمم وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر، حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھے زبید نے بواسطہ ابراہیم بن سوید عن عبد الرحمن بن زید، حضرت عبد اللہ سے مرقوفاً اتنی زیادتی اور بیان کی ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير۔

۲۱۹۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندہ کی مدد کی، اس نے تنہا کافروں کو مغلوب کیا اس کے بعد کوئی شی نہیں ہے۔

۲۱۹۷۔ ابو کریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابو بردہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اللہم اھدنی وسدنی پڑھا کرو، اور ”اھدنی“ کہنے کے وقت راستہ کی ہدایت کا خیال اور ”سدنی“ کہنے کے وقت تیر کی راستگی کا خیال کرو۔

۲۱۹۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، عاصم بن کلیب، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں ”اللہم اتی اسئلك الهدی والسداد“ کے الفاظ ہیں۔

يزيد عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمسى قال أمسينا وأمسى الملك لله والحمد لله لا إله إلا الله وحده لا شريك له اللهم إني أسألك من خير هذه الليلة وخير ما فيها وأعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهمم وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر قال الحسن بن عبيد الله وزادني فيه زبيد عن إبراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله رفعه أنه قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له لهُ الملك وَلهُ الحمد وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ *

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَلِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ *

۲۱۹۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَلِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

(۳۵۲) بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ *

باب (۳۵۲) علی الصباح اور سوتے وقت تسبیح پڑھنا۔

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضًا نَفْسِهِ وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۲۱۹۹- قتیبہ، عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، کرب، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد تڑکے ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے، میں اپنی مسجد میں بیٹھی رہی، دن چڑھے آپ تشریف لائے تب بھی میں اپنی مسجد میں بیٹھی تھی، آپ نے فرمایا جس وقت سے میں چھوڑ کر گیا ہوں اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو، میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے تم نے شروع دن سے اس وقت تک جو کچھ پڑھا ہے اگر ان کلمات کو اس پڑھے ہوئے میں تولا جائے تو ان کلمات کا پلہ جھک جائے گا، سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۲۲۰۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کرب، اسحاق، محمد بن بشر، مسعر، محمد بن عبد الرحمن، ابو رشدین، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں دعاء اس طرح مروی ہے، سبحان اللہ عدد خلقہ، سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

۲۲۰۱- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے

تھے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی بھی آئے ہوئے تھے، حضرت فاطمہؑ آئیں مگر حضورؐ نہیں ملے حضرت عائشہؓ سے مل کر واقعہ بیان کر دیا جب حضورؐ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؑ کے آنے کی اطلاع دی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم بستر پر پہنچ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ ہی پر رہو، یہ فرما کر آپؐ ہمارے درمیان آکر بیٹھ گئے، حضورؐ کے قدموں کی خشکی مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہونے لگی، پھر فرمایا، میں تمہیں اس چیز سے بہتر جس کی تم نے درخواست کی تھی سکھاتا ہوں جب تم دونوں اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۲۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن ثنیٰ ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی معاذ کی روایت میں مضجعکما کا لفظ ہے۔

۲۲۰۳۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبید بن یعیش، عبد اللہ بن نمیر، عبد الملک، عطاء، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم عن ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کبھی اس کا پڑھنا ترک نہیں کیا، ان سے دریافت کیا گیا نہ صفین کی رات میں، فرمایا اور نہ صفین کی رات میں اور عطاء کی روایت میں بواسطہ مجاہد، ابن

أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَفَعَدَّ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ *

۲۲۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ *

۲۲۰۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكَتُهُ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی لیلیٰ کا قول مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينَ وَفِي حَدِيثٍ عَطَاءٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينَ *

۲۲۰۴- امیہ بن بسطام عیشی، یزید، روح، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک خادمہ مانگنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کام کاج کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، خادمہ تو تمہیں ہمارے پاس نہیں ملے گا باقی میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جو خادمہ سے تمہارے لئے بہتر ہے، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر خواب گاہ میں جانے کے وقت پڑھ لیا کرو۔

۲۲۰۴- حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِهِ عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَذْلُكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَتَلْمِزِينَ ثَلَاثًا وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَتَلْمِزِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكَ *

۲۲۰۵- احمد بن سعید، حبان، وہیب، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۰۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۳۵۳) مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا کا استجاب۔

(۳۵۳) بَابِ اسْتِجَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاكِ الدِّيَكِ *

۲۲۰۶- قتیبہ بن سعید، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے فضل کی درخواست کرو کیونکہ وہ اس وقت فرشتہ کو دیکھتا ہے اور گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔

۲۲۰۶- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاكِ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس وقت دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آمین کہیں، اور تفرغ و اخلاص کی گواہی دیں، نیز معلوم ہوا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستجب ہے۔ (نوی جلد ۳)

باب (۳۵۴) مصیبت کے وقت دعا۔

(۳۵۴) بَابِ دُعَاءِ الْكَرْبِ *

۲۲۰۷- محمد بن قس، ابن بشار، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن

۲۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت فرمایا کرتے تھے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ بزرگ بردبار، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔

۲۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معاذ بن ہشام کی روایت کامل ہے۔

۲۲۰۹۔ عبد بن حمید، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اور مصیبت کے وقت انہیں کہا کرتے تھے، بقیہ روایت معاذ بن ہشام عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں رب السموات والارض ہے۔

۲۲۱۰۔ محمد بن قاتم، بہز، حماد بن سلمہ، یوسف بن عبید اللہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھا کرتے، اور بقیہ روایت معاذ عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں لا الہ الا انت رب العرش الکریم زائد ہے۔

باب (۳۵۵) ”سبحان اللہ وبحمدہ“ کی فضیلت۔

۲۲۱۱۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال، وہیب، سعید جری، ابو عبد اللہ، ابن الصامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے

وَعَبَّيْدُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَتَمُّ *

۲۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ *

۲۲۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

(۳۵۵) بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے منتخب کیا ہے، یعنی سبحان اللہ و بجمہ۔

۲۲۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی کثیر، شعبہ، جریری ابو عبد اللہ جمری، عتیزہ، حضرت عبد اللہ بن الصامت حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کلام (ضرور) بتائیے، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا، خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا کلام سبحان اللہ و بجمہ ہے۔

باب (۳۵۶) مسلمانوں کیلئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔

۲۲۱۳۔ احمد بن عمر بن حفص، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدردار رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو الدردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا کرے، مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی ہو۔

(فائدہ) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا بھی معمول تھا، اولاً تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (تووی جلد ۳)۔

۲۲۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمل، موسیٰ بن مروان، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی پس پشت دعا کرتا ہے، تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے، اور کہتا ہے ایسی ہی تیرے لئے بھی۔

۲۲۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عبد الملک بن ابی سلیمان، ابو الزبیر، صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے اور ان

وَسَلَّمَ سِئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

(۳۵۶) بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ *

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

کے نکاح میں ام الدرداء تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، تو حضرت ابو الدرداء کے پاس ان کے مکان پر بھی گیا، مگر ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے۔ ام الدرداء مل گئیں کہنے لگیں کیا اس سال حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں بولیں تو ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے، جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے، تو وہ منوکل فرشتہ جو اس کے سر کے پاس کھڑا ہوتا ہے، آمین کہتا ہے۔ اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اتنا ہی ہے، میں وہاں سے بازار کو چل دیا تو ابو الدرداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی حضور سے یہی بیان کیا۔

۲۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبد الملک بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۵۷) کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استحباب۔

۲۲۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، محمد بن بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے، یا پانی کر اس کا شکر کرے۔

۲۲۱۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف، زکریا سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءَ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُعَاةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءَ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرَوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ *

(۳۵۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ *

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُ لَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا *

۲۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۳۵۸) جب تک کہ جلدی میں اظہار شکایت نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۲۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو عبیدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے، میں نے دعا کی پر قبول نہ ہوئی۔

۲۲۲۰۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبیدہ فقیہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی، مگر اس نے قبول نہیں فرمائی (۱)۔

۲۲۲۱۔ ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ، ربیعہ بن یزید، ابو اوریس خولانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، بندہ کی دعا برابر قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ جلدی کرنے کا کیا مطلب، فرمایا یہ کہنے لگے، میں نے دعا کی تھی، میں نے دعا کی تھی، مگر معلوم ہوتا ہے کہ قبول نہیں ہوئی، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔

(۳۵۸) بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ *

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ وَأَهْلُ الْفَقْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَبْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ *

(۱) دعاء کے آداب یہ ہیں (۱) قبولیت کے اوقات میں دعا کرنا زیادہ بہتر ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد، اذان کے وقت وغیرہ۔ (۲) دعاء سے پہلے وضو کیا جائے۔ (۳) دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ (۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ (۵) ہاتھوں کو اٹھایا جائے۔ (۶) پہلے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے صدق دل سے ان پر توبہ کی جائے۔ (۷) دعاء کا آغاز حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کیا جائے۔ (۸) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے ساتھ دعا کی جائے۔

باب (۳۵۹) اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے، اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہو گئی۔

۲۲۲۲۔ ہد اب بن خالد، حماد بن سلمہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تیسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی۔ (پانچویں سند) ابو کامل، یزید بن زریع، تمیمی ابو عثمان حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والے عموماً مسکین ہیں اور مالداروں کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا، مگر دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دینے کا حکم ہو گیا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو دیکھا اس میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔

۲۲۲۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو رجاء عطاردی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جنتی لوگ وہی تھے جو تدار تھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اکثر دوزخی عورتیں تھیں۔

(فائدہ) فقراء سے آج کل کے فقراء مراد نہیں ہیں، بلکہ یہ تو دوزخ کے کیڑے ہیں، فقراء سے اصحاب صفہ اور ابوذرؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۲۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۲۵۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، ابو رجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی

(۳۵۹) بَابْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ *

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا النِّسَاءُ *

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ *

۲۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۲۵۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جھانکا، اور ایوب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، سعید بن ابی عروبہ، ابو رجار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۲۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ مطرب بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک کے پاس سے آئے، دوسری بولی تم فلاں کے پاس سے آئے ہو، مطرب بولے، میں تو عمران بن حصین کے پاس سے آیا ہوں۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۲۲۲۸۔ محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ میں نے مطرب سے سنا بیان کرتے تھے کہ ان کی دو بیویاں تھیں اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۹۔ عبید اللہ بن عبد الکریم ابو زرہ، ابن کبیر، یعقوب بن عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے (ایک یہ بھی) تھی، الہ العالمین میں تیری نعمت کے زوال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عطا کردہ عافیت اور صحت کے پلٹ جانے سے، اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے تمام غصہ اور غضب سے۔

۲۲۳۰۔ سعید بن منصور، سفیان، معتمر، سلیمان تمیمی، ابو عثمان نہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی جو مردوں کے لئے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ *

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمَطْرِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْآخَرَى جِئْتُ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةٍ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَقْلَ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءَ *

۲۲۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرِبًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفَجَاءَةٍ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ *

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ

عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو۔

۲۲۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، سوید بن سعید، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جو مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں اور نقصان دینے والی ہو۔

۲۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، احمر۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی سے ابی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۳۳۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دنیا بھری بھری اور شیریں ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں حاکم بنانے والا ہے، تاکہ وہ دیکھ لے تم کس طرح عمل کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرتے رہو، کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا تھا (۱)۔

بَعْدِي فِتْنَةٌ هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *
۲۲۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

۲۲۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَإِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ *

(فائدہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرق سے مغرب تک حاکم بنادیا، مگر اپنے برے اعمال کی وجہ سے سلطنت الہیہ جھین لی گئی، اب ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہیں۔

(۱) یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں پیش آنے والے ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جب بلعام نے اپنی قوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ تم اپنی عورتیں بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو انہوں نے اپنی عورتیں بھیج دیں تو بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ زنا کیا جس کی وجہ سے بنی اسرائیل طاعون میں مبتلا کر دیئے گئے۔

باب (۳۶۰) اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔

۲۲۳۴- محمد بن اسحاق، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، تین آدمی جارہے تھے، اتنے میں بارش آگئی، تو سب پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے، اتنے میں غار کے دہانہ پر پتھر کی ایک چٹان آگری، اور یہ لوگ بند ہو گئے، آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے، دیکھو جو نیک اعمال تم نے خدا کے لئے کئے ہوں، ان کا واسطہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرو، شاید خدا دروازہ کھول دے، ایک شخص بولا، الہی میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں مویشی چرایا کرتا تھا اور شام کو جانور واپس لا کر دودھ دھو کر اپنے بچوں سے بھی پہلے والدین کو پلاتا، ایک دن مجھے درختوں نے دور ڈال دیا، رات کو گھر آیا، تو والدین سوچکے تھے، حسب معمول میں دودھ دھو کر پیالہ بھر کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، نیند سے انہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلاتا بھی ٹھیک نہیں تھا، بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، میری اور میرے والدین کی یہ حالت صبح تک رہی، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی، الہ العالمین اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل محض تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کشائش پیدا کر دے، کہ ہمیں آسمان نظر آجائے، فوراً اللہ تعالیٰ نے اتنی کشائش پیدا کر دی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا، دوسرا ابوالہی میرے ایک چچا کی بیٹی تھی، مجھے اس سے اتنا عشق تھا، جتنا کہ مردوں کو عورتوں سے ہونا چاہئے، میں نے اس سے وصل کی درخواست کی، مگر اس نے انکار کر دیا، اور سودینار لینے کی شرط لگائی، میں نے بڑی کوشش کے ساتھ سودینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچا، جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا، تو اس

(۳۶۰) بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَالتَّوَسُّلُ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ *

۲۲۳۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ عِيَّاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتَمَشُّونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَّوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَأَمْرَأَتِي وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ حَتَّى أُمْسِيَتْ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِي الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَبِعَتْ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ

نے کہا، بندہ خدا خدا سے ڈر اور ناجائز طور پر مہر کو نہ کھول، میں یہ سنتے ہی فوراً اُنھ کھڑا ہوا، الہی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضا کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کچھ کشائش پیدا کر، خدا نے ان کے لئے کسی قدر کشائش پیدا کر دی تیسرے نے کہا اللہ العالمین میں نے ایک فرق (پیمانہ) چاول کی اجرت پر ایک مزدور رکھا تھا، جب وہ اپنا کام کر چکا، تو مجھ سے کہنے لگا، میرا حق دو، میں نے فرق مقررہ اسے دیا، مگر وہ منہ پھیر کر چل دیا، میں ان چاولوں سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اسی مال سے گائے، بیل چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ مزدور میرے پاس آیا، اور بولا اللہ سے ڈرو اور میرا حق مت دبا، میں نے کہا، جا کر وہ بیل اور چرواہے لے لے، وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، تو وہ بیل اور چرواہے لے لے، چنانچہ وہ لے کر چل دیا، الہی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے باقیانہ حصہ کو کھول دے، اللہ نے باقیانہ حصہ کو بھی کھول دیا۔

۲۲۳۵- اسحاق بن منصور، عبد بن حمید، ابو عاصم مدین جریج، موسیٰ بن عقبہ۔

(دوسری سند) سدید بن سعید، علی بن مسہر، عبید اللہ۔

(تیسری سند) ابو کریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد اور ورقہ بن مسقلہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ عن موسیٰ بن عقبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے، اور صالح کی حدیث میں ”خروجاً“ کے بجائے ”یتماشون“ کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْحَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا
فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ
اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرْقٍ أَرَزْتُ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ
قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَعِبَ
عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا
وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمْنِي
حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبَ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا
فَعُذِّهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ
إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرِعَاءَهَا
فَأُخِذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ
اللَّهُ مَا بَقِيَ *

۲۲۳۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ
حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ
قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَقَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ
ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ
كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ظَمْرَةَ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ
وَخَرَجُوا يَمَشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَشُونَ

إِلَّا عُيِّدَ اللَّهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ
بَعْدَهَا شَيْئًا*

۲۲۳۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ
أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى
أَوَاهُمُ الْمَيِّتُ إِلَى غَارٍ وَأَقْنَصَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ
فَكَنتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ
فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ
فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ
فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمَشُونَ*

۲۲۳۶- محمد بن سہل تمیمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے تین آدمی جا رہے تھے، انہیں رات ایک غار میں آگئی اور نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے صرف اتنی زیادتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کہا اللہ العالمین میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے، مگر میں شام کو ان سے پہلے اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، اور دوسرے آدمی کا واقعہ اس طرح مذکور ہے کہ اس نے انکار کیا، حتیٰ کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی چنانچہ وہ میرے پاس آئی، میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے اور تیسرے آدمی کے قصہ میں ہے کہ میں نے اس کی مزدوری سے زراعت کی، حتیٰ کہ اس سے بہت مال ہو گیا اور لہریں مارنے لگا۔

(فائدہ) اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، منجملہ ان کے سخت مصیبت اور پریشانی کے عالم میں اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا، دوسرے یہ کہ والدین کا حق اپنے جان و مال، اولاد اور بیوی وغیرہ سب پر مقدم ہے، اور بڑی نیکیوں میں اس کا شمار ہے، تیسرے یہ کہ قادر ہونے کے باوجود محض خوف خداوندی سے گناہ سے بچنا، اور اپنے نفس کو دہانا، یہ کاملین کی خصلت ہے اور عند اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ (نووی جلد ۳ ص ۳۵۳)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ التَّوْبَةِ

۲۲۳۷- سويد بن سعيد، حفص بن ميسرة، زيد بن اسلم، ابو صالح حضرت ابو هريره رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا

۲۲۳۷- حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ہے، میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں، جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے، اور یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی چٹیل میدان میں اپنا گشودہ جانور پائے۔ اور جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

۲۲۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ جانور کو پا کر خوش ہوتا ہے، اس سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔

۲۲۳۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، حارث بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لئے گیا، وہ بیمار تھے، انہوں نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کی، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو سنسان، ہلاکت خیر بیابان میں اپنی اونٹنی کھانے اور پانی سے لدی ہوئی چھوڑ کر سو گیا، بیدار ہو کر دیکھا کہ وہ اونٹنی کہاں چلی گئی، پھر یہ اسے تلاش کرے، اور پیاس لگنے لگے، پھر کہے کہ اب میں اسی جگہ جا کر سو جاتا ہوں، حتیٰ کہ مر جاؤں، یہ سوچ کر آکر اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللّٰهُ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ *

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا *

۲۲۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ *

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَغُوذُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي

بازو پر سر رکھ کر مرنے کے ارادہ سے لیٹ جائے اور بیدار ہو کر دیکھے، کہ اس کی اونٹنی توشہ اور کھانے پینے سے لدی ہوئی موجود ہے، جتنی اس شخص کو اپنی اونٹنی اور توشہ کے مل جانے کی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۲۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، قطبہ بن عبد العزیز، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۴۲۔ اسحاق بن منصور، ابواسامہ، اعمش، عمارہ بن عمیر حارث بن سوید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۴۳۔ عبید اللہ بن معاذ غنوی بواسطہ اپنے والد، ابو یونس، سماک بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے خطبہ میں کہا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو اونٹ پر اپنا توشہ اور مشکیزہ لاد کر چلا ہو، چلتے چلتے جب چٹیل میدان میں پہنچا، تو قیلولہ کا وقت آگیا، وہ اتر کر ایک درخت کے سایہ میں لیٹ گیا، اور نیند سے مغلوب ہو کر سو گیا، اور اونٹ کسی طرف کو سرک گیا، جب یہ بیدار ہو تو دوڑ کر ایک ٹیلہ پر جا کر دیکھے، نظر نہ آئے، تو دوسرے ٹیلے پر دوڑ کر جائے اور دیکھے، جب کچھ نظر نہ آئے تو تیسرے ٹیلے پر جا کر دیکھے بالآخر اسی جگہ چلا آئے، جہاں قیلولہ کیا تھا، اور وہ بیٹھا ہی ہو کہ اچانک اونٹ چلتا چلتا آجائے، اور اپنی ٹکیل لا کر اس کے ہاتھ میں دیدے جتنی خوشی اس شخص کو ایسی حالت میں اونٹ

الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ *

۲۲۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَةَ مِنَ الْأَرْضِ *

۲۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِقَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَذْرَكَهُ الْقَائِلَةُ فَزَلَّ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَأَنْسَلَ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرْفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْسِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَحَدَّ

ملنے سے ہوتی ہے، اس سے زیادہ خوشی خدا تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے، سماک کہتے ہیں، شعسی نے بیان کیا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے، لیکن میں نے نہیں سنا۔

۲۲۴۴- یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن حمید، عبید اللہ بن زیاد، ایاد، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو، جس کی اونٹنی سنسان زمین میں رہ جائے، جہاں نہ کھانا ہو، اور نہ پانی اور اونٹنی پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہو، اور اونٹنی اپنی ٹکیل کی رسی کھینچتی ہوئی وہاں پھرنے لگے۔ یہ شخص اس کی تلاش کرے حتیٰ کہ تنگ آجائے، اتفاق سے اونٹنی کسی درخت کے تنہ سے گزرے اور ٹکیل کی رسی اس میں الجھ جائے اور یہ شخص رسی تنہ میں الجھی ہوئی پائے (تو یہ کتنا خوش ہوگا) ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ بہت زیادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، جعفر نے عبید اللہ بن ایاد عن ایبہ کہا ہے۔

۲۲۴۵- محمد بن صباح، زبیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے، تم میں سے اس شخص سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو کہ سنسان بیابان میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو، اور اسی پر اس شخص کا کھانا پانی لدا ہوا ہو اور مع کھانا پانی کے اونٹنی چھوٹ جائے، اور وہ آدمی ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حالت میں اسے اونٹنی اپنے پاس کھڑی مل جائے، وہ فوراً اس کی ٹکیل پکڑے اور انتہائی خوشی کے عالم میں کہنے لگے، پروردگار تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوا زیادہ خوشی کی وجہ سے اس کی

بَعِيرُهُ عَلَىٰ حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَرَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعُهُ *

۲۲۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ إِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجْرُ زَمَامَهَا بِأَرْضٍ فَقَرَّ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِحَذَلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَتْ زَمَامَهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قَلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۲۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتَوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَا فَاَنْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَأَيْسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخَذَ بِعِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ

زبان سے یہ غلطی ہو جائے۔

۲۲۴۶۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جو بیدار ہوتے ہی اپنا اونٹ پائے جو کہ سنسان بیابان میں گم ہو گیا ہو۔

۲۲۴۷۔ احمد دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۱) استغفار کی فضیلت۔

۲۲۴۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن قیس، ابو صرمہ، حضرت ابویوب انصاری کے جب انتقال کا وقت قریب ہوا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، جو تم سے چھپا رکھی تھی، (اب بیان کرتا ہوں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کر دیتا، جو گناہ کرتی اور پھر اس کی مغفرت فرما دیتا۔

۲۲۴۹۔ ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، عیاض، ابراہیم بن عبید، محمد بن کعب، ابو صرمہ، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر خدا کے بخشے کے لئے ہمارے گناہ نہ ہوتے، تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسی گناہ کرنے والی قوم پیدا کرتا، جس کے گناہ ہوتے (اور پھر وہ مغفرت چاہتے) تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دیتا۔

۲۲۵۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ *

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَدَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ *

۲۲۴۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * (۳۶۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْإِسْتِغْفَارِ *

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ *

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنْكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ *

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا، جو گناہ کرتی اور پھر خدا سے مغفرت کی خواہاں ہوتی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیتا۔

باب (۳۶۲) دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔

۲۲۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قطن بن یسار، جعفر بن سلیمان، سعید بن یاس جری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے کہ میری ملاقات حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا، حظلہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا حظلہ منافق ہو گیا، انہوں نے فرمایا، سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو، میں نے عرض کیا، جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں، تو آنکھوں کے سامنے جنت اور دوزخ آ جاتی ہے، پھر جب حضور کے پاس سے نکل کر یوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، حضرت ابو بکر نے فرمایا، خدا کی قسم یہ بات تو ہم کو بھی پیش آتی ہے، اس کے بعد میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حظلہ منافق ہو گیا، آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب ہم حضور کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو گویا ہمیں آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے، لیکن جب آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں اور اہل و عیال اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں، تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ لَوْ لَمْ تُذِیْبُوا لَدَهَبَ اللہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُّذِیْبُونَ فِیَسْتَغْفِرُونَ اللہُ فِیَغْفِرُ لَہُمْ *

(۳۶۲) بَاب فَضْلِ دَوَامِ الذِّکْرِ وَالْفِکْرِ فِی أُمُورِ الْآخِرَةِ *

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی التَّمِیْمِیُّ وَقَطْنُ بْنُ نُسَیْرٍ وَاللَّفْظُ لِیَحْیٰی أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ یَاسٍ الْجَرِّیِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ حَظَلَّةِ الْأَسَدِیِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ کُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَقِیْنِیْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ کَیْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَّةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقٌ حَظَلَّةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى کَأَنَّا رَأٰی عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّیِّعَاتِ فَنَسِینَا کَثِیْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ هَذَا فَاِنطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قُلْتُ نَافَقٌ حَظَلَّةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَمَا ذَاکَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰی کَأَنَّا رَأٰی عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّیِّعَاتِ نَسِینَا کَثِیْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ اِنْ لَوْ

تم اسی حالت پر رہو جو تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الہی میں مصروف رہو تو بستروں پر اور راستوں پر تم سے فرشتے مصافحہ کرتے لیکن اے حظلہ ایک ساعت کاروبار کے لئے اور دوسری ساعت یاد پروردگار کیلئے تین بار یہی فرمایا۔

(فائدہ) آپؐ نے اس چیز کا اظہار فرمادیا کہ یہ نفاق نہیں ہے اگر ہر دم حضورؐ میں رہے، تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے، غفلت یہاں اگر نبوے، از عمروے لبر نبوے۔

۲۲۵۲- اسحاق بن منصور، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، سعید جری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، حضورؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کی یاد دلائی اس کے بعد میں گھر آیا اور بال بچوں سے ہنسی مذاق کیا، باہر نکل کر آیا، تو حضرت ابو بکرؓ سے ملا، میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، فرمایا جو تم بیان کر رہے ہو، مجھے بھی یہی معاملہ پیش آتا ہے۔ غرض ہم دونوں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حظلہ منافق ہو گیا، فرمایا کیا کہتے ہو، میں نے واقعہ بیان کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، جیسا انہوں نے کیا ہے ویسا ہی میں نے بھی کیا۔ آپؐ نے فرمایا، حظلہ یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے، اگر تمہارے دلوں کی وہی حالت باقی رہے جو کہ نصیحت کے وقت ہوتی ہے، تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، اور راستوں میں تمہیں سلام کریں۔

۲۲۵۳- زہیر بن حرب، فضل بن دکین، سفیان، سعید جری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، تو آپؐ نے ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق نصیحت فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

تَذْمُونٌ عَلَىٰ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتُكُمُ الْمَلَائِكَةَ عَلَىٰ فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۲۲۵۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَصَاحَكْتُ الصَّبِيَّانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكَّرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتُكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَسْلَمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ *

۲۲۵۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسِيدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا الْحَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

باب (۳۶۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ

(۳۶۳) بَاب فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

سے بہت ہی زیادہ ہے۔

۲۲۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور یہ لکھا ہوا اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔

۲۲۵۵۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

۲۲۵۶۔ علی بن خشرم، ابو ضمہ، حارث بن عبد الرحمن، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر اس بات کو لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے اور وہ کتاب اس کے پاس موجود ہے۔

۲۲۵۷۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوحے بنائے نانوے حصے تو اپنے پاس روک لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اس ایک حصہ ہی سے تمام خلایق باہم رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ چوپایہ اپنے بچہ پر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا ہے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔

۲۲۵۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے

وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ *

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنِي الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي *

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَرَأَاهُمْ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ *

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

سور حمتیں بتائیں ایک رحمت تو مخلوق میں باہم قائم کردی اور ایک کم سو (یعنی ننانوے) اپنے نزدیک رکھ لیں (قیامت کے دن کے لئے)

۲۲۵۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا کی سور حمتیں ہیں ایک تو ان میں سے جن دانس، مویشی اور کبوترے مکوڑوں کے لئے اتار دی جس کی بناء پر وہ ایک دوسرے پر مہربان اور باہم رحم کرتے ہیں اور وحشی جانور اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں آخرت کے لئے بچا رکھیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر یہ رحمتیں مبذول فرمائے گا۔

۲۲۶۰۔ حکم بن موسیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان تمیمی، ابو عثمان نہدی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کی سور حمتیں ہیں ایک رحمت کی وجہ سے تو مخلوق ایک دوسرے سے رحم کرتی ہے اور ننانوے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

۲۲۶۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۶۲۔ ابن نمیر، ابو معاویہ، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین و آسمان جس روز خدا نے پیدا کئے اسی روز سور حمتیں پیدا فرمائیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان خلا ہے، پھر ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری جس کے ذریعہ سے والدہ اپنے بچہ پر اور درندے، چرندے اور پرندے باہم مہربانی کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمائے گا۔

۲۲۶۳۔ حسن بن علی طوای، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم،

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق الله مائة رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَحَبَابًا عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً *

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِيهَا وَآخَرُ اللَّهِ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بَهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۲۶۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَغْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِيهَا وَالْوُحُشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ *

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ

ابو غسان، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ مل گیا ان نے فوراً بچہ کو پیٹ سے چٹا لیا اور دودھ پلانے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے اس بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا، خدا کی قسم جہاں تک اس سے ہو سکے گا یہ نہیں پھینکے گی، آپ نے فرمایا یہ عورت جس طرح اپنے بچہ پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

۲۲۶۳- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن جبر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایماندار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت کی تمنا کوئی نہ کرتا اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہوتا۔

۲۲۶۵- محمد بن مرزوق، روح، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، مرنے کے وقت اس نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ مجھے جلا کر نصف خاک خشکی میں اور نصف سمندر میں اڑا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے پالے گا تو ایسا عذاب دے گا جو تمام عالم میں کسی کو بھی نہ دے گا، الغرض جب وہ مر گیا تو گھروالوں نے ایسا ہی کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا اس نے سب رکھ جمع کر دی، سمندر کو حکم دیا اس نے بھی جمع کر دی اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے عرض کیا، پروردگار تیرے خوف

وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْبِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي إِذَا وَحَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلَصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَيْهَا *

۲۲۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ *

۲۲۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بْنُ بَنْتٍ مَهْدِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْهَبُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ

وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ * سے اور تو بخوبی واقف ہے، اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔

(فائدہ) اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں تھا، محض اپنی جہالت اور لاعلمی کی بناء پر اس نے ایسا کیا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۲۶۶۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص نے حد سے زیادہ گناہ کئے تھے، جب مرنے کا وقت آیا تو بیٹوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا کر خاک کر کے سمندر کے اندر ہوا میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا پروردگار میرے لئے عذاب مقدر فرمائے گا تو ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو نہیں دے گا، بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے وہ دیدے، فوراً وہ شخص مجسم کھڑا ہو گیا، اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، الہی تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، زہری بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی بلی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیتی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کپڑے مکوڑے ہی کھا لیتی یہاں تک کہ وہ لا غری کی وجہ سے مر گئی، امام زہری فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں سے اس چیز کی تعلیم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور نہ برائیوں کی بناء پر مایوس۔

۲۲۶۷۔ ابو الریح، سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، زہدی، زہری، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی اور معمر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَمِيَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبُهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَذِي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِقَالِ يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسُ رَجُلٌ *

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشْرَفَ عَبْدٌ عَلَى

اس روایت میں بی بی کا واقعہ مذکور نہیں ہے، اور زبیدی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہر ایک چیز سے فرمایا کہ تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ ادا کرے۔

۲۲۶۸۔ عید اللہ بن معاذ غزری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، پچھلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کرنا جس کا میں حکم دیتا ہوں، ورنہ میں اپنے مال کا وارث کسی اور کو بنا دوں گا جب میں مر جاؤ تو مجھے جلا کر خاستر کر کے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے خدا کے لئے کوئی بھی نیکی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے اور پھر اس نے اپنی اولاد سے اس بات کا اقرار لیا تو انہوں نے ویسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے یہ فعل کس وجہ سے کیا؟ اس نے عرض کیا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ عذاب نہیں دیا۔

۲۲۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حدادی، معتمر حارثی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، قتادہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان بن عبد الرحمن۔

(تیسری سند) امین ثقی، ابو الولید، ابو عوانہ، قتادہ سے سب شعبہ کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور شیبان اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی اور تجھی کی روایت میں ہے کہ اس نے اللہ کے لئے کوئی نیکی نہیں کی تھی، قتادہ بیان کرتے ہیں، مطلب یہ کہ اس نے اپنے لئے کوئی نیکی خدا کے ہاں جمع نہیں کی تھی، بقیہ حدیث حسب سہاں ہے۔

نَفْسِهِ يَنْخَرُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْمَهْرَةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدَّ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ *

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغَنَيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لَوْلَا أَنَا لَفَعَلْتُ مَا أَمَرَكُمْ بِهِ أَوْ لَأَوَّلِينَ مِثْرَانِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَخْرَقُونِي وَأَكْثَرُوا عَلَمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَسْحَقُونِي وَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْهَرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِثْقَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتِكَ قَالَ فَمَا تَلَفَاهُ غَيْرَهَا *

۲۲۶۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغِسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَتَّبِعْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَفَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَلْجِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا أَجَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَلَأَ بِالْمِيمِ *

باب (۳۶۴) توبہ قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے

۲۲۷۰۔ عبد الاعلیٰ، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے میرے ایک بندہ نے گناہ کیا پھر عرض کیا الہی میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا، پھر جان لیا کہ اس کا پروردگار ہے جو کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، بندہ نے پھر دوبارہ گناہ کیا اور عرض کیا اللہ العالمین میرا گناہ بخش دے، خدا تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندہ نے گناہ کیا اور پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی رب ہے، جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے اس بندہ نے پھر گناہ کیا اور کہا اے رب میرا گناہ بخش دے، اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ میرا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، اے بندے تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا ہے، عبد الاعلیٰ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد یہ فرمایا۔

۲۲۷۱۔ ابو احمد، محمد بن زنجویہ قرشی القشیری، عبد الاعلیٰ بن حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۲۷۲۔ عبد بن حمید، ابو الولید، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے گناہ کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اسی میں ہے کہ تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا وہ جو چاہے سو کرے۔

(۳۶۴) بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ *

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَخْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَأُذْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ *

۲۲۷۱۔ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَةَ الْقَشِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ النَّرْسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدٌ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي
فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ *

(فائدہ) یعنی جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشا جاؤں گا، اب اگر سومر توبہ یا ہزار مرتبہ گناہ کرے اور پھر بھی توبہ کرے، تو توبہ قبول اور گناہ معاف ہیں۔

۲۲۷۳۔ محمد بن حثی، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے زمانہ تک اللہ رب العزت ہر رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔

۲۲۷۴۔ محمد بن بشر، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۵) اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم الفواحش۔

۲۲۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی لئے اس نے ظاہر اور پوشیدہ فحش باتیں حرام کر دی ہیں۔

۲۲۷۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی بنا پر اس نے

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُرُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَسْطُرُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا *

۲۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۳۶۵) غَيْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمُ الْفَوَاحِشِ *

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشِ *

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ظاہر اور پوشیدہ تمام فحش باتیں حرام کر دیں۔ اور نہ کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہے۔

۲۲۷۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی بنا پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں اسی لئے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، مالک حارث، عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اسی بنا پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ کسی کو خدا تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی پسند ہے اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل فرمائی اور رسول کو بھیجا۔

۲۲۷۹۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، مجاہد بن ابی عثمان، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے، یحییٰ بواسطہ ابو سلمہ، عروہ بن زبیر، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے

اللہ علیہ وسلم لَّا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ *

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ *

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ *

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَافِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ حِجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، کوئی شے اللہ سے زیادہ باغیرت نہیں ہے۔

۲۲۸۰۔ محمد بن قتیبہ، ابوداؤد، ابان بن یزید، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں اسلمہ کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۸۱۔ محمد بن ابی بکر مقدسی، بشر بن مفضل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کوئی ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی شے اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔

۲۲۸۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن، مومن کے لئے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۲۲۸۳۔ محمد بن قتیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۶۶) فرمان الہی ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ“

۲۲۸۴۔ قتیبہ بن سعید، ابوکامل، یزید بن زریع، یحییٰ، ابو عثمان، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رَوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ *

۲۲۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا *

۲۲۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۶۶) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) *

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

وسلم کی خدمت میں آکر اس چیز کا تذکرہ کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو، اور اس کی ایک ساعت میں، پینچک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ فصیحت قبول کرنے والوں کے لئے ہے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی لئے ہے، فرمایا میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے، سب کیلئے ہے۔

(فائدہ) اس آیت میں نیکیوں سے مراد نمازیں ہیں ما بن جریر وغیرہ ائمہ نے اسی چیز کو اختیار کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے جس سے اس کی تائید ہوتی ہے اور مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا کہنا مراد ہے۔

۲۲۸۵۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذکر کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے ہاتھ لگایا اور کچھ کیا، اور اس کا کفارہ آپ سے دریافت کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۲۲۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان تمیمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ اور کوئی حرکت کی، پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا انہیں اس کا یہ فعل بہت برا معلوم ہوا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا، انہیں بھی یہ حرکت بری معلوم ہوئی، اس کے بعد وہ حضورؐ کے پاس آیا، باقی روایت یزید اور معتمر کی روایت کی طرح ہے۔

۲۲۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، ابراہیم، علقمہ، اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یا رسول اللہ، مدینہ کے کنارے میرا ایک عورت سے واسطہ پڑ گیا اور میں ایسی

مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَزَلْتُمْ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيْ النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْهِ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي *

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ *

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَفْطُحِيُّ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

حرکت کر بیٹھا جو زنا سے کم درجہ کی ہے، اب میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں، میرے متعلق فیصلہ فرمائیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا نے تیری عیب پوشی کر لی تھی، اگر تو خود بھی اپنی عیب پوشی کر لیتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ شخص اٹھ کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، اقم الصلوة طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی کے لئے ہے، آپ نے فرمایا نہیں سب کے لئے ہے۔

۲۲۸۸۔ محمد بن ثنی، ابوالعمان، شعبہ، ساک بن حرب، ابراہیم، خالد اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احوص کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہے، یا ہمارے لئے بھی ہے، آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم سب کے لئے عام ہے۔

۲۲۸۹۔ حسن بن علی حلوانی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، اتنے میں نماز تیار ہو گئی، اس نے حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہوا تو پھر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے مجھے قرآن کے مطابق سزا دیجئے، آپ نے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو تمہارا قصور معاف

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضْ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكِ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتَبِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ * ۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةٌ *

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ قَالَ

نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ *

ہو گیا۔

(فائدہ) ان سے صغیرہ گناہ سرزد ہو گیا تھا، جس کو کبیرہ سمجھ رہے تھے، اور صغائر کے لئے نماز کفارہ ہے نہ کہ کبائر کے لئے، اور اگر کوئی قابل حد گناہ ہو تا تو آپ ضرور حد قائم کرتے۔

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ يَنْمُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَخْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدِّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ *

۲۲۹۰- نصر بن جهمی، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ، بن عمار، شداد، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، اس شخص نے دوبارہ عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا ہے مجھے شرعی سزا دیجئے، آپ پھر بھی خاموش رہے، اس شخص نے سہ بارہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے، اتنے میں نماز کی اقامت ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں وہ آپ کے پیچھے چلا، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، تاکہ معلوم ہو جائے، آپ اسے کیا جواب دیتے ہیں، غرض وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد قصور ہو گیا مجھے شرعی سزا دیجئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اپنے گھر سے نکلے تو کیا تم نے اچھی طرح کمال کے ساتھ وضو نہیں کیا تھا، اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ کیا تھا، آپ نے فرمایا پھر تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے، اس شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد یا گناہ معاف فرمادیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے اس قول کی تائید ہو گئی کہ حسانت سے مراد نمازیں ہیں، اور معلوم ہو گیا کہ صلوات خمس صغائر کے لئے کفارہ ہیں اور یہاں تو اصل چیز عداوت ہی اس درجہ کی ہے کہ اس کا بیان ہی نہیں کیا جاسکتا، اور پھر اس کے ساتھ حسانت کا اضافہ ہو گیا، لہذا اس صغیرہ کی معافی میں کوئی شبہ نہیں رہا۔

(۳۶۷) بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ *

باب (۳۶۷) قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔

۲۲۹۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابوالصدق، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ اقوام میں سے کسی نے ننانوے آدمیوں کا خون کیا تھا، اس کے بعد دریافت کیا کہ زمین والوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کا پتہ دیا گیا، اس نے راہب سے جا کر کہا، میں نے ننانوے خون کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد پوری کر دی، اس کے بعد دریافت کیا، کہ زمین والوں میں بڑا عالم کون ہے؟ ایک عالم کا پتہ دیا گیا، اس نے عالم سے جا کر کہا، میں سو خون کر چکا ہوں، کیا میری توبہ ہے؟ عالم نے کہا ہاں، توبہ قبول ہونے سے کیا چیز مانع ہے، تم فلاں جگہ جاؤ، وہاں کچھ آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اور اپنے ملک کو واپس نہ آنا، وہ بری سر زمین ہے، وہ شخص چل دیا، جب نصف راستہ پر پہنچا، تو موت آگئی، ملائکہ رحمت اور عذاب میں جھگڑا ہوا، ملائکہ رحمت بولے، یہ اپنے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف قلب متوجہ کر کے آیا تھا، عذاب کے فرشتے کہنے لگے، اس نے تو کبھی کوئی نیکی ہی نہیں کی تھی، ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، سب نے اس کو فیصلہ پایا، اس فرشتہ نے کہہ دونوں (طرف کی) زمین کو ناپو، جس زمین کی طرف اس کا قرب ہوگا، وہی اس کا حکم ہے، زمین کو ناپا، تو اس زمین سے قرب معلوم ہوا، جہاں جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا، لہذا ملائکہ رحمت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، حسن نے فرمایا، ہم سے بیان کیا گیا، کہ جب اسے موت آئی تو

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فَيَمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فِدْلًا عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فِدْلًا عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةً نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بَهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَيَّ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمُ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قَيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَأَلَى آيَتُهُمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَمَقْبَضَتُهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ *

وہ سینہ کے بقدر اس زمین سے دولا ہو گیا، جہاں سے چلا تھا۔

۲۲۹۲۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، ابو الصدیق ثامی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا، پھر پوچھے لگا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے، آخر ایک راہب کے پاس آیا، اس سے دریافت کیا، وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا، اور پھر پوچھا شروع کیا، آخر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جہاں نیک لوگ رہتے تھے گیا، راستہ ہی میں اسے موت آگئی، اس نے اپنا سینہ آگے بڑھایا، اور مر گیا، پھر اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا، لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت قریب نکلا، اور اسی بستی والوں میں اس کا شمار ہو گیا۔

(فائدہ) نام نووی فرماتے ہیں، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے، کہ عداوتوں کرنے والے کی توبہ مقبول ہے البتہ اگر قتل کو حلال سمجھ کر کیا کرے، توبہ تک نجات دہانہ جہنم خالہ انہما کا مصداق ہے، اور مترجم کے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں کی صحبت چھوڑ دینا، اور نیکیوں کی صحبت اختیار کرنا مستحب ہے اور یہ کہ فرشتوں کو بھی علم غیب نہیں ہے، عالم الغیب صرف اللہ رب العزت ہی ہے۔

۲۲۹۳۔ محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا، تو دور ہو جا، اور اس سے فرمایا تو قریب ہو جا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصَّدِيقِ الثَّامِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَانْتَحَصَت فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا *

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرُبِي *

(فائدہ) توبہ کے معنی رجوع کرنے اور بعد سے قرب کی طرف آنے کے ہیں، مگر اس کے لئے بھی ایک ابتداء اور ایک انتہا ہے، ابتداء تو قلب پر معرفت کی شعاعیں پھیل جانا ہے، اور اس مضمون کی پوری آگاہی حاصل ہو جانا ہے، کہ گناہ تباہ و برباد کر دینے والی چیز ہے، اور پھر خوف و ندامت پیدا کر کے گناہ کی تلاقی کرنے کی سعی اور خالص رغبت اس قدر پیدا ہو جائے، کہ اس گناہ کو فوراً ترک کر دے، اور آئندہ نہ کرنے کے لئے مضبوط ارادہ کرے، اور گزشتہ تعمیرات کا تذکرہ کرے، جب گزرے ہوئے زمانہ سے لے کر آنے والے زمانے تک توبہ کا یہ ثمر مرتب ہو جائے گا، تو یہی اس کا کمال ہے، اور اسی کا نام توبہ کی انتہا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۶۸) بَابُ فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى
بَاب (۳۶۸) مومنین پر اللہ کی وسعت رحمت اور دوزخ سے خلاصی کیلئے ہر ایک مسلمان کے

الْمُؤْمِنِينَ وَفِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرِينَ النَّارِ *

عوض کافر کا فدیہ میں دیا جاتا۔

۲۲۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا، اور فرمائے گا، یہ تیرا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَائِكَ مِنَ النَّارِ *

۲۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ عون اور سعید بھی اس وقت موجود تھے، جب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمر بن عبد العزیز کے سامنے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو تین مرتبہ اس ذات کی قسم دے کر جس کے سوا کوئی معبود نہیں دریافت کیا کہ تمہارے والد نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، چنانچہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی، قتادہ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھ سے قسم لینے کا ذکر نہیں کیا، اور عون نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكَرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلُهُ *

۲۲۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن مثنیٰ، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ *

۲۲۹۷۔ محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، شداد، غیلان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا، اور ان

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا جَرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا

گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دیا (جہاں تک میرا خیال ہے) ابو روح بیان کرتے ہیں، کہ مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ شک کسے ہے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔

۲۲۹۸۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام و ستوائی قتادہ صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا، کہ میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے، مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی معافی کا پردہ اس پر رکھ دے گا، اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے؟ وہ عرض کریگا، اے پروردگار میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، تو میں نے ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں چھپا دیا، اور اب میں انہیں آج کے دن تیرے لئے بخش دیتا ہوں، پھر اسے اس کی حسنات کی کتاب دی جائیگی اور کافراور منافقوں کے لئے تمام مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی۔

باب (۳۶۹) کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

۲۲۹۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا، اور آپ کا ارادہ روم کا تھا، اور عرب کے نصاریٰ کو شام میں دھمکانے کا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور وہ کعب بن مالک کے قاصد تھے، جب کہ وہ ناپید ہو گئے تھے کہ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبِ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِيمَا أَحْسَبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَذْرِي مِمَّنِ الشُّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ *

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْزَرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّحْوَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُذْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَتْفَهُ فَيَقْرُرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ *

(۳۶۹) بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ *

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ
حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ
بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِلَّا مَا خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ
يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
عَدُوَّهُمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ
حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي بِهَا
مَشْهَدٌ بِدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بِدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ
مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا
جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي
تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا
وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ
أَمْرُهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ
بَوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ
كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ
فَقُلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ

میں نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے غزوہ
تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ سوائے غزوہ تبوک کے اور کسی جہاد سے میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں رہا البتہ غزوہ بدر
سے پیچھے رہ گیا تھا اور غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر
عتاب بھی نازل نہیں ہوا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صرف قریش کے قافلہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے، اور
بغیر لڑائی کے ارادہ کے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا دشمن سے
مقابلہ کرا دیا، شب عقبہ میں، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ موجود تھا، اور وہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا
عہد و پیمان کیا تھا، میں جنگ بدر کی حاضری کو شب عقبہ کی
حاضری کے عوض لینا پسند نہیں کرتا، اگرچہ جنگ بدر کی شہرت
لوگوں میں زیادہ ہے، غزوہ تبوک پر نہ جانے کا میرا واقعہ یہ
ہے۔ کہ اس جہاد کے زمانہ میں جتنا میں طاقت ور اور مالدار تھا، اتنا
میں کسی جہاد کے موقعہ پر نہیں ہوا تھا، خدا کی قسم اس جہاد کے
موقعہ پر میرے پاس دو اونٹنیاں بھی تھیں، اور اس سے قبل کسی
جہاد میں دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں، اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرماتے، تو دوسری لڑائی
کا ذکر کر کے اس خاص مہم پر جانے کو چھپاتے، لیکن جب تبوک
کا زمانہ آیا، تو سخت گرمی کا زمانہ تھا، اور ایک لمبا سفر تھا، بے آب و
گیاہ بیابان طے کرنا تھا، اور کثیر دشمنوں کا مقابلہ کرنا تھا، اس لئے
آپ نے مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان کر دیا، تاکہ جنگ
کے لئے تیاری کر لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ارادہ سے مسلمانوں کو مطلع کر دیا، مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ
تھی، اور کوئی رجسٹر ایسا نہیں تھا، جس میں سب کے ناموں کا
اندراج ہو سکے، کعب فرماتے ہیں کہ جو شخص جنگ میں شریک
نہ ہونا چاہتا تھا، وہ سمجھ لیتا تھا، کہ جب تک میرے متعلق وحی
نازل نہیں ہوگی، میری حالت پوشیدہ رہے گی، آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کا اس وقت ارادہ فرمایا، جب کہ میوہ جات پختہ ہو گئے تھے، اور درختوں کے سائے کافی ہو چکے تھے، اور مجھے ان کی طرف میلان تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی، اور میں بھی سامان درست کرنے کے لئے صبح کے وقت ان کے ساتھ جایا کرتا تھا، مگر کسی کام کی تکمیل کئے بغیر واپس چلا آیا کرتا تھا، میں اپنے دل میں خیال کرتا، میں یہ کام پھر کر لوں گا، اور اسی لیت و لعل میں مدت گزر گئی اور مسلمانوں نے کوشش کر کے سامان سفر تیار کر لیا، بالآخر ایک صبح کو حضور مسلمانوں کو ساتھ لے کر چل دیئے، مگر میں اپنے سامان کی کوئی شے درست نہیں کر سکا، اور بغیر کچھ کئے چلا آیا، مدت تک میری یہی ٹال مٹول رہی، مجاہدین آگے بڑھ گئے، اور میں یہی سمجھتا رہا کہ تنہا کوچ کر کے ان سے جا کر مل جاؤں گا، کاش میں ایسا ہی کر لیتا، مگر یہ مقدر میں نہیں تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اب جو میں لوگوں میں چلتا پھرتا، تو مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے منافق ہونے کا خیال تھا اور علاوہ ان ضعیف اشخاص کے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور تھے اور کوئی مجھے اپنے جیسا نظر نہیں آتا تھا، حضور نے تبوک پہنچنے تک مجھے یاد نہیں فرمایا، ایک روز تبوک میں لوگوں کے ساتھ آپ تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا، کعب بن مالک کا کیا ہوا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ اسے اس کی دو چادروں نے اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تم نے یہ بات اچھی نہیں کہی یا رسول اللہ ہم تو سوائے خیر کے ان کے اندر اور کچھ نہیں جانتے، حضور خاموش رہے اتنے میں ایک سفید پوش آدمی دور سے ریگستان میں آتا نظر آیا، حضور نے فرمایا، ابو خثیمہ ہوگا اور واقعی وہ ابو خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری تھے اور یہ وہی تھے کہ جس وقت منافقوں نے انہیں فقیر سمجھا تھا، تو انہوں

سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخِيٍّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةُ حِينَ طَابَتْ التَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَّا إِلَيْهَا أَصْغَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِيقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَذَرَكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِيقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضَّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفِيهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَشَسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِيضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ

نے ایک صاع چھوہارے خیرات کئے تھے، کعب بیان کرتے ہیں، غرضیکہ جب مجھے اطلاع ملی کہ حضور تبوک سے واپس آ رہے ہیں، تو اندرونی رنج و الم اور زیادہ ہو گیا اور میں کوئی بات بنانے کی فکر کرنے لگا، اور ایسی بات سوچنے لگا، کہ جس سے حضور کی ناراضگی سے نجات مل جائے، گھر والوں میں سے جو لوگ اہل الرائے تھے، ان سے بھی مدد کا خواستگار ہوا، پھر مجھے اطلاع ملی کہ حضور عنقریب ہی آنے والے ہیں، مجھے کسی حیلہ سے اس معاملہ سے اپنی نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آئی تو سب دردغ بندی کا خیال جاتا رہا، اور سچ بولنے کا میں نے پختہ ارادہ کر لیا، صبح کو حضور تشریف لے آئے، آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ آپ جب کبھی سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے، حسب معمول حضور نے ایسا ہی کیا، تو جو لوگ تبوک جانے سے رہ گئے تھے، انہوں نے عذر خواہی کرنا شروع کی، اور قسمیں کھانے لگے، یہ سب آدمی کچھ لو پر اسی تھے، حضور نے سب کی ظاہری حالت دیکھ کر عذر قبول فرمایا، ان سے بیعت کی، اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی اور باطن کو خدا کے سپرد کر دیا، بالآخر میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ نے تبسم فرمایا لیکن آپ غصہ میں تھے اور فرمایا تمہارے رہ جانے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوتا اور مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی عذر کر کے اس کی ناراضگی سے نجات مل سکتی ہے، تو مجھے قوت گویائی حاصل ہے، لیکن بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ اگر میں آپ سے جھوٹ بولوں گا، اور آپ راضی بھی ہو جائیں گے، تب بھی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دیگا، اور اگر سچ بولوں گا اور آپ ناراض بھی ہو جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ سے اچھے انجام کی امید ہے، بخدا مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم اس جہاد سے بڑھ کر میں کبھی طاقتور اور خوش حال نہیں تھا،

الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي فَطَفِقْتُ أَتَذْكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاخَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَاجْتَمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْزِدُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضَعَةِ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جَنَّتْ فَلَمَّا سَلِمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أُمَشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتِغْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ حَذَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَحَدُّ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقُوبَةَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا

آپؐ نے فرمایا، اب اس شخص نے سچ کہہ دیا، اٹھ جاؤ تاؤ فیکلہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق خود کوئی فیصلہ نہ فرمادے، قبیلہ بنی سلمہ کے لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے، اور کہنے لگے، بخدا اس سے قبل ہماری دانست میں تم نے کوئی قصور نہیں کیا، پھر اب تم کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح عذر پیش نہ کر سکتے، جیسا کہ دوسرے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے ہیں تمہارے قصور کے لئے حضورؐ کی دعاء مغفرت کافی ہو جاتی، ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ میرا ارادہ ہو گیا کہ حضورؐ کے پاس جا کر اپنے پہلے کلام کی تکذیب کر دوں، مگر میں نے ان سے کہا کیا یہ میرے جیسا معاملہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی پیش آیا ہے، ان لوگوں نے کہا ہاں، دو آدمی اور بھی ہیں، انہوں نے وہی بات کہی ہے، جو تم نے کہی، اور ان سے بھی حضورؐ نے وہی فرمایا ہے، جو تم سے فرمایا ہے، میں نے کہا، وہ دونوں کون ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی جب انہوں نے ایسے نیک آدمیوں کا نام لیا، جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور بہت خوبیوں والے تھے، تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا، حضورؐ نے دوسرے غیر حاضرین کو چھوڑ کر صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے کی ممانعت فرمادی، مسلمان ہم سے بچنے لگے، اور ہمارے لئے بالکل بیگانے ہو گئے، اور میرے لئے تو گویا زمین ہی بدل گئی اور (مدینہ) جان پہچان کی سرزمین ہی معلوم نہ ہوتی تھی، پچاس روز تک یہی حالت رہی، میرے دوسرے دونوں ساتھی، تو خانہ نشین ہو گئے، اور گھروں میں روتے رہے، مگر میں نوجوان تھا، اور طاقتور بھی، باہر نکلا کرتا، اور نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتا، بازاروں میں چکر لگاتا، مگر کوئی مجھ سے بات نہیں کرتا تھا، میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب آپؐ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تو میں سلام کرتا اور دل میں کہتا معلوم نہیں سلام کے

أَيَسَّرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقَعْتُ وَثَارَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخْلَفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبَكَ اسْتَغْفَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذَبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهِ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةِ الْعَامِرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أَسْوَدُ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَيْثَنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَتَكَيَّانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ

جواب کے لئے حضورؐ نے لب مبارک ہلائے یا نہیں، پھر میں حضورؐ کے قریب ہی نماز پڑھنا شروع کرتا اور نظریں چرا کر دیکھتا کہ جب میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو آپؐ میری طرف دیکھ لیتے ہیں اور جب میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو آپؐ اپنا رخ پھیر لیتے ہیں، الغرض مسلمانوں کی یہ ترش روئی زیادہ بڑھ گئی تو میں ایک روز جا کر ابو قتادہؓ کی دیوار کے اوپر چڑھ گیا وہ میرے چچا زاد بھائی اور سب سے زیادہ دوست تھے میں نے انہیں سلام کیا، مگر بخدا انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا، ابو قتادہؓ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے، لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ قسم دی پھر بھی خاموش رہے، جب سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ و رسولہ اعلم میرے آنسو جاری ہو گئے، میں دیوار پر چڑھا اور لوٹ آیا، ایک دن میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا بھٹی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے لایا تھا لوگوں سے پوچھ رہا تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط میرے نام کا لا کر مجھے دیا میں چونکہ نشی تھا، اس لئے اسے پڑھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (حضورؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے اور خدا نے تمہیں ذلت کی جگہ اور حق تلفی کے مقام میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا، تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری دلجوئی کریں گے، خط پڑھ کر میں نے کہا یہ بھی میرا امتحان ہے، اور میں نے اسے تنور میں جھونک دیا، جب پچاس دن میں سے ایک چلہ گزر گیا اور بقیہ دس روز میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تو ایک روز حضورؐ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ حضورؐ نے تمہیں اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے، میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا نہیں تم اس سے علیحدہ رہو اور قربت نہ کرو، حضورؐ نے

حَرَكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصْلَى قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارَفَهُ النَّظَرُ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا التَفْتُ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْحِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أُمَشِي فِي سَوَاقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٍّ مِنْ بَنِي أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَّغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةً فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَّامَمْتُ بِهَا التُّورَ فَسَحَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبِثَ الْوَحْيُ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزَلْهَا فَلَا تَقْرُبْنَهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَمْرَاتِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِي

عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ
فَحَاجَّتْ امْرَأَةً هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ
تَكْرَهُ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ
فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَّا شَيْءٌ وَ
وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْكِحِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ
اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لَامْرَأَةِ هِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُذَرِّبُنِي مَاذَا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْهُ
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ
لَيَالٍ فَكَمَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَيْ
عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ
خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِنَا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
أَوْفِي عَلَيَّ سَلْعٌ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ
بْنَ مَالِكٍ أَنْبِشِرْ قَالَ فَحَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَادَّخَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ
صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا
فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ
إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى
الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

میرے دونوں مہراہیوں کو بھی یہی حکم پہنچا دیا، میں نے اپنی
بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ، اور اس وقت تک وہیں رہو
جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہ فرمادیں۔ ہلال
بن امیہ کی بیوی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ہلال بن امیہ
بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور اپنا کام خود نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان
کے پاس کوئی خادم ہے اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا یہ
حضورؐ کی مرضی کے خلاف ہوگا، فرمایا نہیں، مگر وہ تم سے قربت
نہ کریں، انہوں نے کہا، بخدا انہیں تو اس چیز کی رغبت ہی نہیں
اور خدا کی قسم جس دن سے ان کا یہ واقعہ ہوا ہے وہ برابر رو رہے
ہیں، میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم بھی حضورؐ سے
اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح ہلال کی بیوی نے لی
ہے تو تمہاری بیوی تمہاری خدمت کر دیا کرے گی، میں نے کہا
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی استدعا نہیں
کروں گا، معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور پھر میں جو ان آدمی
بھی ہوں، اس طرح دس راتیں اور گزر گئیں جس وقت سے
مجھے کلام کرنے کی ممانعت ہوئی تھی اس وقت سے جب پچاس
راتیں پوری ہو گئیں اور پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے گھر ہی
میں صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں بیٹھا تھا جس کا خدا نے
ہمارے حق میں تذکرہ کیا ہے، میری طبیعت بے چین تھی اور
زمین باوجود کشادگی کے مجبور تک تھی، اچانک مجھے ایک منادی
کی آواز سنائی دی جو کہ کوہ سلع پر انتہائی بلند آواز میں کہہ رہا تھا کہ
اے کعب بن مالک خوش ہو جاؤ میں سجدہ میں گر پڑا اور سمجھ گیا
کہ کشائش کی صورت پیدا ہو گئی ہے نماز فجر کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہو جانے کی
اطلاع دے دی تھی اور لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل
دیئے تھے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری
دینے کے لئے گئے تھے اور ایک آدمی گھوڑے کو ایڑی لگا کر میری
طرف چل دیا تھا نیز قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

اور گھوڑا سوار کے پہنچنے سے پہلے مجھے آواز آگئی تھی، غرض جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی بشارت کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، بخدا اس روز میرے پاس ان دونوں کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تھا اور خود عاریتاً مانگ کر دو کپڑے پہن لئے اور خدمت گراں میں حاضری کے ارادہ سے چل دیا (راستہ میں) گروہ در گروہ آدی مجھے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے اور کہتے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی، بالآخر میں مسجد میں داخل ہوا، حضور انورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرامؓ حلقہ بنائے بیٹھے تھے، طلحہ بن عبید اللہؓ اٹھ کر لپک آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، اور مبارکباد دی، خدا کی قسم طلحہؓ کے علاوہ اور کوئی مہاجر نہیں اٹھا، کعبؓ، طلحہؓ کے اس فعل کو کبھی فراموش نہ کر سکے، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضورؐ کو سلام کیا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا، فرمایا روز پیدائش سے لے کر آج تک جو دن تم پر گزرے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی بشارت ہو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ حضورؐ کی طرف سے یہ ”معانی“ ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور حضورؐ کی عادت تھی کہ خوشی کے وقت چہرہ انور چمک اٹھتا تھا، گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اسی سے ہم آپؐ کی مسرت معلوم کر لیتے تھے، الغرض جب میں حضورؐ کے سامنے جا کر بیٹھا تو عرض کیا، یا رسول اللہؐ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے کل مال سے دست بردار ہو جاؤں اور خدا اور اس کے رسولؐ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں، نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس روکے رکھو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا میں اپنا وہ حصہ روکے لیتا ہوں جو خیبر میں ہے، اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی بدولت نجات دی ہے، اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ جب تک زندگی رہے سچ بولتا رہوں،

جَاعَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُسْأِرُنِي فَزَعْتُ لَهُ تَوْبِيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَضْتُ تَوْبِيَّ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّتُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِيَهْنِئَكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرِؤُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعَبٍ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعَبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبَشِيرٌ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْنِكَ أُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقٍ

الْحَدِيثُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَتَلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ مَا تَعَمَّدَتْ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ) حَتَّى بَلَغَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ كَعَبٌ وَاللَّهُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ (سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ) قَالَ كَعَبٌ كُنَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں بخدا جب میں نے یہ بات حضورؐ سے عرض کی، میری دانست میں سچائی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی ایسی آزمائش نہیں کی جیسی کہ میری کی اور بخدا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور آئندہ کے لئے بھی امید ہے کہ اللہ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا، اسی واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کی) یہ آیتیں نازل فرمائی، لَقَدْ تَابَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ اور مہاجرین و انصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے جنگی کی حالت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا تھا۔ آخر آیت رَوْفَ رَحِيمِ تک، اور ان تین شخصوں کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی، کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی، آخر آیت یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین تک، کعبؓ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا آج تک کوئی نعمت بھی اس سچائی سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی، اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا، تو جس طرح اور جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہوئے میں بھی ہو جاتا، نزول وحی کے وقت اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کی بہت مذمت فرمائی، چنانچہ ارشاد ہے، سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ يَعْنِي هَٰذَا اب وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، ان کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے، یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچیدہ رہ گیا تھا جنہوں نے دربار رسالتؐ میں قسمیں کھا کر عذر خواہی کی تھی اور

حضورؐ نے ان کی معذرت بھی قبول فرما کر ان سے بیعت لی تھی اور ان کے لئے دعا مغفرت بھی فرمائی تھی اور ہمارے معاملہ میں حضورؐ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمادیا، وعلیٰ الثلاثة الذین خلفوا اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ پیچھے رہ جانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے معاملہ کو ان لوگوں کے بعد میں رکھا جنہوں نے قسمیں کھا کھا کر حضورؐ کے سامنے معذرت پیش کی اور آپؐ نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا۔

فِيهِ فَبَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاعْلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا تَحْلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَحْلِفُهُ إِنَّا نَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرًا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ *

(فائدہ) اس روایت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے مثلاً اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کی تردید کرنا، سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا، اہل بدعت سے ملاقات اور سلام و کلام کا ترک کر دینا، خوشخبری کا استجاب، خوشخبری دینے والے کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ملاقات کے وقت مصافحہ کا استجاب، اصحاب فضل کے لئے کھڑا ہونا، خوشی کے مقامات میں صدقہ و خیرات کرنا، مبارک پاؤ کا استجاب، نیز معلوم ہوا کہ اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول عزیز داری پر مقدم ہے اور یہ کہ صحابہ کرام اور خود جناب نبی اکرمؐ اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ عالم الغیب صرف ذات خداوندی ہی ہے اس کے علاوہ اس حدیث میں اور بہت فوائد ہیں جو امام نووی نے شرح نووی میں نقل کئے ہیں۔

۲۳۰۰۔ محمد بن رافع، حمید بن شمس، لیث، عقیل، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی سند کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً *

۲۳۰۱۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ بن مسلم، زہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ، عبید اللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے ان کا واقعہ سنا جب کہ وہ جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس کی روایت سے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد پر تشریف لے جاتے تو اکثر توریہ فرماتے، لیکن اس غزوہ میں آپؐ نے صاف صاف بیان فرمایا تھا، اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم کی روایت میں ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات مذکور ہے۔

۲۳۰۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَحَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةَ إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ
أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا حَيْثَمَةَ وَلِحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۲- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ
أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ
عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ
غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَانِسَ كَثِيرَ يَزِيدُونَ
عَلَى عَشْرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيَوَانٌ حَافِظٌ *

۲۳۰۲- سلمہ بن شیبیب، حسن بن اعین، معقل، زہری،
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب، حضرت عبید اللہ بن کعب بن
مالک سے روایت ہے اور وہ کعب بن مالک کے (ان کے ناپوتا
ہو جانے کے بعد) قائد تھے، اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ
علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی احادیث یاد تھیں، کعب بن مالک ان تین حضرات میں
سے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، کعب بیان
کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف دو
جہادوں کے علاوہ اور کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہے اور بقیہ
روایت بیان کی باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضور نے بہت
سے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے
زیادہ تھی اور کسی منشی کا دفتر ان کا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

(فائدہ) ابو زرہ رازی فرماتے ہیں کہ ستر ہزار صحابہ کرام تھے اور ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ تیس ہزار کی تعداد تھی، باقی ٹھیک ٹھیک
مقدار معلوم نہیں ہے اور ان دونوں اقوال میں علمائے کرام نے تطبیق پائیں صورت بیان کی ہے کہ امام رازی نے مجاہدین اور ان کے ساتھ
رہنے والوں سب کا شمار کیا ہے اور ابن اسحاق نے صرف مجاہدین ہی کا شمار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا ہے کہ زیادہ مشہور قول ابن اسحاق کا ہے
اوپر صحیح ہے۔

باب (۳۷۰) حدیث افک اور تہمت لگانے
والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔

۲۳۰۳- حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید
الیلی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن
حمید، عبد الرزاق، معمر، سعید بن مسیب، اور عروہ وعلقمہ اور
عبید اللہ بن عبد اللہ سب حضرت عائشہ کی روایت نقل کرتے
ہیں کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی اور جو
کچھ کہنا تھا سو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تہمت سے پاکی

(۳۷۰) بَاب فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ وَقَبُولِ
تَوْبَةِ الْقَافِذِ *

۲۳۰۳- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْإِيليُّ ح
و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ
قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
وَالسَّيِّاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ وَابْنِ

رَافِعَ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْبَاغِ
مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي
طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى
لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثَبْتُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ
عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي
وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ
سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ
غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ
الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ
مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ
أَذَّنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْحَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ
مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَبَادَا عِقْدِي مِنْ جَزَعِ ظَفَّارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي أَيْغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ
الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي
فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أُرْكَبُ وَهُمْ
يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ

بیان فرمائی، زہری بیان کرتے ہیں کہ ان سب حضرات نے اس
حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض بعض سے زیادہ یاد
رکھنے والے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اور میں نے ہر ایک
سے حدیث سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرنے والی
تھی، چنانچہ حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر
تشریف لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کا نام
نکل آتا اسے ساتھ لے جاتے (ایک مرتبہ) جہاد کو تشریف
لے گئے اور قرعہ میں میرا نام نکل آیا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ چل دی، یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے
سے بعد کا ہے چنانچہ میں محمل میں سوار ہو کر چلتی تھی اور جہاں
کہیں پڑاؤ ہوتا تھا میرا محمل اتار لیا جاتا تھا، غرض ہم چل دیئے
جہاد سے فارغ ہو کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس
ہوئے اور مدینہ کے قریب ہم سب پہنچ گئے تو ایک رات کو
حضورؐ نے کوچ کا اعلان کر دیا، اعلان سنتے ہی میں بھی اٹھی اور
پیدل جا کر لشکر سے نکل کر قضاہ حاجت سے فارغ ہو کر منزل
پر آئی، سینہ ٹٹول کر دیکھا تو ظفاری پوتھ کا ہار (جو میں پہنے
ہوئے تھی) نہ معلوم کہیں ٹوٹ کر گر گیا، فوراً میں اس کی تلاش
کے لئے لوٹی، لیکن تلاش کرنے میں دیر لگ گئی جو گروہ میرا
کجاوہ کستا تھا اس نے میرے محمل کو اٹھا کر اسی اونٹ پر رکھ دیا
جس پر میں سوار ہوتی تھی کیونکہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میں
محمل کے اندر ہوں گی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی
تھیں، فرہ اندام اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں، کھانا تھوڑا کھایا
کرتی تھیں اور میں تو ویسے بھی نوخیز لڑکی تھی، اس لئے جن
لوگوں نے محمل اٹھا کر رکھا ان کو محمل کی گرانی کا امتیاز نہ ہوا، اور
اونٹ اٹھا کر وہ لوگ چل دیئے اور لشکر کے چلے جانے کے بعد
مجھے ہار مل گیا، میں پڑاؤ پر پھر آگئی اور خیال کیا کہ جب میں
لوگوں کو نہ ملوں گی تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، میں اپنی جگہ

خِفَافًا لَمْ يُهْبَلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ
 الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلِ
 الْهُودَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكَنتُ جَارِيَةً
 حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ
 عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ
 وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُحِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي
 الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي
 فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي
 عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيِّ
 ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادْلَجَ
 فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
 فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَيْتِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ
 أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَبْقَضْتُ
 بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي
 بِحُلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ
 مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ
 فَوَطِئَ عَلَيَّ يَدَهَا فَرَكَبْتُهَا فَاَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي
 الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ
 فِي نَحْرِ الظَّهْمِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي
 وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنٍ
 سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا
 الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ
 الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِينُنِي
 فِي وَجْعِي أَنِّي لَا أَغْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ
 حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُنِي ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَيْكُمُ فَذَاكَ
 يَرِينُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا

میں بیٹھی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں نیند کا جوش آیا اور میں سو
 گئی، صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی لشکر کے پیچھے آخر شب میں
 سو گیا تھا پچھلی رات کو چل کر صبح کو میرے پڑاؤ پر پہنچا اور
 سوئے ہوئے آدمی کا ایک جثہ اسے نظر آیا، پاس آیا تو اس نے
 مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا
 تھا، دیکھ کر اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اس کی آواز
 سے بیدار ہو گئی اور اوڑھنی سے منہ چھپا لیا خدا کی قسم اس نے
 مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور سوائے انا اللہ وانا الیہ راجعون کے
 میں نے اس سے کوئی بات نہیں سنی، غرض اس نے اپنی اونٹنی
 بٹھادی، میں اس کے ہاتھ کے سہارے سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی
 کی مہار پکڑے چل دیے یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے، لشکر
 والے ٹھیک دوپہر میں سخت گرمی کے وقت ایک جگہ اتر پڑے
 تھے، میرے اس واقعہ میں (بدگمانی کر کے) ہلاک ہونے والے
 ہلاک ہو گئے اور سب سے بڑی افترا بندی کا ذمہ دار عبد اللہ بن
 ابی منافق تھا، مدینہ میں پہنچ کر میں ایک مہینہ تک بیمار رہی،
 لوگ بہتان تراشوں کے قول پر غور و خوض کرتے رہے مگر
 مجھے اس کا کوئی احساس نہ تھا، ہاں بیماری کے زمانہ میں اس بات
 سے ضرور شک ہو تا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری
 بیماری کے زمانہ میں جو مہربانیاں فرمایا کرتے تھے وہ اس بیماری
 کے زمانہ میں مجھے نظر نہیں آئیں، اتنی بات ضرور تھی کہ
 حضور تشریف لانے کے بعد فرمایا کرتے تھے، تمہارا کیا حال
 ہے، اس سے مجھے شک ہو تا تھا، مگر کسی برائی کا مجھے شعور بھی نہ
 تھا، بالآخر میں لاغری اور کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، اور
 میرے ساتھ ام مسطح بھی تھیں، اور مناصح کی طرف چل دی
 مناصح اس زمانہ میں ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم راتوں رات وہاں
 جاتے تھے، اس وقت ہماری حالت بالکل ابتدائی عربوں کی
 طرح تھی کہ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے ہمیں تکلیف
 ہوتی تھی، ام مسطح ابورہم بن مطلب بن مناف کی بیٹی تھی اور

اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو حضرت ابو بکر کی خالہ تھیں، ام مسطح کے شوہر کا نام اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، غرض ضرورت سے فارغ ہو کر میں اور ام مسطح گھر کو آئے، راستے میں ام مسطح اپنی اوڑھنی میں الجھ کر گریں اور بولیں کہ مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا تم نے برا کہا، کیا تو ایسے آدمی کو سستی ہے جو بدر میں شریک تھا، کہنے لگی، بھولی عورت کیا تم نے اس کا قول نہیں سنا؟ میں نے کہا، اس کا کیا قول ہے، ام مسطح نے تہمت تراشوں کا قول بیان کیا، یہ سن کر میری بیماری میں اس سے اور اضافہ ہو گیا، گھر میں واپس آئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام علیک کے بعد فرمایا، تمہارا کیا حال ہے، میں نے کہا، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں، اس گزارش کی وجہ یہ تھی کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کرنا چاہتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی میں اپنے والدین کے مکان پر چلی آئی، اور والدہ سے دریافت کیا، لوگ کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، والدہ نے کہا، بیٹی تو رنج نہ کر، کیونکہ خدا کی قسم اگر کوئی چمکیلی عورت ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں اور اس کا شوہر اسے چاہتا بھی ہو تو سونکیں اس پر بڑی بڑی باتیں رکھ دیتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ لوگ کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، الغرض میں اس رات روتی ہی رہی صبح ہوئی تب بھی میرے آنسو نہ تھے، اور نہ نیند آئی، صبح کو درہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے علیؑ اور اسماءؓ کو طلب فرمایا کیونکہ وحی میں توقف ہو گیا تھا، اسماءؓ نے وہی مشورہ دیا جو انہیں معلوم تھا کہ ان کی بیوی پاک و امن ہے اور رسول اللہؐ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اور عرض کیا، یا رسول اللہؐ وہ آپؐ کی بیوی میں مجھے کو تو کسی بدی کا علم نہیں ہے مگر حضرت علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ خدا نے آپؐ کے لئے بھیگی

نَفَثَتْ وَخَرَجَتْ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرِّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ الْكُفْفَ قَرِيبًا مِنْ بَيْوتِنَا وَأَمَرْنَا أُمَّ الْعَرَبِ الْأَوَّلَ فِي التَّنْزِهِ وَكُنَّا تَنَادِي بِالْكَفْفِ أَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ بَيْوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُحْمٍ بِنِ الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرَ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَبْنَاهَا مِسْطَحُ بْنُ أُنَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَلِّبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُحْمٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَغَفَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بفس مَا قُلْتُ أَتَسْبِيْن رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَتَاهُ أَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْبُفْلِكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَيْكُمُ قُلْتُ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبُوبَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حَيْثُ أُرِيدُ أَنْ أَتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبُوبَيَّ فَقُلْتُ لَأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بِنْتُ هَوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُ وَضِيعَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُجِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقَا لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ
زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ
فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ
أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلَ الْحَارِيَّةَ تَصُدُّكَ قَالَتْ
فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ
فَقَالَ أَيُّ بَرِيرَةَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيئُكَ مِنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ
رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْيِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ
أَنْهَا حَارِيَّةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا
فَتَأْتِي الدَّاحِنُ فَنَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبِرِ فَاسْتَعْدَرَ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِبْنِ سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبِرِ يَا
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْدِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ
أَدَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا
خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْدِرُكَ مِنْهُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عَنْقَهُ وَإِنْ
كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزَرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ
قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ
وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ
ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ

نہیں رکھی ہے اس کے علاوہ عورتیں بہت ہیں، اگر آپ خادمہ
کو بلا کر دریافت کریں گے تو وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی، حضور
نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا بریرہ، تم کو عائشہ کی طرف سے کوئی
شک کی بات (کبھی) نظر آئی، بریرہ نے جواب دیا قسم ہے اس
خدا کی جس نے آپ کو برحق رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے
حضرت عائشہ میں کوئی بات نکتہ چینی کے قابل نہیں دیکھی،
صرف اتنی بات ہے کہ وہ کسن لڑکی ہے گھر گوندھا ہوا آنا چھوڑ
کر سو جاتی ہے، اور بکری کا بچہ اس کو آکر کھا جاتا ہے، اس کے
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر
عبداللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ
اے گروہ مسلماناں ایسے شخص کی طرف سے کون جواب دے
سکتا ہے جس کی جانب سے مجھے اپنے گھر والوں سے متعلق
اذیت پہنچی ہے، خدا کی قسم مجھے تو اپنی بیوی میں کوئی برائی نظر نہ
آئی اور لوگوں نے جس آدمی کا میرے سامنے نام لیا ہے اس
میں میری دانست میں بدی نہیں ہے (صفوان) وہ تو میرے گھر
کے اندر صرف میرے ساتھ جایا کرتا تھا یہ سن کر حضرت سعد
بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جواب دیتا
ہوں، اگر وہ شخص اوس میں سے ہو گا تو ہم اس کی گردن ماریں
گے اور اگر ہمارے خزر جی بھائیوں میں سے ہو گا تو آپ ہم کو
جو حکم دیں، ہم اس کی تعمیل کریں گے، سعد بن معاذ کا قول سن
کر سعد بن عبادہ سردار خزر ج اٹھے، یہ آدمی تو نیک تھے مگر اس
وقت ان کو کچھ جاہلانہ حمیت آگئی، سعد بن معاذ سے کہنے لگے،
خدا کی قسم تم اس کو قتل نہ کرو گے اور نہ کر سکو گے اوپر سے
سعد بن معاذ کے چچا ابو بھائی اسید بن حنیر نے سعد بن عبادہ کو
جواب دیا تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کی قسم ہم اس کو قتل کر دیں گے
تم منافق ہو کہ منافق کی طرف سے لڑتے ہو، غرض اوس اور
خزر ج دونوں قبیلوں کو جوش آگیا، اور باہم لڑائی کی تیاری ہو گئی
اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے

آپ نے ان کے جوش کو کم کیا، بالآخر سب خاموش ہو گئے میں اس روز دن بھر روتی رہی، آنسو نہ رکھے، آئندہ رات کو بھی روتی رہی رات بھر آنسو نہیں تھے، نہ نیند آئی، والدین کہنے لگے کہ روتے روتے تمہارا جگر پھٹ جائے گا میں روتی تھی اور وہ میرے پاس بیٹھتے تھے، اتنی میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دے دی اور وہ آ کر میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی ہم سب اس حال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سلام علیک کی، اور بیٹھ گئے جب سے یہ بات ہوئی تھی، اس وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ ہو گیا تھا، مگر میرے اس واقعہ کے متعلق کسی قسم کی وحی بھی نہیں آئی تھی، الغرض بیٹھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھ کر فرمایا، عائشہ مجھے تمہارے متعلق ایسی ایسی خبر ملی ہے، اب اگر تم اس الزام سے پاک ہو تو خدا تعالیٰ تمہاری پاکی بیان کر دے گا، اور اگر گناہ میں (اتفاقاً) مبتلا ہو گئی ہو تو خدا تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرو، جب بندہ اپنے قصور کا اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا کلام ختم کر چکے تو میرے آنسو خشک ہو گئے، پھر ایک قطرہ بھی نکلا معلوم نہ ہوا میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دو، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ میں نہیں جانتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، میں اس زمانہ میں کس لڑکی تھی زیادہ قرآن بھی نہ پڑھا تھا مگر میں نے کہا، خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے یہ بات سن لی ہے اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اور تم اس کو سچا

كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتَلَنَّهٗ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تَحَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانَ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمَنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُومٌ ثُمَّ بَكَيتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةِ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُومٌ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذًا وَكَذًا فَإِنْ كُنْتَ بَرِيَّةً فَسَيِّرْ لَكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمَمْتَ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ فَلَصَّ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

جانتے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھے سچانہ جانو گے اور اگر کسی بات کا اقرار کر لوں، اور خدا شاہد ہے کہ میں اس میں بری ہوں، تو تم میری تصدیق کرو گے، اس لئے مجھے کوئی اور صورت نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ جیسا حضرت یوسف کے باپ نے کہا تھا، فصر جمیل واللہ المسحان، میں بھی وہی کہتی ہوں، اور یہ کہنے کے بعد میں منہ لوٹا کر لیٹ گئی، خدا کی قسم اس وقت میں بخوبی واقف تھی کہ میں اس الزام سے پاک ہوں اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بری کرے گا مگر اپنی دانست میں میری حالت چونکہ بہت حقیر تھی اس لئے یہ خیال بھی نہ تھا کہ میرے معاملہ میں خدا تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا، مجھے یہ امید تھی کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب دکھادے گا جس سے میری بریت ثابت ہو جائے گی، مگر خدا کی قسم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی بھیج دی اور وحی کے نازل ہونے کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہ حضور پر ہوئی وحی کے نازل ہونے کے وقت سخت سردی کے دنوں میں بھی وحی کے بار سے عرق مبارک کے قطرے چاندی کے موتیوں کی طرح ٹپک پڑتے تھے، جب وحی کی وہ کیفیت رفع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سب سے پہلے یہ بات کہی کہ عائشہؓ مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری برأت کر دی، مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ اٹھ کر حضور کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں اٹھوں گی اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا شکریہ ادا نہ کروں گی، اسی نے میری برأت کا حکم نازل فرمایا ہے، اللہ رب العزت نے میری بریت میں دس آیات نازل فرمائی تھیں، ان الذین جاؤ ابالا لک عصہ منکم آخر آیت تک، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ مسطح کی ناداری

وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهِذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نَفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ (فَصَبَّرَ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهُ حِينِيذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بَرَائَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلَى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحَقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبَرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّكَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَائَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ)

عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ
بِرَأْيِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى
مِسْطَحَ لِقَرَاتِهِ مِنْهُ وَفَقْرَهُ وَاللَّهُ لَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ
شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ (وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ
يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى) إِلَى قَوْلِهِ (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ
يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ) قَالَ حَبَّابُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي
فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحَ الْتَفَقَّ الَّذِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ
وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتَ أَوْ مَا رَأَيْتَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصْرِي وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ النَّبِيَّ كَانَتْ
تَسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِئَتْ أَحْتَهَا حَمْنَةُ بِنْتُ
جَحْشٍ تَحَارَبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ
الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ
وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ أَحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ *

اور اس کی رشتہ داری کی بنا پر اسے کھانے پینے کو دیا کرتے تھے
انہوں نے کہا خدا کی قسم اس نے عائشہ کے بارے میں یہ بات
کہی ہے اب میں اس کو کبھی کھانے پینے کے لئے نہیں دوں گا،
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى الی قولہ الا تحبون
ان یغفر اللہ لکم، تک حبان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ
عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ
امید دلانے والی یہی آیت ہے یہ آیت سن کر حضرت ابو بکرؓ
فرمانے لگے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری
مغفرت فرمائے، اب میں اس کا نفقہ کبھی بند نہیں کروں گا
چنانچہ مسطح کو جو خرچ پہلے دیتے تھے وہ پھر جاری کر دیا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی زینب بنت جحش سے میرے
واقعہ کے متعلق دریافت کیا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں بن
دیکھے اور بن سنے کوئی بات نہیں کہوں گی، خدا کی قسم مجھے تو اس
میں کوئی برائی نظر نہیں آتی، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ زینبؓ ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میری ہم
پلہ تھی مگر ان کی پرہیزگاری کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تہمت
تراشی سے محفوظ رکھا، البتہ ان کی بہن حمہ بنت جحش ان سے
لڑیں اور دیگر تباہ کاروں کے ساتھ تباہ ہوئیں، زہری کہتے ہیں
یہی ہے وہ خبر جو ہمیں اس گروہ کے بارے میں پہنچی ہے اور یونس
کی روایت میں ہے کہ اسے اس پر حمیت (۱) نے آمادہ کیا تھا۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے محدثین کرام اور فقہاء عظام نے بہت سے فوائد اور مسائل مستنبط فرمائے ہیں ان
میں چند یہ ہیں (۱) عورت کے لئے اجنبی مردوں سے خدمت لینا جائز ہے بشرطیکہ پردہ کی رعایت کی جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا ہودج اجنبی مرد اٹھایا کرتے تھے۔ (۲) عورت کے لئے زیور پہن کر سفر کرنا جائز ہے۔ (۳) لشکر والوں میں سے بعض حضرات
کے لئے کسی ضرورت کی بنا پر باقی ساتھیوں سے پیچھے رہنا جائز ہے۔ (۴) مردوں کے لئے ادب یہ ہے کہ اجنبی عورتوں کے ساتھ لمبی
گفتگو نہ کریں بس بقدر ضرورت پر اکتفا کریں۔ (۵) کسی مجبوری کی حالت میں جب کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ سفر کرے تو بہتر یہ
ہے کہ مرد آگے ہو اور عورت پیچھے ہو۔ (۶) عورتوں کو چاہئے کہ اجنبی مردوں کی نگاہوں سے حفاظت کے لئے اپنے چہرے کو ڈھانپ کر
رکھیں اگرچہ عورت کتنی ہی نیک ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تھا۔

۲۳۰۴۔ ابوالریح عسکری، فلیح، بن سلیمان، (دوسری سند) حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، زہری سے یونس اور معمر کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی فلیح کی روایت میں معمر کی روایت کی طرح اجتہلتہ الحمیۃ اور صالح کی روایت میں یونس کی روایت کی طرح اجتہلتہ الحمیۃ کا لفظ ہے (ترجمہ وہی ہے) اور صالح کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عروہ بیان کرتے ہیں حضرت عائشہ حضرت حسان کی برائی بیان کرنے کو برا جانتی تھیں اور فرماتی تھیں یہ شعر حضرت حسان کا ہے۔

میرے باپ اور ماں، اور میری آبرو یہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچاؤ ہے

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم جس آدمی سے تہمت لگائی وہ کہتا تھا، سبحان اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کی دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا پردہ بھی نہیں کھولا، اور پھر اسے راہ خدا میں شہادت نصیب ہوئی اور یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں ”موغیرین“ اور عبدالرزاق کی روایت میں ”موغیرین“ ہے عبد بن حمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے دریافت کیا کہ موغیرین کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا بہت سخت گری۔

۲۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں سے میری نسبت جو کچھ بیان کرنا تھا وہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کے شایان شان تھی، پھر فرمایا، اما بعد، مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میرے گھروالی پر تہمت لگائی ہے، خدا کی قسم میں نے تو اپنی گھروالی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس

۲۳۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّحِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ ابْنِ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عَنْدَهَا حَسَّانٌ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ

وَزَادَ أَيُّضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَفِّهِ أَنْتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوَعِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوَعِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوَعِرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ *

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ أَبْنَاءِ أَهْلِي وَإِيْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ

فخص سے انہوں نے تہمت لگائی ہے اس کی بھی برائی کبھی نہیں سنی، اور نہ وہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر ہی آیا ہے اور جب میں سفر میں گیا، وہ بھی سفر میں میرے ساتھ ہی رہا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میری باندی سے پوچھا، وہ بولی بخدا میں نے تو حضرت عائشہؓ کا کوئی عیب کبھی نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں اور پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹایا خمیر کھا لیتی ہے، آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بیان کریں یہاں تک کہ اس نے اس کے متعلق صاف کہہ دیا وہ بولی سبحان اللہ، خدا کی قسم میں تو حضرت عائشہؓ کو ایسا جانتی ہوں جیسا کہ جوہری خالص سرخ سونے کی ڈلی کو (بے عیب) جانتا ہے یہ خبر انہیں پہنچی جن کے ساتھ تہمت لگائی تھی تو وہ بولے، خدا کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ صحابی راہ خدا میں شہید ہوئے، اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مسطح، حمزہ اور حسان تھے اور عبد اللہ بن ابی منافق وہ تو کرید کرید کر اس بات کو نکالتا اور جمع کر کے پھیلاتا تھا اور وہی مہانی تھا اور حمزہ بنت جحش تھیں۔

(فائدہ) یہ اقل کا واقعہ ۶ ہجری میں پیش آیا، اور اس میں سب سے بڑا طوفان اٹھانے والا، عبد اللہ بن ابی منافق تھا، غیرت کا مقام ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور ارشاد فرمایا باقی اللہ رب العزت کا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور تمام امت پر بھی ایک عظیم الشان انعام ہے، کہ آئندہ کے لئے اگر کوئی کسی صالح اور نیک شخص کی بی بی پر وسوسا قائم کرے، تو فوراً اس کا منہ توڑ دیا جائے، قرآن کریم نے اس پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، شائقین تفاسیر کا بھی مطالعہ فرمائیں، واللہ اعلم۔

باب (۳۷۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔

۲۳۰۶۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو لوگ آپ کی ام ولد کے ساتھ متہم کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَأَبْنَاهُمْ بَيْنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَيْبٌ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِئَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْفُقُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَنَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقُطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُتْنَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مَسْطُحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوِشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ *

(۳۷۱) بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّيَّةِ *

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَهَمُ بِأَمٍّ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جاؤ اس کی گردن مار دو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس گئے، دیکھا، تو وہ ٹھنڈک کے لئے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا نکل، اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، انہوں نے اسے باہر نکالا، دیکھا، تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل نہیں کیا، پھر حضور کی خدمت میں آئے اور کہلایا رسول اللہ وہ تو محبوب ہے، اس کا ذکر ہی نہیں۔

(قائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس چیز کا علم ہو گیا، کہ وہ محبوب ہے، اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا، آپ نے قتل کا حکم دیا، تاکہ اس کا حال لوگوں پر منکشف ہو جائے، اور وہ اپنی باتوں پر نادم ہوں، اور ان کا جھوٹ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے (شرح ابی جلد ۷ و نووی جلد ۲)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب صفات المنافقین و احکامہم

۲۳۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، زہیر بن معاویہ، ابو الخق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی، عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو، حتیٰ کہ وہ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں (زہیر کہتے ہیں، یہی قرأت ہے جنہوں نے من حولہ پڑھا ہے اور یہی قرأت مشہور ہے) اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا، میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبد اللہ کے پاس کہلا بھیجا اور اس سے دریافت کروایا، اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے حضور سے

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَأَصْحَابِهِ (لَا تُتَفَقُّوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا) مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةٌ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ (لَيْتَنِي رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّا الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلُّ) قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَسَأَلَهُ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى

جھوٹ کہا ہے اس سے مجھے بہت رنج ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری سچائی بیان کر دی، پھر آپؐ نے انہیں بلوایا مگر انہوں نے سر پھیر لئے اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا کہ وہ دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمادیا، جب ان کی ظاہری حالت اچھی معلوم ہو تو اور کچھ سمجھنا نہ چاہئے بلکہ وہ لکڑیوں کی مانند ہیں کہ ان میں ذرا برابر بھی عقل و شعور اور ایمان نہیں ہے (نووی جلد ۲۔ شرح ابی جلد ۶)

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ *

۲۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی منافق کی قبر پر تشریف لائے اور اسے قبر سے نکالا اور اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ بھی اسے پہنایا، پس اللہ تبارک و تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۲۳۰۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عبد الرزاق، ابن جریر، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی کی طرف آئے اور وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَكْوَلٍ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَحْدَثَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی منافق مر گیا، تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ (جو سچے مسلمان تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے آپ کا کرتہ مانگا، آپؐ نے دے دیا، پھر انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپؐ کا کپڑا پکڑ لیا، اور عرض کیا رسول اللہ آپؐ اس کی نماز پڑھتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً) وَسَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرگا، لہذا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منافق تھا، آپ نے اس کی نماز پڑھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان میں سے کسی کی بھی جب وہ مر جائے نماز نہ پڑھیے اور نہ ان کی قبر پر جائیے۔

(فائدہ) یہ واقعہ بھی موافقات حضرت عمرؓ میں سے ہے باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت کا تقاضا یہی تھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے مگر اس کے لڑکے حضرت عبد اللہ کی دل جوئی کے لئے ایسا کیا، اور اس منافق نے غزوہ بدر میں حضرت عباسؓ کو کرتہ دیا تھا اس لئے آپ نے اسے اپنا کرتہ دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے، لہذا اقال الکرمانی (نووی جلد ۲)

۲۳۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

۲۳۱۱- محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنا ترک کر دیا۔

۲۳۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَتَقْفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَقَهُ قُلُوبُهُمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بُطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ) الْآيَةُ *

۲۳۱۲- محمد بن ابی عمر مکی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے، ان میں سے دو قریش سے تھے اور ایک ثقیف کا، یاد وثقیف کے تھے اور ایک قریش کا، ان کے قلوب میں سمجھ کم اور پیٹوں میں چربی زیادہ تھی، ایک شخص نے ان میں سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم جو کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکاریں گے تو سنے گا اور اگر آہستہ سے کہیں گے تو نہیں سنے گا، تیسرا بولا اگر وہ ہمارے زور سے کہنے کو سنتا ہے تو وہ آہستہ کو بھی سنے گا، شب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الا بآیۃ“

(فائدہ) بلکہ نعوذ باللہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن الحسن کے علاوہ کبھی بھی کسی مولے انسان کو مائل نہیں دیکھا۔ (شرح ابی جلد ۷)

۲۳۱۳۔ ابو بکر بن خلاو ہاشمی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، عمارہ بن عمیر، وہب، بن ربیعہ، عبد اللہ، (دوسری سند) یحییٰ، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱۴۔ عبید اللہ بن بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے نکلے، اور چند آدمی آپ کی ہمراہی سے لوٹ آئے، آپ کے صحابہ کی ان کے بارے میں دو جماعتیں ہو گئیں، بعض بولے ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئیں۔

۲۳۱۵۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۱۶۔ حسن بن علی حلوانی، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھر بیٹھے سے خوش ہوتے، جب آپ جہاد سے واپس تشریف لاتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے، اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کے ان کاموں پر جو انہوں نے کئے ہیں ان کی تعریفیں کریں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو جو اپنے افعال پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے کئے ہوئے کاموں پر

۲۳۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ *

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَلْنَهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَرَكْتُ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةً) *

۲۳۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَتَرَكْتُ (لَا تَحْسِبَنَّ

ان کی تعریف کی جائے، ان کے متعلق یہ نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے نجات پائیں گے۔

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ *

۲۳۱۷۔ زہیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان نافع سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جا کر عرض کرو کہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس شخص کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی اس بات پر جو اس نے نہیں کی اس کی تعریف کریں، اس پر عذاب ہو تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، تمہیں اس سے کیا واسطہ، یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، وَاِذَا اخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ آتَوْا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ، اور یہ آیت لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات دریافت کی تو انہوں نے آپؐ سے اس بات کو چھپایا اور اس کے بجائے دوسری بات بتادی، پھر اس زعم میں نکلے اور آپؐ کو یہ سمجھایا کہ گویا ہم نے آپؐ کو وہ بات جو آپؐ نے دریافت کی تھی، بتادی ہے، اور آپؐ سے اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے اور دل میں اپنے کئے پر خوش ہوئے۔

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِرُحَيْمِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ إِذَا هَبْ يَا رَافِعُ لِيُؤَيِّبَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لِيْنِ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرَحَ بِمَا آتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ آتَوْا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ) هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا آتَوْا مِنْ كَيْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ *

(فائدہ) اصل بات کے چھپانے پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے لئے یہ وعید فرمائی ہے۔

۲۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، ابو نضرہ قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت علیؓ کے مقدمہ میں جو ان کا ساتھ دیا یہ تمہاری رائے ہے، یا تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا، عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِّعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شِئْنَا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدُ

فرمائی جو اور لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہؓ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ میرے اصحاب میں سے بارہ منافق ہیں جن میں سے آٹھ تو (کسی حال میں بھی) جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے اور آٹھ کو ان میں سے دبیلا کفایت کر جائے گا اور چار کے بارے میں اسود کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہ نے ان کے متعلق کیا کہا۔

۲۳۱۹۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ ابو نضرہ، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمار بن یاسر سے کہا کہ تمہاری لڑائی میں (حضرت علیؓ کا ساتھ دینا) یہ تمہارے رائے ہے، کیونکہ درست بھی اور غیر درست بھی ہو جایا کرتی ہے یا کوئی عہد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لیا ہے حضرت عمارؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا جو دوسرے لوگوں سے نہ لیا ہو، اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور شعبہ کی روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ بھی مذکور ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں نہ داخل ہو جائے آٹھ کو ان میں سے دبیلا (ایک قسم کا پھوڑا ہے) تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں میں پیدا ہوگا، یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

إِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَذِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي إِنَّا عَشْرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَّةٌ (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَّةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبِيلَةَ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ *

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حَذِيفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي إِنَّا عَشْرَ مُنَافِقًا (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ) وَلَا يَدْخُلُونَ رِيحَهَا (حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) ثَمَانِيَّةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبِيلَةَ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ *

۲۳۲۰۔ زہیر بن حرب، ابواحمد کوئی، ولید بن جحج، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہؓ کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا، جیسا کہ لوگوں میں ہوا کرتا ہے وہ بولا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اصحاب عقبہ کتنے تھے، لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے کہا جب وہ پوچھتا

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ وَبَيْنَ حَذِيفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنَشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ قَالَ

فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نَحْبِرُ
أَنْهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ
الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ
مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَمِعْنَا
مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ
فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ
أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ *

ہے تو اسے بتادو، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی گئی
ہے کہ وہ چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں سے ہے تو پھر پندرہ تھے
(یعنی تو بھی ان میں سے ہے) اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر
بیان کرتا ہوں کہ بارہ تو ان میں سے خدا اور اس کے رسولؐ کے
دنیا و آخرت میں دشمن ہیں، باقی تینوں نے یہ عذر کیا کہ ہم نے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز بھی نہیں سنی،
اور نہ ہمیں قوم کے ارادہ کی خبر ہے اور اس وقت حضور سکنستان
میں تھے، پھر آپؐ چلے اور فرمایا (اگلے پڑاؤ میں) پانی بہت کم ہے
تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ پہنچے، تو ایک قوم کو پایا جو وہاں
پہنچ چکی تھی، آپؐ نے اس دن ان پر لعنت فرمائی۔

(فائدہ) اہل عقبہ منافقین کی ایک جماعت تھی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹنے کے وقت اس بات کا
ارادہ کیا تھا کہ آپؐ پر حملہ کریں اور آپؐ کو عقبہ میں گراویں، امام بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت حذیفہؓ سے اس واقعہ کے متعلق مفصل
روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم گھائی پر پہنچے تو دفعتاً یاد دیکھتے ہیں کہ بارہ اشخاص اونٹوں پر سوار سامنے سے آ رہے تھے، میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع دی، آپؐ نے انہیں زور سے آواز دی، وہ پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، آپؐ نے
فرمایا، حذیفہؓ تم نے انہیں پہچانا، حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا جی نہیں، البتہ ان کے اونٹوں کو پہچان لیا ہے اور اپنے منہ انہوں نے چھپا رکھے
تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ منافقین ہیں اور ہمیشہ منافق ہی رہیں گے، اس کے بعد آپؐ نے ان کے ارادے سے مطلع فرمایا اور حضرت
حذیفہؓ کو ان بارہ منافقین کے نام بتا دیے، چنانچہ طبرانی نے مسند حذیفہؓ میں یہ نام نقل کئے ہیں، غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے لئے بد و عاف فرمائی جیسا کہ سابقہ روایات میں آ رہا ہے۔ واضح رہے کہ جن روایات میں منافقین کی تعداد بارہ آرہی ہے وہ صرف اس
واقعہ میں شریک ہونے والے منافق تھے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثُنْيَةً
الْمَرَارِ فَإِنَّهُ يُحْطُ عَنْهُ مَا حُطُّ عَنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعَدَهَا خَيْلُنَا
خَيْلُ بَنِي الْخَزَرَجِ ثُمَّ تَتَمَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ
إِلَّا صَاحِبَ الْحَمَلِ الْأَخْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ

۲۳۲۱- عبید اللہ بن معاذ انبري، بواسطہ اپنے والد، قرہ بن
خالد، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون
شخص مراد کی گھائی پر چڑھتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہوں
گے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ہوئے تھے، تو سب سے پہلے اس
گھائی پر ہمارے یعنی قبیلہ خزرج کے گھوڑے چڑھے، اس کے
بعد تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی مغفرت ہو گئی، مگر لال اونٹ
والے کی، ہم اس کے پاس آئے اور کہا چل آنحضرت صلی اللہ

تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَحَدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

علیہ وسلم تیرے لئے دعا مغفرت فرمائیں وہ بولا خدا کی قسم میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں، تو یہ میرے لئے تمہارے صاحب کی دعا سے بہتر ہے، جابر بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

(فائدہ) یہ شخص منافق تھا، اس کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہو چکا تھا۔

۲۳۲۲- وَحَدَّثَنَا يَعْقِبُ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ نَبِيَّةَ الْمُرَارِ أَوْ الْمُرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَغْرَابِي جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

۲۳۲۲- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص مرار (یا مرار) کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ ایک دیہاتی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۲۳۲۳- مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ابوالنضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا، اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا بھی کرتا تھا، اس کے بعد بھاگ گیا، اور جا کر اہل کتاب سے مل گیا، انہوں نے اس چیز کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منشی تھا وہ اس کے مل جانے سے بہت خوش ہوئے، کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا، انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور گاڑ دیا، صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی تھی، پھر انہوں نے گڑھا کھودا اور گاڑ دیا صبح دیکھا تو پھر اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا، پھر انہوں نے کھودا اور گاڑ دیا، اس کے بعد پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے بالآخر اس کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا۔

۲۳۲۴- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ

۲۳۲۴- ابوکریب محمد بن العلاء، حفص، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لارہے تھے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی شدت کے ساتھ ہوا چلی کہ

سوار زمین میں دبے کے قریب ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ہوا منافقین میں سے کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے پہنچے تو منافقین میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

۲۳۲۵۔ عباس بن عبد العظیم، ابو محمد، عکرمہ، ایاس، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک تب زدہ شخص کی عیادت کی، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو کہا خدا کی قسم بخار میں اتنا جلتا ہوا شخص جتنا آج میں نے دیکھا ہے اتنا کبھی نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو روز محشر اس سے بھی زیادہ جلتا ہوا ہوگا، پھر آپؐ نے اپنے ہمراہیوں میں سے دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ یہ دو منافق ہیں جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہیں، اور اپنے منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

۲۳۲۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس گلہ میں جاتی ہے اور کبھی اس میں۔

هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِنَ الرَّاکِبَ فَرَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ *

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِيَّاسُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخْبَرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاکِبِينَ الْمُتَفَقِّينِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ *

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً *

(فائدہ) یعنی منافق دھوبی کے کتے کی طرح ہے، نہ گھر کا اور نہ گھاٹ کا۔

۲۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ کبھی اس گلے میں گھس جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَكْرُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً *

باب (۳۷۲) قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال۔

۲۳۲۸۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن بکیر، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن ایک بڑا موٹا (مالدار) آدمی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھڑ کے پر کے برابر بھی وقعت نہ رکھتا ہوگا، یہ آیت بھی (اس کی تائید میں پڑھ لو) فلا نقیم لهم يوم القيامة وزناً۔

۲۳۲۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، فضیل، منصور، ابراہیم، عبیدہ سلمانی، حضرت عبد اللہ بن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے محمدؐ یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اور پھر انہیں ہلا دے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجب فرما کر بیٹے اور اس عالم کے کلام کی تصدیق فرمائی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنا چاہئے تھی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اس کی ایک مٹھی ہے اور آسمان اس کے داسے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک ہے وہ اور مشرک کے شرک سے بلند ہے۔

۲۳۳۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سے فضیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہلا دینے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

(۳۷۲) بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ *

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمَغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُنُّ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ بَعُوضَةٍ أَقْرَعُوا (فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا) *

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْثَرَى عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ) *

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) وَتَلَا الْآيَةَ *

(فائدہ) احادیث صفات کے بارے میں بارہا میں اسلاف کا عقیدہ بیان کر چکا ہوں، اب اسی طرف رجوع کر لیا جائے تاکہ صحیح عقیدہ کا علم ہو جائے۔

۲۳۳۱۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور عرض کرنے لگا، اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر، اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھالے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وما قدروا الله حق قدره۔

۲۳۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ درخت ایک انگلی پر، اور نمناک زمین ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں مخلوق کا ذکر نہیں باقی اس میں ہے کہ پہاڑ ایک انگلی پر اور مرید اس میں حضور کے تعجب اور آپ کے تصدیق فرمانے کا ذکر ہے۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) *

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى إصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى إصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى إصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ

تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ *

۲۳۳۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ مُلُوكَ الْأَرْضِ *

۲۳۳۴- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ *

۲۳۳۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَسْطُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمُنِيرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۳۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھوں میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۲۳۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو قیامت کے دن لپیٹ دے گا، پھر انہیں داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں جو رو ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر اپنے داہنے ہاتھ میں زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، زور والے کہاں ہیں؟ بڑائی والے کہاں ہیں؟

۲۳۳۵- سعید بن منصور، یعقوب، ابو حازم، عبید اللہ بن مقسم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی کس طرح نقل کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور اپنی ایک انگلی کو بند کر کے اور کھول کر بتاتے تھے اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے مل رہا تھا میں سمجھا کہ شاید وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

(فائدہ) حضور کا بیان کرنا، یہ مخلوقات کے قبض و بسط کی تمثیل ہے، اس قبض و بسط کی تمثیل نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی صفت ہے، کیونکہ صفات خداوندی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اور نہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ذرہ برابراں میں شریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۶۔ سعید بن منصور، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے، جبار و قہار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، بقیہ روایت یعقوب کی روایت کی طرح ہے۔

۲۳۳۷۔ سرج بن یونس، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ، ابوب بن خالد، عبید اللہ بن رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور کام کاج کی اشیاء منگل کے روز پیدا کیں اور نور و روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پھیلایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد، مخلوقات میں سب سے بعد، جمعہ کی سب سے آخری ساعت میں، عصر سے لے کر رات تک پیدا فرمایا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں اس روایت سے حنفیہ کے قول کی مزید تائید ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن جو ساعت مقبولہ ہے وہ عصر کے بعد ہی ہے، کیونکہ یہ وقت مستجاب اور متبرک اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باعث ہے تمام انبیاء کرام کی خلقت اور ان کی بعثت کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۸۔ ابراہیم، بسطامی، سہل بن عمار، اور ابراہیم بن بنت حفص، حجاج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، ابو حازم بن دینار، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن انسان سفید زمین میں جو سرخی مائل ہوگی، جمع

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَخْذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدُّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةِ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ *

۲۳۳۸۔ قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبُسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَابْرَاهِيمُ ابْنُ بَنْتِ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کئے جائیں گے جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے اور اس میں کسی (عمارت وغیرہ) کا نشان باقی نہ رہے گا۔

۲۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، داؤد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیے جائیں گے، یا رسول اللہ تو اس وقت آدمی کہاں ہوں گے؟ فرمایا صراط پر۔

۲۳۴۱۔ عبد الملک، شعبی، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید، خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر دے گا (جیسا کہ کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی کو الٹا ہے) جنتیوں کی مہمانی کے لئے، پھر ایک یہودی آیا اور کہا، ابو القاسم اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں نازل فرمائے کہ میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کا کھانا نہ بتلاؤں، آپؐ نے فرمایا ضرور بتلاؤ، وہ بولا کہ زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا، اور مسکرائے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، وہ بولا میں آپؐ کو اس کا سالن بتاؤں، آپؐ نے فرمایا، بتاؤ، وہ بولا ان کا سالن بالام اور نون ہو گا، صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا تیل اور مچھلی جن کے کچبہ کے ٹکڑوں میں سے ستر آدمی کھالیں گے۔

۲۳۴۲۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، قرہ، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی (عالم) میری

يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ يَبْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ *

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ *

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفُوهَا الْجَبَّارُ يَدِيهِ كَمَا يَكْفُو أَحَدَكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَآتَنِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بَنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ نُونٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا *

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعْنِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَنْقُ عَلَى ظَهْرَهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ *

۲۳۴۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَكِنٌ عَلَى غَسَبٍ إِذْ مَرَّ بَنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا إِلَيْهِ لَّا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُّوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بَنَحُو حَدِيثَ حَفْصٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رَوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ *

۲۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ سَمِعْتُ

اجماع کر لیں تو روئے زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے، مگر مسلمان ہو جائے۔

۲۳۴۳- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ ایک کھیت میں جا رہا تھا، آپ ایک لکڑی پر ٹکا دیئے ہوئے تھے، اتنے میں چند یہودی ملے، ان میں سے ایک نے دوسرے نے کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو، دوسرے نے کہا، تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں بری معلوم ہو، انہوں نے کہا نہیں پوچھو، بالآخر ان میں سے کچھ لوگ آپ کی طرف اٹھ کر آئے اور دریافت کیا روح کیا ہے؟ آپ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آرہی ہے، میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا جب وحی نازل ہو گئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعید خدری، وکیع، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا اور حفص کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں ”وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا“ ہے اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں ”وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا“ ہے (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)

۲۳۴۵- ابوسعید خدری، عبد اللہ بن ادریس، اعمش، عبد اللہ بن

مرة، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ایک باغ میں ایک تناسے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حسب سابق اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور اس میں ”وما اوتیتم من العلم الا قليلا“ ہے۔

۲۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید الانصاری، وکیع، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا قرض عاص بن وائل پر تھا میں اس سے تقاضا کے لئے گیا اور وہ بولا میں تجھے کبھی نہیں دوں گا تا وقتیکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے، میں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک نہیں پھروں گا کہ تو مر کر پھر زندہ ہو، وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر زعمہ ہوں گا، تو میرا قرض ادا کر دوں گا، جب مجھے میرا مال ملے گا اور اولاد ملے گی، وکیع بیان کرتے ہیں، اسی طرح اعمش نے بیان کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ملے گی، کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے۔

۲۳۴۷۔ ابو کریم، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، (چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت خباب نے بیان کیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور پھر اپنی مزدوری کے لئے اس سے تقاضا کیا۔

۲۳۴۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد الحمید زیاد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ إِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْلِ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنْ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) إِلَى قَوْلِهِ (وَيَأْتِينَا فَرْدًا) *

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ *

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

الرَّيَادِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ
عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْبِتْنَا
بِعَذَابِ أَلِيمٍ فَفَزَلْتُ (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ
يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *
٢٣٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ
عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ
يُعْزَرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ
نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ
ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأَعْفَرَنَّ وَجْهَهُ فِي
التُّرَابِ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لَيْطًا عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ
فَمَا فَجَحْتُهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ
وَيَبْقَى بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ لَحَدَنًا مِنْ نَارٍ وَهَوًا وَأَجْنَحَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي
لَاخْتَطَفْتُهُ الْمَلَائِكَةُ غَضُوءًا غَضُوءًا قَالَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَذْرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَوْ شَيْءٍ بَلَغَهُ (كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَاذِبٌ أَنْ رَأَاهُ
اسْتَغْنَى إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرَّجْعَى أَرَأَيْتَ الَّذِي
يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى
الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَبَ
وَتَوَلَّى) يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ (أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ
يَرَى كُلَّ لَئِن لَمْ يَنْتَهِ لَسُفَعًا بِالْناصِيَةِ نَاصِيَةٍ

ہیں کہ ابو جہل نے کہا، اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے
حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر یا کوئی دردناک عذاب بھیج، تب
یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا
نہیں ہے، جب تک کہ آپؐ ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان
پر عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے اور
کیا ہے جو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرے، وہ تو مسجد حرام
میں آنے سے بھی روکتے ہیں۔

۳۴۴ عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتبر، بواسطہ اپنے والد، نعیم بن ابی ہند، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، ابو جہل بولا قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر میں انہیں اس حال میں دیکھوں گا تو میں ان کی گردن روندوں گا، یا (عیاذ باللہ) منہ پر مٹی لگاؤں گا، چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ سے آیا کہ آپ کی گردن روندے، اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں نے دیکھا کہ ابو جہل پیچھے ہٹ رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے، لوگوں نے پوچھا، تجھے کیا ہوا، وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہیں، اور بازو ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی اور عضو عضو نوچ لیتے، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے یا کسی اور طریقہ سے اس جزو کا علم ہوا ہے (ترجمہ) ہرگز نہیں انسان سرکش ہو جاتا ہے جب اپنے کو امیر سمجھتا ہے، تیرے رب ہی طرف جانا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو بندہ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر یہ ہدایت پر ہوتا یا اچھی بات کا حکم کرتا، آپ کیا سمجھتے ہیں اگر اس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ

رہا ہے، ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آیا تو ہم اسے ماتھے کے بل گھسیٹیں گے جو ماتھا جھوٹا گناہ گار ہے، ہاں وہ اپنی قوم کو بلا لے، غفریب ہم بھی فرشتوں کو بلا لیں گے، ہرگز آپ اس کا کہنا نہ مانئے، عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سجدہ کا حکم فرمایا، ابن عبد الا علی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ”نادیہ“ سے مراد قوم ہے۔

كَادِبَةٍ خَاطِطَةٍ فَلْيَذْغُ نَادِيَهُ سَنَذْغُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِيعُهُ (زَادَ عَبِيدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمْرُهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى (فَلْيَذْغُ نَادِيَهُ) يَعْنِي قَوْمَهُ *

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ فَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُرُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسَبِّحْ يُوسُفَ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُونَ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ فَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُرُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسَبِّحْ يُوسُفَ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُونَ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى

(۱) قرآن کریم میں ہے فار تقب یوم تاتئ السماء بدخان مبین، اس میں دخان سے کیا مراد ہے؟ اور کونسا دخان مراد ہے؟ اس بارے میں سلف سے تین تفسیریں منقول ہیں (۱) یہ نشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پائی جا چکی ہے۔ ایک مرتبہ کفار شدید قحط میں مبتلا ہوئے تو شدید بھوک کی بنا پر انھیں اپنی آنکھوں کے آگے دھواں معلوم ہوا تھا۔ (۲) فتح مکہ والے دن کثرت سے گھوڑوں کے چلنے اور دوڑنے کی وجہ سے غبار اڑی وہ مراد ہے۔ (۳) قیامت کے قریب دھواں ہو گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔

كَهَيِّئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّجِيمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَذَرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ *

شے کو کھا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے بھوک کے مارے کھالوں اور مردار کو بھی کھایا، اور ایک شخص ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا، پھر ابوسفیان حضور کے پاس آیا، اور کہا اے محمد تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نانا جوڑنے کا حکم کرتے ہو، تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی، اللہ سے ان کے لئے دعا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس دن کا انتظار کرو، جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھاک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (الی قولہ) انکم مائدون، اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو یہ کہیں موقوف ہو سکتا تھا، پھر فرمایا، جس دن ہم زبردست پکڑیں گے، ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑنے سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو مگر چکیں۔

(فائدہ) اس واعظ کی جہالت تھی، جو دھواں کو آنے والی نشانی سمجھا، اور ”فسوف یکون لزاما“ میں لزام سے مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر کے دن ہوا اور یہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر چکی جبکہ روم کے نصاریٰ مغلوب اور پارسی غالب ہوئے تھے، مسلمانوں کو اس سے رنج اور تکلیف پہنچی، پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا، جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، سورہ روم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۲۳۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ

الْأَشْجُ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ

لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى

عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ

رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ (

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) قَالَ يَأْتِي

النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ

(چوتھی سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم بن صبیح، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں مسجد میں ایک آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے اور یوم تاتی السماء بدخان مبین کی یہ تفسیر بیان کرتا ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک دھواں پکڑ لے گا، جس سے ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا جو شخص کسی بات کا علم رکھتا

ہو تو اسے تو وہ بات کہہ دینی چاہئے اور جو نہ جانتا ہوں تو اسے اللہ اعلم کہہ دینا چاہئے، یہ انسان کی دانائی کی دلیل ہے کہ جس بات کو نہیں جانتا تو کہہ دے، اسے اللہ خوب جانتا ہے، بات یہ ہے کہ قریش نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تافرمائی کی تو آپ نے ان پر ایسے قحط کی بددعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا، آخر وہ قحط اور تنگی میں مبتلا ہوئے، یہاں تک کہ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں سا بھرا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے ہڈیوں تک کو بھی کھالیا، پھر ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! مضر کے لئے دعا فرمائیے، وہ تباہ ہو گئے، پھر آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تھوڑے دنوں کے لئے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان پر پانی برسا جب ذرا چلین ہوا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، فارقتب یوم تاتی السماء بدخان مبین "آخر آیت تک، یعنی ہم بدر کے دن بدلہ لیں گے۔

۲۳۵۲- قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پانچ نشانیاں تو گزر چکی ہیں دخان اور لزام، روم، اور بطشہ اور اشتقاق قمر۔

۲۳۵۳- ابو سعید خدری، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۵۴- محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، قتادہ، عزہ، حسن عری، یحییٰ بن جراد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ رب العزت کے فرمان

حَتَّىٰ يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الرُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فَقِهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَبَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بَسِينُ بْنُ كَسِينِ بْنِ يَوْسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَافِيَّةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ) قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْر *

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللَّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ *

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ

”ولنذيقنهم من العذاب الأدنى دون العذاب الأكبر“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے دنیا کے مصائب، روم، بطحہ اور دخان (دھواں) مراد ہیں، شعبہ (راوی) کو بطحہ اور دخان میں شک ہے (کہ کون سا لفظ فرمایا)

الْحَسَنُ الْعُرَيْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَنَذِيقَنَّ هُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ) قَالَ مَصَابِئُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوْ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّائِكِ فِي الْبَطْشَةِ أَوْ الدُّخَانِ *

باب (۳۷۳) چاند کا پھٹ جانا۔

۲۳۵۵۔ عمروناقد، زہیر بن ربیع، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے شق ہو کر دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

(۳۷۳) بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ *

۲۳۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا *

۲۳۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) عمر بن حفص، بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش۔

(تیسری سند) منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام منیٰ میں تھے کہ چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ خ وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَشْمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فَلِقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلَقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلَقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا *

۲۳۵۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

ایک کھڑے نے تو پہاڑ کو ڈھاٹک لیا اور ایک پہاڑ کے اوپر رہا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

۲۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش،
مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۵۹۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، (دوسری سند) محمد بن
بشار ابن ابی عدی، شعبہ سے ابن معاذ عن شعبہ کی سند اور اس
کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن ابی عدی کی
روایت میں دو مرتبہ آپ کا یہ فرمان مروی ہے گواہ ہو جاؤ،
گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۶۰۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان،
قنادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ
والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دیکھنی
چاہی تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے ہونا دکھادیئے۔

۲۳۶۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، قنادہ، حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی
ہے۔

۲۳۶۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، ابوداؤد۔
(دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، ابوداؤد،
شعبہ، قنادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ چاند کے پھٹ جانے سے دو ٹکڑے ہو گئے اور ابوداؤد کی
روایت میں اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ کا بھی ذکر ہے۔

۲۳۶۳۔ موسیٰ بن قریش تمیمی، اسحاق بن بکر بن مضر، بواسطہ
اپنے والد، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، عبید اللہ بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْنَيْنِ فَسَرَّ النَّجْبَلُ فَلَقَةً
وَكَانَتْ فَلَقَةً فَوْقَ النَّجْبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ *

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *
۲۳۵۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ
عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ
أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا *

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ
سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
يُرِيهِمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ *

۲۳۶۱۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى
حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۳۶۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
وَأَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ
انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ گیا۔

(فائدہ) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر پوری ہوئی، اور قرآن نے اعلان فرمایا، اقتربت الساعة و انشق القمر و ان یقولوا سحر مستمر "شق قمر کا واقعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند ابن حنبل، مسند طحاوی، مستدرک حاکم، دلائل نبیہ، اور دلائل ابو نعیم میں بہ تصریح تمام موجود ہے، صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت حذیفہ بن الیمان نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے ان میں سب سے صحیح اور مسند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود کی ہے جو بخاری و مسلم میں مروی ہے اور وہ خود اس واقعہ کے وقت موجود تھے اور انہوں نے اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جیسا کہ روایات بالا میں یہ چیز مذکور ہو چکی ہے۔

جامع ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ قریش نے اس معجزہ کو دیکھ کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہے، دوسرے بولے اگر ہم پر کر دیا ہے تو تمام انسانوں پر تو نہیں کر دیا، مسند طحاوی اور بیہقی میں اتنی زیادتی اور ہے کہ مسافروں کو اور مقامات سے آنے دو، دیکھو، وہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ جب ادھر ادھر سے مسافر آئے اور ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اپنا یہی مشاہدہ بیان کیا، بہر حال یہ معجزہ رات کے وقت مکہ میں بہ مقام منی ہوا، اب جو حضرات جس جگہ بھی چاند دیکھ رہے تھے انہوں نے اس معجزہ کو دیکھ لیا، ورنہ بغیر کسی خاص مقصد کے چاند کو کون دیکھتا رہتا ہے، آدمی اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور پھر یہ کہ مطالعہ کا بہت بڑا اختلاف ہے جس کی بناء پر بیک وقت سب جگہ چاند نظر نہیں آسکتا، اور نیز یہ کہ اس معجزہ کا مطالبہ کفار کہ ہی نے کیا تھا، ان کو دکھایا گیا اور ان کے وسیلہ سے جو بھی آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے یہ معجزہ دیکھ لیا، لہذا ملاحظہ کا انکار قابل قبول نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۳۷۴) کفار کا بیان۔

۲۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، ابو اسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ باتیں سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے اور اس کی اولاد قرار دی جاتی ہے، پھر وہ انہیں تندرستی عطا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔

۲۳۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید الخدری، وکیع، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ

(۳۷۴) بَاب فِي الْكُفَّار *

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ أَصْبِرُ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ *

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

عنه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کے لئے اولاد قرار دی جاتی ہے۔

۲۳۶۶۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ بات سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی وہ انہیں رزق دیتا ہے، تدرستی عطا کرتا ہے اور (دیگر اشیاء کو دیتا ہے۔)

۲۳۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو عمران جونی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن جس دوزخی پر سب سے زیادہ خفیف عذاب ہوگا اس سے خدا تعالیٰ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا اور دنیا کی سب چیزیں ہوں تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دے گا، عرض کرے گا ہاں اللہ فرمائے گا جب تو آدم کی پشت میں تھا، اس وقت میں نے اس سے بھی آسان کام کا تجھے حکم دیا تھا، کہا تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھے دوزخ میں داخل نہ کروں گا مگر تو نے شرک کے علاوہ کوئی بات نہ مانی۔

۲۳۶۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تجھے دوزخ میں داخل نہیں کروں گا۔

۲۳۶۹۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، ابن بشار، معاذ بن بشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۲۳۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ *

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَذْخِلَكَ النَّارَ فَأَيُّتَ إِلَّا الشُّرْكَ *

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أَذْخِلَكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر زمین بھر تیرے پاس سونا ہوتا تو کیا تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دیتا، کافر کہے گا جی ہاں، ارشاد ہو گا کہ میں نے تو اس سے آسان بات کا تجھ سے سوال کیا تھا۔

۲۳۷۰۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، (دوسری سند) عمر بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اتنا زیادہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۳۷۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کے دن کافر کا منہ کے بل کیسے حشر ہو گا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس خدا نے دنیا میں پاؤں سے چلایا، کیا وہ قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے، قتادہ نے یہ حدیث سن کر فرمایا، کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔

۲۳۷۲۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا والوں میں جو سب سے زیادہ راحت میں ہو گا، قیامت کے دن اسے آگ میں صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی تم پر کوئی راحت گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا واللہ اے میرے پروردگار کبھی نہیں، پھر اس جنتی کو بلایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ

بِشَارٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَجْرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ *

۲۳۷۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ) كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ *

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّئَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبَّنَا *

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ

تکلیف میں تھا اور جنت میں اسے صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا اسے ابن آدم تو نے کبھی تکلیف دیکھی ہے؟ کبھی تجھ پر کوئی سختی گزری ہے؟ عرض کرے گا اسے پروردگار واللہ میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی، اور نہ مجھ پر کوئی تکلیف گزری ہے۔

باب (۳۷۵) مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا میں ہی ملے گا۔

۲۳۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہمام بن منکب، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی بھی ایک نیکی کے اوپر حق تلفی نہ کرے گا، اس کا بدلہ اسے دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا، اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(فائدہ) باجماع علمائے کرام کافر کو آخرت میں اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا اور نیکیوں سے وہ مراد ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسا کہ حسن سلوک وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳۷۴۔ عاصم بن نصر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کافر دنیا میں جو نیکی کرتا ہے اس کے عوض اسے دنیا ہی میں لقمہ دے دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ آخرت کے لئے جمع رکھتا ہے اور اطاعت الہی کے سلسلہ میں اسے دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

۲۳۷۵۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب ابن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الْجَنَّةُ فَيَصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ *

(۳۷۵) بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا *

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا *

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أَطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْطِيهِ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ *

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّي أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

باب (۳۷۶) مومن اور کافر کی مثال۔

(۳۷۶) بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلِ الْكَافِرِ *

۲۳۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوا سے ادھر ادھر جھونکے دیتی رہتی ہے، مومن پر بھی برابر تکلیفیں آتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے اور ادھر ادھر ہلتا ہی نہیں یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ *

(فائدہ) صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے حرکت نہیں کرتا نیز ہوا اور آندھنی کے وقت جز سے اکھڑ جاتا ہے اور مومن کو دنیا میں تکلیف آتی رہتی ہیں جس سے اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں اور کافر یا منافق صحیح سالم قیامت میں مع اپنے تمام گناہوں کے آئے گا کیونکہ دنیا میں کی کے بجائے زیادتی ہی ہوتی ہے۔

۲۳۷۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبدالرزاق کی روایت میں ایک لفظ کا تغیر و تبدل ہے۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تَفِيئُهُ *

۲۳۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مومن کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کا ایک مٹھا کہ ہوا سے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے کوئی چیز اسے ادھر ادھر نہیں جھکا سکتی۔ بالآخر وہ جڑ ہی سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَمَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُحْزِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجَعَفَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً *

۲۳۷۹۔ زہیر بن حرب، بشر بن السری، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن کعب بن مالک

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے ایک مٹھے جیسی ہے کہ ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے، کوئی چیز اسے ادھر ادھر جھکا نہیں سکتی۔ بالآخر اچانک جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۸۰۔ محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان، بشر بن السری، سفیان سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی محمود نے اپنی روایت میں بشر سے کافر کا لفظ نقل کیا ہے، اور ابن حاتم نے زہیر کی طرح منافق کا لفظ روایت کیا ہے۔

۲۳۸۱۔ محمد بن بشار، عبد اللہ بن ہاشم، یحییٰ قطان، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں روایتوں میں یحییٰ سے، مثل الکافر مثل الارزۃ کے لفظ ہی روایت کئے ہیں۔

باب (۳۷۷) مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔

۲۳۸۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْآرْزَةِ الْمُحْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجَعَفُفَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً *

۲۳۸۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ بَشَرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْآرْزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ *

۲۳۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَوِ حَدِيثُهُمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْآرْزَةِ *

(۳۷۷) بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ *

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ
الْمُسْلِمِ فَحَدَّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي
شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي
أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدَّثْنَا مَا هِيَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ
النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں
کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف چلے گئے، حضرت
عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں آگیا کہ کھجور کا
درخت ہے مگر عرض کرنے سے شرم آئی، بالآخر صحابہ کرام
نے عرض کیا (۱)، یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ وہ کون سا
درخت ہے؟ آپ نے فرمایا کھجور کا، حضرت ابن عمر بیان
کرتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کا حضرت عمرؓ سے ذکر کیا،
انہوں نے فرمایا، اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو
میرے نزدیک یہ فلاں فلاں چیز سے بھی بہتر ہوتا۔

(فائدہ) دوسری روایتوں میں ہے کہ تمہارا یہ کہہ دینا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۸۳- محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب،
ابو الخلیل، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب
سے فرمایا کہ مجھ سے وہ درخت بیان کرو جس کی مثال مومن کی
طرح ہے، صحابہ کرام جنگل کے درختوں میں سے ذکر کرنے
لگے، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ چیز
ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے عرض کرنے کا ارادہ
کیا، مگر وہاں بڑی عمر والے تشریف فرما تھے، اس لئے مجھے یہ
بیان کرنے میں خوف طاری ہوا، جب سب خاموش ہو گئے تو
آپ نے ارشاد فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۲۳۸۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ
الضَّبْعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ
أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ
الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ
عُمَرَ وَالْقَبِي فِي نَفْسِي أَوْ رُوِيَ أَنَّهَا النَّخْلَةُ
فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ
أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بڑوں کے سامنے ایوب اور خاموشی کے ساتھ بیٹھنا چاہئے، بڑائی اسی کا نام ہے۔

۲۳۸۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح،
مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان نہیں فرمائی، صرف
ایک حدیث بیان کی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ
أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ
إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فعل سے چھوٹوں کے لئے یہ ادب معلوم ہوا کہ جب بڑے خاموش بیٹھے ہوں تو
چھوٹے کو گفتگو کرنے میں اور جواب دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

پاس موجود تھے، خدمت اقدس میں کھجور کا گودا لایا گیا، بقیہ حسب سابق ہے۔

۲۳۸۵۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا، مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ امام مسلم نے میرے خیال و توتی اکلھا (کہ وہ ہر وقت پھل دیتا ہے) فرمایا ہے (مگر میں نے اپنے علاوہ دوسروں کی روایت میں ”ولا توتی“ دیکھا ہے) ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ بیان کروں وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو خاموش دیکھا تو مجھے بولنا یا کچھ کہنا برا معلوم ہوا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم بیان کر دیتے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے بھی پیارا ہوتا۔

(فائدہ) بخاری شریف کی روایت میں بھی ”ولا توتی اکلھا“ ہے اب اس صورت میں لفظ ”لا“ کا محذوف ماننا پڑے گا، ورنہ مطلب غلط اور مقصد کے خلاف ہو جائے گا، اس لئے ترجمہ یہ ہو گا کہ اس درخت کو کوئی آفت نہیں پہنچتی اور وہ اپنا مہمہ ہر وقت دیتا ہے اور جیسے کہ کھجور کے درخت میں خیر ہی خیر ہے اور ہر ایک چیز اس کی کام آتی ہے اسی طرح مومن کی ذات سے دوسروں کو سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے اور ہر حال میں اس کے لئے بہتری ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے ”ان اصابتہ ضرار صبر فہو خیر الہ، وان اصابتہ سراء شکر فہو خیر الہ، بشرطیکہ مومن کامل ہو۔

باب (۳۷۸) شیطان کا برا بیچنے کرنا اور لوگوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔

۲۳۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِحُمَارٍ فَذَكَرَ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا *

۲۳۸۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُمَارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبِهُهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتَوْتِي أَكْلَهَا وَكَذَا وَحَدَّثْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تَوْتِي أَكْلَهَا كُلُّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

(۳۷۸) بَابُ تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَآيَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ *

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے کہ نمازی حضرات جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں گے لیکن ان کے درمیان (فساد) پھیلانے کے لئے انہیں مجھڑ کاٹے گا۔

(فائدہ) ابن ملک فرماتے ہیں یعنی مومنین حضرات، کیونکہ نمازی سے انسان کے ایمان اور کفر کا امتیاز ہوتا ہے۔

۲۳۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۸۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے شیطان کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہ وہاں بیٹھ کر اپنے دستے روانہ کرتا ہے تاکہ لوگوں میں فتنہ پھیلانے اور شیطان کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے۔

(فائدہ) یعنی شیطان کا مرکز سمندر میں ہے اور وہیں سے زمین کے گوشوں میں اپنے دستے روانہ کرتا ہے۔

۲۳۹۰۔ ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھ کر اپنی جماعتوں کو بھیجتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے وہی ابلیس کا سب سے بڑا مقرب ہوتا ہے، ان میں سے ایک آکر کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا، ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر دوسرا آکر کہتا ہے میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں کرا دی، ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت ہی اچھا ہے، اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسے چٹا لیتا ہے۔

۲۳۹۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن ابن عیین، معقل، ابو الزبیر،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّخْرِيشِ بَيْنَهُمْ

۲۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَنْتَعُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْتَعُ سَرَايَاهُ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيَذْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعَمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شیطان اپنی جماعت کو بھیجتا ہے وہ جا کر لوگوں میں فتنہ اندازی کرتی ہیں جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے اسی کا مرتبہ شیطان کے نزدیک سب سے بڑا ہوتا ہے۔

۲۳۹۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہمزاد جن موکل کر دیا ہے صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ پر بھی، آپ نے فرمایا اور مجھ پر بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی، اس لئے وہ تابعدار ہو گیا ہے، اب نیکی کے علاوہ وہ کسی بات کا مشورہ نہیں دیتا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے نیز امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ باجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور زبان سے شیطان کے شر سے محفوظ و معصوم ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹۳۔ ابن شبنہ، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، عمار، بن رزق، منصور سے جریر کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہر ایک شخص کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کا ایک ہمزاد جن اور ایک ہمزاد فرشتہ مقرر فرما دیا ہے۔

۲۳۹۴۔ ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسبط، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر آئے مجھے رشک ہوا، آپ آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ میں کیا کرتی ہوں، ارشاد فرمایا، عائشہ کیا تمہیں رشک ہوا؟ میں نے کہا مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی بی بی کو آپ پر رشک نہ ہو، آپ نے فرمایا،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً *

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ *

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِيَانِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ *

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغَرَّتْ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغَرَّتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا

کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا، ہاں مگر میرے پروردگار نے اس کے خلاف میری مدد کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انسانوں پر ایک زبردست فضیلت ہے اور باتفاق امت آپؐ نبوت کے بعد صفائے بھی معصوم تھے، جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا۔

(۳۷۹) بَاب لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۳۷۹) جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا * (فائدہ) یعنی عمل کرنے میں شریعت کی اتباع کے پابند رہو، اپنے طور پر جاہلیت کی سی رسمیں ایجاد کر کے اور پھر انہیں دین سمجھ کر فرائض کو ترک کر کے ان پر عمل نہ کرو، یہ سراسر گمراہی ہے، نیز آپؐ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی اور کسی ولی کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اور ناظرین اس سے خود اندازہ لگالیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب اس چیز کا سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا کہ بغیر انشاء اللہ کے کل کے متعلق کچھ نہ کہو، کہ میں کل یہ کروں گا، تو ولی اور قطب کی مجال کیا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اولاد و اولادے یا اس کی حاجت روائی کر دے۔

۲۳۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا *

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا *

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے دریافت کیا گیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، ارشاد فرمایا اور نہ مجھے ہاں اگر میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت سے چھپالے۔

۲۳۹۸۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت میں چھپالے اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت اور رحمت میں چھپالے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے اور نہ عذاب اور نہ وجوب اور نہ حرمت بلکہ ہر ایک تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے، اور نیز خدا تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، سارا عالم اس کی ملک ہے، دنیا و آخرت میں اس کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہے سو کرے، اگر نیک اور بد ہر ایک کو جہنم میں داخل کرے تو بھی عین عدل ہے، اور چاہے تو ہر ایک کو جنت میں لے جائے یہ بھی فضل ہے، باقی کفار کو جنت میں داخل نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس نے اس چیز کی خبر دی ہے اور وہ خبر حق ہے اور بے شک اعمال صالحہ دخول جنت کے لئے سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ لہذا دخول جنت کے لئے صرف اعمال سبب نہ ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کسی کو اس کے اعمال نجات نہیں دلوائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔

۲۴۰۰۔ محمد بن حاتم، ابو عباد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو عبیدہ مولیٰ، عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے

هُرَيْرَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْحَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ *

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ *

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَذَارَكَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ *

۲۴۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

گا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت میں چھپالے (یعنی صرف اعمال پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے)۔

۲۴۰۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو (اگر یہ نہ ہو سکے) تو اس کے قریب ہی ہو جاؤ، اور جان لو کہ تم میں نے کسی کو اس کے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں مل سکتی، صحابہؓ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

۲۴۰۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ بشارت حاصل کرو۔

۲۴۰۵۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا، اور نہ دوزخ سے بچائے گا، یہاں تک کہ مجھے بھی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

۲۴۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن محمد، موسیٰ بن عقبہ،

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ *

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدُّوا وَعَلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ *

۲۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَبْشَرُوا *

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ *

۲۴۰۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

(دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کے قریب ہو جاؤ، اور خوش رہو، اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! نہ آپ کو، فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور یاد رکھو خدا کے نزدیک سب سے پیارا وہ عمل ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۴۰۷۔ حسن طوائی، یعقوب، بن ابراہیم بن سعد، عبدالعزیز بن مطلب، موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ اور اس میں ”ابشروا“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

باب (۳۸۰) اعمال کی کثرت اور عبادت میں کوشش کی ترغیب۔

۲۴۰۸۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی نمازیں پڑھیں کہ قدم مبارک درم کر آئے، عرض کیا گیا، آپ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں، آپ کی تو تمام اگلی پچھلی غلطیاں اللہ نے معاف فرمادیں، آپ نے فرمایا تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

(فائدہ) آپ کی عبادت گناہوں سے معافی کے لئے نہ تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن فضل اور انعامات کے ساتھ آپ کو خاص فرمایا تھا اس کے شکریہ کے لئے تھی، کذا قالہ العینی والنووی۔

۲۴۰۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنا قیام فرمایا کہ قدم

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوْا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۲۴۰۷۔ وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَبْشِرُوا *

(۳۸۰) بَابُ إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالْاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ *

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَنْكَلِفْ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

مبارک ورم کر آئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی سب غلطیاں معاف فرمادیں، آپ نے فرمایا، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۲۴۱۰۔ ابن معروف، ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورک کر آتے، حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غلطیاں معاف فرمادی ہیں، آپ نے فرمایا، اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنا جاؤں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَرَمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفْطُرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

(۳۸۱) بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ *

باب (۳۸۱) وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

۲۴۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا، ہم نے کہا کہ حضرت عبداللہ کو ہمارے ہاں آنے کی اطلاع کر دینا، یزید اندر آگئے، حضرت عبداللہ فوراً تشریف لائے اور فرمایا، تمہاری موجودگی کی مجھے اطلاع مل گئی تھی لیکن باہر آنے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نے تمہیں تنگ دل کرنا مناسب نہیں سمجھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وعظ اور نصیحت کو بعض دن ناغہ کر دیا کرتے تھے تاکہ ہم اکتانہ جائیں۔

۲۴۱۲۔ ابو سعید انصاری، ابن اور لیس۔

(دوسری سند) منجاب بن حارث، ابن مسہر۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بَنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلَمْنَاهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَرْتُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْوَلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا *

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی منجاب نے اپنی روایت میں ابن مسہر سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بواسطہ شقیق، حضرت عبداللہ سے حسب سابق روایت کی ہے۔

۲۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، (دوسری سند) ابن ابی عمر، فضیل، بن عیاض، منصور، شقیق، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا، ابو عبدالرحمن ہم تو آپ کی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور دل سے چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں حدیثیں سنایا کریں، فرمایا (روزانہ) احادیث بیان کرنے سے مجھے صرف یہ بات مانع ہے کہ میں تمہیں تنگ دل کرنا نہیں چاہتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض ایام میں وعظ کا ناغہ فرما دیا کرتے، کیونکہ آپ ہمیں تنگ دل کرنا مناسب نہ جانتے تھے۔

بْنُ يُؤْنَسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِي رَوَاتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ *

۲۴۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفُظْ لَهُ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوْ دِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أَمْلِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الجنّة و صفة نعيمها و أهلها

۲۴۱۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت نکالیف سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشات نفسانی سے گھری ہوئی ہے۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ *

(فائدہ) یعنی یہ دونوں اشیاء دخول جنت اور نار کے لئے حجاب اور پردہ ہیں جو کوئی ان حجابات کو اٹھا دے گا وہ ان میں داخل ہو جائے گا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ شہوات میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جن کی نفس کو رغبت اور خواہش ہو اور نفس ان کو پسند کرے۔

۲۴۱۵۔ زہیر بن حرب، شہابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱۶۔ سعید بن عمرو اشعثی، زہیر بن حرب، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور اس کی تصدیق اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے ”فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون“۔

۲۴۱۷۔ ہارون بن سعید اہلی، ابن وہب، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے۔

۲۴۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا وسوسہ گزرا، یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع تمہیں اللہ تعالیٰ

۲۴۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ (فَلَا تَعْلَمُ

نَفْسٍ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ) *

نے دے دی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑی، فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین۔

۲۴۱۹۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابو صحر، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا، حضورؐ نے اس مجلس میں جنت کی بہت تعریف بیان کی یہاں تک کہ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے اندر ایسی چیزیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، پھر اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان کے پہلو بستر سے جدا رہتے ہیں اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر اور اس کے ثواب کے طمع سے پکارتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا، اس سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں میں ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

۲۴۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید المقمری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک چلنا رہے گا۔

۲۴۲۱۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ سو برس تک سواری چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، وہیب، ابی حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو سو برس تک چل

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (تَخَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ *

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ

الرَّاکِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۳- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاکِبُ الْحَوَادِ الْمُضْمَرَّ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبُّ وَقَدْ أَعْظَمْتَنَا مَا لَمْ تُغْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْحَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

۲۴۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَغْنِي بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوَنَ الْغُرَفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاوَنَ الْكُوكَبُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاوَنَ الْكُوكَبُ الدُّرِّيُّ فِي الْأَفَاقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ *

کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۳- ابو حازم، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے عمدہ، سبک سیر گھوڑے کا سوار سو برس تک بھی چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۴- محمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن مبارک، مالک بن انس (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلّی، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت والوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی جواب دیں گے، لیکر رہنا سعدیک والخیر فی یدیک، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ جنتی عرض کریں گے ہم راضی اور خوش کیونکر نہ ہوں گے تو نے جو نعمتیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں، وہ کسی مخلوق کو عطا نہیں فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا اس سے بھی بڑھ کر اور افضل میں تمہیں نہ دوں؟ جنتی عرض کریں گے، پروردگار اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تم پر اپنی خوشنودی نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

۲۴۲۵- قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت، جنت میں اس طرح ایک دوسرے کے بالا خانے دیکھیں گے جس طرح تم باہم آسمان پر تاروں کو دیکھتے ہو، میں نے اس روایت کو نعمان بن ابی عیاش سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، جس طرح تم جگمگاتے ستارے شرقی اور غربی کنارے میں دیکھتے ہو۔

۲۴۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، ابو حازم سے دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۲۴۲۷۔ عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، (دوسری سند) ہارون بن سعید الملی، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والے اپنے اوپر بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرقی یا مغربی افق میں دور چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہو، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اہل جنت کے منازل میں باہم تفاوت ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کے درجات ہوں گے جن پر اور کوئی نہیں پہنچ سکے گا، فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ بھی ان درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔

۲۴۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ لوگ سب سے زیادہ پیارے ہوں گے، جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی آرزو ہوگی کہ اپنے بال بچے اور مال دے کر میرا دیدار کریں۔

۲۴۲۹۔ ابو عثمان سعید بن عبد الجبار، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو جمع ہوا کریں گے پھر شمالی ہوا چلے گی جو وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مٹک و زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈالے گی۔ اس سے ان کے حسن

۲۴۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْفُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ *

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشَدِّ أُمْتِي إِلَى حُبِّ نَاسٍ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ *

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْنُو فِي وُجُوهِهِمْ وَيَأْبَهُمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا

جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر اپنے متعلقین کے پاس آئیں گے تو متعلقین کہیں گے خدا کی قسم ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا، وہ کہیں گے بخدا تمہارے حسن و جمال میں بھی تو ہمارے بعد اور اضافہ ہو گیا۔

۲۴۳۰۔ عمر دناقد، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، محمد، بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے فخر کیا، یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں جو مردہ سب سے پہلے داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی، اور جو مردہ ان کے بعد جائے گا ان کی صورتیں جھلکاتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی، ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پٹیلیوں کا مغز گوشت کے اندر چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بغیر بیوی کے نہ ہو گا۔

۲۴۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مرد اور عورت باہم جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ چنانچہ سب نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا انہوں نے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۲۴۳۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، عمارہ بن قعقل، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جو جنت میں داخل ہو گا۔ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا مردہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، اور ان کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انہائی جھلکاتے ستاروں کی

وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ وَقَدْ زِدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ زِدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ زِدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا *

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكُرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمْ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَىٰ أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرَأٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَىٰ مَخْ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْرَبُ *

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ *

۲۴۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَغْنِي ابْنُ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

طرح ہوں گی، جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، ان کی بیویاں بڑی بڑی غلانی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کے عادات ایک سے ہوں گے اور سب اپنے باپ آدم کی شکل پر ہوں گے اور قد ۸۰ ہاتھ ہوگا۔

۲۴۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کاسب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور اس کے بعد والے لوگوں کی شکل انتہائی چمکیلے ستاروں کی طرح ہوگی، اس کے بعد تدریجاً مرتبے ہوں گے، جنتی نہ پاخانہ کریں گے، نہ پیشاب، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی اور انگلیٹھیوں میں عود ہندی کی خوشبو ہوگی۔ ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، سب کے عادات ایک جیسے ہوں گے، قد میں اپنے باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوں گے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابو کریب کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں طول کے بجائے ”صورة ایتیم“ ہے۔

۲۴۳۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان چند مرویات سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، جنت میں نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کی انہیں ضرورت ہوگی، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی، اور

وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَقَلَّبُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَحَامِرُهُمُ الْآلُوءُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ * ۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَنْزُقُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَحَامِرُهُمُ الْآلُوءُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ *

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَنْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ

انگلیٹھیوں میں عود ہندی سلگتی ہوگی ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ہر ایک شخص کے واسطے دو بیویاں ہوں گی جن کی پندلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، اہل جنت کا آپس میں اختلاف اور بغض نہیں ہوگا سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

۲۴۳۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، جنتی کھائیں گے، پیئیں گے، مگر نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے، صحابہ نے عرض کیا پھر کھانا کہاں جائے گا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، ڈکار اور پسینہ اور پسینہ مشک کی طرح (خوشبودار) ہوگا انہیں تسبیح (سبحان اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) کا الہام ہوگا جیسا کہ سانس کا الہام ہوتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اہل سنت والجماعت اور عامۃ المسلمین کا یہ مسلک ہے کہ جنتی کھائیں گے اور پیئیں گے اور ہمہ قسم کی لذت اٹھائیں گے اور یہ نعمتیں ابدی ہوں گی، جو صرف اسماء اور ناموں میں دنیاوی نعمتوں کے مشابہ ہوں گی، قرآن کریم اور احادیث شریف کے دلائل اس پر شاہد ہیں، ملاحدہ کے علاوہ کوئی اس چیز کا مکر نہیں ہے (نووی جلد ۲ ص ۷۹، ۳، شرح سنوی جلد ۷ ص ۲۱۳)

۲۴۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، اسی سند کے ساتھ ”ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا“ تک حدیث مروی ہے۔

۲۴۳۷۔ حسن بن علی حلوانی، حجاج بن الشاعر، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے لیکن نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ پیشاب کریں گے اور ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جس سے خوشبو مشک کی طرح آئے گی، انہیں تسبیح اور تحمید اس طرح سکھائی جائے گی جس

وَالْفِضَّةَ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلْوَةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكَ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَىٰ مَخِ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا *

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْلَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءَ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ *

۲۴۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ كَرَشْحِ الْمِسْكَ *

۲۴۳۷۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ

طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے، حجاج کی روایت میں ”طعامہم ذلک کے لفظ ہیں۔“

۲۴۳۸۔ سعید بن یحییٰ اموی بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں تحمید (الحمد للہ) کے بجائے تکبیر اللہ اکبر، سکھائے جانے کا ذکر ہے۔

۲۴۳۹۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، البورق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جو جنت میں چلا جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا، پھر اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی، اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شاب فنا نہ ہوگا۔

۲۴۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، ابو اسحاق، اغر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک منادی ندا دے گا (اے ال جنت) تمہارے لئے یہ مقرر ہو چکا کہ تم تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے، زندہ رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی، جو ان رہو گے، کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہ آئے گی، یہ ہی مطلب ہے، اللہ کے اس فرمان کا کہ جنتی ندا دیے جائیں گے کہ تمہاری جنت ہے جس کے تم اس وجہ سے وارث ہوئے ہو کہ تم اعمال صالحہ کرتے تھے۔

۲۴۴۱۔ سعید بن منصور، ابو قدامہ، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

جُثَاءَ كَرَشَجِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ *

۲۴۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ *

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبَاسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ *

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّهُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) *

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ

نے فرمایا جنت میں مومن کے لئے ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کا طول ساٹھ میل ہوگا، ایماندار کے متعلقین اس میں رہیں گے، مومن اس کا چکر لگائے گا اور کوئی ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکے گا۔

۲۴۴۲۔ ابو غسان، مسمعی، ابو عبد الصمد، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا اس کا عرض ساٹھ میل ہوگا اس کے ہر ایک کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہیں دیکھتے ہوں گے، ایماندار ان پر دورہ کریں گے۔

۲۴۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہام، ابو عمران جونی، ابو بکر بن ابو موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، خیمہ ایک موتی ہوگا جس کا طول بلندی ساٹھ میل کا ہوگا، اس کے ہر ایک کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔

۲۴۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبد اللہ بن نمیر، علی بن مسہر، عبید اللہ بن عمر۔

(دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، حنیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سیمان اور جیجان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُحَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا * ۲۴۴۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ مُحَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ *

۲۴۴۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ * ۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَنِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانٌ وَجَيْحَانٌ وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سیمان اور جیجان، نیلون اور جیجون کے علاوہ دو نہریں ہیں، یہ سیمان اور جیجان بلادِ عرب میں ہیں، جیجان مصیصہ کی اور سیمان اذنہ کی بہت بڑی نہریں ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جنت میں ان نہروں کا مادہ موجود ہے، اس لئے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے، اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور یہی حق ہے، جیسے کہ میں کتاب الایمان میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ (نووی)

جلد ۲ ص ۳۸۰ و شرح سنوی جلد ۷ ص ۲۱۵

۲۴۴۵- حجاج بن الشاعر، ابو النضر، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ قومیں (ایسی) جائیں گی جن کے دل (زری اور توکل میں) پرندوں کے مانند ہوں گے،

۲۴۴۶- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا، جب بنا چکا تو فرمایا، جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے تھے اور سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں، جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمتہ اللہ، ورحمتہ اللہ بڑھا دیا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا، وہ آدم کی شکل میں ساٹھ ہاتھ ہوگا، آدم کے بعد جو لوگ آئے ان کے قدم ہوتے رہے حتیٰ کہ یہ زمانہ آگیا۔

(فائدہ) یعنی جس صورت کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی صورت کے ساتھ انہیں بنایا، ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف عائد ہوتی ہے۔

باب (۳۸۲) جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے

پناہ دے۔

۲۴۴۷- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، علاء بن خالد، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

۲۴۴۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ *

۲۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلَيْكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيِيُونَكَ فَإِنَّهَا تَحْيِيَّتُكَ وَتَحْيِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ *

(۳۸۲) بَابُ جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللَّهُ عَنْهَا *

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس روز جہنم کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے کھینچتے ہوں گے۔

۲۴۴۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے اس میں گرمی کا ایک حصہ ہے، جہنم کی آگ میں اس سے ستر حصے گرمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، خدا کی قسم یہ رسول اللہ ہی آگ بہت کافی ہے، آپ نے فرمایا اس سے ۶۹ حصے تو اس میں گرمی زیادہ ہے، ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

۲۴۴۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں ”کلبا“ کی بجائے ”کلبن“ ہے۔

۲۴۵۰۔ یحییٰ بن ایوب، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آواز گڑ گڑاہٹ کی سنائی دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا، یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ کے اندر ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا اور وہ برابر دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ اس وقت اس کے قعر میں پہنچ گیا۔

۲۴۵۱۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنی تہ میں پہنچ گیا جس کی تم نے آواز سنی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحْرُوثُونَهَا *

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَا فَيَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضَّلَتْ عَلَيْهَا بِسَبْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا *

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا *

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا *

۲۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجِبَتْهَا *

۲۴۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے گی۔

۲۴۵۳- عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض دوزخیوں کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان سے کمر تک آگ پکڑے گی اور بعض کو ان سے ان کی ہنسی تک آگ پکڑے گی۔

۲۴۵۴- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، روح، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”حجریہ“ کی بجائے ”حقویہ“ ہے (یعنی از اربندھنے کی جگہ تک)

۲۴۵۵- ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ اور جنت کا جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور مغرور لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا کہ میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور اس (جنت) سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس پر میں رحمت کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ رحمت کروں گا، لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرتا ضروری ہے۔

۲۴۵۶- محمد بن رافع، شاہ، وراق، ابو الزناد، اعرج، حضرت

۲۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ *

۲۴۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوتِهِ *

۲۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حَقْوِيهِ *

۲۴۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبِّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحِمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْوُهَا *

۲۴۵۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرَقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ
النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبَّرِينَ وَقَالَتْ
الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ
وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ
رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ
لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ مِنْ
عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُم مِلْوُهَا فَمَا النَّارُ
فَلَا تَمْنَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ
فَهَذَا لَكَ تَمْنَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ اور جنت میں جھگڑا
ہو اور دوزخ بولی، مجھے مغرور اور جبار اشخاص کی بناء پر فضیلت دی
گئی ہے اور جنت بولی کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر
کمزور اور حقیر اور ضعیف لوگ ہی داخل ہوں گے، اللہ نے
جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس بندہ پر میں رحم کرنا
چاہوں گا تو تیرے ذریعہ سے کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو
میرا عذاب ہے، اپنے بندوں سے میں جس کو میں عذاب دینا
چاہوں گا تیرے ذریعہ سے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کی
بھرت ضروری ہے، دوزخ پر نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا قدم
اس پر رکھے گا، تب کہے گی بس بس اور اسی وقت پر ہو جائے گی،
اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمٹ جائے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے جس کے بارے میں بارہا میں سلف صالحین کا مسلک لکھ چکا ہوں نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ
حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوزخ اور جنت کو اس چیز کی تمیز عطا فرمائی ہے کہ وہ باہم اس چیز پر جھگڑا کریں، واللہ اعلم۔

۲۴۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو سَفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
وَأَقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ *

۲۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ
وَالْمُتَجَبَّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي
إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللَّهُ
لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ

۲۴۵۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان
مرویات سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ میں
جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبرین اور ظالمین کی وجہ سے
ترجیح حاصل ہے، جنت نے کہا تو پھر مجھے کیا میرے اندر تو
صرف کمزور خستہ حال اور بھولے بھالے اشخاص داخل ہوں
گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے

ذریعہ میں اپنے جس بندہ پر رحم کرنا چاہوں گا کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے جس بندہ کو عذاب کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے کروں گا اور تم دونوں کا بھرتا ضروری ہے، جب دوزخ پر نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا، دوزخ کہے گی، بس بس، اور فوراً بھر جائے گی اور ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کر دے گا۔

مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤُهَا فَامَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْحَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اہل سنت والجماعت کی دلیل موجود ہے کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہی حکم بچوں کا بھی ہے اور اس روایت سے جنت کا بہت زیادہ وسیع ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں اس دنیا کے برابر جگہ ملے گی، جیسا کہ کتاب الایمان میں اس کے متعلق روایت گزر چکی، اور اس کے باوجود اس میں جگہ خالی رہے گی، نووی جلد ۲ ص ۳۸۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا اور حضرت ابوہریرہ کی روایت کی طرح یہاں تک کہ تم دونوں کا بھرتا مجھ پر ضروری ہے، یہ حدیث مروی ہے۔

۲۴۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّتِ الْحَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمْ عَلَى مَلُؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ *

۲۴۶۰۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ برابر ہی کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے، یہاں تک کہ جب اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس وقت دوزخ کہے گی قسم ہے تیری عزت کی بس بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

۲۴۶۱۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابان بن یزید عطّار، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۴۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمَ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزِي بِغَضِّهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بَعْزَتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ *

۲۴۶۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّاءُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ *

۲۴۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرِيُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرِيُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۴۶۲- محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”یوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزيد“ کی تفسیر میں سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں برابر لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے، بالآخر رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا، دوزخ فوراً سڑ جائے گی اور کہے گی تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس اور جنت میں برابر حصہ خالی رہے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے باقی حصہ میں سکونت پذیر کر دے گا۔

۲۴۶۳- زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت کا جتنا حصہ اللہ تعالیٰ باقی رکھنا چاہے گا اتنا باقی رہ جائے گا، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ جس مخلوق کو چاہے گا پیدا فرمادے گا۔

۲۴۶۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! اسے پہچانتے ہو، وہ گردنیں اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور عرض کریں گے ہاں یہ موت ہے، پھر فرمان ہوگا، اے دوزخ والو! اسے پہچانتے ہو، دوزخی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے اور عرض کریں گے کہ ہاں یہ موت ہے، اس کے بعد حکم کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور پھر فرمان صادر ہوگا جنت والو! اب ہمیشہ رہتا ہے، موت نہیں ہے، دوزخ والو! ہمیشہ رہتا ہے، اب موت نہیں ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کرتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا *
 ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا، جب کام کا فیصلہ ہو جائے گا۔

(فائدہ) امام قرطبی نے بعض صوفیہ سے نقل کیا ہے کہ موت کو حضرت یحییٰ علیہ السلام حضور کی موجودگی میں ذبح کریں گے اور کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام جنت کے دروازے پر ذبح کریں گے، امام ملازی فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک موت عرض ہے اور مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہ جسم عطا کر دے گا، کنذا فی النووی والعینی، واللہ اعلم۔

۲۴۶۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ يَقُولُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ يَذْكُرُ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا *
 ۲۴۶۵- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے تو کہا جائے گا، اے اہل جنت، اور بقیہ روایت ابومعاویہ کی روایت کی طرح ہے باقی اس میں ”فذلک قولہ عزوجل“ کے الفاظ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیت تلاوت کرنے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴۶۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حُلَوَانِي، عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ، يَعْقُوبُ، بِوَاسِطَةِ ابْنِ أَبِي نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُوَدَّنَ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ فِيمَا هُوَ فِيهِ *
 ۲۴۶۶- زہیر بن حرب، حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا، تو پھر ایک پکارنے والا کھڑا ہو کر پکارے گا کہ اے اہل جنت، اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے، جو جس حالت میں ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

۲۴۶۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَارَ
 ۲۴۶۷- ہارون بن سعید انبلی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد بن زید، زید بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت کی طرف، اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے، تو

موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کر کے فسخ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور دوزخیوں اب موت نہیں ہے تو جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور دوزخیوں کے غم میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

۲۴۶۸۔ سرتج بن یونس، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، ہارون بن سعد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر کی داڑھ یا کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی تین شب کی مسافت کے برابر ہوگی۔

۲۴۶۹۔ ابو کریب، احمد بن عمر، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کی درمیانی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی، احمد بن عمر نے دوزخ کا لفظ نہیں بولا۔

۲۴۷۰۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا ہر وہ کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ خدا پر اعتماد کر کے قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم پوری کر دے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا ہر جاہل، اکھڑ، سرکش، متکبر۔

۲۴۷۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”الاخبرکم“ کے بجائے ”الا ادلکم“ ہے، ترجمہ وہی ہے۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَتَيْ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ *
۲۴۶۸۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ *

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ الْوَكِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيلِيُّ فِي النَّارِ *
۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ غُلٍّ جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ *

۲۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ *

۲۴۷۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، معبد بن خالد، حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتا دوں، ہر ایک کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہو، اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے، کیا میں تمہیں دوزخ والے نہ بتا دوں، ہر مغرور، سرکش، بدنام، تکبر کرنے والا۔

۲۴۷۳- سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے پر آگندہ حال جن کو دروازوں پر دھکے دیئے جاتے ہیں ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا اسے پورا کر دے۔

۲۴۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپ نے (حضرت صالح کی) اذان پڑھی اور اس کی کوئی بھی کائنات والے کا ذکر کرتے ہوئے، آیت اذنبعت اشقاہا کی تفسیر کی اور فرمایا اسے ذبح کرنے کے لئے ایک باعزت، مفید، شریعہ اٹھا جو اپنی قوم میں مضبوط اور دلیر تھا، جیسا ابو زمعہ، اس کے بعد عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی، اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ کیوں اپنی عورتوں کو مارتے ہیں، جیسا کہ غلام یا لونڈی کو مارا جاتا ہے جس سے دن کے اخیر حصہ میں پھر ہمبستری کرتے ہیں، ہوا کے خارج ہونے سے جو لوگ ہنستے تھے، اس کے متعلق ارشاد فرمایا ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جسے خود بھی کرتا ہے۔

۲۴۷۵- زبیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی بن

۲۴۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَاطِ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ *

۲۴۷۳- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مِيسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ *

۲۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ (إِذْ أَنْبَعْتَ أَشْقَاهَا) أَنْبَعْتَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَّامٌ يَحْلِدُ أَحَدَكُمْ أَمْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلَدَ الْأَمَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَرَيْبٍ جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرِطَّةِ فَقَالَ إِلَّامٌ يَضْحَكُ أَحَدَكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ *

۲۴۷۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

قمعہ کو دیکھا کہ وہ دوزخ کے اندر اپنی انتہیاں گھسیٹا پھر رہا ہے۔

۲۴۷۶- عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، بیان کرتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دھنا بتوں کے لئے موقوف کیا جائے، چنانچہ کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دودھ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسے اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے، ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتہیاں جہنم میں گھسیٹا پھر رہا ہے اور اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو ساٹھ بنایا تھا۔

۲۴۷۷- حدیثی زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ہے ایک تو وہ قوم ہے جس کے پاس لگایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری جماعت عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود تنگی ہوں گی، دوسروں کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر سختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یہ عورتیں جنت میں نہ جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہوگی۔

(فائدہ) حدیث کا صحیح مصداق اس زمانہ کی نئی تعلیم یافتہ عورتیں ہیں جو کہ ترقی کر رہی ہیں، اور اپنے خیال میں ترقی پسند ہیں، جو لباس پہننے کے باوجود تنگی ہیں، اللہم احفظنا۔

۲۴۷۸- حدیثی ابن نمیر، زید، اللح بن سعید، عبد اللہ بن رافع، مولے ام سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عمرو بن لُحی بن قَمْعَة بن خَدِيفَ اَبَا بَنِي كَعْبٍ هَوْلَاءَ يَجْرُ قَصْبُهُ فِي النَّارِ *

۲۴۷۶- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْمَعُ دَرُهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِلْإِهْتِمِ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُ قَصْبُهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ *

۲۴۷۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجُنَّ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجِدُ مِنَ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا *

۲۴۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حَبَابٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم زندہ رہے تو ایسے لوگوں کو دیکھ لو گے جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور شام اللہ تعالیٰ کے قہر میں بسر کریں گے۔

۲۴۷۹۔ عبید اللہ بن سعید، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن سعید، عبد اللہ بن رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو ممکن ہے کہ تم ایک ایسی قوم کو دیکھ لو جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھ میں بیل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔

باب (۳۸۳) دنیا کے فنا ہونے اور روز حشر کا بیان۔

۲۴۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادريس۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر۔

(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، موسیٰ بن اعین۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد۔

(پانچویں سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس، مستور در ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی دریا میں اپنی یہ انگشت ڈال دے اور یحییٰ نے شہادت کی انگشت کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے، یحییٰ کی روایت کے علاوہ، باقی سب روایتوں میں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ذلك کے الفاظ مروی ہیں اور اسماعیل کی روایت

اللَّهُ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِ يَكُونُ يَوْمُ طَالَتْ بِكَ مِدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ *

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طَالَتْ بِكَ مِدَّةٌ أَوْ شَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ *

(۳۸۳) بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَيَوْمِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فَهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَحْجَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ

میں انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرنا مروی ہے۔

يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ أَخِي بَنِي فَهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِالْإِبْهَامِ *

۲۴۸۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حاتم بن ابی صغیر، ابن ابی ملیک، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر برہنہ پا، برہنہ بدن، اور بغیر ختنہ کئے ہوگا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھی ہوں گی تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ! معاملہ اس سے بہت سخت ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

۲۴۸۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً غُرَاً غُرَاً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ *

۲۴۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، حاتم بن صغیر، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”غرلاً“ کا لفظ نہیں ہے۔

۲۴۸۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرَاً *

۲۴۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ان تقریر میں سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم خدا سے پیادہ برہنہ پا، ننگے بدن، اور بغیر ختنہ کی حالت کے ملاقات کرو گے۔

۲۴۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مَلَأَقُوا اللَّهَ مِثْلَةَ حُفَاةٍ غُرَاً غُرَاً وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرُ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ *

۲۴۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع

۲۴۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكَيْعٌ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ۔
(تیسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ بن العثمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت آموز تقریر فرمانے کے لئے ہم میں کھڑے ہوئے، تو ارشاد فرمایا، لوگو! تمہیں خدا کے سامنے برہنہ پا، ننگے بدن، اور بغیر ختنہ کئے ہوئے لے جایا جائے گا (خدا فرماتا ہے) جیسے ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ تمام مخلوق میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس (۱) پہنایا جائے گا اور سنو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے، پھر انہیں بائیں طرف ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا، اے رب یہ تو میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ انہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجادیں کیں، تو میں عبد صالح یعنی حضرت عیسیٰ کی طرح کہوں گا کہ میں تو ان پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا، تو تو ان پر نگہبان تھا، اور تو ہر چیز پر گواہ ہے، اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کی مغفرت فرمادے، فانت العزیز الحکیم، ارشاد ہو گا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا، یہ اس وقت سے لے کر برابر ایڑیوں پر پھرتے رہے۔

۲۴۸۵۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، (دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، لوگوں کو تین جماعتوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، بعض خوش ہوں گے اور

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةَ غُرَاةٍ غُرًّا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَغَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرَجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُوا بِغَدِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا ذُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تَعَذَّبْتُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالَ فَيَقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمُعَاذٍ فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُوا بِغَدِكَ*

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(۱) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسی لباس میں قبر مبارک سے نکلیں گے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی تمام مخلوق سے پہلے ہو گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تمام سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت جڑی حاصل ہوگی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس کی وجہ یہ کہی گئی ہے کہ دنیا میں توحید کی آواز بلند کرنے پر ان کے کپڑے اتار کر انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا۔ یا اس وجہ سے کہ دنیا میں شلوار پہننے کی سنت سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جاری فرمائی۔

بعض ڈرے ہوئے ہوں گے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور بقیہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، جہاں وہ دوپہر کو رہیں گے، آگ بھی ان کے ساتھ دوپہر کو وہیں رہے گی، اور جہاں وہ صبح کو ہوں گے، آگ ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ شام کو ہوں گے، آگ بھی ان کے ساتھ وہیں شام کو ہوگی۔

(فائدہ) یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا، اور یہ علامات قیامت میں سے سب سے آخری نشانی ہوگی۔

باب (۳۸۴) قیامت کے دن کی حالت اللہ تعالیٰ اس کے اہوال میں ہماری امداد فرمائے۔

۲۳۸۶۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس دن تمام انسان اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے بعض آدمی نصف کانوں تک پسینہ میں غرق ہوں گے، ابن مثنیٰ کی روایت میں یوم (دن) کا لفظ نہیں ہے۔

۲۳۸۷۔ محمد بن اسحاق مسیسی، انس بن عیاض۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد، احمر، عیسیٰ بن یونس، ابن عون۔

(چوتھی سند) عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک

(پانچویں سند) ابو نصر تمار، حماد بن سلمہ، ایوب۔

(چھٹی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع کی

يُخَشِّرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَأَثَانٍ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَتَخَشَّرُ بَقِيَّتُهُمُ النَّارَ تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا *

(۳۸۴) بَاب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا *

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنِهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ *

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ يَغْنِيٍّ ابْنُ عِيَّاضٍ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی موسیٰ بن عقبہ، اور صالح کی روایت میں ہے یہاں تک کہ بعض اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائیں گے (یعنی اپنے اعمال کے مطابق)۔

صَالِحٌ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أذْنِهِ *

۲۴۸۸- قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا پسینہ قیامت کے دن، زمین پر ستر گز تک پھیلا ہو گا اور پسینہ لوگوں کے منہ یا کانوں تک پہنچ جائے گا ثور راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا (منہ کہل یا کان)

۲۴۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى أَذَانِهِمْ بِشَكِّ ثَوْرٍ أَيُّهُمَا قَالَ *

۲۴۸۹- حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمن بن جابر، سلیم بن عامر، حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، قیامت کے دن آفتاب لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ بقدر ایک میل کے رہ جائے گا، سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ، خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں میل سے کیا مراد ہے، آیا زمین کا میل مراد ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی (کہ اسے بھی عربی میں میل کہتے ہیں) مراد ہے بہر حال حضور نے فرمایا لوگ اپنے اپنے اعمال کے موجب پسینہ میں ہوں گے کسی کے ٹخنوں تک پسینہ ہو گا کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا۔

۲۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَقِطْعَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمْسَافَةً الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمًّا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ *

باب (۳۸۵) کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب نار کو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔

(۳۸۵) بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ *

۲۴۹۰- ابو غسان مسعودی، محمد بن ثنی، محمد بن بشار، معاذ بن

۲۴۹۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ
عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ
عِيَّاضِ بْنِ جِمَارٍ الْمُحَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي
خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا
جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ
عَبْدًا حَلَالًا وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ
وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ
وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّتْ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ
يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ
نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَزَبَتُهُمْ
وَعَجَمَتُهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا
بَعَثْتُكَ لِأَتْلِيكَ وَأَتْلِيَّ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ
كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرُوهُ نَائِمًا وَيَقْظَانِ وَإِنَّ
اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا
يَتْلَفُوا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خَبْرَةٌ قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ
كَمَا اسْتَخْرِجُوكَ وَأَغْزُهُمْ نَغْزَكَ وَأَنْفِقْ
فَسَنَفِقَ عَلَيْكَ وَأَبْعَثْ حَيْشًا نَبْعَثُ خَمْسَةَ
مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ
الْحِنَةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ
وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى
وَمُسْلِمٍ وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ
النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبَرَ لَهُ الَّذِينَ
هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَغَوَّنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَائِنُ
الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ
وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ

ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن ہشیر،
عیاض، مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران خطبہ میں
فرمایا، سنو! میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جن باتوں
سے تم ناواقف ہو، مجھے میرے خدا نے آج وہ بتادیں ہیں، میں
بھی تم کو سکھا دوں، (اللہ نے فرمایا ہے) کہ جو مال میں نے اپنے
بندے کو دے دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے میں نے اپنے
تمام بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے، مگر
شیطان انہیں دین کی طرف سے بہکاتے ہیں اور جو چیزیں میں
نے ان کے لئے حلال کی ہیں ان کو ان کے لئے حرام قرار دیتے
ہیں، اور انہیں ایسی چیزوں کو میری ساتھ شریک کرنے کا حکم
دیتے ہیں جس کی کوئی دلیل میں نے نازل نہیں کی، اور بیشک
اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور تمام عرب و عجم سے
نفرت کی، سو چند بقیہ اہل کتاب کے، اللہ نے فرمایا کہ میں نے
تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تم کو آزماؤں اور انہیں آزماؤں جن
کے پاس تجھے بھیجا ہے، میں نے تم پر ایسی کتاب اتاری جسے پانی
نہ دھو سکے گا، سوتے اور جاگتے تم اسے پڑھو گے، اللہ نے مجھے
حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں، میں نے کہا پروردگار وہ تو میرا سر
پھاڑ دیں گے، ارشاد ہوا کہ تم انہیں نکال دو، جیسے انہوں نے
تمہیں نکالا ہے تم ان سے جہاد کرو، میں تمہاری مدد کروں گا، تم
خرچ کرو تم کو بھی دیا جائے گا، تم لشکر بھیجو میں اس سے پانچ گنا
لشکر بھیجوں گا، اپنے فرمانبرداروں کو ساتھ لے کر ان سے لڑو
جو تمہاری نافرمانی کریں، حضورؐ نے فرمایا، جنتی تین شخص ہیں
ایک تو وہ جو حکومت کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے، خیرات
کرنے والا ہے، توفیق عطا کیا ہوا ہے، دوسرے وہ رحیم آدمی جو
اپنے اقرباء اور ہر ایک مسلمان پر نرم دل ہو، تیسرے وہ
پاکدامن پاکیزہ خلق جو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا ہو اور
عیالدار ہو، حضورؐ نے فرمایا، دوزخی پانچ آدمی ہیں وہ کمزور جس

عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَى أَوْ الْكَذِبَ
وَالشَّنْظِيرَ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانَ فِي
حَدِيثِهِ وَأَنْفَقَ فَسَنَفَقَ عَلَيْكَ *

کے پاس مال نہ ہو اور نہ تمیز ہو، دوسروں کا تابع ہو، اہل و مال کا طالب نہ ہو، دوسرے وہ خیانت کار آدمی جس کی طمع پوشیدہ نہیں رہ سکتی، خواہ ذرا سی چیز ملے، وہ خیانت اور چوری کرے، تیسرے وہ مکار جو صبح و شام تم سے تمہارے گھر والوں اور مال کے بارے میں دھوکہ اور فریب کرتا ہو، اور حضورؐ نے بخیل یا جھوٹے اور بد خو اور فحش گالیاں بکنے والے کا بھی ذکر فرمایا، ابو غسان کی روایت میں یہ جملہ نہیں کہ تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔

۲۴۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلَّ
مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالًا *

۲۴۹۲- عبد الرحمن بن بشر عبدی، یحییٰ بن سعید، ہشام دستوائی، قتادہ، مطرف، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ نے یہ سند اور طرح سے بیان کی ہے، قال یحییٰ قال شعبہ عن قتادہ قال سمعت مطرفاً في هذا الحديث۔

۲۴۹۳- ابوعمار حسین بن حریت، فضل بن موسیٰ، حسین، مطر، قتادہ، مطرف، عیاض بن حمار سے ہشام عن قتادہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے کہ باہم تواضع کریں، کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ ان کو بیوی بچے چاہئے ہیں اور نہ مال، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، اے ابو عبد اللہ ایسا ہوگا، مطرف بن عبد اللہ نے کہا، خدا کی قسم! میں نے اس چیز کو جاہلیت کے

۲۴۹۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ
الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ
صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۲۴۹۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ مُطَرِّفٍ
حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخْبَى بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ
فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى
إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ
وَلَا يَنْبَغَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ

زمانہ میں دیکھ لیا ہے کہ ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا ہے اور وہاں سے اسے گھروالوں کی لوٹدی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو اسی سے ہمبستری کرتا۔

فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطْوُهَا *

(فائدہ) اخیر زمانہ جاہلیت مراد ہے، کیونکہ مطرف کم سن تھے، انہوں نے بحالت بلوغ زمانہ جاہلیت نہیں دیکھا، گو اس وقت سمجھ دار تھے۔

باب (۳۸۶) میت پر دوزخ یا جنت کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

(۳۸۶) بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذُ مِنْهُ *

۲۴۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر جنتی ہوتا ہے تو اہل جنت کا مقام اور اگر دوزخیوں سے ہوتا ہے تو اہل دوزخ کا، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے، جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھا کر وہاں نہ پہنچا دے۔

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۹۵۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر اہل جنت سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل نار سے ہوتا ہے تو نار اور کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا وہ ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اٹھا کر پہنچا دیا جائے گا۔

۲۴۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، سعید جری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی بلکہ زید بن ثابت سے سنی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوسُفَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنْ

سوار بنی نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک خچر بدک گیا، قریب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آجائیں، دیکھا تو وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں، حضور والا نے ارشاد فرمایا، ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں جانتا ہوں، فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا، شرک کی حالت میں، آپ نے فرمایا، اس گروہ پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اگر یہ خیال نہ ہو تا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا وہ عذاب سنا دے جو میں سن رہا ہوں، اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے کہا ہم قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۴۹۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔

۲۴۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کعب۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عون بن ابی حنیفہ۔

(چوتھی سند) زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، ابن بشار، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عون بن ابی حنیفہ، بواسطہ اپنے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَعْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَتْ بِهِ فَكَادَتْ تَلْقِيَهُ وَإِذَا أَقْبَرُ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْحَرِيزِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ تَبْتَلِي فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدْفَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّاحُهُ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ *

۲۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدْفَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ

والد، براء، حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، کچھ آواز سنی، فرمایا یہودیوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

يَحْيَى الْقَطَانُ وَاللَّفْظُ لِرُؤَيْتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا *

۲۴۹۹- عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن عبد الرحمن، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کو قبر میں رکھ کر ساتھ والے منہ پھیر کر چلے آتے ہیں تو مردہ ان کے جو توں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں، اس شخص (یعنی حضور کے متعلق) تو کیا کہتا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو ذرا دیکھ، اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ دی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے، اور اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادگی کر دی جاتی ہے اور روز قیامت تک کے لئے اس کی قبر کو راحتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

۲۴۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَا أَيُّهُ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُنْعَثُونَ *

۲۵۰۰- محمد بن منہال، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو قبر کے اندر رکھ کر جب لوگ واپس آتے ہیں تو مردہ ان کے جو توں کی آواز سنتا ہے۔

۲۵۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا *

۲۵۰۱- عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی واپس ہو جاتے ہیں، پھر شیبان عن قتادہ کی

۲۵۰۱- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علقمہ بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ آیت ”یُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے، مرہ سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کا یہی مطلب ہے۔

۲۵۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، بواسطہ اپنے والد، خثیمہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت یثبیت اللہ الخ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے دنیا اور آخرت کی زندگی میں الخ یہ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۵۰۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، بدیل، عبد اللہ بن شقیق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے، تو دو فرشتے اسے اوپر لے کر چڑھتے ہیں، آسمان والے کہتے ہیں، پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، خدا تعالیٰ تجھ پر اور اس بدن پر جسے تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے اخیر وقت کے لئے (سدرۃ المنتہی) لے جاؤ، اور کافر کی روح جب نکلتی ہے، تو آسمان والے کہتے ہیں، خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اور حکم ہوتا ہے کہ اخیر وقت کے واسطے اسے (تھین) میں لے جاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ *

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) *

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَثِيمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ *

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبٍ رِيحَهَا وَذَكَرَ الْمَسْكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ تَعْمُرُنِي فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنٍ وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ

کرتے ہیں کہ کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اپنی ناک پر اس طرح لگالی تھی۔

رُوحٌ حَبِيبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا *

۲۵۰۵۔ اسحاق بن عمر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) شیبان بن فروخ سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، تو ہم سب چاند دیکھنے لگے، میری نگاہ تیز تھی، میں نے چاند کو دیکھ لیا، اور میرے علاوہ کسی نے نہیں کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا، تم چاند نہیں دیکھتے، دیکھو یہ چاند ہے، انہیں دکھائی نہیں دیا، وہ بولے مجھے تھوڑی دیر میں نظر آئے گا، اور میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا، انہوں نے ہم سے بدروالوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کیا، وہ بولے حضور ہمیں لڑائی سے ایک دن پہلے بدروالوں کے گرنے کے مقامات دکھانے لگے، آپ فرماتے جاتے، انشاء اللہ کل کے دن فلاں اس مقام پر گرے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے جو حدود متعین کر دیں، وہ وہاں سے نہ بٹے، پھر وہ سب ایک کنویں میں ایک پر ایک ڈال دیئے گئے، حضور ان کے پاس آئے اور فرمایا مجھ سے جو میرے رب نے وعدہ کیا تھا، میں نے تو اسے پایا، کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ جسم بے روح سے کیونکر بات کر رہے ہیں۔ فرمایا تم ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو، صرف اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلَيْطٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُوخٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَنَرَايُنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَطُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بَنَرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا *

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب تک مقتولین بدر کو یونہی چھوڑے رکھا، تین شب کے بعد آپ ان کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر نداؤں کو فرمایا، اے ابو جہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، جو مجھے میرے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، وہ میں نے واقعی پالیا، کیا تم نے بھی وہ چیز واقعی پالی، جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ یہ مرے ہو چکے، اب کیونکہ سن سکتے ہیں، اور کس طرح جواب دے سکتے ہیں؟ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میرے قول کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں، لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے، اس کے بعد حسب الحکم انہیں کھینچ کر چاہ بدر میں ڈال دیا گیا۔

۲۵۰۷- یوسف بن حماد، عبدالاعلیٰ، سعید قتادہ، انس بن مالک، ابو طلحہ۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دے کر کچھ اوپر بیس اور روح کی روایت میں ہے، چوبیس سرداران قریش کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں پھینکوا دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، اسماعیل، ایوب ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن جس کا حساب ہوگا، وہ عذاب میں پڑ گیا،

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ يَا أُمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ يَا عُتْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَا يُحْيِيوُا وَقَدْ حَقُّوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُحْيُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلْبِ بَدْرٍ *

۲۵۰۷- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوْرٍ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ *

۲۵۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں نے عرض کیا، کیا اللہ رب العزت نے نہیں فرمایا، ”فسوف يحاسب حسابا يسيرا“ آپ نے ارشاد فرمایا، یہ حساب نہیں، یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ عذاب میں پڑ گیا۔

وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ *

۲۵۰۹۔ ابو الریح عسکی، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۱۰۔ عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ، ابو یونس، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک نہ ہو گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، کیا اللہ تعالیٰ نے ”حسابا یسیرا“ نہیں فرمایا، آپ نے فرمایا، یہ تو پیشی ہے، باقی جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۵۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ (حِسَابًا يَسِيرًا) قَالَ ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ *

۲۵۱۱۔ عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ القطان، عثمان بن الاسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جس سے حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا، اور ابو یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۵۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ *

باب (۳۸۷) موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم!

(۳۸۷) بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ *

۲۵۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، فرمایا، کہ کوئی تم میں سے اس وقت تک نہ مرے، مگر یہ کہ وہ

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

۲۵۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو معاویہ،

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ *

۲۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ

يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۵۱۳۔ ابو داؤد، ابو النعمان، مہدی بن میمون، واصل، ابو الزبیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں

نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سنا، آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے تم میں سے

اس وقت تک کوئی نہ مرے، جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ

حسن ظن نہ رکھتا ہو۔

۲۵۱۵۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش،

ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہر بندہ اسی

(نیت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کا انتقال ہو۔

۲۵۱۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ

حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ

أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۵۱۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَمُوتُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ

عَلَيْهِ *

۲۵۱۶۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش

سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”عن“

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور ”سمعت“ کا لفظ

نہیں۔

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۲۵۱۷۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ

الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ *

۲۵۱۷۔ حرملة بن یحییٰ تحیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،

حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، فرما رہے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دیتا ہے تو

جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب ہی پر عذاب نازل ہو

ہے، مگر حشر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفِتَنِ وَآشْرَاطِ السَّاعَةِ

۲۵۱۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام حبیبہ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو کہ قریب آگیا، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے اس کا عدو بنا کر بتایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے، آپ نے فرمایا ہاں جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

۲۵۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔ باقی سفیان کی سند میں اس طرح زیادتی ہے، حضرت زینب بنت ام سلمہ ام المومنین، حضرت ام حبیبہ، ام المومنین، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۲۵۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زہیر، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے لکھے اور آپ کا چہرہ انور سرخ تھا، یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، لا الہ الا اللہ عرب کی اس شر سے جو کہ قریب آچکا ہے ہلاکت ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ *

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ *

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَعًا مُحْمَرًّا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ

حلقہ بنا کر حلقہ دکھایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے فرمایا۔
ہاں جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔

۲۵۲۱۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب زہری سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِاصْبَعِهِ الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُلِكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْعَجَبُ *

۲۵۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كِلَابٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ *

۲۵۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحاق، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنی کشادگی ہو گئی اور وہیب نے نوے کی شکل بنا کر بتایا۔

۲۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتُفْتَحُ الْيَوْمَ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ *

۲۵۲۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبد العزیز، عبد اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حادث بن ربیعہ، اور عبد اللہ بن صفوان دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر کے متعلق پوچھا جو زمین میں دھنس جائے گا اور اس زمانہ کا ذکر ہے، جب کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے حاکم تھے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ کی پناہ پکڑے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار میدان میں پہنچے گا، تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو زبردستی اس لشکر کے ساتھ (لایا گیا) ہو، فرمایا، وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، ابو جعفر بیان

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَيْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رِيْعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْحَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُعْثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُعْثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَبْتِهِ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْنَاءُ الْمَدِينَةِ *

کرتے ہیں کہ ہموار میدان سے مراد بیدامہ زمین ہے۔

۲۵۲۳۔ احمد بن یونس، زہیر، عبد العزیز بن رفیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا، اور میں نے کہا، ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو زمین کا ایک میدان کہتی ہیں، انہوں نے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم وہ مدینہ منورہ کا میدان ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے، کہ حضرت ام سلمہؓ نے یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وفات پائی، اس صورت میں یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن معاویہ سے اختلاف کیا تھا، اور طبری اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں، کہ ابو بکر بن خثیمہ نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے، (نووی جلد ۲، سنوی جلد ۷)

۲۵۲۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، انیس بن صفوان، عبد اللہ بن صفوان، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اس گھروالوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر اس گھر کا ارادہ کرے گا، جب ہموار میدان میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیان حصہ زمین میں دھنسل جائے گا، اول حصہ والے، پچھلے حصہ والوں کو پکاریں گے، بالآخر سب کے سب دھنسا دیے جائیں گے، صرف وہ باقی رہ جائیگا، جو بھاگ کر ان کی کیفیت کی جا کر اطلاع دیگا، ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سن کر بولا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۲۵۲۶۔ محمد بن حاتم بن میمون، ولید بن صالح، عبد اللہ بن عمر، زید بن ابی اہیہ، عبد الملک عامری، یوسف بن ماکہ، عبد اللہ بن صفوان، حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک قوم اس گھر یعنی بیت اللہ کی پناہ پکڑے گی، اس قوم کے پاس نہ تو

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ *

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَلْفَظُ لِعَمْرُو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا الْبَيْتَ حَيْثُ يَغْزَوْنَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بَأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوْلَاهُمْ آخِرُهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۵۲۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَامِرِيِّ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَخْبَرْتَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَغْنِي
الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ
يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَدَاءَ مِنَ
الْأَرْضِ خَسِيفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ
يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَفْوَانَ *

۲۵۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ
الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ
تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ
بِالنَّبِيِّ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَحَا بِالْبَيْتِ حَتَّى
إِذَا كَانُوا بِالْبَيْنَدَاءِ خَسِيفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمْ
الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ
مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَنْعَثُهُمُ
اللَّهُ عَلَى نِيَابَتِهِمْ *

۲۵۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ
وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ

مَحْفُوظٌ رَكْعَتَيْنِ وَالِي قُوتٌ هُوَ كِي، نَهْ آوَمِيوں كِي تَعْدَاوِ هُوَ كِي، اَوْرَنَه
سَامَانِ هُوَ كَا، لِيَكِنِ اس سَ لُزْنِ كَ لَئِى اِيَكِ لُكْرَ كُو بِيحِبَا
جَايَ كَا، جِبِ وَه لُكْرَ هُمَاوَرِ مِيدَانِ مِىلِ پَنُجُ كَا، تَوَه زَمِينِ مِىلِ
وَحَسَاوَا جَايَ كَا، يُوَسْفَ بِيَانِ كَرْتِى هِيں كَ اِنِ دِنُوں شَامِ
وَالِى (حِجَابِ كَالُكْرَ) مَكَّةَ وَالُوں (اِبْنِ زُبَيْرِ) سَ لُزْنِ كَ لَئِى
آرَہے تَحَ، عِبْدُ اللّٰہِ بِنِ صَفْوَانِ لَئِى بِيَانِ كِيَا، خَدَا كِي قِسْمِ يَہ لُكْرَ
وَه نَہِيں، زَبِيدِ بِيَانِ كَرْتِى هِيں كَ مِجْہے بَوَاسِطَ عِبْدِ الْمَلِكِ عَامِرِي،
عِبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ سَابِطِ، حَارِثِ بِنِ رَبِيعَةَ نَئِى اَمِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِىَ
اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْہَا يُوَسْفَ بِنِ مَالِكِ كِي رَوَايَتِ كِي طَرَحِ حَدِيثِ نَقْلِ
كِي ہے، بَاتِى اس مِىلِ اس لُكْرَ كَا جِس كَا ذَكَرَ عِبْدُ اللّٰہِ بِنِ صَفْوَانِ
نَئِى كِيَا ہے، ذَكَرَ نَہِيں ہے۔

۲۵۲۷- اَبُو بَكْرِ بِنِ اَبِي شَيْبَةَ، يُونُسُ بِنِ مُحَمَّدٍ، قَاسِمُ بِنِ فَضْلِ، مُحَمَّدُ
بِنِ زِيَادٍ، اِبْنِ زُبَيْرِ، اَمِ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰہُ تَعَالٰى
عَنْہَا بِيَانِ كَرْتِى هِيں كَ اِيَكِ مَرْتَبَہِ اَخْبَضَرَتِ صَلِى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمِ
نَئِى سَوْنِ كِي حَالَتِ مِىلِ اِسْہے ہَاتِہ بَرِہَ بَلَايَ، ہَمِ نَئِى عَرَضِ
كِيَا، يَارَسُوْلَ اللّٰہِ خَوَابِ مِىلِ اِيَكِ حَرَكَتِ اِسْہے نَئِى اِيَكِي كِي ہے،
جُو اِسْہے پَہلے نَہِيں كَرْتِى تَحَ، فَرَمَايَا تَعَجُّبِ ہے، كَچھ لُوگ مِيرِي
اَمَتِ كَ اِيَكِ فَخْصِ كَ لَئِى كَعْبَہ كَا قَصْدِ كَرِيں گے جُو قُرَيْشِي
ہوگا اَوْرَه خَانَہ كَعْبَہ كِي پَنَاہ لے گا، جِبِ وَہ بِيَدَاہ مِىلِ پَنُجُہِيں گے،
تَوَزَمِينِ مِىلِ وَحَسَاوَا جَايں گے، ہَمِ نَئِى عَرَضِ كِيَا، يَارَسُوْلَ اللّٰہِ
رَاسَتِ مِىلِ تَوَسْبِ قِسْمِ كَ لُوگ چَلْتِى هِيں، فَرَمَايَا ہَاں، اِنِ مِىلِ
اِيَسے لُوگ ہو گئے، جُو قَصْدِ آئے ہو گئے، اَوْر جُو مَجْبُورِي سَ
آئے ہوں گے اَوْر مَسَا فَرِہِي ہو گئے، يَہ سَبِ يَكْبَارِہِي ہَلَاكِ ہو
جَايں گے، پَہرِ مَخْتَلَفِ طَرَحِ سَ اللّٰہُ تَعَالٰى اَنھِيں اِنِ كِي نِيَاَتِ
كَ مَطَابِقِ اُٹھَايَ كَا۔

۲۵۲۸- اَبُو بَكْرِ بِنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَمْرُو النَّاقِدِ، اِسْحَاقُ بِنِ اِبْرَاهِيمَ، اِبْنِ
اَبِي عَمْرٍ، سَفْيَانُ بِنِ عِيْنَةَ، زُهْرِي، عَرُودَ، حَضْرَتِ اِسْمَاہِ رَضِىَ اللّٰہُ
تَعَالٰى عَنْہَا بِيَانِ كَرْتِى هِيں كَ اَخْبَضَرَتِ صَلِى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمِ مَدِينِہ

منورہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے، پھر ارشاد فرمایا، جو مجھے نظر آ رہا ہے، وہ تمہیں بھی نظر آتا ہے مجھے تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کے مقامات ایسے نظر آ رہے ہیں، جیسے کہ بارش کے گرنے کے مقامات ہوتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس تشبیہ سے عموم اور کثرت مراد ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واقعہ جمل، صفین، حرہ، شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ پیش آئے، اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہے اور یہ تمام پیشین گوئیاں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتلا دیں اور یہی حال ان تمام روایات کا ہے جو آنے والی ہیں اور جو گزر گئی ہیں۔

۲۵۲۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۵۳۰۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابن میتب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فتنے ہوں گے، جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھے گا، اسے وہ ہلاک کر دیں گے، اگر کسی کو ان سے پناہ مل سکے، تو ضرور بچ جائے۔

(فائدہ) ایسے فتنوں کے ظہور کے وقت اکثر صحابہ کرام اور تابعین اور عام علماء کا یہ مسلک ہے کہ جانب حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی مدد کرنا چاہئے، واللہ اعلم۔

۲۵۳۱۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن مطیع، نوفل بن معاویہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی ابو بکر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ نمازوں میں ایک نماز

قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ *

۲۵۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُدْ بِهِ *

(فائدہ) ایسے فتنوں کے ظہور کے وقت اکثر صحابہ کرام اور تابعین اور عام علماء کا یہ مسلک ہے کہ جانب حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی مدد کرنا چاہئے، واللہ اعلم۔

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُوْفَلٍ بْنِ

رسول اللہ اگر مجھے زبردستی پکڑ کر وہ صفوں یا دو جماعتوں میں سے کسی ایک صف یا ایک جماعت میں شامل کر لیا اور کوئی شخص مجھے تلوار مار کر قتل کر دے، یا کوئی تیر میرے آکر لگ جائے، اور میں مر جاؤں تو کیا ہوگا، فرمایا، وہ اپنا اور تیرا گناہ لے کر لوٹے گا۔

(فائدہ) اسی بناء پر ایسے حالات کے ظہور پر اکثر صحابہ کرام نے گوشہ نشینی اختیار کی اور باقی جن کے سامنے جو جماعت حق پر نظر آئی اس کا ساتھ دیا یہ تمام روایات اطلاع طے الغیب پر مشتمل ہیں، جیسا کہ آپ بار بار خود فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اس سے قطعاً علم غیب کا ثبوت نہیں ہو سکتا، عالم الغیب والہ شہادۃ صرف ذات خداوندی ہی ہے، اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۲۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عدی کی روایت، حماد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت ”ان استطاع النجاء“ تک ہے اور بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۵۳۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ایوب، یونس حسن، احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ارادہ سے نکلا کہ اس شخص یعنی حضرت علی کی مدد کروں گا راستہ میں مجھے ابو بکر ملے، وہ بولے، احنف تم کہا جا رہے ہو، میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت علی کی مدد کرنا چاہتا ہوں، ابو بکر بولے، احنف تم لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر باہم لڑائی کریں، تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا کسی اور نے یا رسول اللہ، قاتل تو خیر، مگر مقتول کیوں جائے گا، آپ نے فرمایا، وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَوَدُّ بِإِثْمِهِ وَإِثْمَكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ *

۲۵۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۳۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي عَلَيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ *

(فائدہ) یعنی محض ذاتی عداوت اور تعصب کی بنا پر، جیسے بغیر کسی وجہ شرعی کے جب دو مسلمان ایسا کریں تو وہ دوزخ میں داخل ہوں گے مستحق ہیں اور صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ہیں، وہ اس وعید میں داخل نہیں، اس لئے کہ وہ مجتہد اور عادل تھے، ان کی نیتیں سراسر خیر تھیں، دنیا وغیرہ حاصل کرنے کا وہاں شائبہ تک بھی نہیں تھا۔ ہر ایک جماعت اپنے کو حق پر اور دوسرے کو باغی جان کر بحکم الہی اس سے لڑنا واجب

سمجھتی تھی، اور اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے، اور ان لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور جن صحابہ کے نزدیک کسی کی حمایت صحیح ظاہر نہ ہوئی، انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور مجتہد کو خطا کے صادر ہونے پر شریعت نے معذور سمجھ کر پھر بھی ثواب دیا ہے اور مصیب کو دوسرا ثواب ہے لہذا صحابہ کرام کی شان اس سے بہتر اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کے مشاہرات کے درمیان ہم جیسے ناکارہ منصف بنیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۲۵۳۶۔ احمد بن عبدہ ضعی، ایوب اور یونس، معمر بن زیاد، حسن، اخف بن قیس، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واپارک وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو قتل کرنے والا اور قتل کیا گیا دونوں آگ میں داخل ہوں گے۔

۲۵۳۷۔ حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ، ابو کامل عن حماد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (آخر تک)

۲۵۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ربیع بن حراش، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، اب اگر ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

۲۵۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان روایات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو

۲۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ *

۲۵۳۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ *

۲۵۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جَرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا *

۲۵۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ

بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ * جائے اور ان دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کے معجزات میں سے ہے، چنانچہ عصر اول میں ایسا ہو چکا ہے، (نووی جلد ۲ سنوی جلد ۷)

۲۵۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *
۲۵۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْنَضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْنَضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَاقَطَارَهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا *

۲۵۴۰ - قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہرج بہت زیادہ نہ ہو جائے گا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل و خونریزی۔
۲۵۴۱ - ابو الربیع عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا تھا، اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لئے، اور میری حکومت عنقریب وہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک کہ زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی، اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے بھی دیئے گئے اور میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کر دینا اور نہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط کرنا جو ان کی جانوں کا خواستگار ہو، اور یکسر انہیں فنا کر دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، میرے پروردگار نے فرمایا، اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں، تو اسے کوئی لوٹانے والا نہیں، میں نے تمہاری امت کے لئے یہ بات کر دی ہے کہ انہیں عام قحط سالی سے عموماً ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے اجنبی دشمن کو مسلط کروں گا جو ان کا حلقہ توڑ دے، اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، اگرچہ اطراف زمین کے سب لوگ جمع ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اور آپ کی پیشین گوئی سچی ہوئی، چنانچہ مسلمانوں کی حکومت مشرق و مغرب میں پھیل گئی اور سرخ و سفید خزانے قیصر و کسری کے سونے چاندی کے خزانے ہیں، وہ آپ کے قدموں میں آکر پڑ چکے (شرح ابی جلد ۷ نووی جلد ۲)

۲۵۴۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ ۲۵۴۲ - زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، ابن

بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو قلابہ، ابواسماء الرجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے اور ایوب عن ابی قلابہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

بُنْ إِبرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَزْزَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ *

۲۵۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام عالیہ سے تشریف لائے جب مسجد نبی معاویہ کی طرف سے گزرے تو اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی حضور کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنے پروردگار سے ایک طویل دعا مانگی، دعا سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، مگر اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک نہیں کی، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ دعا قبول فرمائی، میں نے دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے، یہ دعا بھی قبول فرمائی، میں نے دعا کی مسلمان آپس میں نہ لڑیں، مگر یہ دعا قبول نہیں کی۔

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثَنَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا *

۲۵۴۴۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، آپ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ مسجد نبی معاویہ سے گزرے اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۴۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

(فائدہ) دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، چاہے قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

۲۵۴۵۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوداؤد میں خولانی سے روایت ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ ہر اس فتنہ کو جاننے والا ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ سے چھپا کر بیان کی ہو، اور اوروں سے نہ کی ہو، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا ذکر فرمایا، جس میں میں بھی تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا، تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کسی چیز کو نہ چھوڑیں گے، اور بعض ان میں سے گرمیوں کی آمد صی کی طرح ہیں، بعض ان میں بڑے ہیں اور بعض چھوٹے، حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس کے سب شرکاء میرے علاوہ انتقال فرما گئے ہیں۔

۲۵۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں ان میں سے کسی کو بیان کئے بغیر نہیں چھوڑا، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھ لیا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے، میرے ساتھی اسے جانتے ہیں اور بعض باتیں وہ ہوتی ہیں جنہیں میں بھول گیا تھا مگر دیکھ کر یاد آ جاتی ہیں، جیسے کوئی شخص اگر کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے مگر جب سامنے آتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۲۵۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا تک روایت مروی ہے۔

۲۵۴۵۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي *

۲۵۴۶۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ فَأَرَاهُ فَادَّكَّرَهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجَهَ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ *

۲۵۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۴۸- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قیامت تک جو باتیں ہونے والی تھیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتادیں اور کوئی بات ایسی نہیں رہی جسے میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو، البتہ یہ نہیں پوچھا کہ کونسی بات مدینہ والوں کو مدینہ سے نکالے گی۔

۲۵۴۹- محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۲۵۵۰- یعقوب بن ابراہیم، حجاج بن الشاعر، ابو عاصم عروہ بن ثابت، علباء بن احمر، حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور وعظ فرمانا شروع کیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اتر آئے اور نماز پڑھی، پھر آپ منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا، پھر اترے اور نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھے، اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، آپ نے ہمیں وہ سب باتیں بتادیں جو ہونے والی تھیں اور ہو چکی تھیں، اور سب سے بڑا عالم ہم میں وہ ہے جس نے ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

۲۵۵۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا تم میں سے کسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوں کے بارے میں حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم بڑے بہادر ہو، بیان کرو، میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے،

۲۵۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ *

۲۵۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۲۵۵۰- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةَ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَغْنِي عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَتَزَلَّ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا *

۲۵۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ يُحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَحَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ

کہ آدمی اپنی بیوی، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ کی وجہ سے جس فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کا کفارہ، روزے اور نماز، صدقہ اور خیرات، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا مقصود یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین آپؓ کو اس سے کیا سروکار ہے، آپ کے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے، فرمایا دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا، میں نے کہا، جی بلکہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بند نہیں ہوگا، شقیق کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ بولے ہاں، اس طرح جیسے کہ کل کے آنے سے پہلے رات کے آنے سے واقف تھے اور میں نے ان سے ایسی بات بیان کی جو غلط نہ تھی، شقیق کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہؓ سے دروازہ کے متعلق پوچھتے ڈر معلوم ہوا، تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم پوچھو دروازہ سے کیا مراد ہے؟ مسروق نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا، حضرت عمرؓ کی ذات مراد ہے۔

(فائدہ) دروازہ کا ٹوٹنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے کنایہ ہے اس کے بعد فتنے ہر طرف سے موجیں مارنے لگے۔

۲۵۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الخدری، وکیع، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (چوتھی سند) ابن ابی عمر، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور عیسیٰ کی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، اعمش، بواسطہ شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا فرماتے تھے۔

۲۵۵۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد، اعمش، ابو داؤد، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم کو فتنوں کے بارے میں کون بتاتا ہے؟

قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ أَفِيَكْسِرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ آخَرِي أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَذِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَذِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلُهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ *

۲۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ *

۲۵۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ

اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۵۵۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن حاتم، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ جرمہ کے دن میں نے آکر دیکھا تو ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا کہ آج تو یہاں بہت سے خون بہائے جائیں گے، وہ شخص بولا ہر گز نہیں، خدا کی قسم خونریزی نہ ہوگی، میں نے کہا خدا کی قسم خونریزی ہوگی، وہ بولا خدا کی قسم ہر گز خونریزی نہ ہوگی اور میں نے اس باب میں حضور کی ایک حدیث سنی ہے، جو آپ نے مجھ سے بیان کی، میں نے کہا تو برا ہمنشین ہے، شروع سے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں اور تو سن رہا ہے اور پھر حضور سے تو نے حدیث بھی سنی ہے مگر مجھے مخالفت سے نہیں روکتا، میں نے سوچا اس غصہ سے کیا فائدہ؟ اور ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا تو وہ حضرت حذیفہؓ تھے۔

(فائدہ) جرمہ کوفہ میں ایک گاؤں ہے، جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عاص سے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنا کے بھیجا تھا، لڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے اور حضرت ابو موسیٰ اشعرئ کو اپنا حاکم بنا رہے تھے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعرئ ہی کو ان کا حاکم مقرر کر دیا (شرح ابی جلد ۷ ص ۲۵۵ نوادی جلد ۲ ص ۳۹۱)

۲۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، تا وقتیکہ فرات میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے گا، جس پر لوگ مارے جائیں گے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص (اپنے دل میں) کہے گا شاید میں ہی نجات پا جاؤں، (اور مجھے یہ پہاڑ مل جائے)

۲۵۵۶۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل نے اپنے والد سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اگر تو اس پہاڑ کو دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

۲۵۵۷۔ ابو مسعود سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ،

الْفِتْنَةُ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *
۲۵۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَمَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لِيَهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كُلًّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كُلًّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كُلًّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بَشَرِ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَخَالَفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حَذِيفَةُ *

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنَحُو *

۲۵۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبْهُ *

۲۵۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ

خُبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ برآمد ہوگا، جو شخص وہاں موجود ہو تو اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، ابو الزناد، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا جو آدمی وہاں موجود ہو، تو اس پہاڑ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۹۔ ابو کامل فضیل بن حسین اور ابو معن الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عبد اللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا لوگوں کی فکریں ہمیشہ طلب دنیا میں اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا، جی ہاں! انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا، لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف آئیں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے اگر ہم نے انہیں یوں یہ لینے دیا تو سب لے جائیں گے اس قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باہم کشت و خون ہوگا اور ہر ایک سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ابو کاملؓ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن حارث اور حضرت ابی بن کعبؓ دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۲۵۶۰۔ عبید بن یعیش، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زبیر، سمیل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا * ۲۵۵۸ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا *

۲۵۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَقِيفًا مَعَ أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَغْنَاهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلٌ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيَذْهَبَنَّ بِهِ كُلُّهُ قَالَ فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَجْمٍ حَسَنًا *

۲۵۶۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ اس حدیث پر ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہی دیتا ہے۔

(فائدہ) قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے، جس میں اناج تولتے ہیں اور اربوب ۶۳ سیر کا ہوتا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور جزیہ ساقط ہو جائے گا، سو یہ تو ہو چکا یا عجم اور روم اخیر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب آجائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی۔

۲۵۶۱۔ زہیر بن حرب، معلى بن منصور، سليمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ رومی اعماق یاد ابق میں نہ اتریں، پھر مدینہ سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر جائے گا، یہ لشکر اس زمانہ میں روئے زمین کے برگزیدہ لوگوں کا ہوگا، جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے تم لوگ ہمارے اور ان لوگوں (مسلمانوں) کے درمیان نہ آؤ، جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے بخدا ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے لئے تہانہ چھوڑیں گے، مسلمان ان سے لڑیں گے، تو ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا، جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی حصہ شہید ہو جائے گا، جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا اور تہائی حصہ فتح کر لے گا، جو کبھی قتل میں مبتلا نہ ہوگا، حتیٰ کہ یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور جا کر تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکادیں گے اور مال غنیمت کی تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ شیطان آواز دے کر کہے گا کہ تمہارے بال بچوں میں مسیح دجال آپڑا، تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی جب ملک شام میں پہنچیں

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مِثْلَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ مِصْرُ إِزْدَبَهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ *

۲۵۶۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَدَاقِبَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُحَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزُهُمْ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سِوْفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعَلُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ

مَرِيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَهُ
عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ
بِيَدِهِ فَيُريهِمْ دَمَهُ فِي حَرْثِهِ *

گے تب دجال نکلے گا جب مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے، نماز کی تیاری ہوگی، اس وقت حضرت عیسیٰ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب عدو اللہ دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پچھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر عیسیٰ اسے یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ پکھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ اسے عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور اس کا خون نیزہ پر لگا ہو لوگوں کو دکھائے گا۔

٢٥٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الْثَّيْتِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي
الْثَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ
فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَحِصَالًا أَرْبَعًا
إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً
بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَقَةٍ وَخَيْرُهُمْ
لِمَسْكِينٍ وَتَيْمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةً حَسَنَةً
جَمِيلَةً وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ *

۲۵۶۲۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عبد اللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی، علی، حضرت مستور و قرشی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا فرما رہے تھے قیامت قائم ہوگی تو اس زمانہ میں رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، حضرت عمرو نے کہا سوچ سمجھ کر بات کر، مستور و بولے جو کچھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا وہی کہہ رہا ہوں، حضرت عمرو بولے اگر تم یہ کہتے ہو (تو سچ ہے کیونکہ) رومیوں میں چار خصائل ہیں وہ لوگ فتنہ کے وقت سب سے زیادہ متحمل مزاج ہیں، مصیبت کے بعد بہت جلد سکون پذیر ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں، مسکینوں، یتیموں، کمزوروں کے واسطے سب سے اچھے ہیں، اور پانچویں ایک خصلت سب سے اچھی ہے کہ بادشاہوں کے ظلم کو بہت زیادہ روکنے والے ہیں۔

۲۵۶۳۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، عبد الکریم بن حارث، حضرت مستورد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائیں گے یہ خبر حضرت عمرو بن العاص کو پہنچی، انہوں نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں کہ تم آنحضرت

٢٥٦٣- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسْتَوْرَدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذَكَّرُ

عَنْكَ أَنْكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمَرُو لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَخْلَمُ النَّاسَ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ *

۲۵۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْرِي إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَكِيًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاَهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَغْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشَّرْطَةُ فَاذًا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے بیان کرتے ہو، مستورڈ بولے میں تو وہیں بیان کرتا ہوں جو حضورؐ سے سنا ہے، عمرو بن العاصؓ نے کہا اگر تم کہتے ہو، تو (ٹھیک ہے) کیونکہ نصاریٰ مصیبت کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، اور مصیبت کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلدی درست ہوتے ہیں اور مسکینوں اور ضعیفوں کے حق میں بہت اچھے لوگ ہیں۔

۲۵۶۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، ابن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، عدوی، یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا، اے عبد اللہ بن مسعود، قیامت آگئی، یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے میراث تقسیم نہ ہوگی اور نہ مال غنیمت ملنے کی خوشی ہوگی، اس کے بعد ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور مسلمان ان کے مقابلے کے لئے اکٹھے ہوں گے، میں نے کہا دشمن سے مراد آپ کی رومی ہیں، فرمایا ہاں، اور اس قتال کے وقت سخت ارتداد ہوگا اور مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے روانہ کریں گے، تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں، مسلمان جا کر خوب لڑیں گے بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا اور ہر ایک فریق لوٹ آئے گا کسی کو غلبہ نہ ہوگا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے تاکہ بغیر غالب ہوئے وہ لوٹ کر نہ آئے وہ جا کر لڑیں گے کوئی غالب نہ ہوگا اور شام ہو جائے گی تو ہر فریق لوٹ آئے گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، پھر تیسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ روانہ کریں گے تاکہ وہ مر جائے یا غالب ہو جائے، وہ لڑیں گے لیکن شام ہو جائے گی، تو یہ فریق لوٹ آئے گا، اور کوئی غالب نہ

ہوگا، مگر یہ فوجی دستہ بھی فنا ہو جائے گا، جب چوتھا دن ہوگا، تو بقیہ مسلمان کافروں پر چڑھائی کر دیں گے، اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہیں دیکھے گا، یا ویسی کسی نے نہ دیکھی ہوگی، یہاں تک کہ پرندے ادھر ادھر سے ہو کر گزریں گے، مگر آگے نہ بڑھ سکیں گے، مردہ ہو کر گر پڑیں گے، ایک باپ کی اولاد جن کی تعداد ایک سو ہوگی، ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، ایسی حالت میں مال غنیمت سے کیا خوشی ہوگی، اور میراث کیا تقسیم ہوگی، مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ یکا یک اس سے بھی بڑھ کر ایک مصیبت کی آواز سنائی دے گی، ایک چیخ سنائی دیگی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال قائم ہو گیا، فوراً مسلمان اپنے ہاتھوں کی چیزیں چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائیں گے، لیکن پہلے دس سواروں کا دستہ بطور ہراول کے بھیج دیں گے، حضورؐ نے فرمایا، میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی مجھے معلوم ہیں، وہ روئے زمین کے سواروں سے اس زمانہ میں بہتر ہوں گے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں یسیر کی بجائے اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا ہے۔

۲۵۶۵۔ محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، حضرت یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی چلی، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی ابن علیہ کی روایت مفصل ہے۔

۲۵۶۶۔ سلیمان بن فروخ، سلیمان، حمید، ابو قتادہ، حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا، بیان کرتے ہیں کہ پھر سرخ آندھی چلی اور یہ کوفہ کا واقعہ ہے اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی

كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِحَبَابَتِهِمْ فَمَا يُخْلَفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيٍّ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبَأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيْ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بَبَاسَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَائِبِهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خِيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ *

۲۵۶۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حُمْرَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بَنَحْوَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُثَيْبٍ أَنَّهُمْ وَأَشْبَعُ *

۲۵۶۶۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَغْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلَأَنَ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حُمْرَاءُ

بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبَةَ *

۲۵۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكْمَةِ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي انْتَبَهُمْ فَقَمُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَنْتَبَهُمْ فَقَمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعِدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارَسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومَ *

۲۵۶۷- قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، تو حضور کی خدمت میں مغرب کی طرف سے کچھ لوگ بالوں کا لباس پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور نیکہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ کھڑے تھے، میرے دل نے کہا، تو بھی ان کے پاس چل اور درمیان میں جا کر کھڑا ہو جا، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قریب سے ان پر حملہ کر دیں، پھر میں نے خود ہی کہا ممکن ہے کہ آپ ان سے سرگوشی کر رہے ہوں، غرض میں وہاں چلا گیا، اور آپ کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا، چار باتیں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہیں، جنہیں میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا، آپ نے فرمایا، تم جزیرہ عرب پر لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر اسے فتح کریگا، پھر فارس سے لڑو گے، اللہ اسے بھی فتح کریگا، پھر روم سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دیگا، اس کے بعد دجال سے لڑو گے، وہاں بھی اللہ فتح دیگا، نافع نے کہا اے جابر ہم سمجھتے ہیں کہ دجال ملک شام کے فتح ہونے کے بعد نکلے گا۔

۲۵۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ قَالُوا نَذَكَّرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ

۲۵۶۸- ابو خيثمہ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، فرات، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم باتیں کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک دس نشانیاں نہیں دیکھ لو گے، قیامت قائم نہ ہوگی، پھر آپ نے دھواں اور جال، اور دلبۃ الارض، اور آفات کا مغرب سے طلوع ہونا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا اور یا

جوج ماجوج کا لکنا، بیان کیا، اور تین جگہ زمین کے دھنس جانے کا ذکر کیا، ایک مشرق اور ایک مغرب میں، اور ایک جزیرہ عرب میں اور سب کے اخیر میں اس آگ کا ذکر کیا جو یمن سے برآمد ہوگی اور لوگوں کو ہنکا کر ان کے حشر کی طرف لے جائے گی۔

مَغْرِبَهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسَفَتْ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفَتْ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَتْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ *

(فائدہ) دلایۃ الارض کا اس آیت میں ذکر ہے۔ ”واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض“ مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا جانور ہوگا اور کوہ صفا چمکے گا، اس میں سے یہ نکلے گا، اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جاسر ہے، جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (شرح ابی و سنوی جلد ۷ و نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۶۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، فرات قزاق، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے، اور ہم نیچے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں جھانکا، اور فرمایا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، قیامت کا ذکر کر رہے ہیں، فرمایا جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں گی، قیامت نہ ہوگی، مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، جزیرہ عرب میں دھنسے گی، دھواں، دجال اور دلایۃ الارض کا ظہور ہوگا، یا جوج ماجوج نکلیں گے، مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا، اور ایک آگ عدن کے کنارے سے نکلے گی، جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی، شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالعزیز نے بواسطہ ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا بیان کیا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ ایک روز کی آندھی، لوگوں کو سمندر میں لے جا کر ڈال دے گی۔

۲۵۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسَفَتْ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفَتْ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَتْ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالْدُّخَانُ وَالذَّجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُفْرَةٍ عَدَنَ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ *

(فائدہ) یمن اور عدن کے کنارے سے جو آگ نکلے گی، وہی حاشرہ ہے، لہذا قالہ النووی وغیرہ۔

۲۵۷۰۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے اور ہم اس کے نیچے

۲۵۷۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

باتیں کر رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ آگ وہاں اترے گی، جہاں یہ لوگ اتریں گے، اور جہاں وہ لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آگ ٹھہرے گی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہی روایت ایک شخص نے بواسطہ ابوالطفیل، ابوسریحہ سے نقل کی، مگر مرفوعاً نہیں بیان کی، باقی اس میں نزول عیسیٰ اور آندھی کا سمندر میں ڈال دینا مذکور ہے۔

۲۵۷۱۔ محمد بن ثنی، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ عجل، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، حضرت ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم باتیں کر رہے تھے کہ ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا اور حسب سابق معاذ اور ابن جعفر کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، ابن ثنی بواسطہ ابو النعمان، حکم بن عبد اللہ، شعبہ، عبد العزیز بن رفیع، ابوالطفیل، ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، اس میں دسویں نشانی نزول ابن مریم علیہ السلام بیان کی گئی ہے، باقی روایت مرفوعاً ذکر نہیں کی۔

۲۵۷۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب بن لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت میں قائم ہونے سے قبل ایک آگ سر زمین حجاز سے ایسی نکلے گی، جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔

سَرِيحَةً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْسِيئُهُ قَالَ تَنْزُلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تَلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ *

۲۵۷۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بَنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةَ نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ *

۲۵۷۲۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبَصْرَى *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ وہی آگ ہے، جو حشر کے لئے لوگوں کو لے جائے گی، ممکن ہے اس کی ابتداء یمن سے ہو، اور قوت ملک حجاز میں، اور امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ حشر کی آگ ہے، بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے، اور یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۴ھ میں نکل چکی ہے اور یہ بہت بڑی آگ تھی، مدینہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی اس کی مزید تفصیلات کتب حدیث و سیر میں درج ہیں، شائقین علماء سے دریافت فرمائیں، (نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۷۳- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا *

۲۵۷۳- عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھراہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے، زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سہیل سے دریافت کیا، یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ تو انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل پر۔

۲۵۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بَأَنَّ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تَنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا *

۲۵۷۴- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قحط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ بارش ہوگی اور خوب ہوگی لیکن زمین سے کچھ نہیں اگے گا۔

۲۵۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۵- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے سن لو فتنہ یہاں ہوگا، سن لو فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا۔

۲۵۷۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ

۲۵۷۶- عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن المثنیٰ ح و حدَّثَنَا عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر مشرق کی طرف دست مبارک سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ فتنہ اس طرف ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوگا، آپ نے اسے دومرتبہ یا

تین مرتبہ فرمایا، عبید اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درولہے پر کھڑے تھے۔

۲۵۷۷۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رخ کر کے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، جہاں سے شیطان کاسینگ نکلے گا۔

۲۵۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عکرمہ بن عمار، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر سے یعنی مشرق سے نکلے گی، جہاں سے شیطان کاسینگ برآمد ہوگا۔

۲۵۷۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حظلہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ مشرق (۱) کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، جہاں سے شیطان کاسینگ نکلے گا۔

۲۵۸۰۔ عبد اللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبد الاعلیٰ، احمد بن عمر، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے تھے، عراق والو، میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا اور نہ اس سے پوچھتا ہوں جو کہ گناہ کبیرہ کرتا ہے، میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما

هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رَوَاتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ *

۲۵۷۷۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ *

۲۵۷۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا حَظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ وَالْأَلْفَظُ لِبْنِ أَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ

(۱) مشرق کی جہت سے کیا مراد ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ حجاز مراد ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے نجد اور عراق کا علاقہ مراد ہے اور یہی

رہے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، فتنہ اس طرف سے آئے گا، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی قوم کا جو ایک شخص مارا تھا، وہ خطا سے مارا تھا، اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے آزمایا، جس طرح کہ آزمانا تھا، احمد بن عمر نے اپنی روایت میں ”سمعت“ کا لفظ نہیں بولا۔

۲۵۸۱۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مہذب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین بمقام تالہ ذی الخلصہ کے چاروں طرف طواف کرنے میں ملیں گے۔ ذی الخلصہ (بمقام) تالہ میں ایک بت تھا، زمانہ جاہلیت میں دوس والے اس کی پرستش کرتے تھے۔

۲۵۸۲۔ ابو کامل جحدری اور ابو معن بن یزید الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، اسود بن العلاء، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے، رات دن ختم نہ ہوں گے، جب تک لات و عزی (بتوں) کی پرستش نہ کی جانے لگے گی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت ”ہو الذی ارسل رسوله بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کله ولو کرہ المشرکون نازل فرمائی تھی، تو میں سمجھتی تھی کہ اب دین مکمل ہو چکا (اب کفر و شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا حسب مشیت الہی ایسا کچھ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار پاکیزہ ہوا، بھیجے گا، جس سے ہر وہ شخص مر جائے گا، جس کے دل میں

وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ (وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَجَعَلْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا) قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۲۵۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحْبَرْنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صِنَمَا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِيَّالَةَ *

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) أَنَّ ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفِّي كُلَّ

رائی کے وانہ کے برابر ایمان ہوگا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی بھلائی نہ ہوگی، بالآخر وہ اپنے باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔

۲۵۸۳۔ محمد بن ثنی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۸۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کی طرف سے گزرے گا، اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

۲۵۸۵۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح، محمد بن یزید، ابن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا فنا نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر پر سے گزرے گا اور اس پر لوٹ لگائے گا، اور کہے گا، کاش میں یہ قبر والا ہوتا، اور مصائب کے علاوہ دین کی بات کچھ بھی نہ ہوگی۔

۲۵۸۶۔ ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قاتل نہیں سمجھے گا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور مقتول نہیں جانے گا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا؟

۲۵۸۷۔ عبد اللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد بن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَقِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلَى دِيْنِ اَبَائِهِمْ *

۲۵۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهَذَا السَّانِدِ نَحْوَهُ *

۲۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ *

۲۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ ابَانَ بْنِ صَالِحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاعِيُّ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ ابَانَ) قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّعُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ *

۲۵۸۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَذْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ *

۲۵۸۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی، جب تک کہ لوگوں پر یہ دن نہ آجائے گا کہ قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو اپنے قتل ہونے کی یہ وجہ معلوم نہ ہوگی، عرض کیا گیا، یہ کیوں ہوگا، فرمایا کشت و خون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

فَضِيلٌ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِيهِمْ قَتْلًا وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قَتْلًا فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ أَبِيَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ *

۲۵۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جشی ڈھائے گا۔

۲۵۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

۲۵۸۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

۲۵۸۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جشی گرائے گا۔

۲۵۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخْرَبُ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۵۹۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دراوردی، ثور بن زید، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت کے گھر کو حبشیوں میں سے دو چھوٹی پنڈلیوں والا گرائے گا۔

۲۵۹۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ *

۲۵۹۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، ثور بن زید، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک ایک قحطانی آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ نکائے گا۔

۲۵۹۲۔ محمد بن بشار العبدی، عبد الکبیر بن عبد المجید ابو بکر، عبد الحمید بن جعفر، عمر بن الحکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا، جب تک کہ ایک شخص جس کو حجابہ کہا جائے گا، بادشاہ نہ ہوگا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ چار بھائی ہوں گے، شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر، جو کہ عبد المجید کے بیٹے ہوں گے۔

۲۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑ چکو گے، جن کے منہ کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے، نہ لڑو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۲۵۹۴۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم سے ایسے لوگ لڑیں گے، جن کے جوتے بالوں کے اور منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۲۵۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک موٹی اور چپٹی ہوگی۔

۲۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكَ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ *

۲۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ *

۲۵۹۴۔ وَ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَتَعَلُونَ الشَّعَرَ وَجُوهَهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِ الْمُطْرَقَةِ *

۲۵۹۵۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذَلْفَ الْأَنْفِ *

۲۵۹۶- قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک مسلمانوں کی لڑائی ترکوں سے نہ ہو جائے گی، جن کے ناک کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح (چپٹے) ہوں گے۔

۲۵۹۷- ابو کریب، وکیع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل تمہاری لڑائی ایسی قوم سے ہوگی جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور چہرے چپٹی ڈھالوں کی طرح اور سرخ ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہیں، ان تمام مفتوں کے ساتھ جو آپؐ نے بیان فرمائی ہیں، ہمارے زمانے میں ترکوں سے مسلمانوں کی بار بار لڑائی ہو چکی، و صلی اللہ علی رسولہ الذی لا ینطق عن الہوی، ان ہو الا وحی یوحی۔

۲۵۹۸- زہیر بن حرب، علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نصرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے فرمایا عنقریب اہل عراق کے پاس خراج میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ کوئی درہم، ہم نے کہا، کہاں سے نہیں آئے گا؟ فرمایا عجم کی طرف سے، عجم والے اسے روک لیں گے، پھر فرمایا، وقت قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ کوئی دینار آئے گا اور نہ کوئی مدی، ہم نے کہا کہاں سے؟ فرمایا روم کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہے، اس کے بعد فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا، کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لب بھر بھر کر مال دے گا، شمار نہیں کرے گا، جریر کہتے ہیں میں نے ابو نصرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز ہیں؟ وہ بولے نہیں۔

۲۵۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمَشُونَ فِي الشَّعَرِ *

۲۵۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمُرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ *

۲۵۹۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُؤَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجِبِيَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَلَمَّا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدِّيٌّ فَلَمَّا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْنِي الْمَالَ حَنِيًّا لَا يَعْدُهُ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا *

(فائدہ) حضرت عمر بن عبدالعزیز تو اوائل امت میں سے گزرے ہیں اخیر امت میں حضرت مہدی علیہ السلام آئیں گے جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہوں گے جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح آگئی ہے (شرح ابی جلد ۷ ص ۳۵۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵۹۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *
 ۲۶۰۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْتَوِ الْمَالَ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدَدًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ حَجْرٍ يَحْتَوِي الْمَالَ *

۲۶۰۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ *

۲۶۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفَرُ

۲۵۹۹- ابن ثنی، عبد الوہاب، حضرت سعید جریری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔
 ۲۶۰۰- نصر بن علی، ابن مفضل، (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، سعید، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

۲۶۰۱- زہیر بن حرب، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، داؤد، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر شمار کرنے کے مال تقسیم کرے گا۔

۲۶۰۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو مسلمہ، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو مجھ سے بہتر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے جس وقت خندق کھود رہے تھے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ابن سمیہ (سمیہ ان کی والدہ کا نام ہے) تجھ

الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاغِيَةٌ *

پر کیسی مصیبت آئے گی، باغی گروہ تجھے قتل کر دے گا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، یہ روایت اس بات کی صاف دلیل ہے کہ حضرت علیؑ خلیفہ برحق تھے اور حضرت عمار بن یاسرؓ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

۲۶۰۴۔ محمد بن معاذ بن عباد العنصری، ہریم بن عبد الاعلیٰ، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ، نصر بن شمیل، شعبہ، حضرت ابو مسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی ابو نضرہ اور خالد کی روایت میں اس بہتر شخص کا نام، ابو قتادہ مذکور ہے اور خالد کی روایت میں ”بوس“ کے بجائے ”ویس“ (بمعنی) مصیبت کا لفظ کا ہے۔

۲۶۰۵۔ محمد بن عمرو بن جبلة، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عقبہ بن مکرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد بن الحسن، بواسطہ اپنے والد حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، خالد حزام، سعید بن ابی الحسن، بواسطہ اپنی والدہ اور حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون،

۲۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيَسَ أَوْ يَقُولُ يَا وَيَسَ ابْنِ سُمَيَّةَ *

۲۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارٍ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ *

۲۶۰۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حسن، بواسطہ اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عمار کو باغی گردہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، ابوالتیاح، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا، صحابہ نے عرض کیا، پھر حضورؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہیں۔

۲۶۰۹۔ احمد بن ابراہیم، احمد بن عثمان، ابوداؤد، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۰۔ عمر دناقد، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ مر گیا، اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد قیصر (۱) نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں صرف کر دو گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے (نووی جلد ۲ ص ۳۹۵)

۲۶۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، بعد الرزاق، معمر، زہری سے سفیان کی سند

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَارًا الْفَتَّةَ الْبَاغِيَةَ *

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَلُوهُمْ *

۲۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ التَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ *

۲۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفَلْفُظُ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۱) اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عراق میں کسریٰ نہیں رہے گا اور شام میں قیصر نہیں رہے گا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ چنانچہ آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ان علاقوں سے ان کی بادشاہت ختم ہو گئی اور کسریٰ کی بادشاہت تو بالکل ختم ہو گئی اور قیصر کی بادشاہت شام سے ختم ہو کر دروازہ کے علاقوں میں رہ گئی۔ آپؐ نے یہ ارشاد مسلمانوں کی تسلی کے لئے فرمایا تھا کہ قریش تجارت کی غرض سے شام اور عراق جایا کرتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ ہمارے اسلام لانے کی وجہ سے کہیں قیصر و کسریٰ ہمارے شام اور عراق داخلے پر پابندی نہ لگا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوشخبری سنائی کہ ان علاقوں سے ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔

اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ
كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَفِيَّانٍ وَمَعْنَى
حَدِيثِهِ *

۲۶۱۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان روایات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسری ہلاک ہو گیا، اس کے بعد اور کوئی کسری نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد اور کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم دونوں ان کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

۲۶۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيْهْلَكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۶۱۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسری نہیں ہوگا اور ابو ہریرہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً *

۲۶۱۴۔ قتیبہ بن سعید، ابو کاکل، ابو عوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت کسری والوں کا وہ خزانہ فتح کرے گی جو قسریض میں ہوگا، قتیبہ نے بغیر شک کے مسلمین کا لفظ بولا ہے۔

۲۶۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَيْمَنِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ *

۲۶۱۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

۲۶۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّلِّيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَإِذَا جَاءَهَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخِرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّلَاثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوهَا فَيَنْتَصِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ *

۲۶۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّلِّيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

(فائدہ) حقیقی معنی پر محمول کرنے میں کسی قسم کا اشکال اور شبابہ نہیں ہے (ابی جلد ۷)

۲۶۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ *

۲۶۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۶۱۶- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایک شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور ایک دریا میں ہے، صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پر ستر ہزار بنی اسحاق (عرب) جہاد کریں گے، وہاں جائیں گے، تو دیے ہی اتریں گے نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے، بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا، ثور، (راوی) بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کنارہ کے متعلق یہ فرمایا جو دریا پر ہے، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو کشاکش مل جائے گی اور مسلمان اندر داخل ہو جائیں گے، مال غنیمت تقسیم کرتے ہوں گے تو ایک چیخ آئے گی کہ دجال نکل آیا مسلمان ہر چیز کو چھوڑ کر فوراً لوٹ پڑیں گے۔

۲۶۱۷- محمد بن مرزوق، بشر بن عمر، سلیمان بن بلال، ثور بن سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم یہود سے لڑو گے اور انہیں مارو گے، حتیٰ کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان (میری آڑ میں) یہ یہودی ہے، اے آکر قتل کر دے۔

۲۶۱۹- محمد بن قس، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس روایت میں ہے کہ پتھر کہے گا یہ یہودی میری آڑ میں ہے۔

۲۶۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمرو بن حمزہ، سالم،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہودی لڑائی ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آکر اسے قتل کر دے۔

أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ نَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

۲۶۲۱۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے مگر تم ان پر غالب آؤ گے حتیٰ کہ پتھر (بھی) کہے گا اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے آکر اسے قتل کر دے۔

۲۶۲۱- حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتُسَلِّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ نَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

۲۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی نہ ہو جائے، مسلمان یہود کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپیں گے مگر درخت اور پتھر کہے گا، اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہ یہودی ہے اسے آکر قتل کر دے، ہاں درخت غرقہ نہیں کہے گا کیونکہ یہ شجر یہود ہے۔

۲۶۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ *

۲۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، (دوسری سند) ابو کمال، ابو عوانہ، سماک، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت سے پہلے کئی کذاب ہیں، ابو الاحوص کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ میں نے جابر بن سرہ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ حضور سے سنا، وہ بولے ہاں۔

۲۶۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۲۶۲۴۔ ابن شنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سماک بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، حضرت جابر نے کہا، ان سے بچو۔

۲۶۲۴- وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ أَحْبِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ *

۲۶۲۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن منصور، عبد الرحمن، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دجال، کذاب تقریباتیں نہ ظاہر ہو جائیں گے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

۲۶۲۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُنْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ *

۲۶۲۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، سوائے اس کے انہوں نے ”یبعث“ کہا ہے۔

۲۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبُعُ *

باب (۳۸۸) ابن صیاد کا بیان۔

۲۶۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوالاکل، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو بچوں پر سے ہمارا گزر ہوا، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب لڑکے بھاگ گئے، لیکن ابن صیاد بیٹھ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ وہ بولا نہیں، بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی ہے، جو تمہیں

(۳۸۸) بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ *

۲۶۲۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصَبْيَانٍ فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصَّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فُكَّانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبْتُ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلَّ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

معلوم ہو رہا ہے، تو تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔

يَكُنِ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

۲۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَمَّا نُمَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بَابُ صَيَادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَّاتُ لَكَ حَبِيبًا فَقَالَ دُخْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

۲۶۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ابن صیاد ملا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا، میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، ابن صیاد بولا، تمہارے دل میں درخ (دخان) ہے، حضورؐ نے فرمایا، چل مردود تو اپنے اندازہ سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا، جانے دو اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے مار نہ سکو گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ابن صیاد یا ابن صادق کا نام صاف ہے، علماء فرماتے ہیں کہ اس کا واقعہ مشتبہ ہے کہ یہ وہی دجال تھا، یا دجال الگ ہے، ظاہر احادیث سے پتہ چلتا ہے، کہ اس کے بارے میں آپؐ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، دجال کی صفیں آپؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں آپؐ کو بعض صفات نظر آتی تھیں، اس لئے آپؐ کو شبہ تھا، یقین نہیں تھا، ہاں اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ابن صیاد جالوں میں سے ایک دجال تھا (نووی جلد ۲ شرح ابی دوسوی جلد ۲)۔

۲۶۲۹۔ محمد بن ثنی، سالم بن نوح، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد سے مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، حضورؐ نے اس سے پوچھا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد بولا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کتابوں پر ایمان لایا، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد بولا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، تجھے ابلیس کا تخت پانی پر نظر آتا ہے اور کیا نظر آتا ہے؟ بولا مجھے دو سچے اور ایک جھوٹا، یا دو جھوٹے اور ایک سچا

۲۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقِينَ

نظر آتا ہے، آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا۔

۲۶۳۰۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ۔ معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد سے ملے، اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بچوں میں تھا اور جریری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۳۱۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صائد کے ساتھ مکہ مکرمہ تک گیا، وہ مجھے کہنے لگا کہ نوگ مجھے کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، دجال کی اولاد نہیں ہوگی، اور میرے تو اولاد ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، آپ فرماتے تھے، دجال مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا، میں نے کہا، ہاں سنا ہے، ابن صائد بولا، تو میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں، اور اب مکہ میں جا رہا ہوں، ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں ابن صائد نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں پیدا ہوا ہے؟ اور اب وہ کہاں ہے؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اس بات نے مجھے پھر شبہ میں ڈال دیا۔

(فائدہ) کہ اس کا دجال کے ساتھ تعلق ضرور ہے۔ اور یہ دلیلیں اس کی ناکافی ہیں، کیونکہ دجال کی یہ صفات حضور نے اس وقت کی بتائی ہیں، جب کہ وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا۔

۲۶۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذَنِي مِنْهُ ذِمَامَةٌ هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا

۲۶۳۲۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ابن صائد نے مجھ سے ایک بات کہی، جس سے مجھے شرم آگئی (کہ اسے کیا کہوں) بولا میں اور لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

تمہیں میرے معاملے میں کیا ہو گیا ہے، کیا حضورؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا، اور میں تو مسلمان ہوں، اور آپؐ نے فرمایا، دجال کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے، اور حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے دجال پر (دخول) مکہ کو حرام کر دیا ہے، اور میں نے توجح کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد برابر ایسی گفتگو کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اس سے متاثر ہو جاؤں، مگر وہ کہنے لگا بخدا میں جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے اور میں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں۔ اس سے کہا گیا، کیا تجھے پسند ہے کہ تو دجال ہو، بولا میرے سامنے یہ بات پیش کر جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

۲۶۳۳۔ محمد بن ثنی، سالم بن نوح، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لئے چلے، ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا، ایک پڑاؤ پر اترے، اور لوگ تو منتشر ہو گئے، میں اور ابن صائد رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی، کیونکہ اس کے بارے میں (دجال) کہا ہی جاتا تھا ابن صائد اپنا سامان لے آیا اور لا کر، میرے اسباب کے ساتھ ملا کر رکھ دیا، میں نے کہا گرمی سخت ہے، اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دیتے، تو بہتر ہوتا، اس نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد سامنے کچھ بکریاں نظر آئیں، ابن صائد جا کر دودھ کا بڑا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا، ابو سعید بیو، مجھے اس کے ہاتھ سے پینا گوارا نہیں تھا۔ اس لئے کہہ دیا کہ گرمی سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے، بولا ابو سعید میرا ارادہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت سے لٹکا کر خود کو اپنی پھانسی لگا لوں، ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں، اے ابو سعید جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث معلوم نہیں ہے، ان کو تو معلوم نہیں۔ مگر اے گروہ انصار تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مخفی نہیں ہے۔ ابو سعید کیا تم آنحضرت صلی اللہ

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُؤْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَّجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسَرُكَ أَنْتَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ *

۲۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَزَلُّنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَخَشْتُ شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بَمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَاِنْطَلَقَ فَجَاءَ بَعْضٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخِذٌ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخِذَ حَبَلًا فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَهْتَنَيْتُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ

علیہ وسلم کی حدیثوں کے سب سے بڑے عالم نہیں ہو، کیا آپؐ نے نہیں فرمایا کہ وہ بانجھ ہوگا، اس کے اولاد نہیں ہوگی، اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں، اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں، اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں، اور مکہ کا ارادہ ہے، ابن صائد کی یہ گفتگو سن کر قریب تھا کہ میں اسے معذور سمجھنے لگوں، مگر اخیر میں وہ کہنے لگا، خدا کی قسم میں دجال کو پہچانتا ہوں، اس کی پیدائش کا مقام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے، میں نے کہا، تیرا سارا دن ہلاکت اور خرابی کے ساتھ گزرے۔

۲۶۳۳۔ نصر بن علی جعفی، بشر، ابو مسلمہ، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صائد سے دریافت کیا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ کہنے لگا، اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) باریک سفید مشک کی طرح چمک دار، آپؐ نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔

۲۶۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، باریک سفید خالص مشک۔

۲۶۳۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعید بن ابراہیم، محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو ابن صائد کے متعلق قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے، میں نے کہا کیا آپؐ خدا کی قسم کھا رہے ہیں، بولے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی، مگر حضورؐ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْحُدْرِيُّ حَتَّى كَذَبْتُ أَنْ أَغْدِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلَدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَّ لَكَ سَائِرِ الْيَوْمِ *

۲۶۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرَبُّهُ الْجَنَّةُ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ *

۲۶۳۵۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ *

۲۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَالُ فَقُلْتُ أَتَخْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْكَرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۶۳۷- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند اشخاص کے ساتھ شامل ہو کر ابن صیاد کی طرف گئے، ابن صیاد اس زمانے میں جوان ہونے کے قریب تھا اور حضورؐ نے اسے بنی مغالہ کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلنے ہوئے دیکھا، ابن صیاد کو اس وقت تک کچھ معلوم نہیں ہوا، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنے دست مبارک سے ضرب رسید نہ کر دی، اس کے بعد آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو، پھر ابن صیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رسول ہونے سے انکار فرمایا اور آپؐ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر حضورؐ نے اس سے پوچھا، تجھے کیا نظر آتا ہے، ابن صیاد بولا، میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا آتا ہے، حضورؐ نے فرمایا، تیرا کام گڑبڑ ہو گیا، پھر آپؐ نے فرمایا، میں تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات (آیت و خان) دل میں چھپاتا ہوں، ابن صیاد بولا، وہ دُخ (دُخان) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو، اپنے درجہ سے کہاں بڑھ سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی (دجال) ہے، تو تو اسے نہ مار سکے گا اور اگر وہ نہیں ہے، تو اس کا مارنا تمہارے لئے کوئی بہتر نہیں، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۶۳۷- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أَطْمِ بْنِ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا بَنِي صَادِقٍ وَكَاذِبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلْطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ

سنائکہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ باغ میں گئے، تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے، آپ کا مقصد یہ تھا کہ چھپ کر ابن صیاد کی کچھ باتیں سنیں، اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا کہ وہ ایک بچھونے پر ایک کبل اوڑھے ہوئے لیٹا ہے، اور کچھ گنگنا رہا ہے۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے، اس نے ابن صیاد کو پکارا اے صاف، یہ نام تھا ابن صیاد کا، یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے کاش تو اسے ایسا ہی رہنے دیتی، تو وہ کچھ بیان کر دیتا، سالم، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کی شایان شان تھی، پھر دجال کا ذکر کیا، اور فرمایا، میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، حتیٰ کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتائے دیتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو، کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا نا نہیں ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ، مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے چند اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس روز حضورؐ نے دجال سے لوگوں کو ڈرایا، اس روز یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا، جسے ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا، یا ہر ایک مومن پڑھ لے گا، اور آپؐ نے فرمایا، یہ جان لو، کہ کوئی تم میں سے مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْبِيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَقَيَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقَيَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ يَا ابْنَ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنْتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمُهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوا أَنَّهُ أَغْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَغْوَرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الدَّجَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلُهُ أَوْ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ*

۲۶۳۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحِلْمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ نَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبِي يَعْني فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَ كُنْتُهُ يَنْ قَالَ لَوْ تَرَ كُنْتُهُ أُمُّهُ يَنْ أُمُّهُ*

۲۶۳۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحِ غَيْرِ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ*

۲۶۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَالِحٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السُّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ

۲۶۳۸- حسن بن علی خلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، چلے اور ابن صیاد کو اس حال میں پایا، کہ وہ جوان ہونے کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنی معاویہ کے باغ میں کھیل رہا تھا، اور حسب سابق یونس کی روایت کی طرح، عمر بن ثابت کی روایت تک حدیث نقل کرتے ہیں اور یعقوب کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کاش اس کی ماں اسے اپنے کام میں چھوڑ دیتی اور اس کا حال ظاہر ہو جاتا۔

۲۶۳۹- عبد بن حمید اور سلمہ بن شعیب، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، ابن صیاد پر سے گزرے اور وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے باغ میں کھیل رہا تھا اور وہ نوجوان تھا اور یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عبد بن حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجور کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۶۴۰- عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ہشام، ایوب، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی، جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا، وہ اتنا پھولا کہ راستہ بند ہو گیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہیں اس کی اطلاع ہو

چکی تھی، انہوں نے فرمایا، اللہ تم پر رحم کرے، تم نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا، تمہیں معلوم نہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے، وبال غصہ دلانے ہی کی وجہ سے نکلے گا۔

۲۶۴۱- محمد بن ثنی، حسین، ابن عون، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے دوبار ملا، ایک بار ملا، تو میں نے لوگوں سے کہا، تم کہتے تھے، کہ ابن صیاد وبال ہے، انہوں نے کہا، ہمیں خدا کی قسم میں نے کہا، تم نے مجھے جھوٹا کیا، تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ تم سب سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا، چنانچہ وہ آج ایسا ہی ہے، پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں، اس کے بعد میں اس سے جدا ہوا، دوبارہ پھر ملا، تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا، تیری آنکھ کو کیا ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں، وہ بولا، مجھے معلوم نہیں، میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے معلوم نہیں، کہنے لگا، اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے، پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے چیختا ہے اور میرے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ میں نے اسے عصا سے مارا، حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا اور مجھے معلوم نہیں ہوا، پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا، تمہارا ابن صیاد سے کیا کام، کیا تم نہیں جانتے کہ حضورؐ نے فرمایا، سب سے پہلی چیز جو دجال کو لوگوں پر بھیجے گی، وہ اس کا غصہ ہے۔

باب (۳۸۹) مسیح دجال کا بیان۔

۲۶۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا

صَائِدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضِبُهَا*

۲۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقِيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتُ عَيْنَكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَذْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَخَرَّكَ كَأَشَدِّ نَحِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَتْهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيَّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَنْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ*

(۳۸۹) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ *

۲۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نہیں ہے، اور خبردار ہو جاؤ کہ مسیح دجال کی داہنی آنکھ کاہنی ہے، گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے، (چونکہ دجال خدائی کا عویدار ہوگا، اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا)

۲۶۳۳۔ ابوالریح، ابوالکامل، حماد، ایوب، (دوسری سند) محمد بن عباد، حاتم، موسیٰ بن عقبہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۳۴۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو، خبردار ہو جاؤ، وہ کانہ ہے، اور تمہارا پروردگار کانہ نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ک، ف، رکھا ہے۔

۲۶۳۵۔ ابن ثنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف (کافر) لکھا ہے۔

۲۶۳۶۔ زہیر بن حرب، عفان، عبدالوارث، شعیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دجال کی آنکھ اندھی ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے، پھر آپؐ نے اس کے بچے کئے، ک، ف، ہر ایک مسلمان اسے پڑھ لے گا۔

وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ آلاَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِقَةٌ *

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ أُمَّتُهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ آلاَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر *

۲۶۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيُّ كَافِرٍ *

۲۶۴۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر ایک مومن اسے پڑھ لے گا، خواہ پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ ہو اور صحیح قول جس پر علمائے متفقین ہیں، وہ یہی ہے کہ یہ حروف حقیقت میں اس کی پیشانی پر کتابت شدہ ہوں گے، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے جھوٹ پر

ایک تثنائی قائم کی ہے جس کا اظہار ہر ایک مسلمان پر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن العلاء، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، بہت گھنے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ باغ اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور جنت (باغ) آگ (نار) ہے۔

۲۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ *

(فائدہ) آنکھیں اس کی دونوں عیب دار ہوں گی، ایک میں بالکل روشنی ہی نہ ہوگی جیسے کہ تطبیق بین الروایتین کتاب الایمان میں پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۶۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابو مالک، الشجعی، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ بہتی ہوئی، دو نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، پھر اگر کوئی یہ وقت پائے، تو وہ اس نہر میں چلا جائے، جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کرے اور سر جھکا کر اس میں سے پے، تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ (تو) بالکل ہی چٹ ہے، اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ لکھنا جانتا ہو، یا نہ جانتا ہو۔

۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَخْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيِي الْعَيْنُ مَاءٌ أَيْضُ وَالْآخَرُ رَأْيِي الْعَيْنُ نَارٌ تَأْجَجُ فَإِذَا أَدْرَكَ أَحَدُ فَلْيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَيَغْمِضُ ثُمَّ لِيَطْأُطِئَ رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ *

۲۶۴۹۔ عبید بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن شعیب، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لیکن اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے، اور پانی آگ ہے، سو تم اپنے کو ہلاک مت کرنا، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی یہ حدیث حضور سے

۲۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ

سنی ہے۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۶۵۰۔ علی بن حجر، شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن حراش عقبہ بن عمرو ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضورؐ نے فرمایا، دجال نکلے گا، اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لہذا جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا، وہ جلانے والی آگ ہوگی، اور جسے لوگ آگ دیکھیں گے، وہ سرد اور شیریں پانی ہوگا، لہذا اگر تم میں سے کسی کو یہ وقت آپہنچے تو اسے جو آگ معلوم ہو، اس میں گرنا چاہئے، اس لئے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے، عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے کہا میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۲۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تَحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصَدِّيقًا لِحَذِيفَةَ *

۲۶۵۱۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی ہند، ربیع بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں جمع ہوئے، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، جو دجال کے ساتھ ہوگا، اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی، اور ایک آگ کی ہوگی، پھر جسے تم آگ دیکھو گے، وہ پانی ہوگا، اور جسے تم پانی دیکھو گے، وہ آگ ہے، جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے، تو اس نہر سے پئے، جو اسے آگ معلوم ہوتی ہے، تو اسے پانی پائے گا، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔

۲۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَذِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۶۵۲۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم سے دجال کی

۲۶۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

ایک ایسی بات نہ کہہ دوں، جو کسی نبی نے اپنی امت سے بیان نہیں کی، وہ کاٹا ہوگا، اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوگی، اور جسے وہ جنت کہے گا، حقیقت میں وہ آگ ہوگی، اور میں نے تمہیں دجال سے ڈرایا جیسا کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

۲۶۵۳۔ ابو خیشمہ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص، عبد الرحمن بن جبیر بواسطہ اپنے والد جبیر بن نفیر، نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن مہران الرازی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، جبیر بن نفیر، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (قتلہ کو) بہت بڑا بیان کیا، یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ دجال نخلستان کے حصہ میں موجود ہے۔ جب ہم حضور کے پاس شام کھگئے، تو آپ بھی آثار سے ہماری حالت پہچان گئے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو آپ نے اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (قتلہ کو) بہت بڑا ظاہر کیا، جس سے ہمارا خیال ہوا کہ شاید وہ نخلستان کے کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دجال کے علاوہ تم پر اور باتوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم میں موجود ہوا، تو تم سے پہلے میں اسے الزام دوں گا، اور اگر وہ نکلا، اور میں تم میں موجود نہ ہوا، تو ہر مسلمان اپنی طرف سے اسے الزام دیگا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے، دجال نوجوان گھونگریا لے بالوں والا ہے اور اس کی آنکھ میں ٹیٹ ہے۔ میں عبد الضری بن قطن مشرک کے ساتھ اس کی مشابہت دیتا ہوں، لہذا جو تم سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا أَخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَخْجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْحَنَةِ وَالنَّارُ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْحَنَةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ *

۲۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمَصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِي وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ ابْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ غَدَاةً فَحَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَاْمُرُوا حَاجِبَ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطْنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنِ

الشَّامَ وَالْعِرَاقَ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا
عِبَادَ اللَّهِ فَانْتَبِهُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبَنُ فِي
الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ
كَشْهَرٍ وَيَوْمَ كَحْمَعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَةِ
أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ قَالَ لَا أَقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ
فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ
السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ
سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ
فَيَدْعُوهُمْ فَيُرَدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيَصْبَحُونَ مُنْجَلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ وَيَخْرُجُ بِالْخَرْبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي
كُنُوزَكَ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ
يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ
وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَيَنْبِمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ
بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا
كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَئِينَ إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطَرَ
وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ
لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي
حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بَيَابُ
لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ
عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَنْبِمَا هُوَ

دجال کو پائے، وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں اس پر پڑھے، وہ
یقیناً شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، اور اپنے دائیں
بائیں فساد کریگا، خدا کے بندوایمان پر قائم رہنا، ہم نے کہا، یا
رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، ایک
دن سال کے برابر، اور ایک دن ماہ کے برابر، اور ایک دن ہفتہ
کے برابر، اور بقیہ دن یونہی جیسے یہ دن ہیں، ہم نے کہا، یا
رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، اس میں ہمیں ایک
ہی دن کی نماز کفایت کر جائیگی، فرمایا نہیں، تم اس کا اندازہ
کر لینا، ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی رفتار زمین پر کتنی ہوگی؟
آپ نے فرمایا اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا ازار ہی ہو،
وہ ایک قوم کے پاس آئیگا، تو انہیں دعوت دیگا، وہ اس پر ایمان
لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے، آسمان کو حکم دے گا، وہ
پانی برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا، تو وہ اگائے گی، ان کے
چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے، تو پہلے سے زیادہ ان
کے کوہان لمبے ہونگے، اور تھن کشادہ ہونگے، اور کو کھیں تنی
ہونگی، پھر دوسری قوم کی طرف آئے گا، انہیں بھی دعوت
دے گا، وہ اس کی بات نہ مانیں گے، ان سے ہٹ جائیگا، ان پر قحط
سالی اور خشکی ہوگی، ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے
کچھ نہ رہے گا، دجال ویران زمین پر سے گزریگا اور کہے گا اے
زمین اپنے خزانے نکال اور مال نکل کر اس کے پاس جمع ہو
جائے گا، جیسا کہ شہد کی کھیاں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتی
ہیں، پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا، اور اسے تلوار سے مار
کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا، جیسا کہ نشانہ دو ٹوک ہوتا
ہے، پھر دجال اسے زندہ کر کے پکارے گا، تو وہ جوان چہرہ دمکتا
ہوا اور ہنستا اس کے سامنے آئے گا، دجال اسی حال میں ہوگا کہ
ناگاہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا، وہ شہر دمشق کے مشرق
کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنے دونوں ہاتھ دو
فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے سفید مینار کے پاس اتریں

كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ
أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ
فَحَرَّزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ
أَوَائِلَهُمْ عَلَى بُحَيْرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا
وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهِذِهِ مَرَّةٌ مَاءٌ
وَيُخَصِّرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ
رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ
لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغْفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيَصْبَحُونَ فَرَسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ
يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ
فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ
زَهْمُهُمْ وَتَنَتَّهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْنَقِ
الْبَحْرِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ
فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ
لِلْأَرْضِ أَنْتَبِي ثَمَرَتَكَ وَرُدِّي بَرَكَتَكَ فَيَوْمَئِذٍ
تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا
وَيُبَارَكُ فِي الرُّسُلِ حَتَّى أَنْ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ
لَتَكْفِيَ الْفِتَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ
لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ
لَتَكْفِيَ الْفَحْخَذَ مِنَ النَّاسِ فَيَنْمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ
بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَانِهِمْ
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَنْقِي
نِيرَانُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا نَهَارُجَ الْحُمْرِ
عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

گے جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے، تو پسینہ ٹپکے گا، اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ٹپکیں گے، جس کافر کو ان کی خوشبو پہنچے گی اسے زندہ رہنا حلال نہ ہو گا فوراً مرنے جائے گا، اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظر جائے گی، پھر حضرت عیسیٰ وصال کی تلاش کریں گے اور باب لد پر پا کر اسے قتل کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے وصال سے محفوظ رکھا، حضرت عیسیٰ شفقت سے ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ بتلائیں گے، وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو وحی کریگا کہ میں نے اپنے کچھ بندوں کو برآمد کیا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں تم میرے ان بندوں کو بچا کر طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ یا جوج، ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر ایک بلندی سے تیزی سے پھیلنے چلے آئیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبرستان پر سے گزریں گی، اور سب پانی پی جائیں گی، آخری جماعتیں آئیں گی، تو کہیں گی یہاں کبھی پانی نہیں تھا، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ بیل کی ایک سری ان کو اس سے زیادہ اچھی معلوم ہوگی، جتنے آج کل تمہیں سوویتار اچھے معلوم ہوتے ہیں، خدا کے پیغمبر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا ہو جائے گا، جس کی وجہ سے صبح تک سب مر جائیں گے، پھر اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے، مگر زمین میں ایک باشت بھر جگہ ان کی گندگی سے خالی نہ پائیں گے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ کچھ پرندے ایسے بھیج دے گا جیسا کہ بختی اونٹوں کی گردنیں، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر جہاں حکم الہی ہو گا لے جا کر پھینک دیں گے، پھر اللہ بارش برسانے گا، جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا پالوں کا، آئینہ کی

طرح صاف ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر مثل حوض کے صاف کر دے گا، پھر زمین کو حکم ہو گا، اپنی پیداوار ظاہر کر، اور اپنی برکت واپس دے چنانچہ اس دن ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کا بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں اتنی برکت ہو جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی گائے پورے خاندان کو کافی ہو جائے گی، اور دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کو کفایت کر جا اس دوران میں اللہ تعالیٰ ایک نہایت پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو ان کی بظلوں کے نیچے لگے گی، جس سے ہر مومن اور مسلم کی روح قبض ہو جائے گی۔ صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جو علی الاعلان گدھوں کی طرح جماع کریں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(فائدہ) اہل سنت والجماعت اور تمام محدثین اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھیج کر اور اسے اس طرح کی طاقتیں دے کر اپنے بندوں کو آزمائے گا کہ کون اس کے شعبدوں میں آتا ہے اور کون بچتا ہے؟ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امام مسلم نے جتنی احادیث بیان کی ہیں وہ تمام اہل سنت والجماعت کی دلیل ہیں۔ مترجم کہتا ہے دجال تو اتنے بڑے شعبدے دکھائے گا، تو اسے لوگ خدا مان لیں، تو کوئی بعید نہیں، جب کہ کوئی ذرا سا پیر فقیر، قبر پرست چھو منتر اپنی دکھا دیتا ہے تو اسی کے ہو لیتے ہیں اور اس پیر فقیر پر تو سب تکلیف، شرعی ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی حرام اس کے لئے حرام نہیں رہتا، یہ تمام مکاریاں اور شعبدے ہیں، اور ایسا کرنے والے سب دجال کے نائب ہیں۔

۲۶۵۴۔ علی بن حجر سعدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ یاجوج اور ماجوج چل کر کوہ خمر تک پہنچیں گے، کوہ خمر بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، وہاں پہنچ کر کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم نے قتل کر دیا ہے آؤ اب آسمان والوں کو قتل کر دیں، چنانچہ یہ لوگ آسمان کی طرف اپنے تیر گے، اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگین کر کے واپس آئے گا، اور ابن حجر کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے

۲۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةَ مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ

گا، میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے، جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

۲۶۵۵۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کے متعلق بہت طویل کلام فرمایا من جملہ اور کلام کے ایک بات یہ تھی کہ مدینہ کی گھائیوں میں داخل ہونا دجال کے لئے حرام ہے، ہاں مدینہ کے برابر والی بعض شور زمینوں تک پہنچ جائے گا، اس کے پاس ایک شخص نکل کر آئے گا، جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا اور کہے گا، کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے، جس کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پہلے ہی سے بیان فرما دیا تھا، دجال کہے گا، دیکھو، اگر میں اسے مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے معاملہ میں شبہ رہے گا، وہ کہیں گے نہیں، دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، زندہ ہونے کے بعد وہ شخص کہے گا، خدا کی قسم! مجھے تیرے بارے میں پہلے اتنا یقین نہیں تھا، جتنا اب ہو گیا ہے، دجال انہیں پھر قتل کرنا چاہے گا، مگر اب اس کا قابو نہیں چلے گا، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے۔

۲۶۵۶۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان، شعیب، زہری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۶۵۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، عبد اللہ بن عثمان، ابو حمزہ، قیس بن وہب، ابوالوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بُنَشَّابَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَشَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدْرِي لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ *

۲۶۵۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدِ قَالَ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۲۶۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۵۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَاذٍ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي

الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَتَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تَوْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خِفَاءً فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُم رَبُّكُم أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشَجَّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تَوْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتَوْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا أَزْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نَحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذَفَتْهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْحَنَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ *

فرمایا، دجال نکلے گا، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا، راستہ میں اسے دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے، وہ اس سے پوچھیں گے، تو کہاں جاتا ہے، وہ بولے گا، میں اس شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے، کیا تو ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا، وہ کہے گا، ہمارے رب میں کسی قسم کا خفا نہیں، دجال کے آدمی کہیں گے اسے مار ڈالو، پھر آپس میں کہیں گے، ہمارے مالک نے تو کسی کے مارنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے، وہ کہے گا، اے لوگو یہ تو دجال ہے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا کہ اس کا سر پھوڑا جائے، اور کہے گا کہ اسے پکڑو، اور اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی، پھر دجال اس سے پوچھے گا، تو مجھ پر یقین نہیں کرتا، وہ کہے گا، تو دجال کذاب ہے، پھر دجال حکم دیگا اور اسے آڑے سے سر سے لے کر پاؤں تک چیر دیا جائیگا، حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان سے جائے گا، اور کہے گا، کھڑا ہو جا، وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا پھر اس سے پوچھے گا، اب تو میرے اوپر ایمان لے آیا، وہ کہے گا مجھے تو تمہارے دجال ہونے کا اور زیادہ یقین ہو گیا، پھر وہ لوگوں سے کہے گا اے لوگو اب دجال میرے علاوہ اور کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرے گا، پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا، وہ گلے سے لے کر ہنسی تک تاجے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس شخص کا مرتبہ رب العالمین کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے زیادہ اور بڑا ہوگا۔

قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال دریافت نہیں کیا، آپؐ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے، دجال تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا ہوں گی باقی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

۲۶۵۹۔ سرتج بن یونس، ہشیم، اسماعیل قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، میں نے کہا، آپؐ نے کیا پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے پوچھا کہ کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

۲۶۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ، ابراہیم بن حمید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور یزید کی روایت میں ”ای بنی“ (میرے بیٹے) کے لفظ زائد ہیں۔

۲۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، نعمان بن سالم یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا، اور بولا یہ کیا حدیث ہے، جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں آئے گی، انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اس کے علاوہ اور کوئی کلمہ کہا، اور فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالنَّهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَبِي بُنَيَّ *

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ ابْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تَحَدَّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى

اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا، میں نے توبہ کہا تھا کہ تم کچھ دنوں کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے، جو گھر کو جلا دے گا، اور وہ ضرور ہوگا، پھر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا، اور چالیس تک رہے گا، میں نے نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، چالیس ہفتے یا چالیس سال، پھر اللہ حضرت عیسیٰ السلام کو بھیجے گا، جو عروہ بن مسعود کے مشابہ ہونگے، وہ دجال کو تلاش کر کے اسے ماریں گے، پھر سات سال تک لوگ اسی طرح رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، تو زمین پر کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جس کے دل میں رتی بھر ایمان ہوگا، مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی، حتیٰ کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں داخل ہو جائے، تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، چیزوں کی طرح جلد باز یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا، پھر شیطان ایک شکل بنا کر ان کے پاس آئے گا، اور کہے گا، تم شرم نہیں کرتے، وہ کہیں گے، پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، شیطان کہے گا، بت پرستی کرو وہ بت پرستی کریں گے، اس کے باوجود ان کی روزی فراخ ہوگی اور وہ مزے کے ساتھ زندگی بسر کریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور اسے کوئی نہ سنے گا، مگر ایک طرف گردن جھکا دے گا، اور دوسری طرف سے اٹھالے گا، اور سب سے پہلے صور وہ سنے گا، جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کرتا ہوگا، وہ بیہوش ہو جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگیں گے، پھر (دوبارہ) صور پھونکا جائے

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ النَّبْتَ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّكُمْ أَرْبَعِينَ لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَنْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّ النَّاسَ سِتْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبَدٍ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِيفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَّاحِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَمَثِّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رَزَقَهُمْ حَسَنَ عَيْشِهِمْ ثُمَّ يُنْفِخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِنَا وَرَفَعَ لِنَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظَّلُّ نِعْمَانُ الشَّاكُ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفِخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ (وَقَفَّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

أَخْرَجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمٌ (يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) وَذَلِكَ (يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) *

گا اس سے تمام آدمی کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر ندادی جائے گی اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور انہیں کھڑا کرو، ان سے سوال ہوگا، اس کے بعد کہا جائے گا، دوزخ کے لئے ایک لشکر نکالو، پوچھا جائے گا، کتنے لوگ؟ ارشاد ہوگا، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے لئے نکالو، آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو کہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہی یوم یکشف عن ساق ہوگا۔

۲۶۶۲۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کر رہا تھا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت اتنی مدت تک قائم ہوگی، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں، میں نے تو یہ کہا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بہت بڑا واقعہ دیکھو گے، گویا کہ گھر جل گئے، شعبہ نے یہی کہا، یا اسی کی طرح، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال میری امت میں نکلے گا، اور نسب سابق معاذ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اس (ہو) سے مر جائے گا، محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے بار بار یہ حدیث مجھے سنائی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی۔

۲۶۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو حیان، ابو زرہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یاد رکھی ہے، جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کا ظہور یہ ہوگا، کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا

۲۶۶۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ النَّبِيِّ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ *

۲۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أُنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ

طلوع اور چاشت کے وقت دلیہ الارض کا خروج ہوگا، ان دونوں میں سے جو کوئی بھی پہلے ہو دوسری فوراً اس کے بعد ہوگی۔

۲۶۶۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان، ابو زرہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، اور تینوں نے مروان سے قیامت کی نشانی بیان کرتے ہوئے یہ سنا کہ سب سے پہلی نشانی دجال کا خروج ہے، عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا، کہ مروان نے کوئی خاص بات بیان نہیں کی، لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، جس کو آپؐ سے سننے کے بعد میں بھولا نہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۶۵۔ نصر بن علی جہضمی ابو احمد، سفیان، ابو حیان، ابو زرہ سے روایت ہے کہ مروان کے سامنے قیامت کا تذکرہ ہوا، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۳۹۰) دجال کے جاسوس کا بیان۔

۲۶۶۶۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد، حسین بن ذکوان، ابن بریدہ، عامر بن شراحیل سے روایت ہے، انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس، جو ضحاک بن قیس کی بہن اور مہاجرہ اول میں سے تھی، ان سے کہا کہ مجھ سے ایک حدیث بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اس میں کسی کا واسطہ نہ بیان کرنا، وہ بولیں اچھا، اگر تم یہ چاہتے ہو، تو میں بیان کروں گی، انہوں نے کہا ہاں بیان کرو، فاطمہ نے کہا، میرا نکاح ابن مغیرہ سے ہوا تھا، اور وہ ان دنوں

الشمس من مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وأيهما ما كانت قبل صاحبها فالأخرى على إثرها قريباً *

۲۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶۵۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكُرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضَحَى *

(۳۹۰) بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ *

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَخِجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي غَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَيْنُ شَيْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلٌ حَدَّثَنِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشِ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ حَطَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَطَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ اانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكِ وَأُمِّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةٌ الضِّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكَ حِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقِيكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنْ اانْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَهْرٍ فَهْرٌ قُرَيْشِي وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَأَنْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھے، مگر وہ پہلے ہی جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کام آگئے، جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور کے کئی اصحاب نے نکاح کرنے کے لئے پیغام بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مولے اسامہ بن زید کے لئے پیغام بھیجا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے اسے چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت رکھے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی، تو میں نے کہا، میرے کام کا آپ کو اختیار ہے، آپ جس سے چاہیں نکاح کرا دیں۔ آپ نے فرمایا، ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جا کر رہو، ام شریک ایک دولت مند انصاریہ عورت تھیں، راہ خدا میں خوب صرف کرتیں، مہمان ان کے پاس اترے ہی رہتے تھے میں نے کہا، بہت اچھا ایسا ہی کروں گی، پھر آپ نے فرمایا، نہیں تم ایسا نہ کرنا، ام شریک کے پاس مہمان بکثرت آتے ہیں، میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری اوڑھنی (سر سے) گر جائے، یا پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ جائے، اور اجنبی لوگوں کی نظر پڑ جائے، اور تمہیں ناگوار ہو تم اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس جا کر رہو، اور وہ بنی فہر میں تھے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے، اور وہ اس قبیلہ میں سے تھے، جس سے فاطمہ تھیں، حسب الحکم میں نے ابن ام مکتوم کے پاس جا کر زمانہ عدت پورا کیا، جب عدت پوری ہو گئی تو حضور کے منادی کی ایک روز آواز آئی ”الصلوة جامعة“ میں نکل کر مسجد کو چل دی اور آپ کے ساتھ جا کر نماز پڑھی، اور میں عورتوں کی اس صف میں شامل تھی، جو مردوں کی صف سے متصل تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو ممبر پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے، آپ نے فرمایا، ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے، پھر فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں روکا ہے؟

صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں نے تمہیں کسی چیز کی رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے روکا ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی شخص تھا، اب اگر انہوں نے مجھ سے بیعت کر لی، اور مشرف باسلام ہو گئے، اور انہوں نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، جو اس حدیث کے مطابق ہے جسے مسیح دجال کے متعلق میں نے تم سے بیان کیا تھا، تمہیں داری نے مجھ سے بیان کیا، کہ میں بنی لحم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، ایک مہینہ تک سمندر کے اندر موجیں ہم سے بازی کرتی رہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے وقت ہم ایک جزیرہ میں جا گئے، یہ جزیرہ سمندر کے اندر تھا، سب چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں پہنچے، اتفاق سے وہاں ایک جانور ملا جس کے بال موٹے موٹے اور بہت لمبے تھے، بالوں کی کثرت سے اس کا آگاہ اور پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ساتھیوں نے کہا ارے کبخت تو کون ہے؟ وہ بولا میں جساسہ (جاسوس) ہوں، لوگوں نے کہا کیسا جساسہ، کہنے لگا، اس گر جائیں چلو، وہاں ایک آدمی ہے، جو تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب اس نے آدمی کا نام لیا، تو ہم کو اس سے خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ کوئی جن نہ ہو، ہم جلدی جلدی چل کر گر جائیں پہنچے، وہاں واقعی ایک بہت بڑا آدمی تھا، اتنا بڑا کہ مدت العمر میں اتنا بڑا آدمی ہم نے نہیں دیکھا، اس کے دونوں ہاتھ ملا کر گردن سے باندھ دیئے گئے تھے، اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے میں جکڑا ہوا تھا، ہم نے کہا، کبخت تو کون ہے؟ وہ بولا میرا حال دریافت کرنے پر تم قادر ہو ہی گئے ہو، تم مجھے یہ بتاؤ، کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا، عرب کے آدمی ہیں، کشتی میں سوار ہوئے تھے، سمندر میں اس زمانہ میں حد سے زیادہ جوش تھا، ایک مہینہ تک موجیں بازی کرتی رہیں، بالآخر ہم تمہارے جزیرہ میں پناہ گیر ہوئے، چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر اس جزیرہ میں پہنچے، ایک جانور ملا، جس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتُهُ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَذَرُون لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَعُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذَرُونَ مَا قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعَتْ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَتَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَيْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اعْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَعَانَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذَرِي مَا قُبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا

بال موٹے موٹے اور بکثرت تھے، بالوں کی کثرت سے اس کا آکا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے کہا اڑے تو کون ہے؟ بولا میں جاسہ ہوں، ہم نے کہا کیسا جاسہ، وہ بولا اس گرجا میں ایک شخص ہے، تم اس کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے، ہم تمہارے پاس جلدی جلدی آگئے، اور ڈرے کہیں وہ جھنی نہ ہو، وہ شخص بولا قریہ بیسان کے نخلستان کی حالت تو بیان کرو، ہم نے کہا، کیا کیفیت دریافت کرتے ہو، بولا میں اس کی کھجوروں کی حالت دریافت کرتا ہوں، کیا اس میں پھل آتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، بولا سنو عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے، پھر بولا مجھے بحیرہ طبریہ کی حالت بتاؤ، ہم نے کہا کیا حالت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں اس میں بہت پانی ہے، بولا سنو عنقریب، اس کا پانی جاتا رہے گا، پھر بولا چشمہ زغر کی کیفیت تو بیان کرو، ہم نے کہا، اس کی کیا کیفیت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، اس میں بہت پانی ہے، اور وہاں کے باشندے اسی کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، پھر بولا مجھے امیوں کے نبی کی تو اطلاع دو، انہوں نے کہا، وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آکر فروکش ہو گئے، بولا کیا عرب والے ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر کیا ہوا، ہم نے کہا، وہ اپنے ملحقہ حدود کے عربوں پر غالب آگئے، اور ان لوگوں نے ان کی اطاعت کر لی، بولا کیا ایسا ہو گیا، ہم نے کہا ہاں، وہ بولا سنو، یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ پیغمبر کی اطاعت کریں، اب میں تم سے اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ میں مسیح و جال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی، میں زمین پر پھروں گا اور چالیس رات میں مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر ایک بستی پر جا کر اتروں گا، کیونکہ ان دونوں جگہ کا داخلہ مجھ پر حرام ہے، اگر میں ان دونوں میں کسی مقام پر داخل ہونا چاہوں گا، تو فرشتہ برہنہ تلوار لے کر میرے سامنے آئے گا، اور مجھے داخل

وَيَلِكُ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُنْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُنْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِيعَةٍ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَذْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَّاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَيَّ كُلَّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہونے سے روکے گا، اس کی ہر گھٹائی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے، فاطمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبا مبارک کی بودی ممبر پر چھو کر فرمایا، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یعنی مدینہ، پھر فرمایا کیا میں نے تم سے پہلے یہ بیان نہ کر دیا تھا، صحابہ نے عرض کیا بیشک آپ نے بیان فرمایا تھا، پھر آپ نے فرمایا، مجھے تمیم کا قصہ پسند آیا، و جال اور مکہ و مدینہ کے متعلق جو چیز میں نے تم سے پہلے بیان کر دی تھی، یہ قصہ اس کے موافق ہے، خبر وار ہو جاؤ، و جال، و ریائے شام یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، فاطمہ کہتی ہیں میں نے یہ حدیث حضور سے یاد کر لی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمَنِيرِ هَذِهِ طَيِّبَةٌ هَذِهِ طَيِّبَةٌ هَذِهِ طَيِّبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ مشرق بحر ہند ہے۔ ممکن ہے، و جال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو، اور اس کا یہاں ہونا قرین قیاس بھی ہے، نیز حیرت کا مقام ہے کہ و جال مردود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دے اور اسے خیر اور بھلائی بتائے، اور آج کل کے زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنے والے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اس کے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَحَفَّتْنَا بِرُطْبٍ يُقَالُ لَهُ رُطْبُ ابْنِ طَابٍ وَأَسْقَتْنَا سَوِيقَ سَلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَتَوَدَّيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَاَنْطَلَقْتُ فِيمَنْ أَنْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمَوْحَرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنِيرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمِّ لَتَمِيمٍ الدَّارِي

۲۶۶۷- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، ابو عثمان، قرہ، سیار ابو الحکم، شععی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے پاس گئے انہوں نے ہمیں تازہ کھجوریں دیں، جو ابن طاب کی کھجوروں کے نام سے مشہور تھیں، اور جو کاستو پلایا میں نے ان سے اس عورت کا حکم پوچھا، جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، اسے کہاں عدت گزارنی چاہئے، فرمایا مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں اور حضور نے مجھے گھر والوں میں عدت گزارنے کی اجازت دیدی تھی، (عدت کے بعد) ”الصلوة جامعہ“ کی آواز آئی منجملہ دیگر لوگوں کے میں بھی نماز کو چل دی، اور عورتوں کی اگلی صف میں جو مردوں کی پچھلی صف سے متصل تھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، بیان کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ ممبر پر خطبہ کے لئے شریف فرماتے، آپ نے فرمایا کہ تمیم

داری کے چچا زاد سمندر میں سوار ہوئے، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ گویا میں حضور کو دیکھ رہی ہوں، آپ نے اپنی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ۔

۲۶۶۸۔ حسن بن علی حلوانی، احمد بن عثمان، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، غیلان، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں سمندر میں سوار ہوا تھا، کشتی راستہ سے ہٹ گئی، میں جزیرہ میں جا پڑا، جزیرہ میں پانی تلاش کرنے کیلئے نکلا وہاں ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو لمبائی کی وجہ سے اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، پھر سارا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال نے کہا، اگر مجھے نکلنے کی اجازت مل گئی، تو میں مدینہ کے علاوہ ہر ایک شہر کو پامال کر دوں گا، پھر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا، انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال یہ ہی آدمی ہے۔

۲۶۶۹۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن کبیر، مغیرہ، ابو الزناد، شعبی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! مجھ سے تمیم داری نے بیان کیا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھے، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ان میں سے بعض لوگ اسی کشتی کے تختوں پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں چلے گئے، جو کہ سمندر میں تھا، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۶۷۰۔ علی بن حجر سعدی، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَانَ مَا أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْوَى بِمَحْضَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْني الْمَدِينَةَ *

۲۶۶۸۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجْرُ شِعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَالُ *

۲۶۶۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْني الْجَزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أَنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَابِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْني

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں ہے، جہاں دجال نہ جائے، اور ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے، اور حفاظت کریں گے، پھر دجال اس سر زمین میں اترے گا، اور مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اس سے جو اس میں کافر یا منافق ہوگا، وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْفَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْحَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ *

۲۶۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر ایک منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلا جائے گا۔

۲۶۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَبَّحَةُ الْحَرْفِ فَيَضْرِبُ رِوَاةً وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ *

باب (۳۹۱) دجال کے بیان کے متعلق بقیہ

(۳۹۱) بَابُ فِي بَقِيَّةِ مِنْ أَحَادِيثِ

الِدَّجَالِ *

الدَّجَالِ *

۲۶۷۲۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، الحنف بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے ساتھ اصہبان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے ساتھ ہو جائیں گے۔

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْوَزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ *

۲۶۷۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگیں گے، ام شریک نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس وقت عرب کے لوگ کہاں ہوں

۲۶۷۳۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ شَرِيكََ أَخْبَرَهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَفِرُّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

گے؟ فرمایا عرب کے لوگ اس وقت بہت کم ہوں گے۔

۲۶۷۴- محمد بن بشار، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

الإِسْنَادُ *

۲۶۷۵- زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، عبد العزیز، ایوب حمید بن ہلال، ابو الدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند حضرات سے روایت مروی ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز ہشام نے کہا، تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں ہوتے تھے اور نہ آپ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ میں) دجال سے بڑی نہیں ہے۔

۲۶۷۶- محمد بن حاتم، عبد اللہ بن جعفر، عبید اللہ بن عمرو، ایوب، حمید بن ہلال، کئی حضرات کی جماعت سے جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے اور عبد العزیز بن عقیق کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ کوئی معاملہ دجال سے بڑا نہیں ہے۔

۲۶۷۷- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسمعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرے دھواں، تیسرے دجال، چوتھے دلبۃ الارض، پانچویں موت، چھٹے قیامت۔

فَأَيُّ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ قَالَهُمْ قَلِيلٌ *

۲۶۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۷۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُحْتَارِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتَجَاوِزُونِي إِلَى رَجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ *

۲۶۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ *

۲۶۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ *

۲۶۷۸- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ
عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتَا الدَّجَالِ
وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ
مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ *

۲۶۷۹- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُسْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

باب (۳۹۲) فتنہ وفساد کے زمانہ میں عبادت الہی کی فضیلت۔

۲۶۸۰- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، معقل بن زیاد، معاویہ بن
قرۃ، معقل بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد، معقل بن زیاد معاویہ بن
قرۃ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے اور فساد کے
زمانہ میں عبادت الہی کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے
برابر ہے۔

۲۶۸۱- ابوالکامل، حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت
مروی ہے۔

باب (۳۹۳) قیامت کا قریب ہونا۔

۲۶۸۲- زہیر بن حرب، عبدالرحمن، شعبہ، علی بن اقر، ابو
الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا،
قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

(۳۹۳) بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ *

۲۶۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ
إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةٍ إِلَى *

۲۶۸۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۳۹۳) بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ *

۲۶۸۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ

(۱) مراد یہ ہے کہ ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کرو کیونکہ ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد اعمال صالحہ کا کرنا
مشکل ہو گا یا مقبول نہیں ہوگا۔

السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ *

۲۶۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا *

(فائدہ) یعنی میرے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا، بس قیامت قائم ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلٍ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذْكَرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ *

۲۶۸۳- سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اس انگشت سے جو انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے قریب ہے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

۲۶۸۴- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصہ میں کہتے تھے، جیسے ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ معلوم نہیں یہ چیز انہوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کی یا اپنی رائے سے۔

۲۶۸۵- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد، شعبہ، قتادہ، ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں، شعبہ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگشت ملا کر بتایا۔

۲۶۸۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَأَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِيهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَخْكِيهِ *

۲۶۸۶- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۸۶- وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

۲۶۸۷۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حمزہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۸۸۔ ابو غسان، معتمر، بواسطہ اپنے والد، معبد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپؐ نے شہادت اور درمیان انکی کو ملا کر بتایا۔

۲۶۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بدوی لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تو قیامت کے بارے میں دریافت کرتے تو آپؐ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے، اگر یہ زندہ رہا، تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

۲۶۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے دریافت کیا، قیامت کب آئے گی، اور اس وقت آپؐ کے پاس ایک انصاری لڑکا تھا، جسے محمد کہتے تھے، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۲۶۹۱۔ حجاج بن الشاعر، سلیمان بن حرب، حماد، معبد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپؐ نے ازد شتوہ کے لڑکے کی طرف دیکھا، جو آپؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ بچہ

۲۶۸۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْرَةَ يَغْنِي الصَّبِيَّ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۲۶۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى *

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحَدٍ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ *

۲۶۹۰۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَعِشْ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۱۔ وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَغْنِي ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ

زندہ رہا اور بوڑھا نہ ہوا، تو تیری قیامت قائم ہو جائے گی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمروں میں سے تھا۔

۲۶۹۲- ہارون بن عبد اللہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا نکلا اور وہ میرے ساتھیوں میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے (ان لوگوں کی) قیامت (موت) آ جائے گی۔

۲۶۹۳- زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم ہو جائے گی، حالانکہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہتا ہوگا، اس کے منہ تک اس کے دودھ کا برتن نہ پہنچا ہوگا، کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑا خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، ان کی بیچ پوری ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی، اور کوئی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور ابھی ہٹانہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب (۳۹۴) دو نفخوں کے درمیان وقفہ۔

۲۶۹۴- ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے عرض کیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا، چالیس ماہ کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، پھر حاضرین نے کہا، چالیس سال کا انہوں نے یہی جواب دیا، اس کے بعد آسمان سے پانی برسے گا، جس سے لوگ اس طرح اگیں گے، جیسے کہ سبزہ اگتا ہے، انہوں نے کہا، انسان کے بدن میں ایک ہڈی کے علاوہ ہر چیز گل جائے گی، اور وہ ہڈی ریڑھ کی ہے،

نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدٍ شَنْوَةَ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ هَذَا لَمْ يُذِرْكُمُ الْهَرَمَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ *

۲۶۹۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يُؤَخَّرُ هَذَا فَلَنْ يُذِرْكُمُ الْهَرَمَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلَاحِظُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثُّوبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ *

(۳۹۴) بَاب مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ *

۲۶۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَتَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَتَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَتَيْتُ ثُمَّ يُنْزَلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَلِي إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

اسی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔

(فائدہ) انبیاء کرام اس سے متشقی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۹۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ تمام انسان کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے، اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے۔ اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔

۲۶۹۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، صحیفہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے، جسے زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے قیامت کے دن اسے جوڑا جائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کونسی ہڈی ہے؟ آپ نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی۔

۲۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ *

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبُ الذَّنْبِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الزہد والرقائق

۲۶۹۷۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۲۶۹۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ *

۲۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

گزرے اور آپؐ عالیہ کے کسی حصہ کی طرف سے مدینہ منورہ آ رہے تھے اور صحابہ آپؐ کے دونوں طرف یا ایک طرف تھے، آپؐ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوئے کانوں والا مرا ہوا دیکھا، آپؐ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا، تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، ہم اسے ایک درہم میں بھی نہیں لینا چاہتے، اور ہم اسے کیا کریں گے، فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ یونہی مل جائے؟ حاضرین نے کہا، بخدا اگر یہ زندہ ہوتا، تب بھی اس میں عیب ہے کہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے، اب تو یہ مردہ ہے، اسے کون لے گا، فرمایا بخدا اللہ کے نزدیک دنیا جیسا کہ یہ تمہاری نظر میں ذلیل ہے، اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“

۲۶۹۹۔ محمد بن ثنی، ابراہیم بن محمد، عبد الوہاب، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی عبد الوہاب ثقفی کی روایت میں، فلو کان حیا کان هذا السکک بہ عیا“ کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۷۰۰۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپؐ ”الہاکم الکاکثر“ پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، کہ انسان میرا مال، میرا مال کرتا ہے، اے آدمی تیرا کیا مال ہے، تیرا مال تو وہی ہے، جو تو نے کھایا اور فنا کیا، پہنا اور پرانا کیا، صدقہ کیا، اور قضیہ ختم کیا۔

(فائدہ) اور جو چھوڑ جاتا ہے، وہ تیرا مال نہیں ہے، بلکہ تیرے وارثوں کا ہے۔

۲۷۰۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن ابی عدی، سعید۔

(دوسری سند) ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ہمام کی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتْهُ فَمَرَّ بِحَدِيٍّ أَسْلَكَ مِيتَ فَنَافِلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَيْكُمْ يُجِبُ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُجِيبُ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُجِيبُونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْيًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْلَكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مِيتٌ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ *

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَرَعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَّكَ بِهِ عَيْيًا *

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْهَآكُمُ التَّكَآثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي مَا لِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ أَوْ لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمَضَيْتَ *

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُنْهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَامٍ *

۲۷۰۲ - حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي
حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثُ مَا
أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَيْسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْتَنَى وَمَا
سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ *

۲۷۰۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي
الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۷۰۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ
بْنِ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ
فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ *

۲۷۰۵ - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
يَعْنِي ابْنَ حَرَمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو
بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ بَنِ لُؤْيٍ وَكَانَ
شَهِدَ بَذْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِزْبَتَيْهَا
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ
صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنَ

۲۷۰۲ - سويد بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء، بواسطہ اپنے
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ میرا مال میرا مال کہتا
ہے حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی تین چیزیں ہیں جو کھایا
اور ختم کیا، پہنا اور اور پرانا کیا اور جو راہ خدا میں خرچ کیا، وہ جمع کیا،
اس کے سوا تو جانے والا اور لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔
۲۷۰۳ - ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن
عبدالرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی
ہے۔

۲۷۰۴ - یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبد اللہ
بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،
مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، پھر دو لوٹ آتی ہیں اور
ایک رہ جاتی ہے، اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور
عمل جاتا ہے تو گھر والے اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور عمل رہ
جاتا ہے۔

۲۷۰۵ - حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ
بن زبیر، مسور بن مخرمہ، عمرو بن عوف حلیف بنی عامر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو
بحرین کی طرف وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے روانہ کیا، اور آپ
نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن
حضرمی کو حاکم بنا دیا تھا، پھر حضرت ابو عبیدہ بحرین سے وہ مال
لے کر آئے، جب یہ خبر انصار کو ملی تو انہوں نے صبح کی نماز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی، جب آپ

نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپؐ کے سامنے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے، کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انہوں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہؐ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں میسر ہوگی، خدا کی قسم! مجھے تم پر فقیری کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور جیسے ان کو ہلاک کیا تھا، تم کو بھی ہلاک و برباد کر دے۔

۲۷۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان شعیب، زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں ہے کہ وہ تمہیں بھی غافل کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔

۲۷۰۷۔ عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سواد، یزید بن رباح، حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے، تو تمہارا کیا حال ہوگا، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ہم وہی کہیں گے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے (یعنی شکر اور حمد و ثناء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور کچھ نہیں کرو گے، ایک دوسرے سے رشک کرو گے، پھر باہم حسد کرو گے، پھر دوستوں سے بگاڑ پیدا کرو گے، اور پھر

الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقَدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْنُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِّرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ *

۲۷۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرُ أَنْ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتَلْهِمَكُمْ كَمَا أَلْهِمَهُمْ *

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رِبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دشمنی کرو گے، یا ایسا ہی کچھ ارشاد فرمایا، پھر مساکین مہاجروں کے پاس جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردن پر سواری کرو گے (یعنی حاکم بناؤ گے)۔

وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابِرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغِضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ *

۲۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دوسرے کو دیکھے، جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو، تو اسے بھی دیکھ لے، جو اس سے مال اور صورت میں کم ہو۔

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ *

(فائدہ) تاکہ شکر خداوندی کرے اور علم و فضل و تقویٰ میں اپنے سے بڑوں کو دیکھنا چاہئے۔

۲۷۰۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سِوَاءً *

۲۷۱۰۔ زہیر بن حرب، جریر۔

۲۷۱۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَفْطُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ *

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، الأعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی طرف نظر کرو، جو تم سے درجہ میں کم ہے، اس کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے درجہ میں بلند ہے، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو تم پر ہیں، انہیں حقیر نہ سمجھو گے۔

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۷۱۱۔ شیبان بن فروخ، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، کوڑھی، گنجا،

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ
وَأَفْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ
إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ
وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا
وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ
أَوْ الْأَفْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ
قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَفْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي
قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ
وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي
فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ
بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ
فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأَتَتْجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ
فَكَانَ لِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْبَقَرِ
وَلِهَذَا وَاِدٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ
فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدْ
انْقَطَعَتْ بَنِي الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي
الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ
اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا
أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ
فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدُرُكَ

اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، اس نے ایک فرشتہ بھیجا،
وہ کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا، تجھے کوئی چیز زیادہ پیاری ہے؟
اس نے کہا، اچھا رنگ، اچھی کھال، اور یہ بیماری چلی جائے، جس
کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا،
فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، تو اس کی گندگی دور ہوئی اور اسے
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتہ نے کہا، تجھے کونسا مال
زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا، اونٹ یا گائے، اسحاق راوی حدیث
کو شک ہے، لیکن کوڑھی اور گنچے دونوں میں سے ایک نے
اونٹ اور دوسرے نے گائے مانگی، چنانچہ اسے دس مہینہ کی
گاہن اونٹنی دی، اس کے بعد فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں
برکت دے، حضورؐ نے فرمایا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا اور کہا
کہ کون سی چیز تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ
بیماری مجھ سے جاتی رہے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت
کرتے ہیں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری دور ہو
گئی اور اچھے بال دیئے گئے، فرشتہ نے کہا کونسا مال تجھے زیادہ پیارا
ہے؟ اس نے کہا گائے، اسے گاہن گائے ملی، فرشتہ نے کہا، اللہ
تجھے اس میں برکت دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا
تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ مجھے روشنی دیدے،
تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ
نے اسے روشنی دیدی، فرشتہ بولا، تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟
وہ بولا بکری، تو اسے گاہن بکری ملی، چنانچہ اونٹنی، گائے اور
بکری نے بچے دیئے، اور ہوتے ہوتے کوڑھی کا اونٹوں سے
جنگل بھر گیا اور گنچے کا گایوں سے، اور اندھے کا بکریوں سے،
پھر مدت دراز کے بعد وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت و شکل میں
کوڑھی کے پاس آیا اور کہا محتاج آدمی ہوں اور سفر میں میرا تمام
اسباب ختم ہو گیا اور آج منزل مقصود پر سوائے اللہ کی مدد اور
تمہارے کرم کے پہنچنا مشکل ہے، میں تجھ سے اس کے نام پر
مانگتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اچھی جلد، اور اونٹ کا مال دیا،

النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا
الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي
صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ
مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى
فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَأَبْنُ
سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ
لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ
عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغَ بَهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ
قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخَذْتُ مَا
شِئْتُ وَدَغَ مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ
شَيْئًا أَخَذْتُهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا
اِبْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسُحِطَ عَلَى
صَاحِبَيْكَ *

صرف ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آئے، وہ بولا، حقوق
بہت زیادہ ہیں، فرشتہ نے کہا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو محتاج
کوڑھی نہیں تھا، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، پھر اللہ نے
تجھے یہ مال دیا، وہ بولا میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے،
فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تجھے پہلے جیسا ہی کر دے،
پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی سابقہ شکل و صورت میں آیا، پھر
اس سے وہی کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب
دیا، جو کوڑھی نے دیا تھا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ
تجھے پہلے جیسا کر دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی سابقہ
شکل و صورت میں آیا اور کہا محتاج مسافر ہوں، میرے سفر میں
تمام وسائل منقطع ہو گئے، آج منزل پر پہنچنا سوائے اللہ کی مدد
اور تیرے کرم کے مشکل ہے، میں تجھ سے اس خدا کے نام پر
جس نے تجھے آنکھیں دی ہیں ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے
سفر میں کام آئے، وہ بولا بیشک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے
آنکھیں دیں، بخدا آج تو جو چیز راہ خدا میں لے گا، میں تیرا ہاتھ
نہیں روکوں گا، فرشتہ نے کہا، تم اپنا مال رہنے دو، تم تینوں آدمی
آزمائے گئے، سو تم سے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تمہارے
دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

(فائدہ) غنی سے نفس کا غنی ہونا مراد ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، الغنی غنی النفس، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ
بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ عَبَّاسُ
حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ
حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ
قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ
ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدُ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شَرِّ هَذَا الرَّكِيبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتَ فِي
إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ
الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضْرَبَ سَعْدُ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ

۲۷۱۲ - اسحاق بن ابراہیم، عباس بن عبد العظیم، ابو بکر حنفی،
بکیر بن سمار، عامر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹوں میں آئے، اتنے میں
ان کا لڑکا عمر آیا، جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے
دیکھا، تو فرمایا، میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا
ہوں جب وہ اترتا تو کہنے لگا، تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں ہو،
اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے، اور وہ سلطنت کے لئے جھگڑ رہے ہیں
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا،
اور فرمایا، خاموش رہ، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو دوست رکھتا ہے، جو پرہیزگار ہے، غنی ہے، اور ایک کونے میں چھپا بیٹھا ہے۔

۲۷۱۳۔ یحییٰ بن حبیب، معتمر، اسماعیل، قیس، سعد، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ بخدا میں عرب میں پہلا وہ شخص ہوں، جس نے راہ خدا میں تیر مارا، اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے، اور ہمارے پاس و رخت جملہ اور اس سر کے پتوں کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی ایسی قضا حاجت کرتا، جیسا کہ بکری کرتی ہے، پھر آج بنو اسد کے لوگ مجھے دین کی باتیں سکھاتے ہیں، اگر یہی بات ہے، تو میں (ابھی تک) بالکل خسارہ ہی میں رہا، اور تمام اعمال صالحہ برباد ہو گئے، ابن نمیر نے ”اذا“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۲۷۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی بکری کی طرح میٹنی کرتا تھا کہ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

۲۷۱۵۔ شیمان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن غزوآن نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا، اما بعد! آگاہ ہو جاؤ، دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی، اور دنیا میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، مگر جیسا کہ برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے، جسے اس کا صاحب چھوڑ دیتا ہے، تم دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانے والے ہو، جسے پھر زوال نہیں، لہذا اپنے آگے اعمال صالحہ بھیج کر جاؤ، اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے، کہ پھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا، اور ستر

اسْتُكْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُجِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ *

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِذَا أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُغْزِرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذَا *

۲۷۱۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعِزْرُ مَا يَخْلُطُهُ بَشْيٌ *

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتُ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَدَاءً وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُتَقَلِّوْنَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَاتَّقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي

سال تک اس میں گرتا رہے گا، تب بھی اس کی تہ کو نہ پہنچے گا، خدا کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو، اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی مسافت ہے، اور ایک دن ایسا آئے گا، کہ جنت لوگوں کے جہنم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوگا، میں ان سات میں سے ساتواں تھا، جو حضور کے ساتھ تھا، ہمارا کھانا درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، حتیٰ کہ ہماری باجھیں زخمی ہو گئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی، تو میں نے اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے، ایک ٹکڑے کا میں نے تہ بند بنایا اور ایک کا سعد بن مالک نے اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جو کسی شہر کا حاکم نہ ہو، اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، کہ اپنے کو بڑا سمجھوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں، اور یقیناً کسی پیغمبر کی نبوت ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا اور آخری انجام یہ ہوا، کہ وہ سلطنت ہو گئی تم غنقریب ان امیروں کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔

۲۷۱۶۔ اسحاق بن عمر بن سلیط، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا، کہ عتبہ بن غزوآن نے تقریر کی اور وہ بصرہ کے حاکم تھے، بقیہ روایت شیبان کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۷۱۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عتبہ بن غزوآن سے سنا، وہ فرماتے تھے، مجھے کیا دکھائی دیتا ہے، میں ان سات آدمیوں کا ساتواں تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا جملہ درخت کے پتوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

۲۷۱۸۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَّا يُذْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللَّهِ لَتَمْلَأَنَّ أَفْعَاجُكُمْ وَلَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْحَنَةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا. فَالْتَقَطْتُ بَرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسْتَخْبِرُونَ وَتُجَرَّبُونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا *

۲۷۱۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۷۱۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْخَبَلَةِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا *

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأُسَوِّدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسَحَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأُسَوِّدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسَحَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَبَشَيْئِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذَا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِيزِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطَلِقِي فَبَنَطِقُ فَخِيزُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْحَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ *

کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہیں آفتاب کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کچھ حجاب ہوتا ہے، صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کوئی رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کسی قسم کا حجاب نہ ہوگا، مگر جتنا کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں، اس کے بعد اللہ بندوں سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور سردار نہیں بنایا اور جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے؟ وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم تھا کہ تجھے مجھ سے ملنا ہے، وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا۔ تو اب ہم بھی تجھ کو بھول جاتے ہیں۔ جیسا تو نے ہمیں بھلا دیا، پھر دوسرے سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی، سردار نہیں بنایا، جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے، اور تجھے چھوڑا اپنی قوم کی سرداری کرتا تھا، اور ان سے چوتھا حصہ لیتا تھا، وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا، بھلا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھے ملے گا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا، اب میں تجھ کو بھلا دیتا ہوں، جیسا تو نے مجھے بھلایا، پھر تیسرے سے حساب لے گا، اور اسی طرح فرمائے گا، بندہ کہے گا، اے رب میں تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا، اور صدقہ دیا، اسی طرح اپنی تعریف کرے گا، جہاں تک ہو سکے گا، اس کے بعد فرمائے گا، دیکھ تیرا جھوٹ ابھی کھل جاتا ہے، آپ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ ہم تجھ پر گواہ قائم کرتے ہیں، بندہ اپنے دل میں سوچے گا، مجھ پر کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم ہوگا کہ بولو، چنانچہ اس کی ران،

گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی، اور یہ اس لئے ہوگا کہ اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے، اور یہ منافق ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر اپنے غصہ کا اظہار فرمائے گا۔

۲۷۱۹۔ ابو بکر بن النضر، ہاشم بن قاسم، عبید اللہ اشجعی، سفیان ثوری، عبید مکتب، فضیل، شعبی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آپ نے، آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو، میں کس وجہ سے ہنسا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپ نے فرمایا میں بندہ کی اس گفتگو سے ہنس رہا ہوں، جو وہ اپنے مالک سے کرے گا، بندہ کہے گا، اے میرے مالک کیا تو مجھے ظلم سے پناہ نہیں دے چکا، اللہ فرمائے گا، ہاں، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کہے گا کہ اپنے پر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی جائز نہیں رکھتا، اللہ فرمائے گا، اچھا تیری ہی ذات کی گواہی اور کراماتین کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرے گی، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے ہاتھ، پاؤں کو حکم ہوگا کہ بولو، وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے، اس کے بعد بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی، تو بندہ اپنے ہاتھ، پاؤں سے کہے گا، چلو دور ہو جاؤ، خدا کی مارت پر ہو، میں تو تمہارے ہی لئے جھگڑا کرتا تھا۔

(فائدہ) یعنی روزِ آخر سے تمہارا ہی بچانا منظور تھا، مگر اب تم خود اپنے گناہوں کا اعتراف کر بیٹھے۔

۲۷۲۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا کی) (اللہ العالمین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے۔

۲۷۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، وکیع، اعمش، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكَتَبِ عَنْ فَضِيلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجَرِّبْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيَحْتَمُّ عَلَى فِيهِ فَيَقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِيقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُحْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أَنَا ضِلُّ *

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا *

۲۷۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے، عمرو کی روایت میں ”اللہم ارزق“ ہے۔

۲۷۲۲۔ ابو سعید اشج، ابو اسامہ، اعمش، عمارہ بن قعقاع سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں کفافا کا لفظ ہے۔

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رَوَايَةٍ عَمْرُو اللَّهُمَّ ارْزُقْ *

۲۷۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا *

(فائدہ) ضرورت کے موافق روزی دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہوں۔

۲۷۲۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ آئے، کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامٍ بُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ *

(فائدہ) باوجودیکہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی، اللہم ارزقنا تبعہ، آمین۔

۲۷۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ یہاں سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرِّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ *

۲۷۲۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمن بن یزید، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی دو دن برابر جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَابَعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالرحمن بن

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عابس، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی بھی تین دن سے زیادہ برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۲۷۔ اہو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے حتیٰ کہ آپ بھی رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۸۔ ابو کریب، وکیع، مسعر، ہلال بن حمید، عروہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، مگر صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

۲۷۲۹۔ عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، یحییٰ بن یمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے تھے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۲۷۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں آل محمد کا ذکر نہیں، باقی ابو کریب نے ابن نمیر سے اپنی روایت میں اتنی زیادتی نقل کی ہے، مگر یہ کہ کہیں سے ہمارے پاس گوشت آجاتا۔

۲۷۳۱۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور میرے برتن میں تھوڑے سے جو کے علاوہ اور کوئی چیز کھانے کے لئے کچھ نہیں تھی، بہت دنوں تک اسی میں سے کھاتی رہی ہیں نے

وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ *

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بُرٍّ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ *

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزٍ بُرٍّ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمَرٌ *

۲۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ بَنَارَ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمَرُ وَالْمَاءُ *

۲۷۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلُ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتَيْنَا اللَّحِيمَ *

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ

انہیں ماپا، تو وہ ختم ہو گئے۔

مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَنَنِي *

(فائدہ) مبہم اور نامعلوم اشیاء میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

۲۷۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا قُلْتُ يَا خَالَةَ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَافِعُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ *

۲۷۳۲- یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم، یزید بن رومان، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، خدا کی قسم اے میرے بھانجے، ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیرا دیکھتے، دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانوں میں اس مدت تک آگ تک نہ جلتی میں نے عرض کیا، اے خالہ، پھر آپ کیا کھاتیں، انہوں نے فرمایا، کھجور اور پانی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسایے تھے، ان کے دودھ والے جانور تھے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج دیتے، تو آپ ہمیں وہ دودھ پلا دیتے۔

۲۷۳۳- ابوالطاهر، عبداللہ بن وہب، ابو صخر، یزید بن عبداللہ، (دوسری سند) ہارون بن سعید، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسبط، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور آپ ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل تک سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *

۲۷۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبدالرحمن، منصور، اپنی والدہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) سعید بن منصور، داؤد بن عبدالرحمن منصور بن عبدالرحمن، صفیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور لوگ اس وقت تک پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنْ

الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ *

۲۷۳۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ *

۲۷۳۵- محمد بنی ثنی، عبد الرحمن، سفیان، منصور، صفیہ، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ہم اس وقت تک کھجور اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۶- ابو کریب، اشجعی (دوسری سند) نصر بن علی، ابو احمد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان سے ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ہم کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۷۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۷- محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید، ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کر کے فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۸- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کيسان، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کر کے فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کبھی تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَسِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبِثْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى

۲۷۳۹- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماء، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے، کیا تم کھاتے اور پیتے نہیں، جو کہ چاہتے ہو اور میں نے تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں

خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۲۷۴۰۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زبیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ملائی، اسرائیل، سماک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ تم قسم قسم کی کھجور اور مسک کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

۲۷۴۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے جو دنیا حاصل کر لی ہے۔ اس کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ آپ سارا دن بھوک کی وجہ سے بیقرار رہتے تھے۔ آپ کو خراب کھجور تک نہ ملتی، جس سے سیر ہو جائیں۔

۲۷۴۲۔ ابوالطاهر، ابن وہب، ابوبانی، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا، کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیری بیوی ہے۔ جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، تیرا گھر بھی ہے، جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، پھر تو، تو امیروں میں سے ہے، وہ بولا میرا ایک خادم بھی ہے، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پھر تو، تو باو شاہوں میں سے ہے، ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا، وہ بولے، اے ابو محمد خدا کی قسم ہمیں کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ، نہ سواری اور نہ اسباب، عبد اللہ نے کہا، جو تم چاہو، سو کرو، اگر چاہتے ہو، تو ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے، اور اگر مرضی ہو، تو

اللہ علیہ وسلم وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقَتِيئَةً لَمْ يَذْكُرْ بِهِ *

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرَضَوْنَ ذَوْنَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ *

۲۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظِلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ *

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَيْكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَّا نَفْقَهُ وَلَا ذَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ

ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر چاہو، تو صبر کرو، اس لئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، محتاج مہاجرین مالداروں سے چالیس سال قبل (جنت میں) جائیں گے، وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں، اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب (۳۸۵) قوم ثمود کے گھروں پر سے روتے ہوئے گزرنے کا بیان۔

۲۷۴۳- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب حجر کے بارے میں ارشاد فرمایا، ان عذاب والے لوگوں (کے گھروں) پر سے نہ گزرو مگر روتے ہوئے، اور اگر روانہ آئے تو پھر وہاں سے نہ گزرو کہیں ایسا نہ ہو، کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے، جو ان پر مسلط ہوا تھا، (جس سے وہ ہلاک ہو گئے)۔

۲۷۴۴- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم ثمود کے مقام پر سے گزرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ظالموں کے مکانات سے روتے ہوئے گزرو اور اس سے بچو، کہ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ ہو، جو انہیں ہوا تھا، پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلدی چلایا، یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۲۷۴۵- حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیار ثمود پر اترے، انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پینے کے لئے پانی لیا، اور

صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا *

(۳۹۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بِأَكْيَا *

۲۷۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ *

۲۷۴۴- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِينَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَدَّثَنَا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا *

۲۷۴۵- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس پانی سے آٹا گوندھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پانی کے بہا دینے کا، جو پینے کے لئے لیا تھا، حکم دیا اور یہ کہ آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے، اور فرمایا کہ پانی اس کنویں سے لیں، جس پر حضرت صالح کی اونٹنی آتی تھی۔

وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَّنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْرِ النَّبِيِّ كَأَنَّهُ تَرِدُهَا النَّاقَةُ *

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ خالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ کے ساتھ جائے اور جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کی کوئی چیز استعمال بھی نہ کرے (نووی جلد ۲ ص ۴۱۱)۔

۲۷۴۶۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس سے پانی پیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔

۲۷۴۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بَارِهَا وَاعْتَجَّنُوا بِهِ *

باب (۳۹۶) بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ احسان و سلوک کرنا۔

(۳۹۶) بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ وَالْيَتِيمِ *

۲۷۴۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، بوڑھوں اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور یہ بھی فرمایا، وہ اس قائم کی طرح ہے، جو نہ تھکے اور اس صائم کی طرح ہے جو افطار نہ کرے۔

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَخْسَبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ *

۲۷۴۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یتیم کا قریبی رشتہ دار یا اجنبی دیکھ بھال کرنے والا، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى *

باب (۳۹۷) مسجد بنانے کی فضیلت

(۳۹۷) بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ *

۲۷۴۹۔ ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

حارث، بکیر، عاصم بن عمیر، عبید اللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ کر بنایا، تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بناوے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک مکان بنائے گا، اور ہارون کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مکان بناوے گا۔

۲۷۵۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنیٰ، ضحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسجد نبوی بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے برا جانا اور اس بات کو پسند کیا کہ مسجد اسی حالت پر رہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بناوے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک گھر بنائے گا،

۲۷۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن حنفی، عبد الملک بن صباح عبد الحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی دونوں روایتوں میں ہے، کہ اللہ رب العزت، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

باب (۳۹۸) مساکین اور مسافروں پر خرچ

کرنے کی فضیلت کا بیان!

۲۷۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان، عبید بن عمیر لیش،

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْحَوَّلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ هَارُونَ بَنَى اللَّهُ لَهُ يَتًا فِي الْجَنَّةِ *

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحْبَبُوا أَنْ يَدْعُهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ *

۲۷۵۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ يَتًا فِي الْجَنَّةِ *

(۳۹۸) بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ

وَأَبْنِ السَّبِيلِ *

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْأَلْفَظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مرتبہ جنگل میں ایک آدمی تھا، اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر دے، چنانچہ بادل ایک طرف چلا، اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا، وہاں کی نالیوں میں سے ایک نالی پانی سے بالکل بھر گئی، وہ شخص برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ اس نے ایک آدمی دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کر رہا ہے، اس نے باغ والے سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے اپنا نام وہی بتایا، جو اس نے بادل میں سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا، اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا، میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی جس سے یہ پانی برسا ہے، کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو سیراب کر دے، تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا شکر گزاری کریگا۔ وہ بولا، تو بے یہ کہا، تو میں اس کی پیدا پر نظر رکھوں گا، ایک تہائی خیرات کر دوں گا اور ایک تہائی میں اور میرا مال کھائیگا اور بقیہ تہائی اسی میں لوٹا دوں گا۔

۲۷۵۳۔ احمد بن عبد اللہ الضحی، ابو داؤد، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سائلوں اور مسافروں پر خرچ و خیرات کر دوں گا۔

باب (۳۹۹) ریاء اور نمائش کی حرمت۔

۲۷۵۴۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، روح بن قاسم، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں شریک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جو شخص

بُنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْتَقَى حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوُهُ يَقُولُ اسْتَقَى حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلَاثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلَاثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلَاثَةً*

۲۷۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثُلَاثَةً فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَأَبْنِ السَّبِيلِ*

باب (۳۹۹) تَحْرِيمُ الرِّيَاءِ *

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا

أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ *
(فائدہ) یعنی میں اس کے اس عمل کو قبول نہیں کرتا، اور دوسرے ہی کے لئے اسے چھوڑ دیتا ہوں (نودی جلد ۳)

۲۷۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهَ بِهِ *
۲۷۵۵- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل بن سمیع، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، جو لوگوں کو سنانے کے لئے کام کریگا، اللہ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنائے گا، اور جو لوگوں کے دکھانے کے لئے کام کرے تو اللہ اسے دیکھانے کی سزا دے گا۔

(فائدہ) یعنی جس نے لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی عمل صالح کیا تاکہ لوگوں میں بڑائی ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے تمام عیوب اور برائیاں مخلوق پر ظاہر فرمادے گا۔

۲۷۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ *
۲۷۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنادے گا، اور جو دکھانے کے لئے نیکی کریگا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی برائیاں دکھا دے گا۔

۲۷۵۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُتَلَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۲۷۵۷- اسحاق بن ابراہیم، ملائی، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۲۷۵۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدُ أَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كَهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ
۲۷۵۸- سعید بن عمرو اشعثی، سفیان، ولید بن حرب، ابن الحارث بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن کہیل سے سنا، اور انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور میں نے حضرت جندب کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما رہے تھے اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ *

۲۷۵۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(فائدہ) انسانی اعمال کی اصل حقیقت، ان کی غرض اور نیت پر مبنی ہے اور ریاء یعنی نمائش کے لئے کام کرنا، اسی نیت، یعنی انسانی اعمال کی غرض و غایت کو کھوکھلا کر ڈالتی ہے، اسی بناء پر اسلام نے ریاء کا نام شرک خفی رکھا ہے، واللہ اعلم۔

باب (۴۰۰) زبان کی حفاظت!

۲۷۶۰- قتيبة بن سعيد، بكر بن مضر، ابن هاد، محمد بن ابراهيم، عيسى بن طلحة، حضرت ابو هريره رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اتا تار جاتا ہے کہ جتنا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

(۴۰۰) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ *

۲۷۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۲۷۶۱- محمد بن ابی عمر کی، عبد العزیز، یزید بن الہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی بناء پر دوزخ میں اتنی دور جاگرتا ہے جیسا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

۲۷۶۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَبِينُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

باب (۴۰۱) جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے

اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

۲۷۶۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم حضرت عثمان کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے، وہ بولے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا،

(۴۰۱) بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ

وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ *

۲۷۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

میں تمہیں سناؤ، خدا کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، جو مجھے اپنے اور ان کے متعلق کرنا تھیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد، کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو، یہ نہیں کہتا کہ یہ سب لوگوں سے بہتر ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا، جیسا گدھا چکی کو لیکر گھومتا ہے اہل نار اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے، اے فلاں تیری کیا حالت ہے کیا تو نیکی کا حکم، اور برائی سے منع نہ کرتا تھا، وہ کہے گا ہاں میں لوگوں کو نیکی (۱) کا حکم کرتا تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور لوگوں کو برائی سے روکتا تھا، مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

۲۷۶۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے کہا، آپ حضرت عثمان سے ان کے پاس جا کر کیوں گفتگو نہیں کرتے اور حسب سابق روایت ہے۔

باب (۴۰۲) انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔

۲۷۶۴۔ زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی شہاب، ابن شہاب، سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ

(۱) اگر امر بالمعروف کرنے والے کو ظن غالب ہو کہ اگر وہ امر بالمعروف کرے گا تو لوگ اسے قبول کریں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس پر امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور اگر اسے یہ ظن غالب ہو کہ ان کا دینی نقصان اور زیادہ ہو گا تو امر بالمعروف کا چھوڑنا افضل ہے اور اسی طرح اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ ماریں گے یا آپس میں عداوت شروع ہو جائے گی تو بھی چھوڑنا افضل ہے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ماریں گے تو پھر کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں اسے اختیار ہے، امر بالمعروف کرنا افضل ہے۔

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَيَّ عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ *

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَيَّ عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ *

(۴۰۲) بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتِكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ *

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْيَى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَلِمٌ

میری تمام امت کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں وہ یہ کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرتا ہے اور صبح ہوتی ہے اور پروردگار نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی کی، مگر وہ دوسرے سے کہے، اے فلاں میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، اللہ تعالیٰ نے تو اسے چھپایا اور رات بھر پردہ پوشی کرتا رہا، مگر صبح ہوتے ہی اس نے پردہ فاش کر دیا۔

(فائدہ) اس میں گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، لہذا یہ ایک ایسا جرم ہے کہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

باب (۴۰۳) چھینکنے والے کا جواب دینا اور جمائی لینے کی ممانعت۔

۲۷۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا، آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا، جس کو جواب نہیں دیا، اس نے کہا کہ اس کو چھینک آئی، آپ نے اس کو جواب دیا لیکن میں نے چھینکا، تو آپ نے جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے، اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا ہے۔

۲۷۶۶۔ ابو کریب، ابو خالد، سلیمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مردی ہے۔

۲۷۶۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، قاسم بن مالک، عاصم بن کلیب، ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا، وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے، میں چھینکا تو ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہیں دیا، پھر وہ چھینکی، تو اس کا جواب دیا میں اپنی والدہ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُحَاحِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُهُ سَتَرَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْهَجَارِ *

(۴۰۳) بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ *

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التِّيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فَلَانٌ فَشَمَّتْهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ *

۲۷۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التِّيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۶۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ

کے پاس گیا، اور ان سے یہ بیان کیا، وہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں، تو انہوں نے کہا، میرے لڑکے نے چھینکا، تو تم نے جواب نہیں دیا، اور اس نے چھینکا، تو اس کا جواب دیا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تمہارے لڑکے کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا، میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور اسے چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، میں نے اس کا جواب دیا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، تو اس کا جواب دو اور اگر الحمد للہ نہ کہے، تو جواب نہ دو۔

۲۷۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ بن اکوع، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوالنضر، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینک آئی، آپ نے فرمایا، یرحمک اللہ، پھر دوسری بار اسے چھینک آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کو زکام ہے۔

۲۷۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر سعدی، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

۲۷۷۰۔ ابو غسان سمعی، مالک بن عبد الواحد، بشر بن مفضل، سمیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی

یُشْمَتْنِي وَعَطَسْتُ فَشَمْتَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشْمِتْهُ وَعَطَسْتُ فَشَمْتَهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أَشْمِتْهُ وَعَطَسْتُ فَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمْتَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمْتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشْمِتُوهُ *

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ *

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوَابُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ *

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے۔ اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، عبد الرحمن بن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس وقت ہنستا ہے، اور چھینک کا جواب دینا خفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ اور مالکیہ کے نزدیک فرض علی الکفایہ ہے، جیسا کہ پہلے کتاب السلام میں گزر چکا ہے، اور چھینک آنے سے چونکہ طبیعت ہلکی اور ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور اصول طب کے لحاظ سے بھی صحت و تندرستی کی علامت ہے، اس لئے اس پر الحمد للہ کہنا چاہئے اور جمائی چونکہ نحوست اور سستی کی علامت ہے، اس لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۲۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے، تو حتی الوسع اسے روکے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بشر اور عبد العزیز کی روایت کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۴۰۴) احادیث متفرقہ۔

۲۷۷۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، اور جنات آگ کی لپٹ سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے

سُهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ * ۲۷۷۱۔

الْعَزِيزُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

۲۷۷۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ *

(۴۰۴) بَاب فِي أَحَادِيثٍ مُتَفَرِّقَةٍ *

۲۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ

جس کا قرآن میں بیان کیا گیا ہے (یعنی مٹی سے)۔

۲۷۷۵- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، محمد بن عبد اللہ ثقفی، عبد الوہاب، خالد، محمود بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہ ہوا وہ کہاں گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ (مسخ ہو کر) چوہے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے لئے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو، تو وہ پی لیتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، انہوں نے بار بار یہی دریافت کیا، تو میں نے کہا، کیا میں نے تورات پڑھی ہے؟ اسحاق نے اپنی روایت میں ”لاندری ما فعلت“ کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی میرا تو سارا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہوا ہے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ کا گوشت اور دودھ دونوں حرام کئے گئے۔

۲۷۷۶- ابو کریب محمد بن العلاء، ابواسامہ، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چوہا مسخ شدہ آدمی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے، اور اونٹ کا رکھو تو چھوٹا ہی نہیں، کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کیا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تو کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی ہے؟

۲۷۷۷- قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔

۲۷۷۸- ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس

مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وَصِفَ لَكُمْ *
۲۷۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلَتْ وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ وَ قَالَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ لَا نُدْرِي مَا فَعَلَتْ *

۲۷۷۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأَنْزَلْتُ عَلَى التَّوْرَةِ *

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *
۲۷۷۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ

(دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی شہاب، ابن شہاب، ابن ابی شہاب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۷۹۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجیب حال ہے، ہر حالت میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوئی اور شکر کیا، تو اس میں بھی ثواب ہے۔ اور اگر پریشانی و مصیبت لاحق ہوئی تو اس پر صبر کیا تو اس میں بھی اس کے لئے خیر ہے۔

باب (۴۰۵) کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی کہ جس سے اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو، ممانعت۔

۲۷۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد ہذاء، عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اب ابی آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کرنے لگا، آپ نے فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، آپ نے کئی بار یہی فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے، اور میں دل کا حال نہیں جانتا، یا عاقبت کا علم اللہ کو ہے، کہ وہ ایسا ایسا ہے۔

۲۷۸۱۔ محمد بن عمرو بن عباد، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد ہذاء، عبدالرحمن بن ابی بکر،

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ۲۷۷۹ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَالْفَلْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ *

(۴۰۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ *

۲۷۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُرْكَبِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذًا وَكَذَا *

۲۷۸۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ بْنِ حَبْلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر آیا، ایک شخص بولا، یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد فلاں فلاں کام میں کوئی اس سے افضل نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے، کئی مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی ضرور بالضرور اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے، تو یوں کہے، میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے اور اس پر بھی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو اچھا نہیں کہتا۔

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَا دَحَا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَرْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا *

۲۷۸۲۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، شعبہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ”نامن رجل بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل منه“ کا جملہ نہیں ہے۔

۲۷۸۲- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ *

۲۷۸۳۔ ابو جعفر محمد بن الصباح، اسماعیل بن زکریا، برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بہت ہی زیادہ تعریف کی، آپؐ نے فرمایا تو نے اسے ہلاک کر دیا، یا اس شخص کی پیٹھ کو کاٹ دید۔

۲۷۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيه فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ *

۲۷۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن مہدی، عبد الرحمن، سفیان، حبیب، مجاہد، ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیروں میں سے کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقدار نے اس کے منہ پر مٹی ڈالنا شروع کر دی فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں حکم دیا

۲۷۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْراءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَخْثِي

عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْنِي فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ *

ہے کہ تعریف کرنے والے لوگوں کے چہروں پر ہم خاک جھونک دیں۔

(فائدہ) ان روایات سے ایسی تعریف کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کہ جس سے تعریف کئے گئے آدمی میں تکبر اور غرور پیدا ہو جائے، ورنہ روایات سے ایسی تعریف کا جن میں فتنہ نہ ہو جواز ثابت ہے۔

۲۷۸۵۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کی تعریف کرنے لگا، تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک مولے آدمی تھے اور اس کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم کو کیا ہوا ہے؟ حضرت مقداد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔

۲۷۸۵۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُظُّ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمُقْدَادُ فَحَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَعْفًا فَجَعَلَ يَحْنُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْنُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ *

(فائدہ) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو ظاہر ہی پر محمول کیا، اور ایک جماعت علماء کی اسی کی قائل ہے۔ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں تعریف پر کوئی انعام وغیرہ مت دو، اور انہیں یاد دلاؤ کہ تم مٹی سے پیدا ہوئے ہو، اس لئے خاکساری اور تواضع اختیار کرو، قالہ النادوی والنووی۔

۲۷۸۶۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، منصور، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اشجعی، عبید اللہ بن عبدالرحمن، سفیان ثوری، اعمش، منصور، ابراہیم، ہمام، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے۔

۲۷۸۶۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ عَنْ الْمُقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۸۷۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، صحر، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، تو دو شخصوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوئے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو،

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَحْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكِ فَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السَّوَّكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ

لِي كَبِيرٌ فَذَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

(۴۰۶) بَابُ التَّثْبُتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ *

۲۷۸۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ أَسْمَعِي يَا رِبَّةَ الْحُجْرَةِ أَسْمَعِي يَا رِبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تَصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ *

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُوهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

چنانچہ میں نے بڑے کو دیدی۔

باب (۴۰۶) حدیث کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور کتابتِ علم کا حکم۔

۲۷۸۸- ہارون بن معروف، سفیان بن عیینہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور فرماتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا، تم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں سنیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح احادیث بیان کرتے تھے کہ اگر گنے والا انہیں، گننا چاہتا، تو انہیں گن لیتا۔

۲۷۸۹- ہداب بن خالد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا کلام مت لکھو، اور جس نے مجھ سے سن کر قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے، تو اسے مٹا دے البتہ میری احادیث بیان کرو، اس میں کوئی ہرج نہیں اور جو قصدِ اُجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(فائدہ) یہ ابتدائی حکم ہے، تاکہ کتابتِ قرآن اور کتابتِ حدیث باہم ملخس نہ ہو جائے، بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا حکم دے دیا، چنانچہ ابوشاہ کے لئے لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھا ہوا صحیفہ موجود تھا اور اسی طرح حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا، ان تمام روایات سے جواز کتابتِ حدیث بلکہ حکم کتابتِ حدیث نکلتا ہے، اور اسی پر اجماعِ امت قائم ہے۔

باب (۴۰۷) اصحابِ اخذ و (خندق والے) اور

جادوگر اور راہب اور غلام کا واقعہ!

۲۷۹۰- ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(۴۰۷) بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذِودِ

وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغَلَامِ *

۲۷۹۰- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وسلم نے فرمایا، گزشتہ اقوام میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا، اب میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں، کسی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیجئے تا کہ میں اسے سحر کی تعلیم دے دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا سحر کی تعلیم کے لئے اس کے پاس بھیج دیا اور جاتے وقت اس لڑکے کے راستے میں ایک خدا پرست فقیر رہتا تھا، لڑکا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا، جو اسے پسند آتیں، چنانچہ جب ساحر کے پاس جاتا اور فقیر کی طرف سے گزرتا، تو اس کے پاس بیٹھتا، لیکن ساحر کے پاس پہنچتا، تو ساحر تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے مارتا، لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی، راہب نے کہا، اگر تم کو ساحر سے اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا اور اگر گھر والوں کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو۔ مجھے ساحر نے روک لیا تھا، ایک بار کسی بڑے درندہ نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکا بھی ادھر پہنچا، کہنے لگا، آج میں تجربہ کرونگا کہ ساحر افضل ہے یا راہب، اور ایک پتھر لیا اور کہا الہی اگر راہب کا معاملہ تجھے ساحر کے معاملہ سے زیادہ پسند ہے، تو اس درندہ کو مار دے، تاکہ لوگ آئیں جائیں اور پتھر اس جانور کے مارے اور اسے قتل کر دیا، اور لوگ چلے گئے، لڑکا فقیر کے پاس آیا، اور واقعہ کی اطلاع دی، فقیر نے کہا، بیٹا آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا کہ عنقریب تو مصیبت میں گرفتار ہوگا، جب مصیبت میں مبتلا ہو، تو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا بزرگ اور زائد اندھے اور کورحی کو بھی اچھا کر دیتا، بلکہ تمام بیماریوں کا علاج کرتا، بادشاہ کا ایک ہمشین اندھا ہو گیا، لڑکے کی خبر سن کر اس کے پاس بہت سے تحفے لایا، اور کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دیدو گے، تو یہ تمام چیزیں جو یہاں ہیں تمہارے لئے حاضر ہیں، لڑکے نے کہا، میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو خدا دیتا ہے، اگر تم خدا پر ایمان لے آؤ، تو میں اس سے دعا کرونگا، وہ تم کو شفا دے گا، وہ خدا پر ایمان لے آیا، خدا نے اس کو شفا دے دی، شفا پا کر وہ بادشاہ کی مضاجبت میں

بَنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمُهُ السَّحَرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يَعْلَمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَّنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ

غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تَبْرَأُ الْأَكْثَمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا يَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِشَارِ فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِحَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْدِفُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَّتْ بِهِمُ السَّقِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِدْعٍ ثُمَّ خَذَ

گیا، بادشاہ نے کہا، کس نے تیری نگاہ دوبارہ پیدا کر دی؟ اس نے کہا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب بھی ہے؟ ہمنشین نے کہا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ پکڑو اگر اسے تکلیفیں دینے لگا، اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، لڑکے کو بلایا گیا، بادشاہ نے کہا، بیٹا تیری قوت سحر یہاں تک پہنچ گئی کہ تو اندھے اور مبروص کو بھی اچھا کرتا ہے، اور ایسا ایسا کرتا ہے، لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، بلکہ اللہ شفا دیتا ہے، بادشاہ نے اس کو بھی پکڑو اگر تکلیف دینا شروع کیں، آخر اس نے فقیر کا پتہ بتا دیا، فقیر کو بلوایا گیا، اور اس سے کہا گیا، اپنے مذہب کو ترک کر دو، فقیر نے انکار کیا، بادشاہ نے آرا منگو اگر فقیر کے سر پر رکھو اگر چروا کر دو لکڑے کرا دیئے، اس کے بعد ہمنشین کو طلب کیا گیا اور اس سے بھی کہا گیا، اپنے مذہب سے باز آؤ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو بھی چروا کر دو لکڑے کرا دیا، اس کے بعد لڑکے کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے باز آ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو چند آدمیوں کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے مذہب سے باز نہ آئے، تو وہاں سے اسے پھینک دینا، لوگ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، لڑکے نے کہا، الہی جس طرح تو چاہے، مجھے ان سے بچائے، فوراً پہاڑ میں زلزلہ آیا، وہ سب لوگ گر گئے اور لڑکا پیدل چلا بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے کہا، تیرے ساتھی کیا ہوئے، وہ بولا مجھے خدا نے ان سے بچالیا، بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند مصاحبوں کے حوالہ کر کے حکم دیا کہ اس کو لے جا کر چھوٹی کشتی میں سوار کرو، اور وسط سمندر میں پہنچ کر مذہب ترک نہ کرنے کی صورت میں اس کو سمندر میں پھینک دو، لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا، الہی تو جس طرح چاہے، مجھ کو ان سے بچالے، فوراً کشتی ان آدمیوں سمیت الٹ گئی، سب ڈوب گئے اور لڑکا پیدل چل کر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی

سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلَّ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغَلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جَذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغَلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغَلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغَلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغَلَامِ فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ فِي أَفْوَاهِ السَّكِكِ فَحَدَّتْ وَأَضْرَمَ النَّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنِ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغَلَامُ يَا أُمِّهِ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ *

کیا ہوئے؟ لڑکے نے کہا، مجھے خدا نے ان سے بچالیا، اس کے بعد خود ہی بادشاہ سے کہنے لگا، تم ہر گز مجھے قتل نہ کر سکو گے، جب تک میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے، بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ لڑکے نے کہا، ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو، اور مجھے سولی کے تختہ پر لٹکاؤ، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے تیر مارو، اگر ایسا کرو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے سب لوگوں کو جمع کیا، لڑکے کو ایک سولی کے تختہ پر لٹکا دیا اور اس کے ترکش سے ایک تیر لے کر، کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا پروردگار ہے، یہ کہہ کر تیر مارا، تیر لڑکے کی کپٹی میں جا کر پیوست ہو گیا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کپٹی پر رکھا اور مر گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی، اور کہا گیا جس بات کا تم کو اندیشہ تھا، اب وہی بات آ پہنچی، لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر کچھ خندق کھدوانے کا حکم دیا، خندق کھود لئے گئے، اور ان میں آگ جلا دی گئی، بادشاہ نے کہا، جو شخص اپنے مذہب سے باز نہ آئے گا، میں اسے اس میں ڈال دوں گا، لوگ باز نہ آئے، اور خندق میں داخل ہو گئے، آخر ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، اور خندق میں گرنے سے رکی، بچہ نے اپنی ماں سے کہا، اماں تم صبر کرو، تم حق پر ہو۔

(فائدہ) اخذود کے معنی خندق کے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان خندق والوں کا ذکر فرمایا ہے قتل اصحاب الاخذود والآیہ اور اس روایت میں سارا واقعہ مذکور ہے۔

(۴۰۸) باب حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ وَقِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ *
باب (۴۰۸) قصہ ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث۔

۲۷۹۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقِ لَهُارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمُّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلٌ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثُمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفَرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَهَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أَحَدُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أَحَدُكَ فَكَذَبْتُ وَأَنْ أَعِدَّكَ فَأَخْلَفَكَ وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَاتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَحَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بِصَرِّ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إصْبَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمِعُ أَذْنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِقِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ

۷۹۱- ہارون بن معروف، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن ابی مجاہد، عبادہ بن ولید بن عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا یہ خاندان تمام نہ ہوا تھا کہ اس زمانہ میں، میں اور میرے والد طلب علم کے لئے ان کے پاس گئے، سب سے اول ابو الیسر صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی، ابو الیسر کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذوں کا ایک بستہ تھا، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور مسافری کپڑا پہنے تھے، غلام بھی اسی لباس میں تھا، میرے والد نے ان سے کہا چچا مجھے آپ کے چہرے پر کچھ غصہ کے آثار نظر آتے ہیں، کہنے لگے، ہاں فلاں بن فلاں حرامی پر میرا کچھ قرض تھا، میں اس کے گھر گیا، اور سلام کیا اور پوچھا، کیا وہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا نہیں، اتنے میں ابن جعفر باہر نکل آیا، میں نے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ بولا تمہاری آواز سن کر میری والدہ کے چہرہ کھٹ میں گھس گئے، میں نے کہا، اب نکل آؤ تم جہاں ہو، مجھے معلوم ہو گیا، وہ باہر آیا، میں نے کہا، تم مجھ سے کیوں چھپے، وہ بولا بخدا میں آپ سے بیان کرتا ہوں، جھوٹ نہیں بولوں گا، خدا کی قسم آپ سے جھوٹ بولتے مجھے ڈر لگا، اور وعدہ کرنے کے بعد خلاف ورزی کرنے سے مجھے خوف معلوم ہوا، کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بخدا میں تنگ دست ہوں، میں نے کہا، خدا کو گواہ کر کے کہتے ہو، بولا خدا گواہ ہے، میں نے اس کا کاغذ منگو کر اسی کے ہاتھ سے اس کو مٹوایا، اور اس سے کہہ دیا، اگر تیرے پاس ہو، تو ادا کر دینا، ورنہ تم کو میری طرف سے معافی ہے، ابو الیسر نے یہ فرما کر اپنی آنکھوں اور کانوں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ میں شہادت دیتا ہوں، کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا، میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص تنگ دست کو (دوائے قرض کی)

وَضَعَّ عَنْهُ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا
يَا عَمَّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غَلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ
مَعَاذِيكَ وَأَخَذْتَ مَعَاذِيَّ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ
فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةً وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنِي
هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا
وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِقِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ
وَأَلْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَتْهُ مِنْ
مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ
حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا حَابِرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ
وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَحَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى
جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
أَنْصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَاؤُكَ إِلَيَّ جَنَبَكَ
قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ
الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ فَيَرَانِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ
أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُزْجُونُ ابْنُ طَابٍ
فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُحَامَةً فَحَكَهَا
بِالْعُزْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ
يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ
يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ
أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَتَيْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي
فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَنْصُقُنَّ
قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيْسُ صُفْقٌ عَنْ يَسَارِهِ

مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے
سایہ میں جگہ دے گا، میں نے کہا چچا یہ تو بتائیے کہ اگر آپ
اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور مسافری لباس اس کو دے دیتے،
یا اس کا مسافری لباس لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے، تو
آپ کا بھی پورا جوڑا ہو جاتا، اور اس کا بھی، ابوالیسر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، الہی اس کو برکت
عطا فرما، پھر فرمایا، بھتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے
اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس دل نے یاد رکھا ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان (غلاموں) کو
وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور دنیا کا
سلمان دیدینا میرے لئے اس سے زیادہ سہل ہے کہ قیامت کے
دن یہ میری نیکیاں لے لے، ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس سے ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی
مسجد میں گئے، وہ اس دقت صرف ایک کپڑا لڑھے نماز پڑھ
رہے تھے، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جا کر قبلہ کے اور
ان کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا اور کہا خدا آپ پر رحمت
کرے، آپ ایک کپڑا لڑھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، باوجودیکہ
آپ کی چادر بھی رکھی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر قوس نما
شکل بنا کر میرے سینہ پر ماریں اور فرمایا، یہ میں نے اس لئے کیا
کہ تیری طرح کے احق آدمی مجھے ایسا کرتے دیکھیں اور ایسا ہی
کرنے لگیں، ایک روز اسی مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے، دست مبارک میں ابن طاب کی لکڑی
تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ (دالی دیوار) پر کچھ ناک کی ریزش
لگی دیکھی تو لکڑی سے اسے چھیل ڈالا، پھر ہماری طرف رخ کر
کے فرمایا، تم میں سے کون پسند کرتا ہے، کہ خدا اس کی طرف
سے روگردانی کرے، ہم ڈر گئے؟ حضورؐ نے پھر فرمایا تم میں سے
کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے روگردانی کرے؟ ہم

پھر ڈر گئے، آپ نے پھر فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے یہ کوئی بھی نہیں چاہتا فرمایا، جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے، لہذا منہ کے سامنے نہ تھو کے، بلکہ بائیں طرف پاؤں کے نیچے تھو کے، اگر تھوک نہ رکے، تو کپڑے میں لے کر اس طرح کر لے اور آپ نے کپڑے کو پیچیدہ کر کے مل کے دکھایا، پھر فرمایا، کچھ خوشبو لاؤ، ایک جوان اٹھ کر دوڑتا اپنے گھر گیا اور ہاتھ میں کچھ خوشبو لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لکڑی کی نوک پر لگائی اور ریش کے مقام پر اس کو مل دیا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے تم لوگ اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطن بواط کی لڑائی میں گئے اور آپ مجدی بن عمرو جعفی کی تلاش میں تھے اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری سوار ہوتے تھے، ایک انصاری کے چڑھنے کی باری آئی، اس نے اونٹ کو بٹھایا اور چڑھا، پھر اسے اٹھایا، اس نے کچھ شوخی کی، انصاری نے کہا ”شألعتک اللہ“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ جو اپنے اونٹ پر لعنت کرتا ہے، انصاری بولا، میں ہوں، یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا، اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ لعنت کیا ہوا، اونٹ نہ رہے، اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا مت کیا کرو، ممکن ہے، کہ وہ بددعا ایسے وقت میں نکلے، جب کہ خدا سے کچھ مانگتا ہو، اور وہ قبول فرمائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض کو

تَحْتَ رَجُلٍ رَجُلٍ الْيَسْرَى فَإِنْ عَجَلْتُ بِهِ بَادِرَةً فَلْيَقُلْ بَنُوهُ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي غَيْرًا فَقَامَ فَتَنَى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونَ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النِّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخَلْقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بَوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَخْدِيِّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيِّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقِبُهُ مِنَ الْخُمْسَةِ وَالسَّتَةِ وَالسَّبْعَةِ فَذَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاحَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضُ التَّلَدُنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعْنَتِكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عُشْيَشِيَّةً وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَفْقَدُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْتَقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَزَعَّنَا فِي الْحَوْضِ سَحْلًا أَوْ سَحْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا

درست کرے گا، کہ خود بھی پانی پئے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون شخص جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جائے گا؟ تو جہار بن صحر اٹھے، غرض کہ ہم دونوں کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یاد دھول ڈالے، اور اس پر مٹی لگائی، اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا، سب سے پہلے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے، آپؐ نے فرمایا، تم دونوں (مجھے پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو، ہم نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ، آپؐ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا، اور اس نے پانی پیا، پھر آپؐ نے اس کی باگ چھیٹی، اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا، پھر آپؐ اسے علیحدہ لے گئے اور بٹھادیا۔ اس کے بعد آپؐ حوض کی طرف آئے اور اس میں سے وضو کیا، میں بھی کھڑا ہوا، اور جس جگہ سے آپؐ نے وضو کیا تھا میں نے بھی کیا اور جہار بن صحر رفع حاجت کیلئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا وہ چھوٹی تھی، آخر میں نے اسے اوندھا کیا، پھر اس کے دونوں کنارے اٹھے اور اسے اپنی گردن سے باندھا، اس کے بعد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہوا، آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کیا، پھر جہار بن صحر آئے، انہوں نے بھی وضو کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے بٹھایا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھورنا شروع کیا، جس کا مجھے علم نہ ہوا، اس کے بعد مجھے خبر ہوئی، آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب

فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَأَذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتُهُ فَشَرَبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَاكَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاحَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنِ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبَتْ أَنْ أُحَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَابٌ فَنَكَسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ ابْنِ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شِدًّا وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالَفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَفْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَوْلُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي نَوْبِهِ وَكُنَّا نَحْتَبِطُ بِقِسِينَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ

أَشَدُّ أَقْنًا فَأَقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَاَنْطَلَقْنَا
 بِهِ نَتَعَشُّهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطِيَهَا فَقَامَ
 فَأَخَذَهَا سِرْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحَ فَلَذَهَبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ
 فَاتَّبَعْتُهُ بِأَادَاةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَرُّ بِهِ فَيَاذَا
 شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ
 بَغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذَنْ
 اللَّهُ فَاَنْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي
 يُصَانِعُ قَائِدُهُ حَتَّى آتِيَ الشَّجَرَةَ الْآخَرَى فَأَخَذَ
 بَغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذَنْ
 اللَّهُ فَاَنْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ
 بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمْ بَيْنَهُمَا يَعْنِي
 جَمْعَهُمَا فَقَالَ التَّيْمَا عَلَيَّ يَا ذَنْ اللَّهُ فَالْتَأَمَتَا
 قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أَحْضِرُ مُحَافَةَ أَنْ يُحِسَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَتَّبِعِدْ
 وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَّبِعِدْ فَحَلَسْتُ أَحْدَثُ
 نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ
 افْتَرَقَتَا فَقَامَتِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ
 فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ
 وَقَفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ
 بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ
 قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاَنْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاَقْطَعْ
 مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو
 آپؐ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا،
 حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، جب چادر کشادہ ہو، تو
 اس کے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو، تو اسے کمر پر
 باندھ لے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر
 ایک شخص کو یومیہ ایک کھجور ملتی تھی، وہ اسے چوس لیتا اور اسے
 اپنے دانتوں میں پھراتا رہتا، اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے
 پتے جھاڑتے اور انہیں کھاتے حتیٰ کہ ہماری ہاتھیں زخمی ہو
 گئیں اور کھجور کا تقسیم کرنے والا ایک دن ہم میں سے ایک
 آدمی کو کھجور دینا بھول گیا، ہم اسے اٹھا کر لے گئے، اور گواہی
 دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تقسیم کرنے والے نے اسے کھجور
 دی، اس نے کھڑے ہو کر کھجور لے لی، پھر ہم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ ایک کشادہ واوی
 میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے
 تشریف لے چلے، میں ایک پانی کا ڈول لے کر آپؐ کے ساتھ
 ہوا، آپؐ نے کچھ آڑ نہ پائی، دیکھا تو واوی کے کنارے پر دو
 درخت تھے، آپؐ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑ
 کر فرمایا، خدا کے حکم سے میرے تابع ہو جا، چنانچہ وہ آپؐ کا
 تابع ہو گیا، جیسا کہ وہ اونٹ جس کی ناک میں ٹکیل پڑی ہو اور
 کھینچنے والے کا تابعدار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ آپؐ دوسرے
 درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی، اور فرمایا،
 اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا، وہ بھی اسی طرح آپؐ کے
 ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ جب آپؐ دونوں درختوں کے درمیان
 میں پہنچے، تو دونوں کو ملا کر فرمایا، اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ، جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ کہیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ نہ لیں، اور آپؐ اور دور
 تشریف لے جائیں دوڑتا ہوا نکلا اور بیٹھا اپنے دل میں باتیں

کرنے لگا، اچانک جو میری نظر پڑی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لارہے ہیں، اور وہ درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے دیکھا کہ آپؐ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اسی طرح دائیں اور بائیں اشارہ کیا، پھر سامنے آئے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں میں کھڑا تھا، تم نے دیکھا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا، ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ کر لے آ، اور جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا، تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف، اور ایک اپنی بائیں طرف ڈال دے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور ایک پتھر لے کر توڑا، اسے تیز کیا، وہ تیز ہو گیا، پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا، اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا، اس جگہ پر آیا، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے، اور ایک ڈالی داہنی طرف اور دوسری بائیں طرف ڈال دی اور پھر جا کر آپؐ سے مل گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپؐ نے فرمایا تھا، وہ میں نے کر دیا، مگر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا، میں نے دیکھا، وہاں دو قبریں ہیں اور (مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا) کہ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، تو میں نے چاہا کہ ان کی سفارش کروں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو، جب تک کہ یہ شاخیں ہری رہیں (یہ آپؐ کی خصوصیت تھی) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر ہم لشکر میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں پکار دو کہ وضو کریں، میں نے آواز دی، وضو کرو، وضو کرو، وضو کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں، اور ایک انصاری شخص تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پرانی مٹک میں، جو

إِذَا قُمْتُ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجْرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَأَنْذَلْتُ لِي فَأَتَيْتُ الشَّحْرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرُهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرْفَخَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ أَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُرَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ حَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي أَنْطَلِقْ إِلَى فَلَانِ ابْنِ فَلَانِ الْأَنْصَارِيِّ فَاظْطُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاظْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزَلَاءٍ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرَبُهُ يَابَسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزَلَاءٍ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرَبُهُ يَابَسُهُ قَالَ أَذْهَبُ فَأَتِينِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِحَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا حَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا تَحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ

يَدِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَدِيهِ فِي الْحَفَنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ
 أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْحَفَنَةِ وَقَالَ خُذْ
 يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ فَصَبَّيْتُ
 عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ
 بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثُمَّ فَارَتِ الْحَفَنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا
 جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاتَى
 النَّاسُ فَاسْتَقَفُوا حَتَّى رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ
 أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْحَفَنَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكَا
 النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا
 سَيْفَ الْبَحْرِ فَزَحَرُ الْبَحْرِ زَحْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً
 فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطْبَحْنَا وَاشْتَوَيْنَا
 وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا
 وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ
 عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضُلْعًا
 مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ
 فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرُّكْبِ وَأَعْظَمِ
 كِفَلٍ فِي الرُّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطَى
 رَأْسُهُ *

لکڑی کی شاخوں پر لٹکی رہتی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپ نے
 فرمایا، اس انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ مشک میں کچھ پانی ہے یا
 نہیں، میں گیا اور دیکھا، تو مشک میں پانی صرف ایک قطرہ اس
 کے منہ میں ہے، اگر میں اس سے انڈیلوں، تو سوکھی مشک اس کو
 پی جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جا کر اس
 مشک کو میرے پاس لے آؤ، میں اس مشک کو لے آیا، آپ نے
 اسے اپنے ہاتھوں میں لیا، پھر آپ زبان مبارک سے کچھ
 فرمانے لگے، جسے میں نہیں سمجھ سکا اور مشک کو اپنے دست
 مبارک سے دہاتے جاتے اس کے بعد مشک کو میرے حوالہ کیا،
 پھر فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، کہ قافلے کے
 پانی کا بڑا برتن لاؤ، میں نے آواز دی، وہ لایا گیا، لوگ اسے اٹھا کر
 لائے، میں نے اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا، آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں پھر لیا، اس طرح سے پھیلا
 کر، اور انگلیوں کو کشادہ کیا، اور اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا، اور
 ارشاد فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مشک لے کر بسم اللہ
 کہہ کر میرے ہاتھ پر ڈال دے، میں نے بسم اللہ کہہ کر، وہ پانی
 آپ کے ہاتھ پر ڈال دیا، پھر میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا ہے
 یہاں تک کہ اس برتن نے جوش مارا اور گھوما، اور بھر گیا، پھر
 آپ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، جسے پانی کی
 ضرورت ہو، وہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 کرتے ہیں کہ لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب سیر ہو
 گئے، میں نے کہا، کوئی ایسا بھی ہے، جسے پانی کی ضرورت ہو، پھر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن سے اٹھالیا
 اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا، اس کے بعد لوگوں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا،
 قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کھلا دے، پھر ہم دریا (سمندر) کے
 کنارے پر آئے، دریائے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا، ہم

نے دریا کے کنارے آگ جلائی، اور اس کا گوشت پکایا اور بھونا، کھایا، سیر ہوئے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں فلاں، پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گوشے میں گھس گئے، اور ہمیں کوئی نہیں دیکھتا تھا، یہاں تک کہ ہم باہر نکلے، پھر ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور قافلہ میں جو سب سے بڑا آدمی تھا، اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا، اس کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین تھی، وہ اس پسلی کے نیچے سے بغیر سر جھکائے چلا گیا۔

باب (۴۰۹) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کا واقعہ۔

۲۷۹۲- سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے مکان پر آئے، اور ان سے ایک کبادہ خرید اور میرے والد سے کہا، کہ تم اپنے لڑکے سے کہو کہ یہ کبادہ اٹھا کر میرے مکان تک لے چلے، میرے والد نے مجھ سے کہا، یہ کبادہ اٹھالے، اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے، میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے بیان کیجئے، جب رات تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی طرف) باہر نکلے، تو آپؐ نے کیا کیا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ساری رات چلے، یہاں تک کہ دن ہو گیا، اور ٹھیک دوپہر کا وقت آگیا اور راستہ میں کوئی چلنے والا نہیں رہا، ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا، اس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی وہاں دھوپ نہ آئی تھی، ہم اس کے پاس اترے، میں پتھر کے پاس گیا، اور ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سایہ میں آرام فرمائیں وہاں میں نے کھلی

(۴۰۹) بَاب فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَيَقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ *

۲۷۹۲- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رُحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي اخْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ نَمْنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرَوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا

حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُّقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلَبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الصَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتَّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْآخَرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ أُرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَّيْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنْكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيًّا فَادْعُوهُ لِي فَاللَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَنَحَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَّى لَنَا *

بچھائی اور عرض کیا، یا رسول اللہ آپ یہاں آرام فرمائیے، اور میں آپ کے ارد گرد سب طرف سے دشمن کا کھوج لگاتا ہوں، پھر میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا، جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا تھا، اور وہی چاہتا تھا، جو ہم نے چاہا، میں اسے ملا، اور پوچھا، اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں، میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا جی ہاں، میں نے کہا، تو ہمیں دودھ دے گا؟ وہ بولا جی ہاں، پھر اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے کہا اس کے تھن بالوں اور مٹی اور کچرے سے صاف کر لے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کو دیکھا، وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر دکھا رہے تھے، خیر اس لڑکے نے لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ دھویا، اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیئے اور وضو کے لئے پانی رکھا تھا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے آپ کو نیند سے بیدار کرنا اچھا نہ معلوم ہوا، مگر میں نے دیکھا کہ آپ خود ہی بیدار ہو گئے ہیں، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ دودھ پیجئے، آپ نے بیا حتی کہ میں خوش ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا، میں نے عرض کیا، نہیں، پھر ہم آفتاب ڈھلنے کے بعد چلے، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا تعاقب کیا، ہم جس زمین پر تھے، وہ سخت تھی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں تو کافروں نے پالیا، آپ نے فرمایا فکر مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس کے بعد آپ نے سراقہ کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، وہ بولا، میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں جو آئے گا، اسے واپس کر دوں گا، تم میرے

لئے دعا کرو، آپؐ نے دعا کی، وہ چھوٹ گیا، اور لوٹ گیا، جو کافر اسے ملتا، کہہ دیتا، اوھر میں سب دیکھ آیا، غرض جو سراقہ کو ملتا، اسے وہ پھیر دیتا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۲۷۹۳- زہیر بن حرب، عثمان بن عمر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے والد سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا، اور زہیر، ابی اسحاق کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عثمان بن عمر کی روایت سے یہ زیادتی ہے کہ جب سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب آگیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنسن گیا، وہ اس پر سے کود گیا، اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جانتا ہوں، یہ آپؐ کا کام ہے، اللہ سے دعا کرو، کہ وہ مجھے اس آفت سے نجات دے، اور میں آپؐ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آرہے ہیں، آپؐ کا حال چھپاؤں گا، اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر لیتے جائیے اور آپؐ کو فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے، آپؐ کو جو حاجت ہو، ان میں سے لے لیں، آپؐ نے فرمایا، مجھے تیرے اونٹوں کی حاجت نہیں ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پھر رات کو ہم مدینہ منورہ پہنچے، لوگ جھگڑنے لگے کہ آپؐ کہاں اتریں، آپؐ نے فرمایا، میں بنی نجار کے پاس اتروں گا، وہ ابوالمطلب کی نہیال تھی، آپؐ نے ان کے پاس اتر کر انہیں عزت دی پھر مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھے، اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے، پکارتے جاتے، یا محمد، یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۲۷۹۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا ثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رَوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَتَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لِلْعَمِينِ عَلَى مَنْ وَرَّائِي وَهَلِيهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِلْ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمُهُمْ بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْحَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التفسیر

۲۷۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُحَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يُغْفَرَ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَلُوا فَادْخُلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ*

۲۷۹۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوَفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

۲۷۹۶- حَدَّثَنِي أَبُو خَيْمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرَانَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتَ فِينَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ

۲۷۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرَانَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتَ فِينَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ

۲۷۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرَانَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتَ فِينَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ

۲۷۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرَانَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتَ فِينَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعِمْرَانَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلْتَ فِينَا لَاتَّحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ

کس دن نازل ہوئی؟ اور جس وقت نازل ہوئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے جمعہ میں شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا نہیں (یعنی جس دن آیت الیوم اکملت لکم نازل ہوئی)۔

۲۷۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن اوریس بواسطہ اپنے والد، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر ہم یہود پر یہ آیت (ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا، اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا، نازل ہوئی، اور ہمیں اس کے نزول کا وقت معلوم ہوتا تو ہم اس دن کو عید بنالیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو بھی جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس وقت کو بھی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ جس وقت یہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، یہ آیت مزدلفہ کی رات میں نازل ہوئی، اور ہم اس وقت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک طریقہ سے عید کا دن تھا جمعہ بھی اور یوم عرفہ بھی، تو ہم نے عید منائی، باقی اس دن کو رسم قرار دے لینا یہ اسلام کا اصول نہیں ہے، یہ جہاں کا طریقہ ہے۔

۲۷۹۸۔ عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے امیر المؤمنین ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے، جس کو تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید کر لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا، الیوم اکملت لکم دینکم واحتمت

عَمْرَ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفَ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفِيَانُ أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْني (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) *

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَحْدَثُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمَعَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ *

۲۷۹۸۔ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَحْدَثُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس جگہ کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

۲۷۹۹۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرملہ بن یحییٰ تمیمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان دان ختم الخ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو، کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے، تو ان عورتوں سے نکاح کر لو، جو تم کو پسند ہیں، دو، دو یا تین تین یا چار چار سے، فرمایا، اے بھانجے اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے، جو اپنے ولی کے زیر سر پرستی ہو اور ولی اس کا مال اور جمال دیکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، مگر مہر میں انصاف نہ کرے، اور اتنا مہر دینے پر راضی نہ ہو، جتنا اور لوگ دینے کے لئے تیار ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے، مگر اس صورت میں جب کہ انصاف سے کام لیں اور مہر پورا ادا کریں اور انہیں حکم دے دیا ہے، کہ وہ اور عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں نکاح کریں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا، تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، یستفتونک الخ یعنی (اے پیغمبر) تم سے عورتوں کے بارے میں استفسار کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہے اور جو تم پر اللہ کی کتاب میں یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاتا ہے، جن کو تم ان کا مقرر حق دینے کو تیار نہیں، اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس آیت میں کتاب پڑھے جانے سے وہی پہلی آیت

وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ *)

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِمَّنْى وَثَلَاثَ وَرَبَاعَ) قَالَتْ يَا ابْنَ أَخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالَهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهُمْ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُمْ وَيَتْلَعُوا بِهِمْ أَعْلَى سُنَّتِهِمْ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ (يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي

”وَانْ خَفْتُمُ الْاَلْقَسْطُوَانِي لَيْتِي فَاكْعُوَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ“ مراد ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت ”وَرَضِيُونِ اِنْ تَكْعُوْهُنَّ“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر تمہارے کسی کے زیر پرورش ہو اور وہ مال و جمال میں کم ہو، تو وہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے، تو ان کو اس سے بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہ جن یتیم لڑکیوں کے مال اور جمال میں رغبت کرتے ہیں، کہ بغیر عدل و انصاف کے ان کے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۸۰۰۔ حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَانْ خَفْتُمُ الْاَلْقَسْطُوَانِي لَيْتِي“ کے بارے میں دریافت کیا، اور پولس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ بوجہ حسن و جمال کی کمی کے ان کے نکاح سے اعراض کریں۔

۲۸۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”وَانْ خَفْتُمُ الْاَلْقَسْطُوَانِي لَيْتِي“ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا والی اور وارث ہو، اور اس کے پاس مال بھی ہو، اور اس شخص کے علاوہ لڑکی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا نہ ہو، تو وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے، اور اسے تکلیف دے اور برے طریقہ سے اس کے ساتھ پیش آئے، تو ارشاد باری ہے، ”اِنْ خَفْتُمُ الْاَلْقَسْطُوَانِي لَيْتِي فَاكْعُوَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ“ یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو، جسے تکلیف دے رہے ہو۔

۲۸۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے

الْيَتَامَى فَاَنْكِحُوْهُمَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخَرَى (وَرَضِيُونِ اِنْ تَكْعُوْهُنَّ) (رَغْبَةً اَحَدِكُمْ عَنْ الْيَتِيْمَةِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي حَجْرِهِ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْحِمَالِ فَهِيَ اَنْ يَنْكِحُوْهُمَا مَا رَغِبُوْا فِي مَالِهَا وَحِمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ) *

۲۸۰۰۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَزْوَةٌ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَاِنْ خَفْتُمْ اِلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامَى) وَسَأَلَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِيْ اَخِيْرِهِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ الْمَالِ وَالْحِمَالِ *

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَاِنْ خَفْتُمْ اِلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامَى) قَالَتْ اَنْزَلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكَحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيْءُ صَحْبَتَهَا فَقَالَ (اِنْ خَفْتُمْ اِلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامَى فَاَنْكِحُوْهُمَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) يَقُوْلُ مَا اَخْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا *

۲۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت ”وما يتلى عليكم في الكتاب في ينسى النساء التي لا تؤتونهن ما كتب لهن وترغبون ان تنكحوهن“ کے متعلق فرماتی ہیں، اس بیہوشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور وہ اس شخص کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی وجہ سے) تو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور دوسرے سے بھی نکاح نہ کرے، اس ڈر سے کہ وہ اس مال میں شریک ہو جائے گا، الغرض اس لڑکی کو یوں ہی ادھر میں لٹکائے نہ رکھے، نہ خود اس سے نکاح کرے اور نہ دوسرے کو کرنے دے۔

۲۸۰۳۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكمن فيهن“ کے متعلق فرماتی ہیں، یہ اس بیہوشی کے باب میں نازل ہوئی، جو کسی شخص کے پاس ہو، اور وہ اس کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی، پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور نہ یہ چاہے، کہ کسی اور سے اس کا نکاح کر دے، کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے لہذا ابونہی اسے ڈال رکھے۔

۲۸۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر یتیم کے مال کا ولی، جو اس کی سرپرستی کرتا ہو اور اس کے مال کی اصلاح بھی کرتا ہو، محتاج ہو، تو اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۸۰۵۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف“ کے متعلق فرماتی ہیں کہ اگر یتیم کا ولی یتیم کے مال کا محتاج ہو، تو دستور کے مطابق اس کے حال میں سے لے

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَا يَتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجَهَا وَلَا يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ *

۲۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا *

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ *

۲۸۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ

سکتا ہے۔

۲۸۰۶۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے اس فرمان ”اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر“ کے متعلق فرمایا کہ اس سے غروہ خندق کا منظر مراد ہے۔

مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ *
۲۸۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ) قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ *

(فائدہ) اس دن مسلمانوں پر بہت ہی سختی تھی کہ آنکھیں پھر مٹی تھیں اور دل حلق تک آگئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کفار کو شکست دینے کے لئے ایک ایسا لٹکر (یعنی لٹکر ملائکہ) جس کو آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور بڑے زور کی آمد می بھیجی تھی اور کفار بھاگ نکلے تھے۔

۲۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا“ اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو کسی شخص کے پاس ہو، اور مدت و راز تک اس کے پاس رہی ہو، اب خاوند اسے طلاق دینا چاہتا ہے، اور یہ کہتی ہے کہ مجھے طلاق مت دے، اور مجھے رہنے دے میں نے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تَطْلُقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ *

(فائدہ) ”فلا جناح عليهما ان يصلح بينهما“ تو اس صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۰۹۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے فرمان ”وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا“ کے بارے میں فرماتی ہیں، کہ یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو کسی مرد کے پاس ہو، اور اس کے پاس نہ رہنا چاہے اور عورت کو اپنے خاوند سے اولاد اور صحبت ہو، اور اسے چھوڑنا نہ چاہے، تو کہتی ہے کہ میں نے تجھے دوسری بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدَ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي *

۲۸۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، اے بھانجے لوگوں کو (قرآن کریم میں) حکم دیا گیا تھا، کہ حضور کے صحابہ کے لئے دعائے مغفرت کریں، مگر انہوں نے صحابہ کو برا کہا۔

(فائدہ) جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معرواؤں نے برا کہا، اور ان کی شان میں گستاخیاں کیں، اور نوبت بانجار سید کہ انہیں شہید کر دیا گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۸۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۸۱۲۔ عبیدہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے اس آیت میں کہ ”جو کوئی کسی ایماندار کو قصد اُقتل کر دے، تو اس کا بدلہ جہنم ہے“ اختلاف کیا، تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، یہ آیت آخر میں اتری ہے۔ اسے کسی اور آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

۲۸۱۳۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور ابن جعفر کی روایت میں ”نزلت فی آخر ما انزل“ کے الفاظ ہیں اور نصر کی حدیث میں ”انہا لمن آخر ما انزلت“ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں (اور ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے)۔

۲۸۱۴۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابزی نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، ومن یقتل یعنی جو کسی ایماندار کو قتل کر دے، اس کا بدلہ جہنم ہے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا، میں نے پوچھا، تو انہوں نے

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخِي أَمِيرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّهُمْ

۲۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ آيَةِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ *

۲۸۱۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ *

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) فَسَأَلْتُهُ

نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور دوسری آیت والذین لا یدعون یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے بغیر حق کے مارتے نہیں، فرمایا یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۸۱۵- ہارون بن عبد اللہ، ابو النضر، ابو معاویہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آیت ”والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر سے مہانا تک مکہ میں نازل ہوئی، مشرکین بولے، تو پھر مسلمان ہونے میں ہمیں کیا فائدہ ہے، ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، اور ناحق خون بھی کئے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا، اور دوسرے برے کام بھی کئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ”الا من تاب وامن و عمل صالحاً، آخریت تک (یعنی ایمان اور توبہ کے بعد برائیاں نیکیوں سے بدل دی جائیں گی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے، اس کے بعد پھر ناحق خون کرے، تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

۲۸۱۶- عبد اللہ بن ہاشم اور عبد الرحمن بن بشر العبدي، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریر، قاسم بن ابی برہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ جو کوئی مسلمان مسلمان کو قتل کر دے، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے (۱)۔

(۱) جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے جمہور کے ہاں وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اگر صدق دل سے توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آیت میں جو فرمایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حالانکہ ہمیشہ جہنم میں رہنا مشرک اور کافر کی سزا ہے تو جمہور کی طرف سے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ آیت منسوخ ہے۔ (۲) بطور حبیہ اور زجر کے یہ فرمایا گیا ہے۔ (۳) اس شخص کے لئے ہے جو حلال سمجھ کر قتل کرے اور کسی مسلمان کے قتل کو حلال سمجھتا کفر ہے۔ (۴) اس کی اصل سزا کو بیان فرمایا ہے کہ اس جرم کی اصل سزا یہ ہے۔ (۵) یہ آیت ان کافروں کے بارے میں ہے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور کفر پر ہی ان کا خاتمہ ہو گیا۔

فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ *

۲۸۱۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) إِلَى قَوْلِهِ (مُهَانًا) فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامَ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْقَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ *

۲۸۱۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ

انہوں نے فرمایا نہیں، میں نے انہیں سورت فرقان کی آیت ”اور جو لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے، اور اس جان کو بغیر حق کے قتل نہیں کرتے، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے،“ آخر آیت (الامن تاب) تک تلاوت کر کے سنائی، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ آیت کی ہے، اور اسے مدنی آیت ومن یقتل مؤمنا معتمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا نے منسوخ کر دیا ہے اور ابن ہاشم کی روایت میں ہے کہ میں نے ان پر سورت فرقان کی یہ آیت ”الامن تاب“ پڑھی۔

۲۸۱۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ہارون بن عبد اللہ اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، عبد المجید بن سہیل حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قرآن کی سب سے آخری سورت جو ایک ہی مرتبہ نازل ہوئی ہے، تجھے معلوم ہے، وہ کون سی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، اذاجا نصر اللہ والفتح الایہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تم نے سچ کہا ہے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”آخر“ کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۸- اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ابو عمیس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں ”آخر سورۃ“ کے لفظ ہیں اور صرف عبد المجید ہے، ابن سہیل کا لفظ نہیں ہے۔

۲۸۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کچھ مسلمانوں نے ایک شخص کو تھوڑی سی بکریوں میں دیکھا، تو اس نے کہا السلام علیکم، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا (کیونکہ وہ کافر تھا) اور اس کی بکریاں لے لیں، تب یہ آیت اتری کہ جب کوئی تم کو سلام

تَوْبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هَذِهِ آيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةُ مَدَنِيَّةٌ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ (إِلَّا مَنْ تَابَ) *

۲۸۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَذَرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَلَفْتُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ *

۲۸۱۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ سُهَيْلٍ *

۲۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

کہے تو یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت میں ”سلم“ کے بجائے ”سلام“ پڑھا ہے۔

۲۸۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن شیعہ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار جب حج کر کے واپس آئے، تو گھروں میں (دروازہ سے) نہ آتے، بلکہ پیچھے سے آتے، ایک انصاری آیا، اور دروازے سے گیا، لوگوں نے اس باب میں اس سے بات چیت کی، تب یہ آیت نازل ہوئی، لیس البر یعنی یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔

۲۸۲۱۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ہلال، عون، عبد اللہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے ہم اسلام لائے، اس وقت سے لے کر اس آیت ”الْمَیْمَانِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَضَعُوا قُلُوبَهُمْ لَذِكْرِ اللَّهِ“ کے نازل ہونے تک، جس میں اللہ رب العزت نے ہم پر عتاب فرمایا ہے، چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔

۲۸۲۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر،

(دوسری سند) ابو بکر بن تافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا نیچے ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتی جاتی کہ کون مجھے ایک کپڑا دیتا ہے، جسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال دیتی اور پھر کہتی کہ

آج کھل جائے گا سب یا کچھ، پھر جو کھل جائے گا، اسے کبھی حلال نہ کروں گی

فَأَخَذُوا فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغَنِيمَةَ فَزَكَتَ زَوْلًا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا (وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ (السَّلَامَ) *

۲۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظَهْرِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَزَكَتَ هَذِهِ الْآيَةُ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظَهْرِهَا) *

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهِذِهِ الْآيَةِ (أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ) إِلَّا أَرْبَعٌ سِنِينَ *

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ غُرْبَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِينُنِي يَطُوفًا تَحْمِلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ

الْيَوْمَ يَنْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَلَا أَجِلَ لَهُ

تب یہ آیت نازل ہوئی، ”خذوا زینتکم عند کل مسجد“
الآیۃ۔

۲۸۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش،
ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
(قائدہ) یہ وہی اور معصیت کی رسم تھی، اسلام نے اسے موقوف کر دیا۔

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اپنی
باندی سے کہتا، جابد فعلی کر کے ہمارے لئے خرچی کما کر لا، تب
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنی باندیوں کو اگر وہ زنا
سے بچنا چاہیں، تو زنا کرنے پر مجبور مت کرو، تاکہ دنیا کا مال کماؤ
اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کے لئے زبردستی کرے تو اللہ
تعالیٰ زبردستی کے بعد باندیوں کے لئے غفور رحیم ہے۔

۲۸۲۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، اعمش، ابو سفیان،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے دو باندیاں
تھیں، ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیمہ تھا اور وہ دونوں کو
زنا پر مجبور کیا کرتا تھا، ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، تب اللہ تعالیٰ یہ آیت
نازل فرمائی، ”ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء (الی قولہ)
غفور رحیم۔“

۲۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادريس، اعمش،
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(قائدہ) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کی چھ لوطیاں تھیں اور یہ سب کو مجبور کرتا تھا، کہ بد فعلی کرا کر کما کر
لائیں، اور وہ اس بات سے سخت نفرت کرتی تھیں، لیکن مجبور ہونے کی وجہ سے یہ پیشہ کراتی تھیں، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی، بہر حال زنا کرانے کی جو بھی صورت ہو، وہ سب حرام ہے، اور مجبور کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

اللہ رب العزت کے فرمان ”اولئک الذین یدعون یتفقون
الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب“ کے بارے میں فرماتے ہیں
کہ جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی، وہ مسلمان ہو

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (خذوا زینتکم عند کل
مسجد) *

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي
(قائدہ) یہ وہی اور معصیت کی رسم تھی، اسلام نے اسے موقوف کر دیا۔

كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ سَلُولٌ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ أَذْهَبِي فَاغْنِيَا
شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُكْرَهُوا
فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِّبَنَاتِكُمْ
عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْمُنَّ فَيَأْتِ اللَّهُ مِنْ
بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ) لَهُنَّ (غُفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۴۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
سَلُولٌ يُقَالُ لَهَا مُسَيِّكَةٌ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا
أُمَيْمَةٌ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّوْنِ فَشَكَّيْنَا ذَلِكَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
(وَلَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبَغَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ
(غُفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ۔

(قائدہ) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کی چھ لوطیاں تھیں اور یہ سب کو مجبور کرتا تھا، کہ بد فعلی کرا کر کما کر
لائیں، اور وہ اس بات سے سخت نفرت کرتی تھیں، لیکن مجبور ہونے کی وجہ سے یہ پیشہ کراتی تھیں، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت نازل فرمائی، بہر حال زنا کرانے کی جو بھی صورت ہو، وہ سب حرام ہے، اور مجبور کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
(أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَّغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمْ
الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ) قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْحَبَشَةِ

گئی اور پوچھا کرنے والے اسی طرح ان کی پوچھا کرتے رہے، اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی، یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۸۲۶۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ”اولئک الذین يدعون یتغون الی ربہم الوسیلۃ“ اس وقت نازل ہوئی، کہ بعض آدمی جنوں کی پرستش کرتے تھے، وہ جن مشرف باسلام ہو گئے، اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی، اور وہ لوگ ان کو پوجتے ہی رہے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ کے متلاشی ہیں۔

۲۸۲۷۔ بشر بن خالد، محمد بن شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبُدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَ عَلَىٰ عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجَنِّ *

۲۸۲۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجَنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ *

۲۸۲۷۔ وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۸۲۸۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (أَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ فَأَسْلَمَ الْهِنُونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ (أَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) *

۲۸۲۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزُلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّىٰ ظَنُّوا أَنَّ لَا يَبْقَىٰ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا ذَكَرَ فِيهَا

۲۸۲۸۔ حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، عبد الوارث حسین، قتادہ، عبداللہ بن معبد الزماني، عبداللہ بن عقبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ”اولئک الذین يدعون یتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب“ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی، جو جنوں کی ایک جماعت کی پرستش اور عبادت کرتے تھے، وہ جن تو مشرف باسلام ہو گئے اور لوگ اپنی لاعلمی اور جہالت میں ان جنوں کی عبادت اور پرستش کرتے رہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اولئک الذین ان نازل فرمائی۔

۲۸۲۹۔ عبداللہ بن مطیع، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا سورۃ توبہ، وہ بولے نہیں، بلکہ وہ سورت تو (کفار اور منافقین کو) رسوا کرنے والی اور ذلیل کرنے والی ہے، اس سورت میں برابر وہم و تنہم (بعض کا حال یہ ہے) نازل ہوتا رہا، میں نے کہا سورۃ

انفال، بولے، وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے، میں نے کہا، سورہ حشر، بولے وہ سورت بنی نضیر کے بیان میں ہے۔ ۲۸۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا، تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا المابعد، یاد رکھو کہ جب شراب حرام ہوئی، تو پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی، گندم سے، اور جو سے، اور کھجور سے، اور انگور سے اور شہد سے، اور شراب وہ ہے، جو عقل کو ڈھانک لے، اور اس میں فتور ڈال دے، اور تین اشیاء ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اے لوگو! میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ دبارک وسلم انہیں ہم سے (منفصل) بیان فرمادیتے، دوا اور کلالہ کی میراث اور سود کے چند ابواب۔

۲۸۳۱۔ ابو کریب، ابن ادریس، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرما رہے تھے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی، اور وہ پانچ اشیاء سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، شہد، گیہوں، اور جو سے، اور خمر وہ ہے، جو عقل میں فتور ڈالے اور تین اشیاء اے لوگو! ایسی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ ان کے بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے آخری بات بیان فرمادیتے (ایک) دوا (اور دوسرے) کلالہ کی میراث (اور تیسرے) سود کے چند ابواب۔

۲۸۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ دونوں روایتوں کی طرح حدیث مردی ہے، باقی ابن عتبہ کی روایت میں ابن ادریس کی روایت کی طرح غیب (انگور) کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی روایت میں ابن مسہر کی روایت

قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ * ۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَتِيهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْحَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

۲۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَتِيهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثُ أَتِيهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهِ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْحَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا *

۲۸۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ

کی طرح زبیب کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۸۳۳۔ عمرو بن زرارہ، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلو، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کر رہے تھے، کہ آیت ہَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ بدر کے دن (میدان جنگ میں سبقت کی (مسلمانوں کی طرف سے) حضرت حمزہ، حضرت علی، حضرت عبیدہ (اور کفار کی طرف سے) عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ۔

۲۸۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلو، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کرتے تھے، اور ہشیم کی روایت کی طرح اس آیت کی تفسیر مروی ہے۔

عِيسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهَرٍ *
۲۸۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِحْزَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسْمًا إِنَّ (هَذَا خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمَزَةً وَعَلِيٌّ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ *

۲۸۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِحْزَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لَنَزَلَتْ (هَذَا خَصْمَانِ) بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

(فائدہ) مذکورہ بالا تینوں مشرکین یعنی عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ نے بدر کے دن میدان جنگ میں لکل کرا اپنے حسب و نسب اور قوت پر تکبر کیا اور مبارزت کا اظہار کیا تھا، ان کے مقابلہ کے لئے تین انصار نکلے، لیکن قریش کہنے لگے، ہم سے قریشی ہمارے مقابلہ کو آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ سے تینوں انصار واپس چلے آئے، اور مذکورہ بالا تینوں صحابہ کرام یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مقابلہ کے لئے سامنے آ گئے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ مِنْ صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ وَبِهِ تَمَّ طَبْعُ الْكِتَابِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

صحیح مسلم شریف

عربی
اُردو

پبلشرز: پاکستان اسلام آباد
ادارۃ الامیاتیات
لاہور، کراچی
پاکستان



★ دینا ناٹھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۳۲۳۳۱۲-۳۲۳۳۱۳-۳۲۳۳۱۴-۳۲۳۳۱۵

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون ۳۲۳۳۹۹۱-۳۲۳۳۹۹۲-۳۲۳۳۹۹۳-۳۲۳۳۹۹۴

★ موہن روڈ

چوک اُردو بازار، کراچی فون ۲۷۲۲۳۰۱-۲۷۲۲۳۰۲-۲۷۲۲۳۰۳-۲۷۲۲۳۰۴

idara.e.islamiat@gmail.com